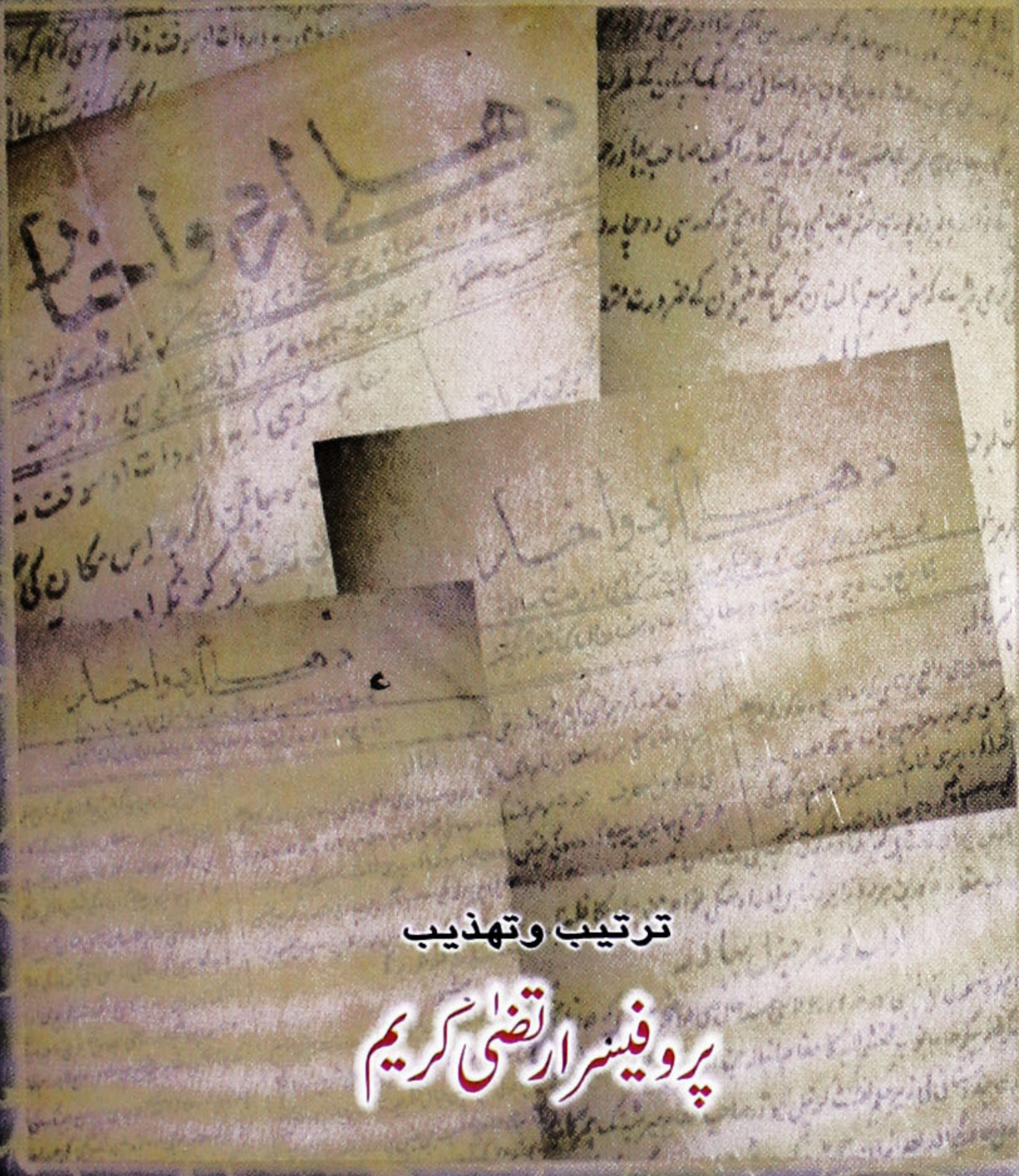


دہلی اردو اخبار

۱۸۴۱



ترتیب و تہذیب

پروفیسر ارتضیٰ کریم



شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



یہ کتاب

قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان

کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔

مجلس ادارت:

• پروفیسر تفضی کریم (صدر، شعبہ اُردو)

• پروفیسر ابن کنول

• پروفیسر توقیر احمد خاں

• ڈاکٹر علی جاوید

• ڈاکٹر نجمہ رحمانی

• ڈاکٹر محمد کاظم

• ڈاکٹر ارجمند آرا

• ڈاکٹر ابو بکر عباد

• محترمہ ناصرہ سلطانہ

• جناب محمد شمیم

• ڈاکٹر مشتاق عالم قادری

• جناب متھن کمار

دہلی اردو اخبار

۱۸۴۱



ترتیب و تہذیب

پروفیسر ارتضیٰ کریم



پیش کش

شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

© شعبہ اُردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

136408

سلسلہ مطبوعات شعبہ اُردو، دہلی یونیورسٹی

نام مجلہ : دہلی اُردو اخبار: 1841

مرتبہ : ارتضیٰ کریم، پروفیسر اور صدر، شعبہ اُردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

سنہ اشاعت : 2010

قیمت : تین سو روپے

مطبع : ایچ. ایس. آفسیٹ پرنٹرز، نئی دہلی-2

پیشکش : شعبہ اُردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

DELHI URDU AKHBAR : 1841

Edited by
IRTEZA KARIM
Prof & Head
Department of Urdu
University of Delhi
Delhi-110007

ISBN : 978-81-8042-164-8

Rs.300/-

تقسیم کار :

موڈرن پبلشنگ ہاؤس 9، گولا مارکیٹ، دریا گنج، نئی دہلی-110002



پروفیسر خواجہ احمد فاروقی
پروفیسر گوپی چند نارنگ
پروفیسر قمر رئیس
پروفیسر ظہیر احمد صدیقی
ڈاکٹر صدیق الرحمن قدوائی
ڈاکٹر شریف احمد
ڈاکٹر مغیث الدین فریدی
پروفیسر محمد حسن
پروفیسر شمیم نکہت
پروفیسر عبدالحق
پروفیسر فضل الحق
پروفیسر امیر عارفی
ڈاکٹر فرحت فاطمہ
ڈاکٹر تنویر احمد علوی
پروفیسر عتیق اللہ
پروفیسر سید صادق علی
ڈاکٹر عابدہ بیگم
ڈاکٹر عبدالحق
ڈاکٹر شارب رودلوی
ڈاکٹر نگہت ریحانہ خان

فہرست

	احوال واقعی		نمبر شمار	
	اعتذار	جلد		
ix	تاریخ	شمارہ نمبر		
xi				
1	10 جنوری 1841	203	4	1
10	17 جنوری	204	"	2
19	24 جنوری	205	"	3
28	14 فروری	208	"	4
37	21 فروری	209	"	5
45	28 فروری	210	"	6
53	7 مارچ	211	"	7
61	14 مارچ	212	"	8
69	21 مارچ	213	"	9
78	28 مارچ	214	"	10
88	4 اپریل	215	"	11
97	11 اپریل	216	"	12
106	18 اپریل	217	"	13
115	25 اپریل	218	"	14
124	2 مئی	219	"	15
133	9 مئی	220	"	16

142	16 مئی	221	4	17
151	23 مئی	222	"	18
160	30 مئی	223	"	19
169	6 جون	224	"	20
178	13 جون	225	"	21
187	20 جون	226	"	22
196	27 جون	227	"	23
205	4 جولائی	228	"	24
213	18 جولائی	230	"	25
221	15 اگست	234	"	26
229	22 اگست	235	"	27
238	29 اگست	236	"	28
249	5 ستمبر	237	"	29
258	12 ستمبر	238	"	30
266	10 اکتوبر	242	"	31
274	24 اکتوبر	244	"	32
282	14 نومبر	247	"	33
290	21 نومبر	248	"	34
299	28 نومبر	249	"	35
310	5 دسمبر	250	"	36
319	12 دسمبر	251	"	37
328	19 دسمبر	252	"	38
337	26 دسمبر	253	"	39

346

مقدمہ دہلی اردو اخبار 1840 از پروفیسر خواجہ احمد فاروقی

احوالِ واقعی

پروفیسر ارضی کریم

”1841، 1851 اور 1857 کے

’دہلی اردو اخبار‘ کے

یہ بوسیدہ شمارے

— مجھے اس وقت دستیاب ہوئے، جب میں نے 10/ اپریل 2008 کو شعبہ اردو کی صدارت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ پروفیسر خواجہ احمد فاروقی تقریباً 15 سال تک صدر شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی رہے، ان کا زمانہ صدارت 6/ جون 1973 کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے بعد پروفیسر ظہیر احمد صدیقی نے صدر شعبہ کے فرائض انجام دیے۔ یہ وہ ارباب فکر و نظر تھے جو خواجہ احمد فاروقی کے معاصر نہ رہے ہوں مگر ان کی حیثیت خواجہ احمد فاروقی کے حوالے سے ماضی قریب کی ضرور تھی۔ شعبہ کے علمی اور ادبی کارنامے ان کے سامنے ہی منظر عام پر آ رہے تھے۔ ’دہلی اردو اخبار‘ کی تحقیق و تدوین اور اشاعت بھی اسی عصر کا قصہ ہے مگر جانے کیوں کسی پروفیسر خواجہ احمد فاروقی کے بعد، اس بات کی طرف توجہ نہ کی کہ آخر ان الماریوں میں کیا ہے؟ یا یہ سوال کہ کیا خواجہ احمد فاروقی نے نشر و اشاعت کے اپنے سارے کام مکمل کر لیے یا کچھ ’باقیات الصالحات‘ اب بھی ہیں۔“

مجھے اسی تجسس اور سوال نے شعبہ میں بڑی ان پرانی اور برسوں سے بند الماریوں کی طرف متوجہ کیا۔ چنانچہ میں نے شعبے کے چہرے جتنے بھگوان کی مدد سے ان میں رکھے کا اعدا اور فائلوں کو ٹولنا شروع کیا، میں اس وقت حیرت اور خوشی کے ملے جلے احساس سے دوچار تھا، جب مجھے پکے بعد دیگرے ’دہلی اردو اخبار‘ کے شمارے ملتے چلے گئے۔ ان شماروں کو نہایت احتیاط کے ساتھ جھاڑا ہونچھا۔ تو ان کی شکل سامنے آئی۔ اندازہ ہوا کہ پروفیسر خواجہ احمد فاروقی ان شماروں پر کام کر رہے تھے، اس کی تصدیق ان شماروں پر پالے جانے والے پنسل کے نشانات اور تصحیح سے ہوتی ہے۔

میرے اور خواجہ احمد فاروقی کے زمانہٴ صدارت کے درمیان 35 سال اور 12 صدور کا وقفہ ہے — خدا نے یہ توفیق اور توفیر میرے حصے میں بخشی کہ نہ صرف صدارت کے فرائض انجام دوں — بلکہ شعبہٴ اردو دہلی یونیورسٹی کے پچاس سال مکمل ہونے پر جشنِ زریں تقریبات (1959-2009) کا بھی اہتمام کروں — اور اس حوالے سے شعبہٴ اردو کی علمی، ادبی اور تحقیقی سرگرمیوں کو بھی آگے بڑھاؤں نیز پروفیسر خواجہ احمد فاروقی کے ادھورے کاموں کی تکمیل کر سکوں۔

دہلی اردو اخبار کے یہ شمارے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔“

۴

x

اعتذار

دہلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے مؤسس، اردو ادب کی ناقابل فراموش شخصیت، پروفیسر خواجہ احمد فاروقی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کی مساعی جمیلہ کو مجھلاً بیان کیا جائے تو کم از کم اس کے چار اہم پہلو منظر عام پر آئیں گے۔

- ادارہ کی حیثیت سے دہلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے قیام کی کوشش اور کامیابی —
- اردو نے مغلی کا اجراء اور اس کے کئی خصوصی شمارے — نظام اردو خطبات کا آغاز —
- ذہنی تربیت کے میدان میں طلباء کی اس انداز سے فطری رہنمائی کرنا کہ شاگردوں کی عہد سار عفری جماعت کا پیدا ہونا —
- قلم و قسطاس کی دنیا میں میر تقی میر: حیات و شاعری، مرزا شوق لکھوی، یاد و بود غالب، کلاسیکی ادب، ذوق و جستجو، چراغ رہ گذر، یادنامہ، یادیار مہربان، اردو ادب اور وہابی تحریک، جیسے یادگار ادبی اور علمی کارنامے —

خواجہ احمد فاروقی کی شخصیت کے ان روشن پہلوؤں سے چشم پوشی ممکن نہیں۔ ذیل کی سطور میں آپ کی شخصیت کے درج بالا رخنوں کا ذکر نہیں بلکہ وہ سلسلہ زیر بحث ہے جسے موصوف نے آج سے چار دہائی قبل شروع کیا تھا اور جسے اُس وقت بھی اردو صحافت میں انتہائی احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور تادم تحریر بھی اردو صحافت اس کے لیے شعبہ اردو، اور خواجہ احمد فاروقی کی احسان مند ہے

آپ نے دہلی کے قدیم ترین اردو ہفت روزہ 'خبرنامہ دہلی اردو اخبار' کی ترتیب و تدوین کا سلسلہ شروع کیا تھا اور اس ضمن میں 1840 کے تمام دستیاب شدہ آثار کو خاکسار کاوش سے شرمندہ طباعت کیا۔ دہلی اردو اخبار کے اس مجموعہ کے مطالعہ پر فاری اس حقیقت کو بحوبی درک کر سکتا ہے

کہ ایک صدی سے زیادہ کی مدت گذر جانے پر زبان و بیان کے نہ صرف خلوخال ہی بدل چکے تھے بلکہ زبان اردو تعمیر و تشکیل اور شکست و ریخت کی منزلوں سے گزرنی ہوئی نمو کے ساتھ ساتھ بالیدگی سے دوچار تھی۔ ایسے میں قدیم شہ پاروں پر گرفت رکھنا اور پھر قابل فہم بنا کر پیش کرنا دقت طلب امر تھا۔ بدلے ہوئے املوں اور جملوں کی ساخت انگریزی لفظوں کے اردو کے قالب میں منتقل ہو جانے کے بعد صوتی اعتبار سے ناقابل قرأت اور معنی و مفہیم سے دور افتادہ عبارت کو قابل فہم بنا کر پیش کرنے میں جس جگر کاوی کا ثبوت انہوں نے پیش کیا ہے اس کا اندازہ تحقیق و تالیف کی دنیا سے وابستہ افراد بخوبی لگا سکتے ہیں اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ خواجہ احمد فاروقی نے اس بار گراں کو بہ طریق احسن انجام دیا ہے۔

اردو کے قدیم ترین خبرناموں میں سے 'دہلی اردو اخبار' بھی ایک ہے۔ اس کے مالک و مدیر شمس العلماء، مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر دہلوی تھے۔ ابتدا میں یہ خبرنامہ انگریزوں کی حمایت اور ان کے پروپیگنڈہ کا ایک بڑا آلہ کار تھا لیکن صہیونی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں نے اسے بھی انگریزوں کا مخالف بنا دیا اور چند برسوں کی مدت میں استعمار کی بھرپور حمایت کرنے والا اتنی ہی شدت سے اس کا مخالف نظر آتا ہے۔

دہلی اردو اخبار کی اہمیت و افادیت کثیر الجہات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ احمد فاروقی کی ڈور رس اور محققانہ نگاہوں نے اس حقیقت کو کئی دہائی پہلے ہی محسوس کر لیا تھا اور ان منابع کا پتہ لگایا، جہاں دہلی اردو اخبار کے پرانے شمارے موجود تھے۔ مثلاً نیشنل آر کائیوز، نئی دہلی، ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد، ذخیرہ قاسم علی سجن لال، عثمانیہ یونیورسٹی وغیرہ اور آپ نے پرانے بوسیدہ شماروں کو دوبارہ نقل کرا کے انہیں محفوظ بھی کرایا۔

آج سے پانچ چھ دہائی قبل یونیورسٹیوں اور کالجوں کی مالی حالت اتنی قوی نہیں ہوا کرتی تھی جتنی کہ آج ہے۔ اس کے علاوہ جدید ٹکنالوجی بھی مفقود تھی جس کی وجہ سے آج معمولی نظر آنے والا عمل اس وقت جوئے شیر لانے کا مترادف ہوا کرتا تھا۔ ایسے جگر سوز حالات میں بوسیدہ اور ناقابل فہم متن کو نقل کرا کے محفوظ کرانا یقیناً مشکل ترین مرحلہ رہا ہوگا اور اس حقیقت کی طرف خود موصوف نے دہلی اردو اخبار کے 1840 کے مجموعہ اخبار کے مقدمہ میں اشارہ کیا ہے۔ بھر حال دہلی اردو اخبار کے 1840 کے مختلف دستیاب شمارے نئے سرے سے نہ صرف حاصل کیے گئے بلکہ اشاعتی مراحل سے گذر کر ارباب فکر و نظر کے سامنے آئے اور داد و تحسین بھی حاصل کی۔ اس مطبوعہ مجموعہ کے مقدمہ میں خواجہ احمد فاروقی نے اس اخبار کی اہمیت اور افادیت پر بہت جامع اور مدلل گفتگو کی ہے۔ اس مقام پر دہلی اردو اخبار (1840)، مرتبہ: خواجہ احمد فاروقی (مطبوعہ: 1972) کے مقدمہ کے حوالے سے چند

توجہ طلب امور کی وضاحت ضروری ہے:

• پروفیسر خواجہ احمد فاروقی نے مقدمہ کے صفحہ 'و' پر ان جگہوں کی نشاندہی تو ضرور کی کہ دہلی اردو اخبار کے پرانے شمارے کہاں کہاں پائے جاتے ہیں لیکن اس کی صراحت نہیں فرمائی کہ 1840 کے وہ شمارے جنہیں وہ کتابی شکل میں شائع کر رہے ہیں، انہیں کہاں سے حاصل ہوئے؟

• دوسری اہم بات یہ ہے کہ کتابی شکل میں شائع ہونے والے 1840 کے اس مجموعہ میں جن شماروں کے موجود نہ ہونے کا ذکر انہوں نے کیا ہے مثلاً 163، 164، 166، 174، 182، 176، 188-198 (مقدمہ ص 'و') ان میں سے شمارہ نمبر 176، 183 اور 188 سے 198 تک کے پرچے مجموعہ میں موجود ہیں۔

ص 185 پر شمارہ نمبر 180 بتاریخ 12/ اگست 1840 درج ہے جب کہ اس جگہ 2/ اگست ہونا چاہیے۔ اسی طرح اس کے بعد کا شمارہ جو صفحہ 194 پر موجود ہے اس میں تاریخ 19/ اگست 1840 درج ہے جب کہ صحیح تاریخ 9/ اگست 1840 ہونی چاہیے۔ ان میں سے اخیر کے دو موارد سہو کتابت ہیں۔ 1840 کے اس مجموعہ اخبار سے متعلق یہ وضاحت بھی ضروری ہے اس کا آغاز شمارہ نمبر 153 مورخہ 26/ جنوری 1840 سے ہوتا ہے اور اختتام شمارہ نمبر 200 مطابق 20/ دسمبر 1840 پر ہے۔ اس طرح اس مجموعہ میں ابتدا کے تین شمارے: شمارہ نمبر 150 مطابق 5/ جنوری 1840، شمارہ 151 مطابق 12/ جنوری 1840 اور شمارہ نمبر 152 مطابق 19/ جنوری 1840 اور آخر کا شمارہ 201 مطابق 27/ دسمبر 1840 بھی شامل نہیں ہے۔

درج بالا وضاحتیں دہلی اردو اخبار 1840 کے اس مجموعہ سے متعلق نہیں جسے شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے 1972 میں خواجہ احمد فاروقی کے زیر ادارت شائع کیا تھا۔

یہ مقام سرت ہے کہ شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی نے گلشن عام وادب کی آبیاری میں نصف صدی کا ایک طویل سفر طے کیا اور اب اپنی بے لوث خدمتوں کے ان پچاس برسوں کی یاد میں 'جشن زئی تقریبات (1959-2009)' منارہا ہے۔ ساتھ ہی خواجہ احمد فاروقی کو ان کی بے مثال خدمت کے حوالہ سے یاد کرتے ہوئے 'دہلی اردو اخبار' کے اسی ناتمام سلسلہ کے بقیہ شماروں کو نہ فقط شائع کر رہا ہے بلکہ خواجہ احمد فاروقی کی خدمات کے حضور میں خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل کر رہا ہے۔

زیر نظر مجموعہ 1841 کے دہلی اردو اخبار کے شماروں پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعہ بھی سماجی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور ادبی نقطہ نظر سے بہت اہم ہے اور مشرق وسطیٰ کے سیاسی حالات اور خاص طور پر مشرق بعید اور Indian Sub-Continent کے سیاسی عدم استحکام کے اسباب، شورش، بغاوت، یورش، استحصال، مستغضین و محرومین سبھی کے درد و کرب کا مشور مرثیہ ہے۔ شاہور جس بھج

سے بھی غواصی کرے گا اس کا دامن مراد موتیوں سے بھر جائے گا۔ چشم بینا ہر حال میں کچھ نئی خبر ضرور حاصل کر لے گی۔

1841 کے ”دہلی اردو اخبار“ کے زیر نظر مجموعہ میں چند موارد قابل توجہ ہیں جن کی

نشاندہی ضروری ہے۔

• زیر نظر مجموعہ شمارہ نمبر 203 مورخہ 10/ جنوری 1841 سے شروع ہو کر شمارہ نمبر 253 مورخہ 26/ دسمبر 1841 پر تمام ہو رہا ہے۔ اس طرح ہم پاتے ہیں کہ ابتدا کا شمارہ نمبر 202 بتاریخ 3 جنوری 1841 موجود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل شمارے بھی نہیں ہیں مثلاً:

• اس مجموعہ میں شمارہ نمبر 206 بتاریخ، 31/ جنوری 1841، شمارہ نمبر 207 بتاریخ 7/ فروری 1841، شمارہ نمبر 229 بتاریخ 11/ جولائی 1841، شمارہ نمبر 231 بتاریخ 25/ جولائی 1841، شمارہ نمبر 232، بتاریخ یکم اگست، شمارہ نمبر 233 بتاریخ 8/ اگست، شمارہ نمبر 239 بتاریخ 19 ستمبر، شمارہ نمبر 240 بتاریخ 26/ ستمبر، شمارہ نمبر 241 بتاریخ 3/ اکتوبر، شمارہ نمبر 243، بتاریخ 17/ اکتوبر، شمارہ نمبر 245 بتاریخ 31/ اکتوبر اور شمارہ نمبر 246 بتاریخ 7/ نومبر 1841 بھی موجود نہیں ہے۔

• نقل شدہ مسودہ میں یہ بھی نظر آیا کہ شمارہ نمبر 210 بتاریخ 28/ فروری 1841 کے متن میں نمبر شمارہ 209 درج ہے، نہیں معلوم یہ اصل شمارہ کی غلطی ہے یا اس مسودہ کے ناقل کا سہو ہے۔ اسی طرح شمارہ نمبر 213، 214، 215، 216، 217 کو 113، 114، 115، 116 اور 117 لکھا گیا ہے۔ اس تسامح کی بھی وضاحت فی الوقت ممکن نہ ہو سکی کہ آیا یہ غلطی ’دہلی اردو اخبار‘ کے اصل پرچوں کی ہے یا یہ بھی قصور ناقل ہے۔

• درج ذیل شمارے ایسے تھے جن میں عبارت جا بہ جا سے غائب تھی یا متعدد سطریں نہ تھیں یا غیر واضح اور اس جگہ کذا تحریر تھا جیسے شمارہ نمبر 235 بتاریخ 22/ اگست 1841؛ 237 بتاریخ 5/ ستمبر؛ 238 بتاریخ 12/ ستمبر؛ 242 بتاریخ 10/ اکتوبر اور 244 بتاریخ 24/ اکتوبر 1841۔

• ’دہلی اردو اخبار‘ کے اس متن میں یہ بھی پہلو سامنے آیا کہ انگریزی سرکار کے طویل اعلانیوں (سرکلرس) میں کہیں کہیں نمبر شمار میں یا تو تواژد واقع ہوا ہے یا آگے بڑھ گیا ہے۔ مثلاً صفحہ 163 پر نمبر شمار کے تسلسل میں غلطی ہے۔ اس کی دو صورت ہو سکتی ہے یا تو سرے سے نمبر شمار نقل ہونے سے رہ گیا اور اگلا پیرا گراف شروع ہو گیا۔ یا ایک گنتی شمار میں غلطی سے آگے بڑھ گئی اور یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا۔ مثلاً نمبر شمارہ 6 کے بعد 8 لکھا اور اس کے بعد 9 اور 10 وغیرہ۔ یا نمبر شمارہ 7 اصلاً نقل ہونے سے رہ گیا اور اگلا مواد نقل ہوا۔ (واللہ اعلم) بھر حال اس طرح کی صورت پائی جاتی ہے۔

درج بالا موارد مسودہ کے متن سے متعلق تھے۔ ذیل کی وضاحتیں اس مسودہ کو موجودہ شکل میں

لانے سے متعلق ہیں:

- پوری کوشش یہ کی گئی ہے کہ اصل متن سے کسی طرح کی چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے اور جملوں کی ترتیب کو بعینہ نقل کیا جائے۔ البتہ تبدیلی فقط ہندوستان کے شہروں کے سلسلہ میں کی گئی ہے اور اسے موجودہ املے میں لکھا گیا ہے مثلاً مہرٹھہ کو میرٹھ، بنیشی کو بمبئی، مائی سور کو میسور، مندراس کو مدراس، بدائوں کو بدایوں، گانو کو گاؤں، کمل کو کمبل، سالیانہ کو سالانہ، ایڈیو کیشن کو ایجوکیشن، ماہیانہ کو ماہانہ، اکونٹ کو اکاؤنٹ اور ڈپٹی کو ڈپٹی وغیرہ۔
- دوسری طرف ان جگہوں یا شہروں کے نام جن کے آخر میں گڈھ اور گڑھ دونوں رائج تھے لیکن اب زیادہ تر گڑھ سے ہی تلفظ کیے جاتے ہیں انہیں گڈھ کے بجائے گڑھ لکھا گیا ہے مثلاً علی گڈھ کو علی گڑھ، اعظم گڈھ کو اعظم گڑھ یا گڈھی کو گڑھی وغیرہ۔
- انگریزی لفظوں کے املے بھی آج سے بالکل مختلف تھے مثلاً اجنٹ، جانٹ، اورڈر وغیرہ انہیں موجودہ رائج املے ایجنٹ، جوائنٹ، آرڈر وغیرہ کی طرح لکھا گیا ہے۔
- قدیم طرز تحریر میں یاٹے معروف اور پائے مجہول میں چون کہ تفریق نہیں تھی اس وجہ سے متن کی قرأت میں دشواری آتی تھی لہذا اس جگہ بھی رائج املے کو ہی اختیار کیا گیا ہے۔

افادیت

- اردو صحافت کی تاریخ میں تو دہلی اردو اخبار کی اہمیت نمایاں ہے ہی — ادبی اور لسانی نقطہ نظر سے بھی دہلی اردو اخبار کے یہ شمارے اہمیت کے حامل ہیں۔ زبان و بیان کے ارتقائی عمل پر تحقیق کرنے والے دانشوروں اور اسکالروں کے لیے بھی یہ مجلہ معلومات کا منبع ہے۔ بہت سے الفاظ بدل چکے ہیں اور بہتیرے محاورے تقریباً متروک ہو گئے ہیں اور کہیں کہیں پر الفاظ کی وہ ترکیبیں ہیں جو آج رائج نہیں۔ مثلاً 'گوش زد' (ص 226) اگرچہ گوش گذار آج بھی مستعمل ہے۔
- تذکیر و تانیث کے سلسلہ میں بھی کہیں کہیں موجودہ زبان و بیان سے فرق نظر آتا ہے جیسے پولیس کو مذکر (ص 338)، امید کو مذکر (ص 283) لکھا گیا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ صریحی غلطیاں بھی نظر آئیں مثلاً تیار کو طیار لکھا گیا ہے جب کہ تیار فارسی کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں درست، موحود اور مستعد و... اور طیار عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں 'لڑنے والا، نیز فہم' وغیرہ۔
- اسم جامد کے املوں کا فرق اتنا اہم نہیں مثلاً ایران کے دارالسلطنت کو پہلے طہران لکھا جاتا تھا اب اسے ت سے لکھتے ہیں یعنی تہران لیکن عراق میں پائے جانے والے دریا فرات کو 'فراط' (ص 364) لکھا

گیا ہے، یہ املا ضرور اپنی طرف متوجہ کرنا ہے۔

اس اخبار کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ واحد سے جمع بنانے میں بڑی حد تک آزادی تھی۔ مثلاً داروغہ سے داروغگان (ص 316) ڈگری سے ڈگریات (ص 264) عملہ سے عملگان چٹھی سے چٹھیات وغیرہ۔

کچھ املے آج بالکل بدل چکے ہیں مثلاً اس وقت 'باروت' کہتے تھے یہ ترکیب ہے آج 'بارود' لکھتے ہیں یہ فارسی ترکیب ہے۔ اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا گیا کہ اس طرح کے تمام موارد کو اشاریہ اور تعلیقات کے ذریعہ واضح کیا جائے لیکن اس مجموعہ اخبار کی ضخامت مزید صفحات کی متحمل نہیں تھی لہذا اس اہم ضرورت سے صرف نظر کیا گیا۔ امید ہے کہ ارباب فکرو نظر اس مجبوری کو ملحوظ رکھتے ہوئے گرفت نہیں کریں گے۔

شکریہ ادا کرنا رسم دنیا بھی ہے اور آئین عبودیت بھی۔ کیوں کہ خود مصحف ربانی کا اعلان ہے 'لئن شکرتم لازید نکم وأن کفرتم ان عذابى لشدید (سورۃ ابراہیم آیت 7) تو اس سلسلہ میں یکے بعد دیگرے چہرے سامنے آتے جا رہے ہیں۔ لہذا ان کی کوششوں کے حوالے سے نام بہ نام ان معاونین کا ذکر سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے' کامصداق ہو گا لیکن اجمالی طور پر ڈاکٹر علاء الدین خان، ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی قابل شکریہ ہیں جنہوں نے یہ کام خلوص، صبر اور سکون کے ساتھ انجام دیا۔ میں خصوصی طور پر صمیم قلب سے ڈاکٹر سید سجاد مہدی حسینی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی بے لوث محبت اور انتھک محنت سے یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوا اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے بے پایاں خلوص کو شکریہ کے الفاظ ٹھیس پہنچاتے ہیں۔

امید ہے کہ ارباب فکرو نظر کے پیش نظر شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی کی یہ اجتماعی کوشش وقیع قرار پائے گی۔

ارتضیٰ کریم

پروفیسر و صدر، شعبہ اردو
دہلی یونیورسٹی، دہلی

10 دسمبر 2009

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

10 جنوری 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمے اور فوائد کے، بیچ زبان اردو کے، جنوابع قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمے اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانے میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے اور صحیح کرنے والے سب بموجب صواب دیدنواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو لہ 32 روپیہ قیمت کل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپے چکے گی اور اس وقت سب کتاب لے گا تو قیمت 40 روپیہ۔

احکام

مسٹر آر۔ ایچ۔ پی کلارک صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر بریلی کے نے پندرہویں فروری 41، تک رخصت حاصل کی بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے۔ مسٹر ڈبلیو آرمینسن مجسٹریٹ اور کلکٹر بدایوں کے نے پانچویں تاریخ ماہ حال سے رخصت چھ ہفتوں کی لی اور مسٹر کوس صاحب تاصدور حکم ثانی بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے۔ رخصت دی ہوئی مسٹر جی۔ ایچ۔ کلارک صاحب قائم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر بجنور کو بیچ احکام 9 تاریخ ماہ گذشتہ کے، 15 تاریخ ماہ حال سے شروع ہوں گے۔

آنر۔ بیل لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے عہدہ ہائے مفصلہ ذیل تقسیم کیے: مسٹر جی۔ ایچ۔ کلارک بطور قائم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مراد آباد کے ہوئے۔ اور مسٹر اے۔ ریکس صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر بجنور کے ہوئے۔ محمد لطیف صدر امین گورکھ پور بطور قائم مقام تاصدور حکم ثانی، صدر امین اعلیٰ بنارس کے ہوئے۔

قلعہ کالک

از روئے ایک اخبار کے حال مفصل تسخیر کلکٹر مذکور کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ 15 تاریخ ماہ گذشتہ یعنی روز کلان صاحبان عالی شان کو، کشن سنگھ قلع دار نے قلعہ کو مع تین سو آدمیوں کا راز مودہ اور جنگی، سپرد میجر فاسٹر صاحب کے کر دیا۔ اب تک مردمان مذکورین مقید ہیں۔ کہتے ہیں کہ نہ مذکور چنداں مستحکم نہیں ہے۔ جیسا کہ مشہور تھا، اور اگر اتواپ قلعہ شکن روانگی نصیر آباد کی، پیشتر اس کے [ص 1 کالم 2] فتح ہو جانے کے پہنچتیں، تو چھ گھنٹے میں قلعہ خالی ہو جاتا۔ یہ خوش اقبالی میجر موصوف کی ہے کہ پیش از پہنچنے سپاہ نصیر آباد کے، یہ نہ مضبوط خالی ہو گیا۔ کچھن سنگھ مختار راج جے پور بھی کیمپ انگریزی میں ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے کہہ سُن کر قلعہ مذکور کو مسماہ ہونے سے روکا ہے، اور اغلب ہے کہ اسیران قلعہ کو بھی قید سے خلاص کروائے گا۔ میجر موصوف کے بازو میں گولی لگی تھی، مگر ہڈی بچ گئی ہے، دریافت ہوتا ہے کہ محاصرہ کرنے والوں میں سے قریب دو سو ساٹھ آدمیوں کے کشتہ اور زخمی ہوئے ہیں اور حال مقتولوں اور مجروحوں مردمان قلعہ کا ابھی کچھ دریافت نہیں ہوا۔ کرنیل پو صاحب مع سپاہ ہماہی کے مقام دودو میں کہ دو منزل پر قلعہ کالک سے واقع ہے، آہنچے تھے مگر حال فتح قلعہ کالک کر پھر نصیر آباد کو پھر گئے۔

کوٹ گڈھ

واضح ہوتا ہے کہ پلٹن نصیری جو کہ چند مدت سے واسطے دیکھنے حال سکھوں کے گئی تھی، سو اس کے پہنچنے کو مردمان مقام کلونے واسطے اپنی مدد کے سمجھ کر، سکھوں پر حملہ کیا اور قریب چار پانچ سو آدمیوں کے مار ڈالے، جب کہ تھوڑے سے آدمی سکھوں میں سے رہ گئے تو وہ بہ مجبوری قلعہ جات میں چلے گئے، مگر مردمان بے رحم کلونے وہاں بھی نہیں ستایا، اکثر آگ لگادی اور اکثر انہیں رسد نہ پہنچنے دی اور بھوکا مارا۔ غرض کہ باعث جانے پلٹن نصیری کے، عوض مفاد، قباحت ہوئی۔ لفٹنٹ او برائن صاحب ایک سو بیس آدمیوں سے کوٹ گڈھ میں ہی مقیم ہیں اور اپنے آدمیوں کو کنارہ ستلج پر رام پور تک پھیلا رکھا ہے اور راجہ کلوسا منے کوٹ گڈھ کے مستعد منتظر ہے کہ بفر آنے سکھوں کے مقابلہ کرے، لیکن سرکار لاہور کی طرف سے ابھی راجہ مذکور پر سپاہ نہیں بھیجی گئی ہے۔ کچھ عجب نہیں کہ سرکار لاہور، گورنمنٹ انگریزی سے واسطے تلف ہو جانے ان کے آدمیوں کے دعوے کرے، کیونکہ باعث جانے پلٹن مذکور کے کوٹ گڈھ میں مردمان کلونے سکھوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کیا۔

دوست محمد خان

مشہور ہے کہ دوست محمد خان نے درخواست رہنے کی بیچ مقام لدھیانہ کے کی ہے، مگر صاحب اخبار انگلش میں

لکھتے ہیں کہ مقام مذکور بہت بہتر ہوگا واسطے سُننے اور شریک ہونے کے ہر ایک فریب اور سازش میں کہ وہاں کے باشندوں اور روسیوں کی طرف سے عمل میں آوے گی، چنانچہ حال مقام ولور کا جہاں کہ ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو ملک بطور جاگیر دیا گیا تھا، مصداقِ مقال ہے کہ باعث ہونے مردمانِ خاندانِ سلطان کے مقام ولور میں، سرکشوں نے بہت فتنہ برپا کیا تھا۔

لدھیانہ

[ص 2 کالم 1]

دریافت ہوتا ہے کہ حضرت ظل الہی شاہ شجاع الملک نے ایک فرمان بنام قاضی محمد حسن ملقب علما خان کے اس مضمون کا بھیجا تھا کہ پیش از روانگی اہالیانِ حرمِ سلطانی کے، ایک پلٹن جوانانِ بلند قامت کی کہ تمام عیبوں سے مبرا ہوں، بموجب مشاہرہ سپاہیانِ انگریزی کے نوکر رکھیں اور تین سو جوان چست و چالاک علاوہ پلٹن مذکورہ کے نوکر رکھ کے سپرد سیف اللہ خان کمیندانِ ولایتی کے کر دیں اور تنخواہ بلا زمانِ جدید کے لالہ بنسی دھرسا ہوئے چھاؤنی سے لے لیوں۔ وقت پہنچنے پلٹن مذکورہ کے کابل میں روپیہ ساہوئے مذکور کے گماشتے کو دیے جاویں گے۔ سو حسبِ الحکم قاضی موصوف نے مضمونِ فرمان سے ساہوئے مذکور کو اطلاع دی۔ ساہوکار نے جواب دیا کہ در صورتِ صدور فرمان علیحدہ کے بندہ بجا آوری حکم کرے گا، چنانچہ قاضی موصوف نے عرضی اس مضمون کی حضورِ شاہِ مدوح میں بھیجی ہے۔

خبر ہے کہ عنقریب اہالیانِ حرمِ سلطانی طرف کابل کے کوچ کریں۔ مردمانِ ولایتی مقیم لدھیانہ تیاری اسباب کر رہے ہیں اور اجناس و اقماش مثل پارچہ پوشاک کی انگریزی و نبات وغیرہ اشیاء ضروری کے، جو کہ اس طرف نہیں بہم پہنچتی خرید کرتے ہیں لیکن روزِ روانگی ابھی مقرر نہیں ہوا ہے مگر زبانی ولایتوں کے دریافت ہوتا ہے کہ پیش از عید الفصحی روانہ ہونگے۔

چند ولایتی جو کہ کئی مہینے سے قلعہ لدھیانہ میں مقید ہیں، تناولِ لقمہ ہائے لذیذ اور پہنے پوشاک لطیف سے گورنمنٹ کے بہت شکر گزار ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا سرکار کمپنی کو سلامت رکھے کہ محبوسوں کی بھی اس قدر پرداخت کرتے ہیں۔

کشمیر

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں کشمیر میں غلہ بہت ارزاں ہے اور آبادی شہر بھی نسبت سابق کے زیادہ ہے۔ باعثِ انتظامِ ناظم نو کے ایک ہزار دکانیں نئی شمال بانوں کی آباد ہوئی ہیں لیکن روزگارِ علم عنقا رکھتا ہے، باعثِ کثرتِ کاریگروں کے شالباف بصدِ عسرت گزران کرتے ہیں۔ حال یہ ہے کہ پہلے جو پشم سفید کو دو تین روپے کو پانچ سیر آتی تھی، وہ اب دس روپیہ کو بدشوار ہاتھ آتی ہے اور اس پر بھی وہ جوڑہ چادر پشمینہ کا جو کہ عملداری

اسلام میں سو روپیہ قیمت رکھتا تھا، اس کو اب پچاس روپیہ کو بھی کوئی نہیں لیتا۔ تو باوجود گرانی نرخِ پشم کے، مال تیار کا اس قدر رازاں ہونا دلیل ہے، کثرتِ کاریگرانِ پشمینہ کی، اور یہی باعث ہے ان کے روزگار اور مزدوری کے کم ہو جانے کا۔ الحق اگر وہاں کے لوگوں کو اپنے ملک میں لپ نان بہم ہوتا تو وہ اپنے وطن مالوف کو کہ ایک بہشت بریں ہے، چھوڑ کر آوارہ دیار و امصار نہ ہوتے۔ وکیل نواب مظفر آباد والہ کا حسبِ اصلاح ناظم کشمیر کے [ص 2 الم 2] مع تحایف کوہستان طرف لاہور کے روانہ ہوا ہے۔

سکھڑ

از روئے مضمون ایک چٹھی کے دریافت ہوا کہ مقامِ مذکور میں افواہ تھی کہ درمیان مقام جاو ادزہ اور خندا کے قوم بلوچ اور بھوگتی اور دو کائی جمع ہوئی ہیں اور لوگوں کو تعجب تھا کہ اس قدر لوگ کہاں سے آن کر جمع ہو گئے۔ غرض کہ دن رات یہی جہ چار ہتا تھا کہ اس اثنا میں قریب آسٹی گاڑیوں محمولہ اسباب قیمتی کے جو کہ شکار پور سے چلیں تھیں، باسن و امان دادر میں وارد ہوئیں اور باوجود یہ کہ ان کے ساتھ کچھ سپاہ بھی واسطے محافظت کے نہ تھی، پھر بھی راہ میں ان سے کوئی متعرض نہ ہوا اور تب ثابت ہوا کہ جمع ہونا مردمانِ مذکورہ کا محض افواہ اور افسانہ تھا۔

نصیر خان

واضح ہوتا ہے کہ خانِ مذکور نے دو معتمد اپنے بصیغہ وکالت کیمپ انگریزی میں واسطے درستی معاملہ کے بھیجے تھے اور ایک اقرار نامہ اس مضمون کا دستخط کر دیا تھا کہ میں سکھ میں آ کر اطاعتِ گورنمنٹ انگریزی اختیار کروں گا مگر خانِ مذکور نے نقضِ عہد و پیمان کیا اور پہاڑوں میں بھاگ گیا اور از روئے مضمون ایک خط کے حالِ مفصل اس طرح دریافت ہوا کہ مقامِ کوٹرو میں لفٹ کرنیل مارشل صاحب نے مع اپنی سپاہ کے خانِ مذکور کو مع اس کے ہمراہیوں کے گھیر لیا ہوتا، مگر چھوڑ دیا۔ سبب یہ ہوا کہ دوسرے دار خانِ مذکور کے آئے اور انہوں نے بیان کیا کہ نصیر خان اپنی رضا و رغبت سے عنقریب سکھ میں جا کر متابعتِ گورنمنٹ اختیار کرے گا۔ اس میں سپاہِ انگریزی واپس بلائی گئی لیکن بغور ہٹ آنے سپاہِ انگریزی کے، دشمنانِ عقرب سیرت نے ان پر بندوقیں سرکیں، چنانچہ ایک سوار زخمِ تفنگ سے ہلاک ہوا اور نصیر خان پہاڑوں میں مخفی ہوا۔

خبر ہے کہ ذخیرہ ہائے فیروز پور طرف قندھار کے بھیجے جاویں گے، اب افغانستان میں وہاں کے باشندے بہت کم نظر آتے ہیں، جا بجا سپاہِ انگریزی ہے۔

سندھ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ 15 تاریخ ماہِ گذشتہ کو جنرل برڈکس صاحب مع ہیڈ کوارٹر سپاہِ سندھ

کے کوچ کیا چاہتے تھے لیکن مقامِ مہم ظاہر نہیں ہوا کہ کس طرف کا عزم رکھتے ہیں۔

کپتان برون صاحب رجمنٹ 5 پیادگان ہندوستانی کے جنہوں نے کہ مقام کاہن کو مدت تک دشمنوں سے بچایا تھا، اُن کو مسٹر آر بل صاحب نے اسٹنٹ پولی کل ایجنٹ مقرر کیا۔ کہتے ہیں کہ بالفعل ملک سندھ میں غارتگر اور چوروں کا زور و شور بہت کم ہے اور مسافروں کو چنداں اندیشہ نہیں رہتا۔

حضورِ والا

[ص 3 کا لم 1]

حضورِ انور نے دربار فرما کے، خلعتِ ملبوس خاص مع تین رقم جو اہر مرزا سلیمان شکوہ کے بیٹے کو اور چھ پارچہ تین رقم جو اہر مع نیمہ آستیں نواب حامد علی خاں مختار کو اور کنوردی بی سنگھ اور سالگرام اور سرداروں اور داروغہ ہائے کار خانجات کو اور عملہ مرزا مغل وغیرہ کو حسب مراتب دو سو خلعتِ تخمیناً عنایت فرمائے۔ تخمیناً تین سو روپے نذروں میں آئے۔ مرزا شاہ رخ بہادر نے حافظ داؤد داروغہ نذروں کو طلب کر کے فرمایا کہ تم آمدنی نذروں میں تغلب کرتے ہو، یہ بات تمہارے حق میں خوب نہیں ہے، سزا پاؤ گے۔ نامبروہ نے در جواب عرض کیا کہ فدوی کا کچھ تصور نہیں ہے، کسی نے حضور میں جھوٹ کہا ہوگا۔ بعد ازاں مرزائے موصوف نے تنخواہ بیگم صاحبہ اور تمام محل کی بھیج کر، خزانچی کو حکم دیا کہ بغیر ہماری اجازت کے کسی کو روپیہ نہ دو۔ نواب حامد علی خان نے استعفیاً گزارا کیا تھا، حضورِ انور نے نامنظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ سب کام موافق تمہاری مرضی کے ہوگا، اور مرزا شاہ رخ کو ارشاد کیا کہ حامد علی خاں کو راضی رکھو۔ عرض ہوئی کہ مرزا اولی عہد بہادر ضیاء الدولہ اپنے مختار کو موقوف کیا چاہتے تھے۔ نامبروہ پانچ ہزار روپیے جو کہ بابت تنخواہ مرزا اولی عہد بہادر کے آیا تھا، لے کر اپنے گھر جا بیٹھا اور باوجود طلب بھی نہ گیا، سو ولی عہد بہادر معرفت مرزا شاہ رخ بہادر کے کنوردی بی سنگھ خلف راجہ جے سنگھ رائے کو واسطے مختاری کے بلاتے ہیں۔ مرزا شاہ رخ نے عرض کی کہ بہت سے آدمی کئی کارخانوں میں سے تنخواہ پاتے ہیں، اگر ایک ہی جگہ سے پایا کریں تو بہت انتظام ہووے۔ کہتے ہیں کہ ایسا انتظام جو کہ مرزائے موصوف نے تجویز کیا ہے، اس میں بہترے غریب غریبا اور عورات بیوہ اور لو لے لنگڑے جو کہ کسی کارخانے میں سے چار آنے کہیں سے آٹھ آنے، عرض اسی طرح کوئی دو روپے کوئی تین روپے کوئی کچھ، تنخواہ کارخانجات سے پا کر لب نان کو پہنچتے ہیں۔ اور جان و مال حضور کو دعا کرتے ہیں، بھوکے مرجاویں گے اور ان پر بڑا ظلم ہوگا۔ عرضی نواب احمد قلی صاحب بہادر کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی ارادہ اللہ آباد کارکھتا ہے۔ 7 تاریخ ماہِ حال کو حضورِ انور مع سرداروں اور صاحب قلعہ دار کے کالے صاحب پیر زادے کے ہاں تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر تک سردقوالوں کا سن کر اور پچاس روپے ان کو مرحمت کر کے ایک بٹوہ روپیہ بھرا ہوا پیرزادہ موصوف کی تواضع کیا اور بعد ازاں تبرک تقسیم کر کے داخل قلعہ مبارک ہوئے شلکِ سلائی حسب معمول عمل میں آئی۔

صاحبِ کلاں بہادر

خط بنام فیض علی خاں جھجروالہ کے جاری ہوا کہ ایک پلٹن انگریزی تمہارے علاقے میں سے نصیر آباد کو جاوے گی، رسد مہیا رکھیں۔

[ص 3 کالم 2] یومِ دو شنبہ کو دربار فرمایا نواب حسن علی خان اور حسام الدین حیدر خان اور نواب مرزا بخش اور سالگرام ساہو اور نواب محمد میر خان اور راجہ صاحب رام اور راجہ سوہن لعل وغیرہ سردار اور وکیل ملاقات کر کے برآمد ہوئے۔ بموجب خیر سواری حضور والا کے، چٹھی بنام کمان افسر چھاوونی کے متضمن طلب اتواپ کے واسطے شلکِ سلامی حضور کے بھیجی، بعد ازاں بسبیلِ ڈاک واسطے ملاقات لفتنٹ گورنر بہادر کے میرٹھ کو روانہ ہوئے۔

لاہور

رانی صاحبہ چند کنور نے دربار فرمایا، ارکانِ دولت باریاب مگر ہوئے، سردار سندھان والہ کو حکم ہوا کہ اپنی پلٹنوں کو طرفِ کلو کے روانہ کریں۔ داروغہ اصطبل کو حکم ہوا کہ جتنے بچھیرے طویلہ سرکار میں ہیں، انہیں واسطے پرورش کے گجرات میں بھیج دیں۔ گیان سنگھ کمیند ان نے قافلہ انگریزی میں سے آن کر درخواست پروانہ جات کی بنام علاقہ داروں کے متضمن بہم رسائی رسد وغیرہ کے کی، چنانچہ درخواست نامبردہ کے پروانہ جات جاری ہوئے اور پچیس سواری بھی واسطے حفاظتِ قافلہ کے مقرر ہوئے۔ پروانہ بنام کاردارانِ جہلم کے جاری ہوئے کہ واسطے قافلہ انگریزی کے کشمیاں فراہم کریں اور پروانہ بنام رئیس ممدوٹ کے صادر ہوا کہ حسن شاہ اپنے معتمد کو بیچ حضور روہنس صاحب ناظم سرسہ کے تعین رکھیں۔ پروانہ بنام جنرل مہان سنگھ ناظم کشمیر کے واسطے ادا کرنے زیر مقررہ ماہواری کے صادر ہوا۔ مصر بلی رام کو ارشاد ہوا کہ چھ ہزار روپیہ واسطے تقسیمِ عملہ سڑک کے ڈلاروش صاحب کو دیں۔ مصر لعل سنگھ کو حکم ہوا کہ خلعت مع سپر اور شمشیر مرصع کار اور کٹھنہ مروارید کے واسطے سردار لہنا سنگھ سندھان والہ کے تیار کریں کہ سردار معزز الہہ کو واسطے تنبیہ سرکشان کلو کے بھیجا جاوے۔ سردار دھنا سنگھ اور حکم سنگھ ملوی کو ارشاد ہوا کہ تم مع اپنی جمعیت کے ہمراہ سردار لہنا سنگھ سندھان والہ کے طرف کلو کے روانہ ہو۔ سردار مذکور نے عرض کی کہ فدوی اس عمر ہفتاد سالہ میں تابع حکم کسی سردار کا نہیں رہا اور متابعت کسی کی فدوی کو منظور نہیں۔ رانی ممدوہ نے ارشاد کیا کہ یہ عذر سموع نہیں ہے اور در صورتِ عذر بے جا جاگیر اس کی ضبط کی جاوے گی۔

پروانہ بنام معتمدانِ مصر لعل سنگھ کے جو کہ قلعہ انک میں متعین ہیں صادر ہوا کہ وقتِ نہضتِ رایاتِ کنور نونہال سنگھ کے طرف کوہِ خیبر کے کس قدر روپے قلعہ انک میں سے صرف ہوا تھا، جمع خرچ اُس کا لکھ بھیجیں۔ خلیفہ نور الدین کو حکم ہوا کہ پچاس گولے غبارہ کے سردار لہنا سنگھ کو دلوادیں۔

امساکِ باراں

اب تک یہاں مینہ نہیں برسا، مگر چند روز سے اکثر ابر رہتا ہے اور ایک دن کچھ ترشح بھی ہوا لیا۔

سینٹ جین ڈی اکیور

[ص 14م 1]

صاحب اخبار آگرہ از روئے ایک چھٹی جہازی کے لکھتے ہیں کہ قلعہ مذکور پر درمیان مصریوں اور جہاز ہائے جنگی انگریزی اور سلطان کے لڑائی ہوئی، طرفین سے توپیں چلنے لگیں، جہاز ہائے انگریزی اور سلطانی سے گولہ ہائے بم وغیرہ اقسام کے قلعہ پر پھینکے گئے، اہل قلعہ نے بھی بارش گولہ سے مستول اور بادبان وغیرہ کو جہازوں کے گر دیا اور خراب کر دیا، قریب پندرہ آدمیوں کے افسروں اور سپاہیوں اور ملا حان جہاز میں سے کشتہ اور خستہ ہوئے۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ سپاہ جہازی نے بہت داد شجاعت دی اور باوجود یہ کہ قلعہ سے گولے برستے تھے پھر بھی متصل قلعہ کے مورچہ بندی کی اور خوب گولے مارے۔ قریب نواخت دو گھنٹہ شب کے ایک شخص نے قلعہ میں سے آن کر اطلاع دی کہ قلعہ میں سے بہت سپاہ بھاگ گئی ہے، چنانچہ صبح کے وقت سپہ سالار فوج انگریزی نے چار ہزار ترکوں وغیرہ کو جہاز پر سے خشکی میں اتار کر کے طرف قلعہ کے بھیجا اور وہ لوگ بہ امن و امان قلعہ میں داخل ہو گئے اور کسی نے مزاحمت نہ کی، مگر لپ دریا قریب چھ ہزار آدمیوں کے دکھلائی دیے۔ بغور دیکھنے ان لوگوں کے کچھ مختصر سپاہ طرف ان کے بھیجی گئی، لیکن وہ بہ باعث کثرت دشمنوں کے پھر آئی۔ بعد ازاں بہت سی سپاہ بھیجی گئی، بہ مجرد پہنچنے اس سپاہ کے مردمان مذکورین نے متابعت اختیار کی اور بہ قسم اقرار کیا کہ ہمیں اطاعت سلطان بہ جان و دل قبول ہے۔ القصہ ان کے سلاح لے کر ان کو آزاد کر دیا۔ اس لڑائی میں قریب دو ہزار مصریوں زخمی وغیرہ کے غازیان جہاز کے ہاتھ گرفتار آئے اور بیچ اٹھانے زخمیوں اور تدفین مردوں کے تمام روز صرف ہوا۔ باعث مارے جانے ان کے اس قدر آدمیوں کا یہ تھا کہ انہوں نے قریب اپنے میگزین کے بارہ سو آدمی متعین کئے تھے کہ سپاہ انگریزی جہازوں پر سے نہ اترنے پاوے، سو قضاے الہی سے بہ باعث گرنے ایک گولہ کے وہ تمام میگزین اڑ گیا اور مردمان متعینہ میں سے ایک آدمی بھی زندہ نہ رہا اور گولہ اور گولیاں اور پتھر اور آدمی باروت کے زور سے ہر طرف اڑنے لگے۔ حتیٰ کہ اس صدمے نے دریا تک اثر کیا۔ سو درحقیقت یہی ان کے گھبرانے کا اور متابعت کرنے کا باعث ہوا، وگرنہ اڑھائی سو توپیں جنگی فصیل قلعہ پر چڑھی ہوئی تھیں اور سامان بھی مثل گولہ اور باروت وغیرہ کے بہت تیار تھا اور تیار ہوتا جاتا تھا اور سپاہ بھی بہت تھی، کارگر فرانس اور اٹلی کے توپیں وغیرہ بنا رہے تھے۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل لفٹننٹ صاحب نے بیچ اختیار کرنے حکومت سپاہ متعینہ افغانستان کے بہ باعث کسل طبیعت کے انکار کیا ہے لیکن یہ نہیں سنا گیا کہ عہدہ مذکور پر کون صاحب مقرر ہوں گے۔

لفٹنٹ کول برو صاحب پہلی رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے 31 تاریخ [ص 4 کالم 2] ماہ گذشتہ کو یہاں پہنچے اور خبر تھی کہ پکتان لارنس صاحب مع تروپ تو پختانہ اپسی کے پہلی تاریخ داخل ہوں گے۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ اب تک مینہہ یہاں نہیں برسا اور زراعت پڑ مردہ ہوتی جاتی ہے۔ دریائے جمہن بہت خشک ہو گیا ہے اور اسی سبب تجارت اور آمد و رفت کشتیوں کی مسدود ہے۔ مسٹر مور لینڈ صاحب بجائے مسٹر الکزینڈر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ آگرہ کے ہوئے ہیں اور الکزینڈر صاحب مہتمم بندوبست ہوئے اور مسٹر لیباس صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اس جگہ کے ہوئے ہیں۔

مہاراجہ جھینکوراؤ سندھیہ فرمانروا کو الیاری بہت بیمار ہیں۔

مسٹر ہملٹن صاحب بہادر کمشنر آگرہ ہمراہ صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر کے جاویں گے اور مسٹر ٹیلر صاحب واسطے چند روز کے بجائے ان کے کام کریں گے۔

بھرت پور

چودھری چرن سنگھ نے جناب مہاراجہ میں عرض کی کہ بعض زمیندار پرگنہ بہاری کے ادائے مال واجب میں تغافل کرتے ہیں اور اطاعت نہیں کرتے۔ حکم ہوا کہ ایک رسالہ سواروں کا اور ایک گروہ بندوچیوں کا مع دو ضرب توپ کے فی الفور اس طرف روانہ کیا جاوے اور تنبیہ سرکشوں کی قرار واقعی کی جاوے تاکہ آئندہ کوئی ادائے مال واجب سے پہلو تہی نہ کرے بھگوان داس عامل پرگنہ ویر جو کہ خوشحال رائے اپنے بیٹے کے نظر بند تھا بالفعل کچھ بیمار ہو گیا تھا۔ سولالہ جگن ناتھ رائے عامل حضور تحصیل نے جو کہ نامبرودہ سے قرابت رکھتا ہے۔ حضور میں عرض کر کے چھڑایا اور اپنی ضمانت پر واسطے معالجے کے اپنے گھر میں لے آیا۔ مہاراجہ بہادر نے چنچل سنگھ مصدق سائر کو بھی خلاص کر کے حوالہ چودھری موصوف کے کر دیا۔

فرانس

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ درمیان سلاطین انگلستان اور فرانس کے بہ باعث حمایت والی مصر کے

نزاع ہو رہی ہے اغلب ہے کہ ان دونوں ملکوں کی سپاہ میں جنگ عظیم واقع ہوگی، لیکن کہتے ہیں کہ شاہ فرانس کو جنگ انگلستان میں بجز خرابی اور پشیمانی کے اور کچھ فائدہ نہ ہوگا اور انجام پھر صلح اور عہد و پیمان ہو کیونکہ پیشتر بھی وہ شکستیں کھاتے رہتے ہیں۔

نصیر خان

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ نصیر خاں خلف محراب خاں والی قلات نے بھی آخر کار اطاعت گورنمنٹ کی قبول کی اور کرنیل مارشل صاحب کے پاس نزدیک مقام کوٹرا کے جو کہ متصل گنداور کے ہے چلا آیا۔ لیکن ابھی تاریخ اور حقیقت اس کے آنے کی مفصلاً معلوم نہیں ہوئی، بروقت دریافت لکھا جاوے گا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

17 جنوری 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

ص 1 کالم 1

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبان اردو کے جنوابع قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے۔ اُس کے لکھنے والے اور صحیح کرنے والے سب بہ موجب صوابدید جنوابع صاحب موصوف کے مستعدین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپے قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپ چکے گی اور اُس وقت سب کتاب لے گا تو قیمت.....40 روپے۔

پولیس

ایک خط درباب اہل کاران ہندوستانی ہم کو پہنچا سو مقام خطوط میں مندرج کیا گیا اس واسطے کہ بلا تخصیص فائدہ عام کے طور پر ہے۔ واضح ہو ہمارے کار سپانڈنٹ کو کہ یہ بات جو انہوں نے اب لکھی یہ بہت پرانی بات ہے، سب کوئی اسے جانتے ہیں ایسے اہلکاران ہندوستانی کو چھوٹے بڑے حاکم سب خوب سمجھتے ہیں لیکن ظہور اس قسم کی حرکات کا اہلکاران ہندوستانی سے نتیجہ ہے قلت تنخواہ کا یقین ہے کہ اگر تنخواہیں ان کے قرار واقعی ہوں تو یہ باتیں جواب سنی جاتی ہیں شاذ و نادر سنی جاویں۔

حضورِ والا

دریافت ہوتا ہے کہ مرزا شاہ رخ بہادر نے ارادہ پر گنہ کوٹ قاسم کا واسطے سیر و شکار کے کیا تھا اور اسباب بھی چھکڑوں پر لدوالیا تھا کہ اس اثنا میں حامد علی خان نے صاحب کلاں بہادر سے عرض کی کہ مرزا شاہ رخ بہادر پر گنہ

کوٹ قاسم میں تشریف لے جاتے ہیں، اور وہ بندہ کے پاس ٹھیکہ ایسا نہ ہو کہ فساد ہو جائے چنانچہ صاحب موصوف نے عرضی درباب امتناع روانگی مرزائے موصوف کے بیچ پر گنہ مذکور کے حضور میں ارسال کی۔ حضور انور نے بغور ملاحظہ خان مذکور پر خفگی فرمائی اور مرزائے مذکور کو بلا کر ارشاد کیا کہ تم بالفعل ارادہ روانگی کوٹ قاسم کا ملتوی رکھو اور راجہ موہن لعل کو واسطے مختاری طلب کرو، چنانچہ حسب الطلب راجہ مذکور حاضر ہوا۔

[ص 1 کالم 2] اور پانچ روپیہ مرزائے موصوف کو نذر گزارنے مرزا ممدوح نے کچھ شکوہ شکایت حامد علی خان کا کیا اور کچھ کلمات بد نسبت خان موصوف کے زبان پر لائے اور فرمایا کہ تمہارے تئیں مردِ فہمیدہ اور دانا تصور کر کے ہم نے واسطے مختاری کے بلایا ہے اور راجہ جے سکھ رائے کہ بطور امین رہے گا راجہ مذکور نے عرض کیا کہ حضور مالک ہیں، خلعت مختاری راجہ جے سکھ رائے کو مرحمت فرماویں۔ بعد ازاں دیر تک خلوت رہی لیکن کچھ قرار نہ پایا اور راجہ مذکور برآمد ہوئے۔ کہتے ہیں کہ راجہ مذکور کو یہ منظور نہ ہوا کہ کوئی شخص اُس پر امین رہے۔ سنا گیا کہ آخر کو ضمیر الدولہ آغا حیدر کو خلعت مختاری کا مرحمت ہوا حال مفصل نہیں سنا۔

راجپوتانہ

بسبب کثرت فساد اور بے انتظامی اور سرکشی کے جو اس ضلع میں ہوتی رہتی ہیں تین صاحب یعنی کرنیل صدر لینڈ، میجر روہسن اور پکتان لینگ رسول کیے گئے ہیں واسطے تجویز کسی مشورے کے، جس سے آئندہ کو یہ بے انتظامی رفع ہو۔ یہ صاحب لوگ بہت لائق اور عاقل ہیں اور اغلب ہے کہ ان کی تجویز سے رفع فساد ہوگا۔ سنا جاتا ہے کہ ان اضلاع کے بھیلوں اور مینوں کا پیشہ قدیم الایام سے چوری اور غارتگری ہے اور یہ لوگ کسی ٹھا کر وغیرہ کی سرکردگی میں ہمیشہ تاجروں اور مسافروں کو لوٹتے رہتے ہیں اور آدمی کا مار ڈالنا انہیں ادنیٰ سی بات ہے اور باوجودیکہ ہر ایک عہد میں ہر ایک حاکم نے اکثر ان لوگوں کو سزائیں دیں ہیں اور جلاوطن کر دیا ہے، بس پر بھی یہ لوگ اپنے فعلوں سے باز نہیں آتے، بعضوں کی رائے یہ ہے کہ اگر ان لوگوں پر کچھ ٹیکس یعنی جزیہ مقرر کیا جاوے اور ان کی سرزنش بھی سرکار کی طرف سے ہوتی رہے تو البتہ یہ لوگ رو بہ راہ آجاویں، لیکن اکثر بہ دلائل یہ کہتے ہیں کہ تقرر جزیہ بجائے فائدہ مضر خرابی ہوگا، یعنی وہ لوگ جزیے کو ایک جبر اپنے اوپر تصور کر کے اور زیادہ خیرہ ہو جاویں گے اور چوری اور غارتگری میں مصروف رہیں گے واسطے ادا کرنے زجر جزیہ کے۔ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ ہر ایک کو ان میں سے فراخوڑ حوصلہ زمین افتادہ واسطے کشت کار کے مل جاوے اور تین چار برس تک محاصل ان سے نہ لیا جاوے۔ غرض کہ اس میں زمین بھی درست ہو جاوے گی اور وہ لوگ بھی جب کشت کار میں مصروف رہیں گے تو تاخت و تاراج میں کوشش نہ کر سکیں گے اور چونکہ زمین زرخیز ہے یقین ہے کہ بہ شرط تردد محاصل کثیر ہوا کرے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صاحبان موصوفین اس باب میں تدبیر شائستہ عمل میں لاویں گے۔

میجر جنرل سر ڈبلیو بی کوٹن صاحب بہادر جو کہ سپہ سالار افواج کابل ہیں ان کو ملکہ معظمہ فرمان روائے انگلستان نے اوپر ایک عہدہ جلیلہ کے مقرر کیا ہے۔ اور سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر نے اس عہدہ کو بہ طریق وکیل کے صاحب موصوف کو تفویض کیا، روبروئے شاہ شجاع الملک اور صاحبانِ عالیشان کے جو بیچ کابل کے تھے کہتے ہیں کہ ان صاحب نے سالہا نوکری سرکار کی بہ دیانت اور خیر خواہی کی ہے چنانچہ سب لوگ تعین اس عہدہ سے واسطے صاحب موصوف کے بہت خوش ہوئے۔

افغانستان

وہاں کی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں نواح کابل اور قندھار اور بلوچستان میں کچھ فتنہ فساد نہیں ہے دشمن سرکار انگریزی کے مکافات بد کرداری اور خرابی ناہنجاری میں گرفتار آئے ہیں اور اپنے اعمال کی پاداش میں پہنچے ہیں۔ راقم خط لکھتا ہے کہ متردانِ نواح بامیان اور چارا کار اور کوہستان دشوار گزار کے جنہوں نے کہ بھیر و بنگاہ سپاہ انگریزی پر دست درازی کی تھی، وہ سب کابل میں محبوس ہیں، خان شیرین خاں اور محمود خان بیچ گرفتار کروانے قاتلوں صاحبانِ ذیشان کے حتی المقدور دریغ نہیں کرتے۔

شدت اور افراط برف کی زمانِ پیشین سے بہت کم ہے، چنانچہ ڈاک ہر روز پہنچتی ہے پیش ازین یہ قدرت پرندہ کی بھی نہیں تھی کہ کابل سے قندھار کو ایام بارش برف میں جاسکتا چنانچہ پانچ چھ برس کا ذکر ہے کہ امیر دوست محمد خان نے جناب قاضی صاحب کے تیس ساتھ جمعیت سوار اور پیادوں کے واسطے کسی امر ضروری کے ناظران قندھار کے پاس بھیجا تھا، اثناء راہ میں برف برسے لگی اور قاضی موصوف نیچے برف کے دب کر مر گئے۔

گندس

واضح ہوتا ہے کہ امیرانِ گندس نے صاحبانِ ذیشان کو قول قرار میں محکم اور راست باز پا کر متابعت اختیار کر لی۔ کہتے ہیں کہ امیرانِ مذکورین نے اطاعتِ صاحبانِ عالیشان میں دو فائدے تصور کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمیشہ پیادگان والئی بخارا کے ہاتھ سے بہ تنگ آ کر زیرِ محمول خود بخارا میں پہنچاتے تھے اُس سے نجات پائی اور دوسرا یہ کہ فرزند ان دوست محمد خان سال بہ سال اُس ملک میں جا کر امیرانِ مذکورین کو ستاتے تھے اُس وقت سے بھی خدانے اُن کو خلاص کیا۔ حسن محمد خاں بھتیجہ امیر گندس کا ڈاکٹر لارڈ صاحب کے پاس ہی رہتا ہے اور صاحب موصوف اُس پر بہت عنایت کرتے ہیں۔

بلوچستان

سنا جاتا ہے کہ اہالیانِ گورنمنٹ نے ایک معاملہ ساتھ اہل بلوچستان کے شروع کیا ہے، شرطیں جس کی یہ ہیں کہ مردمانِ قوم بلوچ گورنمنٹ کو بجائے [ص 2 کالم 2] بجائے نواب قلات کے سمجھیں، اور جس طرح کہ بلوچ پیشتر اپنے حاکموں کو خراج دیتے تھے اسی طرح اب سرکار انگریزی کے باج گزار ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ قوم مری اس بات سے بہت خوش ہے۔

ہرات

وہاں کے خطوں سے واضح ہوتا ہے کہ فتح افغانستان نے ایک نقشِ نیکی کا اوپر دل شاہ کامران اور اس کے وزیر یار محمد کے کیا ہے۔ اغلب کہ عزمِ گورنمنٹ انگریزی کے اوپر قلعہ مذکور کے اب بخوبی سرانجام اور انصرام پاویں گے۔ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ چند سردار خراسانی ناظم قلعہ غور سے ناراض ہو کر واسطے ملاقات والی ہرات کے آئے تھے، یار محمد وزیر نے ان کے رہنے کو دربار میں سراسر خلل اور نقصان اپنے واسطے تصور کر کے، ملازمتِ شاہِ ممدوح کی نہ ہونے دی۔ وزیر مذکور ریاست ہرات میں اختیار اور اقتدار رکھتا ہے چنانچہ چند امیر زادوں کو مقید کیا ہے۔

ناظمین قندھار جو کہ بہ باعث بے ادبی کے خوف حضرت شاہ شجاع الملک سے آوارہ ہو گئے تھے، وہ ہرات میں آئے، وزیر مذکور نے ان کی بہت عزت کی۔

ایران

فرماں روئے ایران بالفعل طہران میں ہیں تو پچنانہ شاہِ ممدوح کا مع ایک فوجِ عظیم کے غوران کو جو کہ متصل ہرات کے ہے، روانہ ہوا ہے۔ شاہِ ممدوح کے بھائی کو سرداری اس سپاہ کی تفویض ہوئی ہے۔ علی شاہ ایک شہزادوں میں سے بیچ بغداد کے فوج کثیر جمع کرتا ہے ضلع کرمان میں آغا خان اب تک سرکشی کرتا ہے۔

کلکتہ

واضح ہوتا ہے کہ شہر مذکورہ بالا میں کسی سے کش یا جنگ نوش نے کہا روں سے بیان، کہ ہاں جہاں تک بھاگا جاوے بھاگوں نہ سب مارے جاؤ گے، کیونکہ اربابِ گورنمنٹ کو مرکز ہے کہ ایک پلٹن کہا روں کی نوکر رکھ کے مہم چین میں بھیجیں، کہا روں نے بغور سنے اس خبر وحشت اثر کے ہوش اور حواس گم کئے اور ہر روز جوق جوق بھاگنے لگے۔ القصہ یہ خبر اہالیانِ گورنمنٹ نے سنی اور اربابِ پولیس کو حکم دیا کہ درباب بطلان خبر کے منادی کر دیں، غرض کہ استماع منادی سے کہا روں کو اطمینان ہوئی اور باقی ماندہ نہ بھاگے بلکہ بھاگے ہوئے بھی پھر آئے۔

نواب نظام بنگالہ

دریافت ہوتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر بہ خیال اس بات کے کہ کسی نوع کا ملال خاطر عاظر نواب موصوف پر راہ نہ پاوے، بہت کوشش کرتے ہیں چنانچہ چند صاحبوں کو جو کہ زبان فارسی اور اردو میں مہارت تمام رکھتے ہیں۔ بطورندیموں کے نواب موصوف کے پاس تعین کیا ہے۔

معافی داران

[ص 3 کالم 1]

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ آہ وزاری معافی داران دلریش کی آخر کار جناب باری میں قبول ہوئی یعنی حاکمان عالیشان نے ان کے حال پر توجہ مبذول فرمائی اور ارباب کونسل نے درباب واگذاشت اراضی معافی داروں کے ایک چٹھی بہ تمہید شائستہ درست کی ہے، یقین ہے کہ عنقریب حکام اضلاع کو درباب واگذاشت اراضی معافی داروں کے بہ موجب شرائط اور دفعات چٹھی مذکورہ کے پیش گاہ گورنمنٹ سے حکم صادر ہووے گا۔

نواب گورنر جنرل بہادر

واضح ہوتا ہے کہ صاحب ممدوح الصدر مسٹر ڈیوڈ کار میکیل سمٹھ صاحب جج کچہری صدر دیوانی اور نظامت عدالت کو پریسڈنٹ پریسیڈنسی کمیٹی بنگالہ کا مقرر کیا، واسطے امتحان پلے متوقعین عہدہ ہائے منصفی کے کچھ عجب نہیں کہ ایک ایسی ہی کمیٹی واسطے شمال مغربی اضلاع کے بھی مقرر کی جاوے۔

صاحب اخبار آگرہ بہ موجب افواہ خلاق کے لکھتے ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر پیش از تشریف لے جانے ولایت کے پھر ایک دفعہ اضلاع شمال مغربی اور آگرہ میں تشریف فرما ہوں گے اور صاحب ممدوح نے اپنی روانگی ایک برس اور بھی ملتوی رکھی ہے۔

سپریم گورنمنٹ

اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ ارادہ سپریم گورنمنٹ کا ہے اختیار کرنے کو ایک یکساں طور اوزان اور پیمانوں کا تمام پریسیڈنسیوں یعنی کلکتہ اور بنگالہ اور مدراس میں اور احاد ایک تولہ سے شروع ہوگا۔

اودھ

اخبار کلکتہ سے دریافت ہوتا ہے کہ راجہ کرشنا نے ایک مثنوی زبان اردو میں تصنیف کر کے شاہ اودھ کو گذرانی تھی،

سوشاہ ممدوح کے حضور سے راجہ موصوف کو ایک فرمان شاہی مرحمت ہوا۔

پنج رجنٹ 24 ہوشنگ آباد کے بہت شدت بیماری کی ہو رہی ہے۔

آگرہ

لنٹن گورنر صاحب بہادر نے 26 دسمبر 1840 کو حکم جاری کیا ہے کہ آئندہ کو تمام احکام صدر دیوانی عدالت کے اور صدر بورڈ روینو کے گورنمنٹ کے، اردو چھاپہ خانہ میں چھاپے جاویں گے اور رسم چھاپت گشتی کی جن میں ایسے احکام سابق جاری ہوتے تھے موقوف ہوگی، ہم اجرائی ایسے حکم سے بہت خوش ہیں کیونکہ اس طور سے جمع احکام جو کہ رعایا سے متعلق ہیں، قابل مطالعہ اور رسائی عام کے ہوں گے، انشاء اللہ یہ سب احکام بہ مجرد ان کے چھاپے جانے کے اس اخبار میں بھی درج ہوں گے۔

[ص 3 کالم 2] صاحب ممدوح 6 تاریخ ماہ حال کو میرٹھ میں داخل ہوئے، 7 تاریخ افسران رجنٹ نیزہ داروں نے مسکوٹ گھر میں ان کی دعوت کی اور 8 تاریخ صاحبان رجنٹ نہم نے اپنے مسکوٹ گھر میں دعوت معقول تیار کی اور صاحب ممدوح کو بہت تعظیم و تکریم سے لے گئے بعد ازاں صاحب موصوف علی الصباح طرف سہارن پور کے تشریف فرما ہوئے۔ شلک سلامی حسب معمول عمل میں آئی۔ کہتے ہیں کہ صاحب ممدوح نے واسطے گفتگوئے انتظام ڈکیتی مقام چھاؤنی کے کمیٹی یعنی مجلس بھی کی۔

میرٹھ

پہلے اس سے حال کثرت چوریوں اور بے انتظامی پولیس کا اخباروں میں دیکھا گیا تھا، اب یہ امید ہے کہ بہ باعث تشریف لے جانے صاحب والا مناقب لنٹن گورنر بہادر کے کچھ عجب نہیں کہ باعث کثرت واردات کا پوچھا جاوے۔ حال تازہ یہ ہے کہ ایک بڑی واردات مابین حدود شہر اور چھاؤنی کے ہوئی ہے، لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ واردات سرحد شہر میں یا تعلقہ چھاؤنی میں ہوئی۔ حال یہ ہے کہ ایک افسر رجنٹ ہندوستانی کے پاکی پر چلے آتے تھے، متصل پل پختہ کے، سامنے ایک صاحب کے بنگلے کے، غارنگروں نے یکا یک پاکی پر حملہ کیا اور گرا دیا بہ مجرد اترنے کے صاحب موصوف نے دیکھا کہ دو آدمی تلواریں کھینچے ان کے سر پر کھڑے ہیں اور روپیہ طلب کرتے ہیں اس اثنا میں ایک نے ان میں سے صاحب موصوف کے بازو میں برچھی ماری اور خون بہنے لگا۔ بعد ازاں وہ لوگ پاکی کو چھوڑ کر بھاگ گئے دوسری رات جنرل سپہن صاحب کے گھر پر حملہ کر کے ایک سنتری کو زخمی کیا۔

لدھیانہ

پہلی تاریخ جنوری سنہ حال کو توپ خانہ انگریزی مع دو ہزار آدمیوں اور اٹھارہ ہزار اونٹوں اور چھ سو بیلوں محمولہ سامان جنگ وغیرہ کے وارد لدھیانہ ہوا اور وہاں سے دوسرے دن طرف فیروز پور کی روانہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ یہ قافلہ چند روز فیروز پور میں قیام کر کے مع توپ خانہ طرف افغانستان کے جاوے گا۔ 2 تاریخ وہ آٹھ آدمی ولایتی جو کہ قلعہ لدھیانہ میں مقید تھے، بہ حراست سو سواروں رسالہ کرنیل جیمس اسکر بہادر اور دو کمپنیوں تلنگہ مامورہ چھاؤنی لدھیانہ، بہ سرکردگی ایک افسر کے، طرف کرنال کے روانہ ہوئے۔ ماسو خان نام ایک سردار توپا لکی پر سوار تھا لیکن اور سات آدمی اسپان لاغراندام پر چلے جاتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ لدھیانہ کا واسطے دوست محمد خان اور اس کے عیال و اطفال کے خالی کیا گیا ہے۔

بخارا

اُس طرف کے آنے والوں سے دریافت ہوتا ہے کہ شاہ مراد والئی بخارا بیچ بند کرنے راہوں اور گھاٹیوں کے مصروف ہے اور ارادہ شاہ موصوف کا [ص 4 کالم 1] یہ بھی ہے کہ اگر سرداروں اور زمینداروں ولایت توران کے تیس رفیق اپنا نہ پاوے تو اہالیان گورنمنٹ سے صلح کرے اور اس کے امیر اور بیٹے بھی خواہاں اس بات کے ہیں شاہ موصوف واسطے ملاحظہ قلعہ ارسلان کے گئے تھے۔ سو پھر بخارا میں آگئے اور موجودات سپاہ کی لے کر، انعام دیا۔

طفلیک بیگ ترکمان کہ یاوری بخت یاور سے پایہ وزارت کو پہنچا تھا شاہ موصوف نے اُسے بے اثبات جرم و خیانت گرفتار کروا کے دار پر کھینچا اور ترکمان بھی اس بدرسی سے خوفناک ہو کر جدا ہو گئے اور قریب ایک ہزار آدمیوں کے بہ ارادہ جنگ مستعد ہوئے سو شاہ موصوف نے تنبیہ بلوائیوں سے عاجز آ کر جاگیر پندرہ ہزار روپیہ کی بیوہ ترکمان مقتول کو مرحمت کی اور آدمیوں کو بھی روپیہ دے کر خوش کیا، کہتے ہیں کہ انتظام ملک بخارا کا روز بروز اتر ہے، قزاق دن رات لوٹتے رہتے ہیں۔

سڑکِ پختہ

واضح ہو کہ ایک سڑک پختہ مقام بمبئی سے تا بہ آگرہ بنی ہے اور بنگلے واسطے آرام مسافروں کے تمیں یا چالیس میل کے فاصلہ پر تعمیر ہوا چاہتے ہیں۔ بعضے غیر علاقہ والوں نے بھی بیچ انصرام اس کام کے اعانت کی ہے اور عجب نہیں کہ باقی بھی اس کار خیر میں مدد سرکار رہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ سڑک ازراہ دھولپور، گوارلیار، موہانہ، سپری، موڈ وغیرہ

دریائے نرہدا کو تیار ہوتی جاتی ہے اور وہاں سے ازراہ خاندین ممبئی تک تیار ہوگی۔

چین

شہر کنٹون سے ایک جہاز روانہ ہو کر کلکتے میں پہنچا اس کے آدمیوں سے دریافت ہوا کہ صاحب ایڈمیرل یعنی سردار سپاہ جہازی مقام ٹوکو میں آئے اور دوسرے دن کپتان ایٹ صاحب بیچ ایک ڈخانی جہاز کے جس میں جہنڈا صلح کا چڑھا ہوا تھا، لوکاٹائی گرس کو گئے، دینے کو ایک چٹھی کشن صوبہ دار چین کو اس چٹھی میں حال پہنچنے وکلانے سرکار انگریزی کا جو واسطے درستگی سوال و جواب صلح کے بھیجے گئے ہیں، لکھا تھا۔ اہل چین نے اول تو اوپر اس کشتی کے توپیں سرکیں، آخر کو چٹھی مذکورہ خوشی تمام لے لی۔ اغلب ہے کہ اب صلح ہو جاوے۔

سپاہ انگریزی میں بازار مرگ بہت گرم ہے، چنانچہ دس آدمی فیصدی ہر روز ہلاک ہوتے ہیں بہ سبب بیماری کے۔ صلح چند روز کی قرار پا چکی ہے فسوس ہے کہ اہل انگلستان نے سوائے ان کاموں کے اور کچھ زیادہ وہاں نہیں کیا، واسطے تخویف چینیوں کے، جنہوں نے کہ اپنے عہد و پیمان سے انحراف کیا۔ بعضوں کی رائے یہ ہے کہ اہل چین بہت خود مطلبی ہیں، انہوں نے کچھ فائدہ دیکھ کر صلح اختیار کی ہے۔

بھرت پور

[ص 4 کالم 2]

واضح ہوتا ہے کہ چند مدت سے درمیان زمیندارانِ حدود ریاست والٹی بھرت پور اور بے پور کے تکرار درمیان ہے۔ اور آپس میں دشمنی رکھتے ہیں۔ سوان دنوں بہ موجب حکم صاحب ایجنٹ بے پور کے منشی ہر دیال سنگھ اور بہ موجب حکم والٹی بھرت پور کے شیخ محمد بخش کو توال، مقام متنازعہ فیہ پر گئے ہیں تاکہ از روئے انصاف رفع نزاع کریں اور دونوں کو راضی رکھیں۔

ان دنوں فوجدار برج بلب سنگھ کے ہاں کہ ایک سردار ان قدیم اس ریاست سے ہے فرزند تولد ہوا ہے ایک روز مہاراجہ بہادر بھی محفل شادی میں تشریف لے گئے اور بہ موجب رسم کے ایک ہزار روپیہ فوجدار مذکور کو دیے، فوجدار موصوف نے بھی ایک گھوڑا ساز دار اور چند کشتیاں پارچہ پوشاکی کی پیشکش کیں، چنانچہ قبول ہوئیں۔

لاہور

سردار فتح سنگھ مان نے عرض کی کہ بھائی بیر سنگھ دکھنی والہ مقام شاہ بلاول میں اترے ہیں۔ چنانچہ رانی صاحبہ نے خدمت بھائی صاحب موصوف میں جا کر کچھ زر نقد تواضع کیا۔ انہوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ بروقت تولد فرزند قبول کروں گا۔

خط.....صاحب سپرینڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہ

آپ ہمیشہ حال اہالی پولیس کا تو لکھا کرتے ہیں نسبت ہندوستانی اہل کاروں کے، لیکن میں تعجب کرتا ہوں کہ شاید حال عمل گان ہندوستانی اور لوگوں کا سوائے پولیس کے آپ کے کان تک نہیں پہنچا، بہ قول شخصے کہ شہر میں اونٹ بدنام پولیس والے کریں یا نہ کریں، بہر صورت بدنام ہیں۔ اکثر جگہ بعض ضلعوں میں اہالی دفتر کو یہ سنا کہ کچھ کہا نہیں جاتا۔ یہ ممکن نہیں کہ اہالی پولیس سازش نہ رکھتے ہوں اپنے اہالی سررشتہ سے۔ درحقیقت اہلکاران پولیس شکار گاہ ہیں اپنے اہلکاران دفتر صدر کے، اہلکاران دفتر دو طرح کا شکار کھیلتے ہیں، ایک تو ٹٹی کے اوچھل اور وہ ٹٹی ان کی اہلکاران پولیس ہیں۔ دوسرے خود کھلا شکار کھیلتے ہیں یعنی جو علاوہ مقدمات آمد علاقہ پولیس ہوں، تفصیل اس اجمال کی بہت طویل ہے، الحاصل کہ میری دانست میں حاکموں کو ضرور ہے کہ جس نظر سے اہلکاران پولیس کو دیکھیں، اہلکاران دفتر کو بھی اُس سے کم نظر سے نہ دیکھیں اور اُن کے حال احوال کو بہت دیکھتے رہیں۔ خیال رکھیں کہ کس اہلکار کے ہاں کون اہل مقدمہ آتا جاتا ہے۔ اہالی پولیس سے کون سازش رکھتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر مجھے فرصت ہوئی تو آئندہ کو بھی کچھ حال میں آپ کی خدمت میں لکھوں گا۔.....الراقم

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

24 جنوری 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبان اردو کے جنو اب قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے ایک رُبع تمام ہو چکا ہے دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے اس کے لکھنے والے صحیح کرنے والے سب بموجب صوابدید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں جس کسی کو خریداری منظور ہو مہتمم کو لکھے قیمت اس کتاب کی جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپیہ قیمت کل کتاب کی ہیں اور جو سب چھپ چکے گی اور اس وقت سب کتاب لے گا تو قیمت 40۔

سرکلر

ممالک مغربی کے نظامت عدالت کا سرکلر اور ڈر ممالک مذکورہ کے صاحبان سیشن جج اور ساگر و کماؤں کے صاحبان کمشنر کے لیے گورنمنٹ کے حکم سے صاحبان عدالت مذکورہ کے صاحبان سیشن جج کو مطلع کرتے ہیں کہ جب کسی جیل خانہ میں بسبب کثرت کے قیدیوں کی گنجائش نہ ہووے تب صاحبان موصوف کو اختیار ہے کہ قیدیوں کی محافظت کے واسطے مکانات خام تیار کروالیں مگر جن کی میعاد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہوگی صرف وہی بند ہوئے ان مکانوں میں مقید ہو سکیں گے۔

ہر گاہ کہ اس طرح کے مکانات کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ صاحبان سیشن جج اس بات کی رپورٹ ارسال کریں۔

اشتہار گورنمنٹ

پیش گاہ گورنمنٹ سے واسطے مزید احتیاط خراج محالات آبکاری کے اشتہار ہذا مشتمل بر چند دفعات 18 تاریخ ماہ گذشتہ کو ساتھ دستخط مسٹر ٹی ایچ ڈاک صاحب بہادر سکرٹری گورنمنٹ کے جاری ہوا۔

دفعہ اول۔ گورنمنٹ کونسل کو ضرورت ہوئی کہ ایک ایک سپرینڈنٹ اور بھی ہر ایک ضلع میں تحت حکومت ہر ایک کمشنر علاقہ نمک اور ایفون متعلقہ ممالک فورٹ ولیم کے واسطے مزید احتیاط بندوبست آبکاری کے اور ترقی حاصل کے مقرر کیے جاویں اور علاوہ بریں [ص 1 کالم 2] جو کمشنر کہ حکم گورنمنٹ کونسل یا رائٹ آرنیل گورنر جنرل یا لفٹنٹ گورنر سے اپنے عہدوں پر مقرر ہوں ان پر لازم اور متمم رہے گا کہ ہر وقت درباب نفاذ حکم گورنمنٹ یا گورنر جنرل یا لفٹنٹ گورنر کے کوشش کیا کریں اور حکم کمشنران مال کے تیس جو کہ بسبب از دیار حاصل وغیرہ کے ہوئے کار بند رہیں۔

احکام

لفٹنٹ ڈبلیو ایف ایڈن صاحب اسٹنٹ، دویم صاحب رزیڈنٹ اندور نے بذریعہ سرٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت ایک مہینے کی حاصل کی۔

صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر نے مرزا آقا نواب ڈپٹی کلکٹر کو بموجب قانون نویں 1823 کے بذریعہ سرٹی فیکٹ حکیم کے رخصت چھ ہفتوں کی مرحمت کی۔ مسٹر ایف ٹی گبنس تا صدور حکم ثانی کام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر گروگانوہ کا کریں گے مسٹر ج ج ٹائٹن صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر حمیر پور کے نے بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے علاوہ رخصت احکام ماہ جنوری 1840 کے رخصت ایک برس کی اور حاصل کی مسٹر اے بکھٹی صاحب جج میرٹھ کے ہوئے اور مسٹر سی۔ ایف۔ ٹامسن جج مین پوری کے ہوئے مسٹر ج۔ ایس۔ ڈمریو صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر حمیر پور کے تا صدور حکم ثانی معزول چارلس گبنس کلکٹر اور مجسٹریٹ گڑگاؤں نے جو 15 تاریخ فروری 1840 کو رخصت حاصل کی تھی سو 17 تاریخ یعنی یوم داخل ہونے صاحب موصوف سے منسوخ ہوئی مسٹری۔ ٹی۔ کالون صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر دہلی کے نے 12/ تاریخ ماہ رواں سے رخصت دو مہینے کی حاصل کی۔

انگلستان

از روئے مضمون ایک چٹھی مقام بمبئی کے یہ مژدہ جاں نواز دریافت ہوا کہ اکیسویں تاریخ نومبر 1840 ہی کوچ مشکوئے خلافت بانوئے کشورستان ملکہ انگلستان کے ایک لڑکی زہرہ جنیں پیدا ہوئی اور ملکہ ممدوجہ بہمہ وجوہ

صحت اور خیریت رکھتی ہیں۔

فرماں روائے فرانس اب تک رو براہ نہیں ہوا اور کدو کاوش گورنمنٹ انگریز سے بدستور رکھتا ہے مگر کہتے ہیں کہ محمد علی پاشا فرمان فرمائے ممالک مصر نے اطاعتِ ملکہ بجان و دل اختیار کر کے اپنے تئیں پناہ گورنمنٹ میں سپرد کیا۔

نصیر خان

[ص 2 کا لم 1]

ازروئے مضمون ایک چٹھی مقامِ داؤر کے حال گرفتار ہونے خانِ موصوف کا مفصلاً اس طرح معلوم ہوا کہ چند کمپنیاں سپاہِ انگریزی کی بعد طے کرنے چند منزلوں کے قلات میں پہنچی وہاں سپاہِ مذکور نے دریافت کیا کہ خانِ مذکور نے جب دیکھا کہ قلات پر سپاہِ انگریزی نے قبضہ کر لیا تو پھر داؤر کو پھر گیا بہ مجرد سننے اس خبر کے سپاہِ مذکور وہاں سے طرفِ داؤر کے روانہ ہو گئی اور بعد بہت سے مقابلہ اور کشت و خون کے اُسے گرفتار کر لیا سپاہِ انگریزی میں سے چند آدمی زخمی ہوئے مگر دشمنوں میں سے قریب چار پانچ سو آدمی کے کشتہ اور زخمی ہوئے اکثر سردار جو کہ سرکش تھے مارے گئے اور بعضے گرفتار ہوئے۔

دوست محمد خان

پیش ازین افواہا سنا گیا تھا کہ خانِ موصوف سپاہِ انگریزی میں سے بھاگ کر پھر کسی طرف کو چلا گیا چنانچہ نظر اوپر بطلانِ خبر کے درجِ اخبار نہیں ہوا تھا اب خلاف اُس افواہ کے یہ دریافت ہوتا ہے کہ خانِ موصوف بھی مثل اور افسروں اور سپاہیوں فوجِ انگریزی کے جنہوں نے کہ جنگِ ممالک افغانستان میں بہت تکلیف پائی ہے مشتاق دیکھنے ہندوستان کے ہیں سنا جاتا ہے کہ خانِ موصوف افسرانِ رجنٹ سے بہت صحبت رکھتے ہیں اور صاحبانِ مذکورین بھی خانِ موصوف کی بہت تعظیم اور خاطر داری کرتے ہیں خانِ موصوف شطرنج سے بہت ذوق رکھتے ہیں اور ایسا دریافت ہوتا ہے کہ باوجودیکہ رجنٹ ہمراہی خانِ موصوف میں ایک صاحبِ خود شطرنج کھیلتے ہیں مگر اب تک کوئی صاحبِ خانِ مفرالیہ پر فتیاب نہیں ہوا القصدِ اغلب ہے کہ قافلہ مذکور شروع فروری میں داخل فیروز پور ہوگا کہتے ہیں کہ خانِ موصوف کہتا ہے کہ میں کسی مقام پہاڑ کو واسطے اپنے رہنے کے چاہتا ہوں۔

ازروئے ایک اور اخبار کے واضح ہوتا ہے کہ خانِ موصوف نے 29 تاریخ ماہِ گذشتہ کو دریائے انک سے عبور کیا اور سرحدِ ہندوستان میں پہنچ گئے ابھی نہیں ظاہر ہوا کہ خانِ موصوف کے واسطے کون سی جگہ تجویز ہوئی ہے مگر واسطے چند روز کے قریب مکانِ کنگھم صاحب بہادر اسٹنٹ ایجنٹ لدھیانہ کے ایک مکان واسطے خانِ موصوف کے مقرر کیا گیا ہے۔

افغانستان

از روئے مضمون چٹھیاتِ افسرانِ قافلہ رسد وغیرہ کے جو کہ واسطے افغانستان کے روانہ ہوا ہے معلوم ہوا کہ قافلہ مذکور بخیریت تمام 9 تاریخ ماہِ حال کو مقامِ راولپنڈی میں پہنچا جو مقام کہ پیشاور سے دس منزل کے فاصلہ پر ہے چٹھی تاریخ قافلہ مذکور نے مقام کیا اور اُس مقام میں دوست محمد خاں اور اُس کی سپاہ ہمراہی سے ملے خان موصوف نے [ص 2 کالم 2] اکثر صاحبانِ قافلہ سے ملاقات بطور انگریزی کے اور ہاتھ سے ہاتھ ملائے۔ اہل قافلہ بخیریت ہیں اور اغلب ہے کہ ابتدائی ماہِ فروری تک مقامِ جلال آباد میں پہنچیں گے اور وہاں ماہِ اپریل تک قیام کریں گے جب تک کہ برف پگھلے اور راہیں کھلیں۔

ہرات

دریافت ہوتا ہے کہ جن دنوں دوست محمد خان اطاعتِ گورنمنٹ انگریزی قبول کر کے چلے آئے اُن دنوں کامران شاہ والی ہرات عزمِ قذہار رکھتے تھے مگر جب کہ شاہِ موصوف نے خبر شکستِ دوست محمد خاں اور گرفتار ہونے نصیر خاں امیر قلات کی سنی فوراً ترکِ عزم کیا۔

پشاور

اُس طرف کے خط سے کہ لکھا ہوا 29 تاریخ دسمبر کا تھا دریافت ہوا کہ صاحبِ والا مناقب جوزف دیوی کنگھم صاحب جو کہ واسطے پہنچانے سپاہِ انگریزی کے مقامِ لدھیانہ سے پشاور کو تشریف لے گئے تھے۔ تاریخ مذکور الصدر کو پھر طرفِ لدھیانہ کی روانہ ہوئے امیر دوست محمد خان بھی مع عیال و اطفال ہمراہ صاحبِ موصوف کے چلے آتے ہیں۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اب تمام وکمال اسبابِ اہالیانِ حرم سرانے سلطانی کا تیار ہو چکا ہے اور بہ باعثِ کوششِ صاحبِ والا مناقب مسٹر کلارک صاحب بہادر ایجنٹِ لدھیانہ کے اونٹ اور کہار اور خیمہ جات وغیرہ سب مہیا ہو گیا ہے مگر کچھ اونٹوں کی ضرورت اور بھی ہے خبر تھی کہ 12 تاریخ ماہِ حال کو لدھیانہ سے کوچ کریں گے سوا اغلب ہے کہ تاریخ مذکور کو راہی جلال آباد ہوئے ہوں گے۔

136408

جودھ پور

ازروئے خطوط جودھ پور کے واضح ہے کہ ناتھ لوگ جوق جوق پھر مقام مذکور میں چلے آتے ہیں اور پکتان لڈلو صاحب نے مہاراجہ والی جودھ پور کو اطلاع کی ہے کہ اگر تم ان لوگوں کو یہاں سے نہ نکال دو گے تو ہم یہاں سے اٹھ کر چلے جاویں گے انشاء اللہ تعالیٰ بروقت دریافت حال مفصل لکھا جائے گا.....

ہوگلی

ازروئے آفتاب عالم تاب کے معلوم ہوا کہ آخر ماہ دسمبر سنہ گذشتہ میں نواب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر اور صاحبان سکرتر اور نواب مبارز الملک ضیاء الدولہ سید محمد حسین خان بہادر تہور جنگ امام باڑہ ہوگلی میں تشریف فرما ہوئے بعد زیارت طرف مدرسہ جدید [ص 3 کالم 1] کی قدم رنجہ کیا اور امتحان طالب علموں کا لیا طلبہ مذکورین محک امتحان پر کامل عیار نکل کر مورخہ تحسین و آفرین ہوئے۔ نواب موصوف نے موافق استعداد اور مدارج ہر ایک کے انعام مرحمت کیا۔

9 تاریخ جنوری سنہ حال کو نواب گورنر جنرل بہادر مع نواب معلی القاب ناظم بنگالہ اور صاحبان جلیل الشان کے مدرسہ عالیہ سرکار دولت مدار میں رونق افروز ہوئے اور بعد استفسار حال درس و تدریس طالب علموں کے مراجعت فرمائی۔

فرانس

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ شاہ فرانس ایک روز بہ اتفاق اپنی بانو کے کی سواری بیج گاڑی پر واسطے سیر و تماشا کے چلے جاتے تھے اور سوار وغیرہ حسب دستور ہرکاب تھے یکا یک اثناء راہ میں ایک شخص اجل رسیدہ نے طرف بادشاہ کی بندوق سرکی لیکن چونکہ قضا بادشاہ کی نہ تھی مہرہ تفنگ نشانہ پر نہ پہنچا مگر آئینہ گاڑی کے ٹوٹ گئے اور شاہ اور ملکہ دونوں بیچ گئے سواروں نے قاتل کو گرفتار کر لیا قاتل نے کہا کہ میرے ہاتھ پاؤں کھول دو میں نہیں بھاگوں گا اگر میں ہلاک جان سے ڈرتا تو ہرگز قصد قتل شہہ کا نہ کرتا القصد اُسے کشاں کشاں کو توالی میں اے بروقت اظہار اس نے عجب طرح کے جواب مردانہ دیے ارباب پولیس نے پوچھا کہ باعث قتل شاہ کا کیا تھا اور کس نے تجھے اس باب میں ترغیب دی جواب دیا کہ میرے دل نے مجھے ترغیب دی اور شریک میرے میرے عقل و ہوش ہیں ارباب پولس نے سوال کیا کہ تو نے بندوق شاہ کی طرف ہی سرکی تھی یا کسی اور طرف، جواب دیا کہ مجھے قتل شاہ منظور تھا میں نے نہ چاہا کہ ایسا ظالم بادشاہ زندہ رہے سوال کیا کہ تو قید سے نہ ڈرا اور تو نے اپنی

جان پر کچھ دروغ نہ کیا، جواب دیا کہ افسوس یہی ہے کہ شاہ جفا پیشہ میرے ہاتھ سے مارا نہ گیا الغرض اظہار اُس کے لکھ کر شاہ ممدوح کے پاس بھیج دیے اور اس کو مقید کیا اغلب ہے کہ اُسے دائم الحسب کریں گے کیونکہ اُس پر حکم قصاص صادق نہیں آتا۔

حضورِ والا

حضور انور نے خلعت چھ پارچہ کا اور تین رقم جواہر نواب ضمیر الدولہ آغا حیدر کو بابت مختاری کے اور اسی قدر کنور دیہی سنگھ کو بابت خدمت امینی کل کے معہ خطابِ راجگی عنایت کیا انہوں نے دو دوا شرفیاں نذر گذرائیں۔ نواب موصوف نے بیس ہزار روپیہ حضور میں اور دس ہزار روپیہ مرزا شاہ رُخ کو پیش کش کیے۔ مرزائے موصوف نے ایک ایک دو سالہ نواب موصوف اور راجہ جے سکھ رائے وغیرہ کو عنایت کیا مرزا ابلاقی بہادر جو کہ واسطے زیارتِ روضہ منور حضرت بوعلی شاہ قلندر کے پانی پت کو تشریف فرما [ص 3 کالم 2] ہوئے تھے داخل قلعہ مبارک ہوئے تمام سرداروں نے استقبال کیا۔ مرزائے موصوف تبرک نذر گذران کے ساتھ عطائے خلعت کے سرفراز اور ممتاز ہوئے راجہ دیہی سنگھ نے عرض کی کہ آپ ایک لاکھ روپیہ فدوی کے پاس بطور امانت رکھیں فدوی ایک برس کے عرصہ میں سو لاکھ کر دے گا چنانچہ مرزائے ممدوح نے کچھ روپیہ سپرد راجہ موصوف کے کیا اور سا لگرام برادر راجہ مذکور کو بھی ساتھ خطابِ راجگی کے سرفراز فرمایا۔ عرض ہوئی کہ ملکہ زمانی بیگم صاحبہ کاس گنج سے آن کر داخل دہلی ہوئیں مرزا مغل بہادر اور اشرف محل بیگم صاحبہ وغیرہ نے استقبال کیا وقتِ رخصت ملکہ بیگم صاحبہ نے چند کشتیاں پارچہ پوشاکی کی اور کچھ زین نقد تو وضع کیا۔ بموجب تاکید حضور کے تنخواہ خانسانی وغیرہ کارخانہ جات کی تقسیم ہوتی جاتی ہے۔ نواب زینت محل بیگم صاحبہ نے قدسیہ باغ وغیرہ میں تشریف لے جا کر بعد سیر باغ مراجعت فرمائی۔ مرزا شاہ رُخ بہادر کہ واسطے سیر شکار کے طرف سرائے باولی کے تشریف لے گئے تھے آن کر داخل قلعہ مبارک ہوئے۔ عرضی نواب حامد علی خاں مختار معزول کی بہ ایس مضمون آئی کہ اگر نواب ضمیر الدولہ آغا حیدر اور راجہ جے سکھ رائے وغیرہ کو موقوف کر کے فدوی کو مختاری کل مرحمت فرمادیں تو میں تمام زیر قرضہ اپنا تصدق حضور کر کے تمسکات حضور والا کی چاک کر ڈالوں اور حاضر ہوں حضور انور نے دستخط کیا کہ تمہارے آنے کے واسطے کچھ ممانعت نہیں ہے مگر یہ تم نے اچھا نہ کیا کہ تنخواہ غریب عرُبا کے چار چار مہینے تک نہ دی دریافت ہوا کہ نواب ضمیر الدولہ نے راجہ دیہی سنگھ وغیرہ سے کہا کہ اگر صرف کارخانہ جات میں پندرہ ہزار روپیہ میرا صرف ہو تو دس ہزار روپیہ تم بھی خرچ کرو والا دست اندازی کارخانہ جات سے دست بردار ہو۔ عرض ہوئی کہ کالے صاحب پیرزادہ کی اہلیہ نے وفات پائی بفور استماع سو روپیہ واسطے حاضری کے بھیجے اور صباح جمعہ کو معہ سرداروں اور تجمل سواری کے مکان پیرزادہ موصوف پر واسطے معذرت کے تشریف لے گئے اثناءِ راہ میں جیمس گارڈن صاحب وغیرہ

سرداروں نے حسب مراتب نذریں گزرائیں۔

صاحبِ کلاں بہادر

سرجان برڈ صاحب بہادر تشریف فرما ہو کر کوٹھی صاحب ممدوح الصدر میں فرود ہوئے صاحب موصوف رسمیات مہمان داری بجالائے۔ صاحب ممدوح واسطے ملاقات صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر کے پھر میرٹھ میں تشریف لے گئے تھے سو دوروز رہ کر بعد ملاقات داخل کوٹھی ہوئے۔ مولوی محمد صدر الدین خاں بہادر بعد ملاقات برڈ صاحب بہادر موصوف کے برآمد ہوئے۔

گوالیار

[ص 4 کالم 1]

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ایک روز امراض لاحقہ مہاراجہ جھنکوراؤ سندھیا بہادر نے اس قدر شدت کی تھی کہ چند ساعت تک مہاراجہ ممدوح پر حالت غشی اور بے ہوشی کی طاری رہی تھی اور اس وقت تمام ارکانِ دولت اور مقرر بانِ حضور نے امید منقطع کی تھی لیکن اُس وقت میں اطباء حاذق نے معالجہ میں ایسی کوشش کی کہ مہاراجہ کے ہوش و حواس پھر بر جا ہوئے اسی دن سے شدتِ مرض میں بھی تخفیف ہے اور روز بروز آثارِ صحت نمایاں ہیں کہتے ہیں کہ چند امراضِ زبون کہ جو انانِ عیاش کے واسطے مخصوص ہیں ذاتِ مہاراجہ پر عاید ہیں اور تب اور خفقانِ علاوہ، لوگ واسطے مہاراجہ کے دست بدعا ہیں کیونکہ یہ ریاست صرف اُس کے وجودِ محمود سے زیب و زینت رکھتی ہے۔

لکھنؤ

آگے اس سے حال خانہ جنگی اور فساد کا جو کہ درمیان ہندو اور مسلمانوں مقام مذکور کے ہوا تھا لکھا گیا تھا اب از روئے ایک خط کے حال مفصل اس طرح پر واضح ہوا کہ ایک روز درمیان ایک شخص مسلمان اور ایک مردِ روغن فروش کے کچھ لڑائی ہوئی ہندو واسطے کمکِ روغن فروش کے جمع ہوئے اور مسلمانوں کے تیس خوب مارا جب مسلمانوں کو خبر ہوئی مسلح ہو کر گھروں سے نکل آئے اور مقام واردات پر پہنچ کر شریک جنگ ہوئے بہت آدمی فریقین میں سے مارے گئے اور زخمی ہوئے اس میں کوٹوال شہر بھی آ پہنچا مگر اُس طوفانِ بے تمیزی میں چند نفر پیادگانِ سرکاری میں سے بھی قتل ہوئے، القصد کوٹوال نے اکثروں کو گرفتار کیا مگر روغن فروش کہ بانی مہابی فساد تھا بھاگ گیا جب یہ خبر سماع ہایوں سلطانی میں پہنچی کوٹوال پر بعلت بے تدبیری عتاب ہوا اور عہدہ سے معزول کیا گیا

اور بموجب فرمانِ شاہ کے منادی ہوئی کہ جو کوئی روغن فروش کو گرفتار کروادے گا انعامِ سلطانی سے کامیاب ہوگا اور صادق علی خان کو کہ رئیس عالی خاندان ہے بذریعہ نواب شرف الدولہ بہادر نامپ وزیر کے ساتھ عطائے خلعت اور خدمتِ کوتوالی کے سرفراز کیا۔

ضلع برار

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ مرزا شمس الدین علی خان بہادر تعلقہ دارِ ضلع مذکور بہت نیک ذات اور مخیر ہے اور امور ات حسنہ کی طرف ہمیشہ ہمتِ مصروف رکھتا ہے۔ واضح ہو کہ ایک راہِ راست اور نگ آباد سے ایچ پور کو آتی تھی مگر بہ باعث ٹیلوں اور فراز و نشیب کے بہت دشوار گزار تھی اور حالتِ عبور و مرور میں مسافروں کو بہت تکلیف [ص 4 کالم 2] ہوتی تھی سو ان دنوں نواب موصوف نے ساتھ صرف مبلغِ خطیر کے اُسے درست اور ہموار کروادیا اور نیک نامی دنیا کی اور ثوابِ عقبی کا حاصل کیا۔ اب مسافروں کو بہت آرام ہو گیا ہے کپتان جانس صاحب منتظم علاقہ کوندان ساتھ ملاحظہ آبادی تعلقہ اور رفاہیتِ احوالی رعایائے علاقہ خانِ موصوف کے بہت تحسین و آفریں کرتے ہیں اگر اسی طرح اور تعلقہ دار بھی رفاہیتِ احوالی رعایا میں صرف ہمت کریں تو تھوڑی مدت میں رعایائے ممالکِ حیدر آباد آسودہ حال ہو جائے۔

بھرت پور

پانچویں تاریخ ماہِ حال کو مسٹر ڈبلیو اسٹرانجی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ اجمیر با تفاق ایک صاحب ڈاکٹر کے اکبر آباد کی طرف سے وارد بھرت پور ہوئے اور مقام چارباغ میں فرود ہوئے بعد چند ساعت کے واسطے ملاقات مہاراجہ بہادر کے تشریف لے گئے مہاراجہ نے از روئے حسنِ اخلاق بہت تعظیم و تکریم کر کے بتواضع عطر پان رخصت کیا دوسرے دن صاحبانِ موصوفین طرف اجمیر کی روانہ ہوئے۔ 6 تاریخ مہاراجہ بہادر مع چند مقربوں کے مقامِ گوردھن میں تشریف لے گئے اور بعد غسل آٹھویں تاریخ داخلِ بھرت پور ہوئے۔ اربابِ پولیس اور کارپردازان ریاست کے تئیں تاکید ہے کہ اسبابِ ضیافت اور سامانِ رسد اور روشنی کا بخوبی تیار رکھیں کہ 25 تاریخ جنوری کو دارہ دولت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کارونق بخش بھرت پور ہوگا۔ چنانچہ حسبِ حکم اسبابِ رسد وغیرہ تیار اور جمع ہوتا جاتا ہے۔

اکبر آباد

سنا جاتا ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر آخر ماہ جنوری میں مقامِ مٹھرا میں تشریف لے جاویں گے اور وہاں سے

بھرت پور کو جاویں گے بعد ازاں طرف آگرہ کی مراجعت کریں گے صاحب کمشنر آگرہ بھی ہمراہ صاحب ممدوح ہیں۔

سرہنری پابنجر صاحب

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ عنقریب صاحب ممدوح طرف دارالخلافہ ایران کے بصیغہ سفارت تشریف لے جاویں گے اغلب ہے کہ ان صاحب سے بہت کام نکلیں گے اور یہ بھی مشہور ہے کہ اگر صاحب موصوف سے یہ کام بن پڑے گا تو ساتھ کسی عہدہ جلیلہ مثل لفٹنٹ گورنری وغیرہ کے جو کچھ مناسب ہوگا سرفراز ہوں گے۔

ناگپور

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہے کہ صاحب رزیڈنٹ اور ان کا اسٹنٹ باہر ضلع کے چلے آئے ہیں اور طور و اطوار مہاراجہ کے دیکھتے ہیں۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

14 فروری 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمے اور فوائد کے بیچ زبان اردو کے جنو اب قطب الدین خاں صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمے اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے، صحیح کرنے والے سب بہ موجب صواب دیدنواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپے قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپے چکے گی اور اُس وقت کتاب لے گا تو قیمت 40 روپے۔

احکام

مسٹری گبنس جنہوں نے کہ واسطے روانگی بمبئی کے رخصت حاصل کی تھی اُن کو اب بموجب اُن کی درخواست کے اجازت جانے کلکتہ کی ہوئی۔ پیش از روانگی انگلستان کے مولوی محمد شکور صاحب صدر امین اعلیٰ فتح پور نے واسطے اموراتِ خانگی کے رخصت دو ہفتہ کی حاصل کی لفٹنٹ چے سلیمن صاحب رجمنٹ 37 پیادگان ہندوستانی کے جوائنٹ مجسٹریٹ اضلاع گورکھپور جو پنور اور اعظم گڑھ کے ہوئے۔

میرٹھ

صاحب آگرہ اخبار آزر وئے چھیات مقام مذکور کے لکھتے ہیں کہ اس جگہ ڈکیتوں اور چوروں کی بہت گرم بازاری ہے۔ چند روز ہوئے کہ اکثر ڈکیت ساتھ ارادہ لوٹنے ایک لیڈی یعنی کسی صاحب کی بی بی کے جو کہ زیورات اور جواہرات ہزار ہا روپیہ کا بہن کرناچ گھر میں گئی تھیں منتظر رہے۔ قضاعا ایک پاکی میں ایک اور صاحب چلے آتے تھے چوروں نے لیڈی کی پاکی کے قبہ میں اس پر حملہ کیا الغرض بعد دیکھنے صاحب مذکور کے گھڑی وغیرہ قیمتی

چیزیں ان سے چھین کر بھاگ گئے اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ صاحب مذکور کو زخمی بھی کر گئے لیکن اگر اس دن لیڈی مذکورہ ان کے ہاتھ آجاتی تو اس میں شک نہ تھا کہ اس کا بہت نقصان ہو جاتا اور عجب نہ تھا کہ در صورت تکرار اسے ہلاک بھی کر ڈالتے۔

پنجاب

[ص 1م 2]

سنا جاتا ہے کہ سپاہ سوار اور پیادہ انگریزی کو حکم آگئے ہیں کہ بے تامل و تاخیر جلد طرف ممالک پنجاب کے کوچ کریں لیکن یہ افواہ کچھ محل اعتماد نہیں ہو سکتی کیونکہ سنا جاتا ہے کہ سپاہ متعینہ چھاؤنی کرنال اس طرف سے کانپور کو روانہ ہوگی اور حال پنجاب یہ ہے کہ کنور شیر سنگھ مسندِ راہگی پر رونق افروز ہو گیا باعث اعانتِ راجہ دھیان سنگھ کے اور جنرل ونٹورا صاحب اور اویٹو یلہ صاحب دونوں کنور موصوف کے خیر خواہ ہیں مگر پکتان دلا روش صاحب دربار سے چلے گئے ہیں لیکن یقین ہے کہ عنقریب وہ بھی بلائے جاویں گے اور کنور موصوف اپنے سرداروں وغیرہ کو واسطے فہمائش سپاہ اور رعایا کے سرکش کے بہت ترغیب کرتے رہتے ہیں۔

قندھار

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چند مدت ہوئی کہ ایک سردار اکتار خان قوم یاغی نے اکثر ملازمان شاہ شجاع الملک کو شکست دے کر اور دو توپیں چھین کر ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا اور قریب بارہ سو سپاہ کے جمع کر کے مستعد جنگ ہوا۔ الغرض کچھ سوار اور پیادہ مع دو توپ کے بسر کردگی ایک صاحب کے پھینگے اور قریب آدھے گھنٹے کے لڑائی ہوتی رہی آخر کار سردار مذکور بھاگ گیا اور گاؤں کو اپنے وجودِ نامحمود سے پاک کیا دشمنوں میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور سپاہ انگریزی میں سے چار آدمی زخمی ہوئے اور اسی قدر مارے گئے۔ ایک روز ایک شخص مسلمان نے ایک سارجنٹ انگریزی کو بازار میں تلوار ماری مگر چونکہ اجل اُس کی نہیں پہنچی تھی ایک پہرہ سپاہیوں کا آتا تھا اس نے صاحب موصوف کو بچا لیا اور قاتل کو گرفتار کر لیا اور بعد تھوڑی دیر کے قاتل صاحب موصوف کو توپ کے منہ اڑا دیا۔

فیروز پور

اس طرف کے چٹھیا سے واضح ہو کہ قافلہ سپاہ انگریزی نے تیسویں تاریخ ماہ گذشتہ کو فیروز پور سے کوچ کر کے دریائے ستلج سے عبور کیا صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ کیمپ انگریزی میں بہت جگہ چوری ہو گئی۔ لفٹنٹ آئیر صاحب ملازم شاہ شجاع الملک اور بعضے اور لوگوں کا تمام مال اسباب جا تارہا۔ خبر تھی کہ سپاہ کرنل ویلر کی [ص 2م 1]

مع امیر دوست محمد خان کے پانچویں تاریخ ماہِ حال کو داخل فیروز پور ہوگی..... اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ باعث تزلزل سلطنتِ پنجاب کے فیروز پور میں صاحبِ ایجنٹ کے پاس ایک چٹھی مضمون واپس بلا لینے قافلہ مذکور کے جو کہ فیروز [پور] سے روانہ ہوا تھا پہنچی۔ چنانچہ صاحبِ موصوف نے چٹھی مذکور کو اس طرف روانہ کر دیا اور سپاہِ مذکور بحسب اتفاق اس کنارہ پر دریا کے مقیم تھی اور سب لوگ منتظر اور امیدوار حکم واسطے بڑھنے کے طرف لاہور کی تھے۔ ایک اور چٹھی کے مضمون سے واضح ہوا کہ جب قافلہ مذکور نے کوچ کر کے دریائے ستلج سے عبور کیا تو بہترے اونٹوں نے اپنے شلیطوں اور تمام اسباب کو پھینک دیا اور ظرفِ چینی اور شیشہ آلات وغیرہ کا بہت نقصان کیا پانچویں رجمٹ پیادگان ہندوستانی کے مسکوٹ گھر کے تمام قیمتی برتن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ پانچویں تاریخ ماہِ حال کو اکثر افسران چھاؤنی بہ ارادہ ملاقاتِ دوست محمد خان کے گئے تھے لیکن خان مذکور ایک اور دستہ سے پہلے شہر فیروز پور میں چلے گئے جب چھاؤنی میں آئے تو سپاہ نے جو کہ واسطے قواعد کے کھڑی تھی سلامی اتاری۔ خانِ موصوف کا یہ قاعدہ سنا جاتا ہے کہ وقتِ شام صاحبانِ ذیشان سے ملاقات کرتے ہیں۔ چھاؤنی میں صاحبانِ آمدِ افغانستان کی دعوتیں بخوبی تر بن وجہ ہو رہی ہیں۔ خانِ موصوف کے بیٹے صاحبانِ عالیشان کی ملاقات کو صبح اور شام سوار ہوتے ہیں خبر ہے کہ یومِ دو شنبہ 8 تاریخ ماہِ حال کو سپاہِ آمدِ افغانستان طرف لدھیانہ، کرنال اور علی گڑھ کے روانہ ہوگی۔

دربار کنور شیر سنگھ

سردار جو الاسنگھ کو حکم ہوا کہ اب فضلِ سری اکال پور کھجیو سے سب سرکش مطیع ہو کر حاضر ہوئے ہیں لازم کہ پلاٹن جرنیل گلاب سنگھ اور جرنیل گورٹ صاحب کو مع توپ خانہ اپسی اور جنسی کے باغِ حضوری سے باہر کر دو اور ان کے عوض دونوں پلٹنوں دھونکل سنگھ پور بیہ اور توپ خانہ مہاراجہ کھڑک سنگھ متونی کے تین داخل باغ کرو اور خلفِ دنیا سنگھ ملوی کو ارشاد ہوا کہ نعشیں مردوں کی باغِ حضوری سے اٹھوا کر بموجب ان کے مذہب اور ایمان کے ان کی تجہیز و تکفین کرے۔ پروانہ مشعر طلب بنام جنرل ونٹورا صاحب کے جاری ہوا مشارالہ نے عرض کروا بھیجا کہ آج سکھوں نے بہت شور و غوغا اور غارتگری اختیار کی ہے آج فدوی کو معاف فرمادیں۔ حسبِ حکم دو سو جوان واسطے حفاظت حویلیوں مہاراجہ کھڑک سنگھ متونی واقعہ لاہور اور امرتسر کے روانہ کئے گئے اور بنام کو تو ال [ص 2 کالم 1] لاہور اور امرتسر کے پروانہ جاری ہوئے کہ کسی کو تو شخانہ جاتِ حویلی ہائے مذکورین سے اسباب نہ لے جانے دیں عرض ہوئی کہ گولہ انداز ان تو پخانہ امام شاہ کمیدان نے اپنے اجیشن کو مار ڈالا اور دو سالہ رومال وغیرہ لوٹ لے گئے اور اسی طریق اکثر متصدیان دفتر کو بندوق کے کندوں سے ہلاک اور نیم جان کیا۔ ارشاد ہوا کہ آج کل تدارک اس کا کیا جاوے گا پروانہ جاتِ بنام ناظمان کشمیر اور ملتان اور جنرل اویطویلیہ اور سردار نہال سنگھ آلوالہ وغیرہ کے اس

مضمون کے جاری ہوئے کہ بابت جلوس مابدولت کے اکیس اکیس کارتوس اپنے اپنے توپخانہ سے بابت سلامی سر کریں پروانہ بنام ناظم منڈی کے جاری ہوا کہ انتظام ملک میں بجان و دل سرگرم رہیں اور شلک سلامی سر کریں۔ پروانہ جات بنام علاقہ داروں گردنواح کے جاری ہوئے کہ آمدورفت لاہور بدستور سابق جاری رہے اور کوئی کسی سے ظلم و بدعت نہ کرنے پاوے اور غارت گری نہ ہونے پاوے اور جواب دہی اس کی ذمہ تمہارے ہے۔ عرض ہوئی کہ راجہ گلاب سنگھ اور سردار عطر سنگھ اور رانی چند گنور نے سپاہیان قلعہ کو ہزار ہا روپیہ نقد اور پشمینہ وغیرہ دے دے کر برباد کر دیا۔ حکم ہوا کہ پہرہ سپاہیوں کا دروازہ قلعہ پر تعین کیا جاوے اور ایک ایک سپاہی سے نقد اور جنس چھین لیا جاوے۔

فورٹ ولیم

اُس طرح کے ایک اخبار میں یہ اشتہار گورنمنٹ دیکھا گیا کہ سپرینڈنٹ لوگ جو کہ بیچ ہر ایک ضلع کے واسطے آبکاری کے مقرر ہوں گے اول کمشنروں کو واجب ہے کہ اُن کی لیاقت اور کارگزاری کی تحقیقات قرار واقعی کریں اور جو لوگ استعداد انصرا م عہدہ مذکور کی رکھتے ہوں انہیں عہدہ ہائے سپرینڈنٹ تفویض کریں اور یہی لوگ عہدہ ڈپوٹی کلکٹری آبکاری کو بھی انصرا م کریں گے۔

روس

اخبار سے واضح ہے کہ سپاہ روسیہ نزدیک ترمیز کے پہنچی ہے اور منتظر آنے سپاہ ایران کے ہے بعد متفق ہو جانے دونوں سپاہ کے جس طرف ارادہ شاہ ایران کا ہوگا کوچ کیا جاوے گا۔

بغداد

از روئے ایک اخبار صحیحہ کے دریافت ہوتا ہے کہ علی شاہ شہزادہ نگاہ داشت سپاہ کی کرتا ہے اور ہر روز قلعہ تنگ کی تعلیم سپاہ کو دی جاتی ہے، سنا جاتا ہے کہ شہزادہ مذکور کو مرکز خاطر ہے کہ کرمان کو پھر اپنے قبضہ میں لادے مگر آغا خان حاکم کرمان روز بروز زیادہ تر بغاوت اختیار کرتا جاتا ہے ہر چند وزیران صائب تدبیر اسے اس امر سے مانع آتے ہیں لیکن مشارالہ ہرگز راہ راست پر نہیں آتا۔

بھرت پور

[ص 3 کالم 1]

حال ملاقات مہاراجہ والی بھرت پور اور جناب لٹنٹ گورنر بہادر کا مفصلاً اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ

بہادر نے بہ اتفاق سرداران ریاست اور کچھ سوار اور پیادوں کے ایک کوس تک استقبال کیا اور اثناء راہ میں ہی ملاقات کر کے گورنر مدوح کو اپنے ہاتھی پر بیٹھایا بعد ازاں گورنر مدوح اپنے خیمہ میں داخل ہوئے اور مہاراجہ موصوف قلعہ کو تشریف لے گئے۔ وقت سہ پہر مہاراجہ صاحب بہت سے توڑک اور حشمت سے طرف خیمہ گورنر صاحب کے تشریف لائے مسٹر ہملٹن اور مسٹر طامس صاحب وغیرہ مابین راہ سے استقبال کر کے لے گئے جب سواری قریب خیمہ پہنچی تو سترہ کارتوس سلامی کے توپ خانہ گورنر مدوح سے سر ہوئے بعد ازاں گورنر بہادر نے لب فرش تک استقبال کر کے بعد ملاقات باعزاز تمام گرسی زرنگار پر بٹھایا اور بعد گفتگوئے محبت کے بتواضع عطر و پان رخصت کیا۔ 29 تاریخ مہاراجہ مع گورنر مدوح اور تمام صاحبان عالیشان کے سوار ہو کر جنگل کو واسطے سیر و شکار چیتوں کے مشغول ہوئے اور بعد سیر مراجعت کی اسی روز وقت شام گورنر مدوح مع بارہ صاحبوں کے طرف قلعہ کی تشریف لے گئے بابو جانی بانکے لعل و کیل مہاراجہ اور فوجدار گوردھن سنگھ اور فوجدار بالکمند وغیرہ نے دروازہ شہر سے اور مہاراجہ بہادر نے دروازہ قلعہ سے استقبال کیا اور مکان کچھری میں لے جا کر گرسیوں پر بٹھایا اور رقص طوائف ہونے لگا بعد ازاں گورنر مدوح بالا خانہ میں تشریف لے جا کر تناولِ ماہض میں مشغول ہوئے بعد ان فراغ پھر ایوان کچھری میں تشریف لا کر رقص طوائف ملاحظہ کیا اور قریب نواخت گیارہ گھنٹہ رات کے طرف خیمہ کے معاودت کی۔ مہاراجہ بہادر لب فرش تک اور فوجدار وغیرہ مقام استقبال تک مشایعت عمل میں لائے۔ شملک سلامی حسب دستور عمل میں آئی 31 تاریخ صاحب مدوح اور مہاراجہ بہادر وغیرہ پھر واسطے شکار کے تشریف لے گئے۔ وقت شب طرف خیمہ کے معاودت کی اور سیر آتھبازی ملاحظہ فرمائی پہلی تاریخ ماہِ حال کو دائرہ دولت صاحب موصوف کے نے طرف فتح پور سیکری کے کوچ کیا۔

آگرہ

واضح ہوتا ہے کہ پہلی تاریخ ماہِ حال کو کچھری مسٹر بالدر و صاحب بہادر سیشن (کذا) میں امتحان امیدواران عہدہ منصفی کا لیا گیا ہر ایک امیدوار کے تیس بارہ سوال بھیجے ہوئے ارباب کمیٹی کے ملے۔ امیدواروں نے بعد غورو تامل کے جواب ہر ایک سوال کا کلمہ بند کر کے حضور صاحبان کمیٹی میں پیش کیا مگر بہ باعث آخر ہو جانے دن کے [ص 3 کالم 2] ارباب کمیٹی چلے گئے۔ خبر ہے کہ پھر ایک دفعہ صاحبان مذکورین اجلاس فرما کے جواب سوالات کو بغور تمام ملاحظہ فرماویں گے اور جس کا جواب شافی ہوگا اسے سید نیک نامی عنایت کریں گے۔

حضور والا

نواب محمد میر خان بابت عیدالضحیٰ ملازمت حاصل کر کے برآمد ہوئے مرزا شاہ رخ بہادر نے عرض کیا کہ حضور حکیم

احسن اللہ خان کے علاج معالجہ کو موقوف کر کے بجائے ان کے حکیم وجیہ الدین کو مقرر فرماویں لیکن بہ باعث عرض نواب زینت محل بیگم صاحبہ کے موقوفی حکیم مذکور کی ملتوی رہی، عرض ہوئی کہ قریب ساٹھ سلاطینوں کے جمع ہو کر بہ باعث نہ وصول ہونے تنخواہ کے واویلا کر رہے ہیں اور اکثر غریب غربا کی تنخواہ بھی قرق ہو گئی ہے اور بیٹے راجہ جے سکھ رائے کے مرزا شاہ رخ بہادر کو درغلا تے ہیں۔ بظور استماع حضور انور نے تنخواہ سلاطینوں کی تقسیم کروادی اور مرزا شاہ رخ بہادر وغیرہ کو ارشاد کیا کہ تنخواہ کسی کی قرق نہ کرو اور تقسیم تنخواہ ملازمین میں بہت تاکید کی۔ مرزا شاہ رخ کے عرض کی کہ خرچ پانچ چھ ہزار روپیہ کا زیادہ ہو گیا ہے گنجائش اُس کے انہیں کارخانجات سے نکالی جاوے گی حضور انور نے ازراہ مہربانی ایک چغہ اور ایک قبائے کم خواب اور ایک ہاتھی باساز طلا و نقرہ اور زجل زربفت کے مرزا ابلاقی بہادر کو مرحمت کیا عرض ہوئی کہ صاحب جرنیل سپاہ میرٹھ کے اور چند صاحب سیر قلعہ کی ملاحظہ کر کے چلے گئے۔ خریطہ لفٹنٹ گورنر بہادر کا ملاحظہ ہوا اور ایک خریطہ اُس کے جواب میں روانہ کیا گیا۔ عرض ہوئی کہ جیمس گارڈنر صاحب نے بیچ خدمت اشراف محل بیگم صاحبہ کے حاضر ہو کر اپنی رخصت کے واسطے کچھ عرض معروض کی چنانچہ بیگم موصوفہ نے رسمیات منگنی شاہزادہ مرزا مغل بہادر کی ادا کر کے شادی کو سال آئندہ پر ملتوی رکھا۔

صاحبِ کلاں بہادر

صاحب موصوف نے دورہ میں سے عرضیان واسطے حضور انور کے اور خطوط اسی جاگیرداروں کے بھیجے تھے سو صاحب سکرتر بہادر نے روانہ کردئے اور خریطہ گورنر بہادر کے واسطے حضور انور کے اور نواب فیض علی خان بہادر والی جھجر کے آئے تھے سو صاحب موصوف نے ارسال کئے۔

رانی چند کنور

تحقیق ہوتا ہے کہ رانی موصوفہ نے مسٹر کلارک صاحب بہادر اجنٹ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ اگر تمہاری اعانت سے بیٹا کنور نونہال سنگھ متونی کا جو کہ پیدا ہونے کو ہے مندر نشیں ہو یا در صورت تلف ہو جانے حمل رانی کے یا مر جانے لڑکے کے خورد سالی میں مجھے مندر نشیں کروادو تو میں تمام ملک کے محاصل میں سے فی روپیہ چھ آنہ دیا کروں گی۔

ص 4 کالم 1 اشتہار نامہ برائے فروخت سنگ ہا

نوزدہ قلعہ سنگ مرمر سفید بغایت نفیس و لطیف حسب تفصیل مندرجہ تحت وقت نواختِ دہ گھنٹہ روز بتاریخ پانزدہم ماہ مارچ 1841 روز دوشنبہ پیش دروازہ قلعہ فتح گڑھ برگذرسین پور علاقہ ضلع فرخ آباد بیع بطریق نیلام خواہد شد و آن سنگ دو قسم اند کی بلاک یعنی ناشکافہ کہ بعد شکافتن برائے تیاری ہر یک چیز بکار خواہد آمد

دیگر سلاب یعنی شگافتہ و ہموار و مصفا است کہ بے مشقت ہموار کردن ہر ایک چیز مثل منبر و غیرہ از ان می توان ساخت۔

ارتفاع		عرض		طول		نمبر
انچ	فٹ	انچ	فٹ	انچ	فٹ	
4	x	8	3	x	7	1
2	x	8	3	x	7	2
2	x	7	3	11	6	3
.2	x	3	4	7	6	4
.2	x	2	4	5	6	5
.2 ☆	x	2	4	5	6	6
.1 ☆	x	3	4	4	6	7
2 ☆	x	2	4	x	6	8
2	x	2	4	7	5	9
8	x	10	3	6	5	10
2	x	9	3	x	5	11
2	x	8	B *	2	4	12
x	1	1	3	1	4	13
2	x	8	B	x	4	14
2	x	x	B	x	4	15
2	x	5	یک	x	4	16
2	x	7	B	3	3	17
.1	یک	10	B	x	3	18
.7	x	x	3	x	3	19

* یہ سلاب قابل فہم تھا۔

☆ درج بالا نشانات ناقابل فہم تھے۔

واضح باد کہ خریداران سنگ مذکور بدون ادائے زر قیمت برداشتہ برون نخواہند یافت و اگر خریدار زر قیمت دادن نخواہد توانست بعد سے ماہ از تاریخ نیلام از طرف خریدار سنگ خریدہ اش خواہد شد آنچه زیادہ خواہد شد خریدار خواہد یافت و اگر کم خواہد بود [ص 4 الم 2] از خریدار گرفته خواہد شد اگر کے راز زیادہ ازین استفسار در کار شود بہ شیل صاحب کاٹڈاکٹر قلعہ فتح گڑھ نوید جواب مشرَح خواہد یافت تحریر بتاریخ 31 جنوری 1841۔ فقط

رائے بریلی

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ پیشتر ضلع مذکور الصدر کہ تحت حکم والی اودھ کے ہے بہت آباد تھا لیکن فقیر محمد خاں چکلہ دار حال نے اُسے بہت لوٹا ہے اور خان مذکور بیچ بھیجنے مال واجب سرکار کے ہمیشہ تساہل کرتا ہے۔ سو نظر بریں والی اودھ نے واسطے تنبیہ خان مذکور کے کچھ سپاہ جنگی روانہ کی ہے تاکہ اُس مست خواب غفلت کو ہوش میں لاوے۔

راجہ بردوان

واضح ہو کہ مہتاب چندر راجہ بردوان نے ایک لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سرکار دولتدار میں ارسال کیا ہے۔ اس واسطے کہ بیچ علاج معالجہ غریب غربا کے اسپتال میں صرف کریں اور ڈاکٹر ان دانا اور تجربہ کار کو تعین کریں۔ مقام مذکور میں شدت ہیضہ وبائے سے بہت لوگ ضائع ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں اور ان دنوں میں باعث اس کا سردی کی زیادتی تصور کیا جاتا ہے۔

راجہ ٹکاری

اُس طرف کے اخبار سے ہویدا ہوتا ہے کہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ واسطے یادگاری مہاراجہ منترجیت سنگھ بہادر مندر نشین ریاست ٹکاری کے ایک مکان بلند کہ زبان انگریزی میں سے اُسے مونیومینٹ (Monument) کہتے ہیں۔ ضلع ٹکاری میں تعمیر کیا جاوے یہ علامت ہے قدر دانی گورنمنٹ کی۔

کلکتہ

چند روز ہوئے کہ ایک مے نوش مکان حلوائی پر جا کر کڑا ہی روغن گرم میں جا پڑا اور جل گیا حلوائی نے بفور ملاحظہ شور و غوغا کیا اور برقد از سرکاری آن پہنچے اور اُس نیم سوختہ کو اسپتال میں لے گئے۔ ایک شخص مسلمان نے مقام بدی بازار میں اپنا گلا کاٹ ڈالا لیکن کچھ سبب نہیں معلوم ہوا کہ کیوں اُس شخص نے اپنے تئیں ہلاک کیا۔

راج کوٹ

ازروئے اخبار مقام مذکور کے واضح ہوا کہ ان دنوں مقام مذکور میں ایک ماجرائے عجیب واقع ہوا یعنی قوم رزیل اور مزدوروں وغیرہ نے مقام محل رانا میں دستِ غارت دراز کیا چنانچہ واسطے تنبیہ اور گرفتاری ان کی کے ایک کمپنی پیادوں کی اور کئی توپیں روانہ کی گئی ہیں۔ یہاں اب تک بارش نہیں ہوئی اور زرخِ غلہ بدستور گراں ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21 فروری 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبان اردو کے جنوابع قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے صحیح کرنے والے سب بموجب صواب دیدنواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپے قیمت کل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپے چکے گی اور اس وقت کتاب لے گا تو قیمت.....40 روپے۔

5 روپے کلام اللہ حمال کاغذ کشمیری پر بہت خوشخط
14 روپے قرآن شریف مترجم اور محشی مذہب امامیہ کا
4 روپے صحیفہ کاملہ بہت خوشخط
3 روپے باغ و بہار بخط نستعلیق
6 روپے 8 آنہ گلستان کاغذ کشمیری پر بخط نستعلیق بہت خوشخط
5 روپے 6 آنہ تذکرہ گلشن بے خار تالیف نواب مصطفیٰ خان صاحب
3 روپے سر کلکر آرڈر نمبر دو مصدرہ صاحبان صدر بورڈ رو نیو کاغذ کشمیری پر

صاحب مجسٹریٹ بہادر دہلی

سنا گیا کہ سولہویں تاریخ اس مہینے کی صاحب بہادر دورہ سے واپس آئے دیہات علاقہ تھانجات مہرولی اور بدر پور کی طرف دورہ کیا۔ محرر تھانہ بدر پور اور ایک جمعدار موقوف ہوا، سنا جاتا ہے کہ مرمت سڑک اور پل اور آبادی

سرائے وغیرہ کی طرف یہ صاحب بہت مصروف ہیں اور ان کی کوشش سے فی الواقع اب رستہ اس طرح کے درست ہوئے ہیں کہ پہلے کبھی یہ درستی نہیں رہتی تھی۔ یقین ہے کہ اگر چند مدت یہ اسی شہر میں رہے تو بہت درستی اس ملک کی صورت پکڑے گی، ہر چند میرٹھ کا رستہ بھی سنا جاتا ہے کہ بہت درست ہوا ہے لیکن بہ نسبت اس علاقہ کے خصوص اس شہر کے وہ کب پہنچ سکتا ہے۔ یہ شہر وسیع اور غدار اور نواح شہر کی وسعت اُس کی نسبت بے شمار ہے۔

[ص 1 کالم 2] دیہات جو مشہور بد معاش اور چوری کا پیشہ رکھتے ہیں اور اکثر چوری گائے، بیل کی کرتے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب نے ان کے سب نمبرداروں کو طلب کیا اور انہیں بہت تاکید اور فہمائش کی ہے کہ اگر یہ بدچلن اپنا نہ چھوڑیں گے اور انتظام چوری کا نہ کریں گے تو سرکار سے انتظام کیا جائے گا خاص اُن دیہات میں پولیس مقرر ہوگا اور جو اس پر بھی باز نہ آویں گے تو واسطے ضابطی بسوہ کی رپوٹ ہوگی۔ کہتے ہیں کہ اُن زمینداروں نے عہد کیا ہے کہ اب چوری کا انتظام رکھیں گے رعایا ان مجسٹریٹ صاحب کے انتظام سے کوئی تھوڑے دنوں میں بہت آرام سے گذران کرے گی ابھی چند روز سے انہوں نے اپنا انتظام ظاہر کیا ہے تو بد معاش اپنی چالاکی سے گند ہو گئے ہیں اور مدعی بھی جھوٹی نالش میں حوصلہ نہیں کرتے عملہ پولیس بھی دو تین تھانہ دار جمعدار کی موقوفی سے خائف اور لرزاں ہو گئی ہیں۔ رعایا بہت شکر کرتی ہے ان مجسٹریٹ صاحب کا عمل گان پولیس نے حال بھی رعایا کا یہی کر رکھا تھا کہ لکڑی اور جانور سے کم نہیں جانتے تھے لیکن ان صاحب کے انتظام سے شک نہیں کہ چند روز میں بہت انتظام درستی پکڑے۔ یقین ہے کہ عمل گان صدر بھی اتنے فریبہ اور موٹے نہ رہیں جیسا کہ پہلے سے ہیں اور رعایا اس کے عوض میں جو بہت لاغر ہو رہی ہے آرام پائے اور فریبہ ہو جائے۔

علاقہ میرٹھ

سنا گیا کہ شاہد رہ ہینڈن علاقہ میرٹھ کے رستہ میں ڈاک بھنگی لٹ گئی اور برقداز پولیس کا مارا گیا بہت افسوس ہوا اگر انتظام قرار واقعی اس کا نہ ہوگا تو بڑی خرابی کی بات ہے۔

احکام

رخصت دی ہوئی مسٹر ج ایچ اسمتھ صاحب کلکٹر پرمٹ شمال مغربی حدود کو پہلی تاریخ دسمبر 40ء میں 20 تاریخ ماہ گذشتہ سے شروع ہوتے مسٹری آر کارٹرائٹ صاحب حج فرخ آباد پہلی تاریخ دسمبر 41ء تک بذریعہ سرٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت حاصل کی، مسٹری نیوٹن صاحب مستوفی ہوئے اور مسٹر جے اے رائٹ ڈپٹی کلکٹر پرمٹ سہارنپور کے ڈپٹی کلکٹر پرمٹ حمیر پور کے بجائے صاحب موصوف کے ہوئے۔

پہلی تاریخ فروری سنہ حال کو بعد کوچ کرنے جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کے مقام بھرت پور سے بہ تقریب تہنیت ملاقات گورنر مدوح کے حضور مہاراجہ میں نذریں گزاریں مہاراجہ بہادر نے بمقتضائے رفقا نوازی اور حسن سر انجام کارسفارت کے بابو جانی بانکے لعل کے تیس خلعت پانچ پارچہ کا مع ایک دو شالہ اور تھان کھواب گراں بہا اور شیخ محمد بخش کو تو ال کو بذریعہ حسن اہتمام کے سرانجام رسد وغیرہ میں خلعت پانچ پارچہ کا مع دو شالہ قیمتی کے اور پیر بخش خانساں کو بہ باعث خدمت گذاری اور تیاری سامان ضیافت کے ایک دو شالہ اور کڑے سونے کے اور پچاس روپیہ نقد اور پچیس بیگھہ زمین بطور معافی مرحمت کیا اور باورچی وغیرہ کو بھی حسب مراتب نقد و جنس عنایت ہوا۔ انہوں نے حسب مراتب نذریں بیچ شکر یہ کے گزرائیں 4 تاریخ فروری کو مہاراجہ بہادر باتفاق بعض مقررہوں کے طرف گووردھن کے تشریف فرما ہوئے اور خبر تھی کہ بعد دو تین روز کے ازراہ ڈیکھہ طرف بھرت پور کے مراجعت کریں گے مہاراجہ بہادر نے اپنی روانگی کے دن بابو جانی بانکے لعل کو طرف آگرہ کے اور بابو شیو پرشاد کے تیس طرف اجمیر کا رسفارت روانہ کیا۔

اکبر آباد

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ 24 تاریخ ماہ حال یوم پنج شنبہ کو صاحبان کمیٹی امتحان نے محکمہ بالدرہ صاحب سیشن جج میں اجلاس کیا واسطے غور اور تامل جوابوں سوالات حکام صدر کے جو کہ امیدواران عمدہ منصفی نے لکھ کر حضور ارباب کمیٹی میں گزرانے تھے اور بہت سے فکر و تامل سے ہر ایک کے جواب پر غور کر کے تین 3 آدمیوں کے جوابوں کو بہت پسند کیا اور تینوں کو سند قابلیت اور کاردانی کی عنایت کی چنانچہ واسطے اطلاق ناظرین اخبار کے اسامی متوقعین کی لکھی جاتی ہے۔ سید احمد خان صاحب نائب فشی کمشنری آگرہ اور خواجہ حمید الدین خان رئیس دہلی اور ایک بابو بنگالی باشندہ میرٹھ کو ایک ایک سرٹی فیکٹ یعنی سند قابلیت مرحمت ہوئی مگر تینوں آدمیوں میں سے سید احمد خان صاحب فائق رہے اور باعث اس کا یہ تھا کہ خان مذکور کو تمام قوانین دیوانی حفظ ہیں اور اس ان کی تجویز اور انفصال مقدمات میں بہت صائب اور مستقیم ہے۔

تباہی جہاز

چند مدت ہوئی کہ ایک جہاز نے مقام کلکتہ سے روانہ ہو کر راہ چند روز کی طے تھی اتفاقاً طوفان شدید پیدا ہوا اور باوجود [ص 2 کالم 2] بہت سی کوشش اور کوشش کے ملاحوں سے بھی کچھ تدراک اس کا نہ ہو۔ کارفتہ رفتہ جہاز

مذکور ایک مقام ریگستان میں پہنچ کر ایک جگہ قائم ہو گیا۔ مردمان جہاز از بس مجبوری کشتیوں پر سوار ہو کے واسطے تلاش ساحل کے ہر چہار طرف آوارہ ہوئے آخر کار بھد خواری بعض آدمی اُن میں سے حدود بست و چہار پرگنہ میں پہنچے اور وہاں سے صاحب اسٹنٹ نمک نے ان کا حال دریافت کر کے بہت خاطر داری کی اور چند روز خورہ پوش سے اُن کی مدارات اور تواضع کی اور اپنے آدمیوں کے ساتھ انہیں طرف کلکتہ کے روانہ کیا۔

سپریم کورٹ

اخبار سے واضح ہے کہ اکثر مقدمات خفیہ چوری کے محکمہ پولیس سے کورٹ مرقوم الصدر میں تفویض کیے جاتے تھے اور ان کے فیصلہ کے واسطے ایک جوری مقرر ہوئی تھی اور چونکہ بعض مہینے میں اس قسم کے مقدمات قریب سو سو کے بھی آجاتے تھے تو صاحبان کورٹ کو بہت درد سر کرنا پڑتا تھا سوسنا جاتا ہے کہ ان دنوں ارباب گورنمنٹ نے اس باب میں غور فرما کے ایک قانون جدید اس مضمون کا لکھا ہے کہ مقدمہ چوری کا جو کہ بیس روپیہ سے کم ہووے اس کو عدالت مذکورہ تفویض نہ کریں بلکہ افسران پولیس کی تجویز سے ہی ایسے مقدمات فیصلہ ہوا کریں۔

ترہت

مقام سرول متعلقہ ضلع ترہت میں ایک عجیب قسم کی غارت گری واقع ہوئی کہ چند غارت گر بہ ہیبت مسلمانان متشرع کے ڈاڑھیاں چھوڑے ہوئے ایک مولوی متمول کے ہاں آدھی رات کے وقت وارد ہوئے اور چونکہ مولوی مذکور بہت مسافر پرور اور مہمان نواز ہے بجز سننے آواز غارت گر ان سامان صورت کے دروازہ کھول دیا غارت گروں نے بفرور داخل ہونے کے مکان مولوی مذکور میں اسباب اور مال لوٹنا شروع کیا اس میں تمام لوگ جاگ گئے مگر جو شخص اُن سے مقابل ہوا اُسے انہوں نے بہ ضرب شلاق نیم جان کر دیا اور نقد و جنس قریب چار ہزار روپیہ کے لوٹ لے گئے ارباب پولیس نے ہر چند بہت کوشش کی کچھ سراغ اُس کا نہ پایا مگر جاسوسوں نے چند آدمیوں کو اُن میں سے گرفتار کروایا ہے اور تلاش اوروں کی درپیش ہے اغلب کہ وہ بھی عنقریب دستگیر ہو جاویں گے۔

مکاؤ

اُس طرف کے اخبار مورخہ 26 دسمبر گذشتہ سے دریافت ہوتا ہے کہ اب تک سپاہ انگریزی نے کچھ تدارک درباب تنبیہ چینیوں کے نہیں کیا ہے مگر کشن صوبہ دار والی چین کو 28 تاریخ دسمبر تک مہلت دی گئی ہے واسطے درستی معاملہ اور منظور کرنے سوالات ارباب گورنمنٹ کے اور حکم تھا کہ در صورت عدم توجہی صوبہ دار مذکور کے

قلعوں کو مقام بوگ کے منہدم اور مسمار کریں اور از روئے ایک اور اخبار کے حال مقام مذکور کا لغایت 28 دسمبر تک اس طرح ہویدا ہوا کہ تاریخ مذکور تک قلعہ بوگ کے نہیں ڈھائے گئے تھے اور کیشن صوبہ دار چین نے کچھ راز دلی اپنے کپتان ایٹ صاحب سے ظاہر کیے اور مختار کل انگریزی سے واسطے آئندہ کے درستی معاملہ کیا چاہتا ہے چنانچہ یہی دریافت ہوتا ہے کہ تمام رعایا قوم انگریز جو کہ جزائر چین میں رہتی ہے کپتان موصوف کو بر ملا برا بھلا کہتی ہے اور اہل چین روز بروز مغرور اور گستاخ ہوتے جاتے ہیں اور رعایائے انگریزی مذکورہ بالا کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور یہ بھی از روئے مضمون ایک چٹھی کے واضح ہوتا ہے کہ کپتان ایٹ صاحب نے اشتہار جاری کیے ہیں کہ اہالیان ریاست چین سے بہت مناسب طرح پر معاملہ شروع ہوا ہے اور جزیرہ چوزان میں بخوبی امن و امان ہے اب بیماری بھی بہت کم ہے اور سپاہ کو صحت اور تندرستی حاصل ہے۔

بڑودا

اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں ایک روز آگ لگ گئی اور املاک اور اسباب قریب دو لاکھ روپیہ کے جل گیا اور تلف ہو گیا۔

مسٹر مین

اخبار نواح افغانستان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر موصوف رہائی پا کر قلات کو گئے ہیں اس توقع سے کہ وہاں کچھ سراغ اپنے کھوئے ہوئے مال اور اسباب کا پادیں۔

بنگالہ

واضح ہوتا ہے کہ نواب عالی جناب ناظم بنگالہ بہ ہمراہی کپتان شوہر صاحب کے کلکتہ سے کوچ کر کے طرف مرشد آباد کے روانہ ہوئے۔ افواہ ہے کہ واسطے برطانیہ رجنٹ دوسرے سواروں کے احکام آگئے ہیں۔

بمبئی

ایک اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہزادہ حیدر خاں خلیف امیر دوست محمد خاں جو کہ جنگ غزنین میں گرفتار ہوا تھا، عنقریب دوست محمد خاں سے آن ملے گا۔ خبر تھی کہ سر ڈبلیو کوشن صاحب ساتویں تاریخ فیروز پور میں داخل ہوں گے سو اغلب ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔

چین

فری اخبار سنگاپور مورخہ 16 تاریخ ماہ گذشتہ سے واضح ہے کہ [ص 3 کالم 2] چٹھیات مقام مکاؤ سے ظاہر ہوا کہ کشن صوبہ دار چین سوالات کپتان ایٹ صاحب کو نہیں قبول کرے گا اور پکنی پوٹن شیمیری یعنی مختار کل گورنمنٹ نے تمام امور اتی مرجوعہ کو منحصر اور پر مرضی کمانڈر انچیف کے رکھا ہے اور کلکتہ کے اخباروں سے یہ ظاہر ہے کہ افسران انگریزی جو کہ اہل چین کے پاس مقید ہیں اہل چین ان کی بڑی خاطر داری کرتے ہیں اور صوبہ دار مذکور بھی ان پر مہربانی کرتا ہے۔

سروہی

چٹھیات ملک مغربی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہ باعث فساد اور فتنہ برپا ہونے کے مقام سروہی میں میجر ڈونگ صاحب نے سپاہ متعینہ جو دھ پور میں سے کچھ سپاہ بسر کر دی کپتان سٹیر صاحب کے واسطے ان کی تنبیہ کے بھیجی ہے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ نویں تاریخ ذی الحجہ یوم شنبہ کو اہالیان حرم محترم حضرت ظل سبحانی حضرت شاہ شجاع الملک دام اقبالہ نے حرم سرائے سلطانی واقع لدھیانہ سے سوار ہو کر طرف جیو وال کے کہ چند مدت سے خیمہ وہاں کھڑے تھے کوچ کیا، کہتے ہیں کہ مردیان ولایتی جو کہ قریب تیس برس کے عرصہ سے یہاں رہتے تھے اور الفت اس شہر کی انہیں اپنے وطن مالوف سے بھی زیادہ ہو گئی تھی اب جانا کابل کا انہیں بہت شاق اور ناگوار ہوا خصوص لڑکے اور خورد سال جن کی زاد بوم خاک پاک لدھیانہ تھی اور کبھی خواب میں بھی انہوں نے ولایت نہ دیکھی تھی۔ وہ زیادہ تر طول ہوئے اور دوستوں اور آشنائیوں سے رخصت ہو کر بہت روئے۔ خبر تھی کہ آٹھویں تاریخ ماہ حال کو دائرہ دولت حرم محترم طرف فیروز پور کے کوچ کرے گا مگر یہ بھی مشہور ہے کہ کچھ اونٹ اور بھی درکار ہیں بروقت بہم پہنچنے اونٹوں کے کوچ کیا جاوے گا۔ مولوی زبیر نامی متوطن کابل کہ دربار حضرت شاہ زماں میں بہت رسوخ اور عزت رکھتے تھے عید الفصحی کے روز خدا جانے اُس سے کیا جرم صادر ہوا کہ مورد عتاب و خطاب ہوا چنانچہ شاہ ممدوح نے اُسی وقت اُسے ڈیرہ سے نکلوا دیا اور پیچھے مولوی عبدالقادر کے نماز ادا کی چنانچہ مولوی مذکور بصد ذلت و خواری پا پیادہ لدھیانہ میں آئے۔

لاہور

20 تاریخ جنوری گذشتہ کو بموجب حکم کنور شیر سنگھ بہادر کے قلعہ لاہور میں بیچوبہ نصب کیا گیا اور فرس عمدہ بچھایا گیا اور تمام اعلیٰ اور ادنیٰ لوگ بطور آئین مہاراجہ سرگباسی کے حاضر ہوئے اور ہاتھی اور گھوڑے اور اردلی موجود کیے گئے

بعد ازاں کنور موصوف با اتفاق [ص 4 کالم 1] راجہ دھیان سنگھ اور راجہ سوچیت سنگھ اور سردار جوالا سنگھ وغیرہ مصاحبوں کے ملاحظہ فرماتے ہوئے ازراہ دروازہ شہید گنج داخل قلعہ مبارک ہوئے۔ شلکِ سلامی ہر ایک توپ خانہ سے عمل میں آئی کنور موصوف ایک لمحہ فرش پر تشریف فرما کر اندر من برج کے تشریف لے گئے اور رانی چند کنور صاحبہ کے بہت سی طمانیت کی اور عذر معذرت کرتے رہے بعد ازاں افسرانِ پلاٹن اور توپ خانجات اور رجمنٹ سواروں کو حکم ہوا کہ ڈیرہ اپنا اوپر پر بت کے لے جاویں کیونکہ رعایائے سکھوں کے لوٹنے سے بہت تنگ ہے بعد ازاں شکست و سختی قلعہ کو جو ضرب گولہ سے ٹوٹ گیا ہے ملاحظہ کرتے ہوئے باغِ بادامی میں دربار فرمایا تمام مصاحبین مثل راجہ دھیان سنگھ وغیرہ فائز ملازمت ہوئے بابا مان سنگھ کو حکم ہوا کہ واسطے دل دہی اور تسلی رانی چند کنور صاحبہ کے روانہ ہوں۔ پنچان لاہور نے باریاب مجرا ہو کر عرض کی کہ سپاہ اور سکھ رعایا کو بہت ایذا پہنچاتے ہیں بفرور استماع کان سنگھ کبچھا اور امر سنگھ آلووالہ کو ارشاد کیا کہ کچھ سواروں سے شہر میں گشت اور روند کرتے رہیں تاکہ کوئی کسی کو ایذا نہ پہنچا دے سردار لہنا سنگھ مجھید کو حکم ہوا کہ تقصیر بن گذشتہ تمہاری معاف کی گئیں تمہیں چاہیے کہ آئندہ کو تم نمک حلائی اور خیر خواہی سے انحراف نہ کرو۔ راجہ دھیان سنگھ کو حکم ہوا کہ چوماہہ تمام فوج متعینہ پشاور اور منڈی اور لاہور کا طرف سرکار کے باقی ہے تقسیم کرنا اس کا ضروریات سے ہے۔ راجہ موصوف نے عرض کیا کہ واسطے تنخواہ سپاہ کے پچاس لاکھ روپیہ چاہیے حکم ہوا کہ پروانجات بنام علاقہ دارانِ قلمرو سرکار کے جاری کرو کہ واسطے زربا قیات کے کوشش کر کے زرمعاملہ ارسال حضور کریں کنور موصوف با اتفاق مصاحبوں کے کوٹھی جرنیل و نورا صاحب میں تشریف لے گئے جنرل موصوف دیر تک اسبابِ انگریزی ملاحظہ کروا تا رہا وقت رخصت ایک گھوڑا مع ساز طلا اور قریب گیارہ ہزار روپیہ کے اسبابِ انگریزی نذر گزارنا صرف گھوڑا منظور فرما کر رخصت ہوئے وہاں سے چھاؤنی جنرل موصوف کی ملاحظہ کرتے ہوئے مراجعت فرمائی۔

دوست محمد خان

از روئے ایک خط کمپ انگریزی ہمراہی خان موصوف کے حال مفصل اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ دوسری تاریخ ماہِ حال کو دارہ دولت امیر موصوف کا مقام قسور میں ہوا اور تیسری تاریخ بہ باعث روز عید ^{الضحیٰ} وہیں قیام کیا اس دن امیر موصوف نے مع صاحبزادوں اور لواحق اور توالیع کے ایک میدان متصل لشکر دوگانہ عید کا ادا کیا بعد ازاں امیر موصوف نے تمام صاحبانِ لشکر کی ضیافت کی 4 تاریخ وہاں سے کوچ کر کے کنارہ دریائے ستلج پر ڈیرہ لیا پانچویں تاریخ داخل فیروز پور ہوئے چھٹی 6 تاریخ دربار کیا تمام صاحب چھاؤنی وغیرہ کے واسطے ملاقات کے گئے آٹھویں 8 تاریخ قواعد سپاہ ملاحظہ فرمائی اور نویں تاریخ چھاؤنی فیروز پور سے کوچ کر کے طرف لدھیانہ کے روانہ ہوئے۔ صاحب خط لکھتے ہیں کہ سپاہ ہمراہی امیر موصوف نے پشاور سے فیروز پور تک بہ باعث دوستی

سرکارینِ عالیین کے ممالک پنجاب سے بہ آرام تمام گذر گیا سپاہ کو کسی نوع کی تکلیف نہ ہوئی تمام اشیائے مطلوبہ قسم غلہ اور چارہ وغیرہ سے دستیاب ہوتی رہیں اور کرنیل پچیت سنگھ اور سورج بھان اچیشن جو کہ واسطے سربراہی رسد وغیرہ ضروریات کے سرکار لاہور کی طرف سے مقرر ہوئے تھے انہوں نے بخوبی انصراام کار مفوضہ کیا صاحبانِ عالیشان اُن سے بہت خوش ہوئے چنانچہ صاحب والا مناقب جوزف ڈی کنگھم صاحب اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ نے کرنیل اور اچیشن موصوفین کے تئیں بہت عزت کی اور بعد عطاءِ خلعتوں کے رخصت کیا۔

حضورِ والا

عرض ہوئی کہ تنخواہ دار اور روزینہ دار بہ باعث مسدودی تنخواہ کے بہت واویلا کرتے ہیں صرف علاقہ خانسامانی میں تین مہینے میں سے ایک مہینے کی تنخواہ تقسیم ہوئی ہے بعد استماع مرزا شاہ رُخ بہادر کو حکم ہوا کہ ستانا غریب غربا کا مناسب نہیں۔ مرزائے موصوف سن کر خاموش ہو رہے، سنا جاتا ہے کہ ہر ایک چھوٹے بڑے کارخانہ میں تخفیف خرچ کی جاتی ہے چنانچہ تیرہ سیر گوشت جو کہ شیر کے واسطے روزینہ مقرر تھا کہتے ہیں کہ وہ یک قلم موقوف ہو گیا۔

بتقریب منگنی صبیہ جیمس گارڈنر صاحب کے کرنیل اسکز صاحب بہادر اور نواب حسن علی خان وغیرہ سرداروں نے حضور انور میں حاضر ہو کر کشتیاں پارچہ پھٹا کی مع رقوم جو اہر اور دستارِ سر بستہ اور گوشوارہ اور سہرہ مقیشی اور قبائے زربفت اور دو شالہ اور دو گھوڑے اور ایک ہاتھی مع سازِ نقرہ کے واسطے مرزا مغل بہادر کے نذر گذرانی حضور انور نے بہ تواضع عطر و پان رخصت کیا بعد ازاں اشرف محل بیگم صاحبہ نے دعوت ملکہ بیگم صاحبہ کی کر کے اُن کے ہمراہیوں کو خلعت مرحمت کیے بعد ازاں جیمس گارڈنر صاحب مع ملکہ موصوف طرف کاس گنج کے روانہ ہوئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

28 فروری 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

واضح ہو کہ ایک ہندی پتر یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے کہ ساتھ نام پر مادی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتداد ایام حرکات سب سے 7 سیارہ اور کسوف آفتاب اور خسوف ماہ اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کے بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے اور ہر ایک موسم کی خاصیت آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اوپر ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبکراہیروں کے یعنی جو کہ پہلے سے درخواست کریں اور ایک روپیہ آٹھ آنہ اس کو جو سبکراہی نہیں ہے جس کو منظور ہو لکھے۔

اشتہار جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ

لفٹنٹ گورنر بہادر کا حکم ہے کہ جس وقت یہ اشتہار گیزٹ میں منشر ہوگا تو ہر ایک ضلع کے صاحبان کمیٹی تفصیل ذیل کے ہو جب اپنے تئیں آمادہ کریں گے... از روئے قانون چھٹی 1819 کے جو محصول مہر پر لکھتا ہے اور قانون مذکور کی دفعہ ساتویں کے ضمن دوسری کے بہ موجب اس کا زر فاضل مسافروں کی آسائش اور سلسلہ تجارت کی ترقی کے واسطے صرف کرنے کا حکم ہے سو اس کے انتظام کے لیے صاحبان کمیٹی ہر ایک ضلع میں مقرر ہوں گے۔ کمیٹی مذکورہ میں صاحب مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر اور صاحب مہتمم عمارت اور مال سرجن اور صاحبان انگریز جن کو کمیٹی مذکورہ کے صاحب اپنے ساتھ شریک کرنا چاہیں ارباب کمیٹی ہوں گے ٹران کے شریک کرنے میں قسمت کے صاحب کمشنر کی رضامندی چاہیے اور جب مقرر ہو چکے تو صرف گورنمنٹ انہیں معزول کر سکے گی اور کمیٹی کے کاروبار کے انجام کے واسطے تین کا حاضر ہونا کافی ہوگا... ہر ایک قسمت کا صاحب کمشنر اپنی قسمت کی کمیٹیوں میں شریک ہوگا اور ہر اجلاس میں بشرطیکہ صاحب موصوف موجود ہوگا اور اگر کسی

مقدمہ میں صاحبان کمیٹی کی رائے متفق ہو تو صاحب کمشنر موصوف کی رائے غالب ہونے کی قابلیت رکھے گی..... تمام ممالک مغربی چار حصوں میں جس کو یونین کہتے ہیں تقسیم کیا گیا جنہیں ہر ایک حصہ میں تجارت کی بہت سی آمدنی متصور ہے جس کا سلسلہ پورب سے پچھم تک جاری رہتا ہے پس انہیں حصوں میں محاصل معبر جو فاضل رہے گا سو جمع ہو کر ہر اضلاع میں جو ان سے متعلق ہیں تقسیم کیا جاوے گا۔

[ص 1 کالم 2]..... پہلی یونین میں اضلاع بجنور، مراد آباد، سہارنپور، مظفرنگر اور علاقہ دہلی مشتمل ہے۔ دوسری یونین میں اضلاع بریلی، پبلی، بھیت، شاہجہاں پور، بدایوں، فرخ آباد، مین پوری، علی گڑھ، بلندشہر، متھرا اور آگرہ ہے..... تیسری یونین میں اضلاع اٹاوا، کانپور، فتح پور، الہ آباد، جمیر پور اور باندہ متضمن ہے..... چوتھی یونین میں اضلاع گورکھ پور، اعظم گڑھ، جونپور، مرزا پور، بنارس اور غازی پور ملحق ہے۔ سررشتہ سرکاری کے سال آخر صاحب اکاؤنٹ دریافت کرے گا کہ محاصل معبر کا فاضل سال مذکور کی بابت ہر ایک یونین میں کتنا جمع ہے اور صاحب موصوف ہر ایک ضلع میں جو یونین مذکور سے متعلق ہیں مساوی تقسیم کرے گا لیکن گورنمنٹ اپنی نسبت اختیار رکھتی ہے کہ اگر آئندہ کسی نوع سے اس کی تجویز میں مناسب معلوم ہو تو مساوی تقسیم کو مختلف کر دے لہذا اس مراد پر تصور کرنا چاہیے کہ دہلی کے علاقہ میں چار ضلع متعلق ہیں کیونکہ روہتک، پانی پت اور ہریانہ بیٹی کے ملک سے مشتمل ہے۔ صاحب اکاؤنٹ اس سال کا حساب جو 30 ماہ اپریل 1840 تک آخر ہوتا ہے فوراً کرے گا اور پیشتر کے سالوں کا فاضل بھی جو حاصل ہوگا اس میں محسوب ہوگا اور صاحب مذکور اس کے نتیجہ کی اطلاع ہر ایک صاحب مجسٹریٹ کو دے گا۔ ہر ایک کمیٹی ایک کتاب بنا رکھے گی کہ جو کچھ اس کے اجلاس میں احکام اور معاملات رو بہ کار ہوویں اس میں ترقیم کرے اور ہر ایک اجلاس میں جو رو بہ کار یاں تحریر ہوں گی اس پر ہر ایک صاحب جو موجود ہو اپنا اپنا العبد کرے گا اور اگر کوئی اور صاحب کمیٹی مذکورہ کے شریک ہو تو اس کے تقرر کا احوال بھی کتاب مرقومہ میں مندرج ہوگا اور اچیاناً اگر کوئی شخص اس کتاب کو ملاحظہ کرنا چاہے تو مطالعہ کے واسطے ہر دم موجود رہے گی۔ اگر کسی صاحب کی رائے کمیٹی کی کثرت رائے کے برخلاف ہو تو اس کو اختیار ہے کہ بذریعہ صاحب کمشنر کے اس امر میں گورنمنٹ سے رجوع کرے صاحب کمشنر کو اختیار ہوگا کہ بہ حسب درخواست کمیٹی کے مصارف ماہواری سررشتہ کے لیے ڈیڑھ سو روپیہ اور امورات کی ترتیب کے تخمینوں پر بھی جن میں کسی ایک امر کا تخمینہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہ صحیح کر دے اور جو امورات مذکور میں سے کوئی امر سنگین ضروری ہے تو مناسب ہے کہ اس کی رپورٹ گورنمنٹ کی استجازات کے لیے ارسال کرے... خرچ اخراجات صاحب مجسٹریٹ کی کتاب الحساب میں بدستور تحریر ہوگا اور احکام سابقہ کے بہ موجب جو ان مقدمات سے متعلق ہیں صحیح ہوگا اور جن چٹھیاں پر کمیٹی کے تین صاحبوں کی العبد اور صاحب کمشنر کی اجازت ہوگی تو صاحب مجسٹریٹ اس کا روپیہ ادا کرے گا..... کمیٹی موصوفہ جو احکام مذکورہ

کے بہ موجب مقرر ہے سو بدون اُن تعینات کے جو خرچ اخراجات کی بابت دفعہ آٹھویں میں مندرج ہیں اس کے دن پرنسپ روڈ فنڈ* کی منظم رہے گی۔

انگلستان

[ص 2 کالم 1]

از روئے اخبار اور خطوط انگلستان مورخہ 21 تاریخ ماہ حال کے دریافت ہوتا ہے کہ ایک صاحب مارٹن نامی پارلیمنٹ میں پیش کیا چاہتے ہیں کہ ایک حکم سرکار کمپنی کے نام نافذ ہو کہ اگر ان کی دانست میں مناسب اور ممکن الوقوع ہو تو مالکان زمین اور رعایائے ہندوستان کے ہاتھ تمام زمین فروخت کر ڈالیں اور آراضی غیر مزروعہ بھی جو کہ مالکداری میں ہے بطریق استمرار کے بیع ہو جیسا کہ اور انگریزی ملکوں میں دستور ہے.... سو کچھ شک نہیں کہ اس صورت میں دونوں سرکار اور رعایا کا نفع اور بہبودی ہندوستان کی متصور ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ یہ آراضی فروخت کی جاوے گی ایسی قیمت پر جس کا کہ سود برابر محاصل اراضی کے ہوگا اور اس سے تمام تکلیف تحصیل زر اور اندیشہ نقصان محاصل سرکار کا ایام خشک سالی میں رفع ہو جائے گا اور اس میں ایک بڑا فائدہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جب زمین رعایا کے ہاتھ فروخت کی گئی تو وہ ہمیشہ استقلال حکومت گورنمنٹ کی دل سے چاہیں گے اور امداد و اعانت کو مستعد رہیں گے کیونکہ در صورت ان کے یہاں سے جانے کے اُن کا سراسر نقصان متصور ہے چونکہ حاکم نو محاصل زمین میں دعویٰ شراکت کرے گا اور یہ زیاں اوٹھانا انہیں کسی طرح سے گوارا نہیں ہو سکتا تو وہ دوسرے حاکم کی عملداری کبھی نہ چاہیں گے اور فائدہ رعایا کا یہ ہے کہ جب اراضی اُن کے ہاتھ فروخت ہوگی تو وہ بے اندیشہ روپیہ جس قدر کہ ہو سکے گا اُس پر صرف کریں گے اور تردد میں بہ جان و دل ساعی ہوں گے کیونکہ پھر جو اضافہ محاصل ہوگا وہی مالک ہوں گے اور سرکار کچھ حق اُس میں سے نہ چاہے گی اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ چند مدت میں محاصل اراضی کا چند در چند زیادہ ہوگا اور جو اراضی غیر مزروعہ افتادہ ہوگی سب تردد میں آ جاوے گی اور صورت ملک کی کچھ سے کچھ ہو جاوے گی اور رعایا حکومت صاحبان تحصیل اور ان کے توابعین سے چھٹ جاوے گی اور جیسے اب جزوی جزوی امروں پر کھینچے کھینچے پھرتے اور کہیں اُن پر دستکات جاری ہوتی ہیں اور کہیں کچھ ہوتا ہے کہیں کلکٹر لوگ جرمانہ کرتے ہیں آئندہ کو یہ کچھ نہ ہوگا اور بہ عیش و آرام مرفہ الحال اور فارغ البال رہیں گے اور ہم مناسب جانتے ہیں کہ رعایا یہاں کی نظر اوپر گونا گوں فوائد اس کے کہ اس امر کے اجرا میں بہت کوشش کریں یعنی خود درخواست اس امر کی کریں کہ ان نفعوں کو پہنچیں۔ فقط

رجمنٹ دوئم سواران

دوئم نومبر سنہ گذشتہ کو پروان ڈیرہ میں بیچ کوہستان کابل کے دور سالہ دوسری رجمنٹ ہندوستانی سواروں کے

* خط کشیدہ الفاظ متن میں واضح نہیں ہے۔ (مرتب)

وقتِ مقابلہ دوست محمد خان [ص 2 کالم 2] کے لڑائی سے بھاگ گئے تھے چونکہ یہ امر بہت ممنوع اور کمال معیوب تھا سو اپنے پاداش کردار کو پہنچائے گئے اس فضیحت سے کہ خدا کسی کو یہ ندامت نہ دکھلائے۔ دونوں رسالوں کے لوگ ہتھیار، کپڑے اتار کے فوج کے سامنے نکال دیے گئے کہ کبھی کسی چھاؤنی میں گھسنے نہ پاویں اور کہیں سرکار کی عملداری میں نوکری نہ پاویں اور باقی لوگ رجمنٹ کے اور رجمنٹوں میں بھرتی کیے گئے یعنی اس رجمنٹ کا نام فہرست سرکاری میں سے کاٹ دیا گیا کہ کبھی نام اس رجمنٹ کا دفتر میں سرکار کے دکھلائی نہ دے اور کسی کی زبان پر نہ آئے کہ ان دونوں رسالوں بھاگے ہوؤں کی یاد آئے گی اب اُس رجمنٹ کا بھی نام نہ رہے کہ جس کے دور سالے بھاگے تھے۔ بہت افسوس ہے ہندوستانی لوگوں پر کہ ایسی لڑائی میں پشت دکھلائی اور افسر جو انگریزی تھے اُن میں وہ ان کے بھاگ جانے پر بھی میدان سے نہ سرکے۔ ایک جان سے مارا گیا دوزخی ہوئے لیکن میدان سے نہ ہٹے اس میں شک نہیں انگریزی نژاد فوج کبھی ایسی ندامت کو نہیں گوارا کرتی۔

سندھ

اُس طرف کے خطوط سے واضح ہے کہ 22 تاریخ ماہ گذشتہ کو صاحب پولیٹی کل ایجنٹ مقام منوٹی میں پہنچے جو مقام کہ طرف پولاجی کے کنارہ صحرا میں واقع ہے اور جنرل بروکس صاحب بھی مع کچھ سپاہیوں رجمنٹ چالیسویں اور کچھ سواروں اور توپخانہ وغیرہ کے ایک دو دن بعد جانے کو تھے۔ سنا جاتا ہے کہ نصیر خان مقام جہیری میں اپنے لشکر میں ہی مقید ہے اور باعث اُس کا یہ ہے کہ اُس کے وزیر نے بہ خوف اس بات کے کہ خان مذکور اہالیان گورنمنٹ سے نہ جا ملے اُسے قید کیا ہے۔ گل محمد نے قوم بروہی کو واسطے شامل ہونے کے سپاہ خان مذکور میں حکم بھیجے تھے مگر انہوں نے متابعتِ حکم نہ کی اور قوم مری بھی مقام لیہری میں کپتان برون صاحب سے درستی معاملہ کرتی ہے۔

دریافت ہوتا ہے کہ ارادہ ہے کہ ایک ڈاک تین سو پیادہ اور دو سو سوار کے مقام سنی میں بٹھائی جاوے گی واسطے محافظت درہ گنداوا کے اور یہ بھی مشہور ہے کہ موسم گرما میں ڈاکیں شمالی کچی کی اٹھادی جاویں گی اور ازروئے چٹھیات کے واضح ہے کہ سرالکزیٹڈر برنس صاحب رزیڈنٹ کابل کے ہوئے تا انقضائے ایام غیر حاضری سرو لیم مکناٹن صاحب بہادر کے اور میجر پانچر صاحب بامیان کو جاویں گے بجائے ڈاکٹر لارڈ صاحب بہادر متونی کے۔

سپاہِ دادر مثل سپاہِ بغداد اور عدن کے عارضہٴ ذنبل میں مبتلا ہے اور اکثر انگریز بھی اسی عارضہ میں گرفتار ہیں۔ [ص 3 کالم 1] وہاں کے اخبار سے واضح ہوا کہ 15 تاریخ ماہِ حال کو امیر دوست محمد خان نے مع سپاہِ منصورہ انگریزی متعینہ کابل کے بعد طے مراحل داخل چھاؤنی لدھیانہ ہو کر خیمہ کیا اور صاحب اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

بہادر بھی ہمراہ خان موصوف کے وارد ہوئے۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ امیر موصوف محل سرائے حضرت شاہ شجاع الملک میں استقامت رکھیں گے اور محمد افضل خان خلیفہ امیر موصوف حویلی حضرت شاہ زمان میں رہیں گے اور اور لواحق اور توابع حضرت کے مکان نواب عبدالغیاث خان خلیفہ نواب عبدالجبار خان میں قیام کریں گے....

چند روز ہوئے کہ صاحب ایجنٹ بہادر لپ دریا لدھیانہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن ہیں اور سرکار لاہور کی طرف سے فقیر شاہدین انصاری خلیفہ فقیر عزیز الدین انصاری ہمرکاب ایجنٹ موصوف کے ہیں۔ اہالیان حرم محترم سلطانی موضع جیووال سے کوچ کر کے موضوع غوث پور میں گئے وہاں چند روز مقام کیا۔ 5 تاریخ ماہ حال کو وہاں سے کوچ کر کے ایک اور گاؤں میں بیچ علاقہ سردار نہال سنگھ آلوالہ کے مقام کیا الغرض مردمان ہمرایہ ایسے کوچ اور مقام سے بہت ناراض ہیں اور تکلیف پاتے ہیں اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رجسٹ 48 اور سپاہ ہمرایہ خان موصوف کو مسٹر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ لدھیانہ نے تا صدور حکم ثانی ٹھہرایا ہے اور اس سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحب موصوف کو ابھی اُس طرف کے جھگڑوں سے اندیشہ ہے مگر اخبار لدھیانہ سے اب امن و امان ظاہر ہے اور سردار متابعت کرتے جاتے ہیں۔ از روئے مضمون ایک اور خط کے واضح ہے کہ فقیر عزیز الدین واسطے ملاقات صاحب موصوف کے لدھیانہ میں گئے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انجام ملاقات پر کرنل ویلر صاحب کا اور اُن کی برگٹ کا کوچ اور مقام منحصر ہے۔

دوست محمد خان

از روئے اخباروں کے واضح ہے کہ خان موصوف کی بود و باش کے واسطے بیگم سمر کی محل سرائوں میں سے ایک محل سراجویز کی گئی جاوے گی جو کہ چند میل کے فاصلہ پر میرٹھ سے واقع ہیں۔ باعث اس کے کہ وہاں کی آب و ہوا موسم سرما میں بہت خوب ہوتی ہے لیکن موسم گرما میں سردار موصوف کو واسطے جانے کو ہمالیہ کے اجازت ہوا کرے گی۔ کہتے ہیں کہ سردار موصوف واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر کے بہت مشتاق ہیں۔

لفٹنٹ لودی صاحب

سنا جاتا ہے کہ صاحب موصوف جو کہ چند مدت قلعہ قلات میں مقید رہے تھے [ص 3 کالم 2] اور بعد ازاں قوم بروہی کے ہاتھ سے مارے گئے انہوں نے صین حیات اپنے ایک جرنل یعنی ایک کتاب حال سفر اور تمام ولایت کابل وغیرہ کی لکھی تھی اور چونکہ وہ کتاب واسطے صاحبان عالیشان کے بہت مفید مطلب تھی اس لیے تلاش اُس کی بدرجہ اتم تھی سواب سنا جاتا ہے کہ وہ کتاب دستیاب ہوئی اور لفٹنٹ ہیمرسلی صاحب متعینہ درہ بلند کے پاس موجود ہے۔

ایران

از روئے مضمون چٹھی مقام مذکور مورخہ چوتھی تاریخ جنوری کی واضح ہوتا ہے کہ علی شاہ بیٹا پچھلے بادشاہ ایران کا بہ ارادہ تخت نشینی سامان جنگ آراستہ کرتا ہے اور تمام سرداران جنوبی اور مغربی ایران کے اور سردار چاب عربوں کا اور رعایائے کرمان شہزادہ مذکور کے مدد و معاون ہیں اور یقین ہے کہ اُس کے ساتھ ہو جاویں گے اور علاوہ ان کے تمام عالم اور فاضل مجتہد ایران کے اُس کے شریک ہیں اگر شہزادہ مذکور کچھ شجاعت اور جوانمردی سے بہرہ رکھتا ہوگا تو بے شک و شبہ اس ارادہ میں فتیاب ہوگا لیکن علاوہ شجاعت ذاتی کے اس کی فتح مندی کے واسطے ایک بات اور بھی سدراہ ہے یعنی فوج روس بہ موجب عہد و پیمان صلح نامہ کے بچاؤ کرنا مناسب خیال کریں گے اور اُس وقت صاحبانِ ذیشان گورنمنٹ انگریزی کو بھی بہ مجبوری کوئی جانب اختیار کرنا پڑے گا الغرض تمام ملک ایران ان دنوں ایک حالتِ تزلزل میں ہے۔ انہیں چٹھیوں سے دریافت ہوا کہ صاحب رزیڈنٹ نے مقام آرزوم سے چٹھیاں پائی ہیں۔ اُن میں یہ مندرج تھا کہ شہنشاہ ملک روس نے خان خیوہ سے صلح کر لی۔

قلات

واضح ہو کہ بہ باعث کوشش مسٹر روس بل صاحب بہادر کے انتظام سندھ بہ خوبی ہوتا جاتا ہے قوم مری وغیرہ مطیع ہو گئی ہیں کہتے ہیں کہ نصیر خان والی قلات نے بھی اپنے تئیں قلات میں سپرد صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کے کر دیا اور تمام ریاست اُس کی اُسے مرحمت ہو گئی اور تمام سردار مقام بھی کنکام اور بروہی کے مطیع اور فرماں بردار ہوئے اور نصیر خان کی دادی یعنی والدہ محراب خان کو تعلقہ گنداوا دیا گیا.....

قوم سکھ

اٹھارویں 18 تاریخ ماہِ حال کو آگرہ میں خبر ہوئی کہ سکھوں نے واسطے دستگیر کرنے جنرل کورٹ صاحب کے جنرل و تورا صاحب کے گھر پر مقام لاہور میں حملہ کیا۔

رجمنٹ بیسویں پیادگان ہندوستانی کی نصیر آباد میں پہنچے لیکن سپاہی [ص 4 کالم 1] رجمنٹ کے بہ باعث بیماری کے بہت تباہ حال ہیں چنانچہ قریب ساٹھ آدمیوں کے اسپتال میں بستر رنجوری پر پڑے ہیں۔

خلاصہ اخبار مقامات مختلفہ

سنا جاتا ہے کہ چند آدمی قوم غلزی کے جو کہ جنگِ غزنین میں سے گرفتار ہو کر قلعہ لدھیانہ میں محبوس ہوئے تھے بہ حفاظت و حراست سپاہ انگریزی مقام کرنال میں پہنچے کہتے ہیں کہ اسیران مذکورین قلعہ ہانسی میں مقید رہیں

گے.... واضح ہوتا ہے کہ 7 تاریخ ماہِ حال کو سر ویلوی کوٹن صاحب مع اپنے فرزند اور ایک رسالہ کرنیل اسکرو صاحب بہادر کے بخیریت یہاں پہنچے اور دوسرے دن ازراہ دریائے ستلج طرف بمبئی کے روانہ ہوئے۔ ازروئے مضمون ایک خط سینٹاپور کے ظاہر ہے کہ اس طرف زراعت نے بہت نشوونما پایا تھا اور لوگوں کو توقع ایک اچھی فصل کی تھی لیکن کئی روز متواتر ایسی کہر پڑی کہ زراعت کو بہت ضرر ہوا۔ کھیت جو اور گیہوں کے تو پھر بھی بہتر حالت میں ہیں مگر چنے کو پالا مار گیا اور جو چنا کہ پیشتر سے بویا گیا تھا وہ بالکل ضائع ہو گیا.... ایک نیا سکہ سونے پر اس طرح کا جاری ہوا ہے کہ ایک طرف اُس کے چہرہ بانوئے جہانستان ملکہ انگلستان کا اور دوسری طرف ایک درخت کجھور کا اور ایک شیر بنایا ہے اور گرد میں الفاظ ایسٹ انڈیا کمپنی کندہ ہیں۔

آفتابِ عالم تاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک پختہ سپاہیوں سرکاری کی پوشاک کا تخمیناً مالیت ستر ⁷⁰ ہزار روپیہ کا قلعہ کلکتہ میں سے گم ہو گیا۔ صاحبِ کمان افسر قلعہ کو بہت تعجب ہے کہ کون ایسا شاطر بیباک تھا جس نے مال سرکاری میں اتنی جرأت کی کہتے ہیں کہ تلاش چور کی بدرجہ اتم ہے۔

جلسہ قصر گورنری کلکتہ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ دوسری تاریخ ماہِ حال کو بعد نواخت آٹھ گھنٹہ شب کے بہ تقریب جشن قصر گورنری میں محفلِ رقص و سرود آراستہ ہوئی امرائے ذیشانِ ہندوستان میں سے صرف نواب مستطاب نواب ناظمِ عاظم بنگالہ اور نواب عالی جناب مبارز الملک ضیا الدولہ، سید محمد حسین خان بہادر، تہور جنگ رونق افروز محفل ہوئے اور رؤسائے کلکتہ اور متعلقان نواب ناظم میں سے بھی اکثر سردار اور رئیس حاضر تھے اور تماشائے محفل سے بہت محفوظ ہوئے بعد ازاں سب سردار اور رئیس بہ تواضعِ عطر و پان رخصت ہوئے لیکن متعلقین نواب ممدوح کے ساتھ عطاءِ خلائع گراں بہا کے سرفراز اور ممتاز ہوئے۔

[ص 4 کالم 2] تتمہ اشتہار جوڈیشل ڈپارٹمنٹ

ہر ایک ضلع کی کمیٹی کو یاد رکھنا چاہیے کہ مفصلہ ذیل کی سڑک ان کے احکام سے خارج اور بالکل صاحبانِ ملٹری بورڈ کے تحت حکومت ہے یعنی وہ شارع عام جو کرم ناسا کے کنارہ سے لے کر دہلی تک ہے اور اس کے شعبہ بھی جو گر شائیش گنج سے فرخ آباد کو اور غازی الدین نگر سے میرٹھ تک جاتے ہیں۔

اور وہ راستہ جو مرزا پور ساگر کی طرف کو جاتا ہے.... جو جو راستے کمیٹی مذکورہ کے انتظام سے مثل راستوں مذکورہ بالا کے خارج معلوم ہوں گے ان کی بھی آئندہ اطلاع دی جاوے گی۔ جن جن راستوں کے بابت صدر بورڈ ریونیو کے خط کے منتخب میں دفعہ بارہویں لے کر اکیسویں تک تشریح ہے ان کے انصرام کے باب میں صاحبان

کمشنر اور ہر ایک ضلع کے صاحبان کمیٹی کو تمام وکمال سعی بجالاتی مناسب ہے بلکہ ہر ایک ضلع کے صاحبان کمیٹی کو باہم بالاتفاق رہنا چاہیے۔

چین

کلکتہ کے اخباروں سے ظاہر ہوا ہے کہ درمیان اہالیان گورنمنٹ اور چینوں کے صلح ہوگئی حال یہ ہے کہ 7 تاریخ ماہ گذشتہ کو فوج انگریزی نے قلعہ جات پر چھپی کے حملہ کیا بہت خونریزی ہوئی فوج انگریزی میں سے کل 23 آدمی زخمی ہوئے چین والوں نے بہ کمال دلیری مقابلہ کیا لیکن قلعہ کو فوج انگریزی نے مسخر کیا دوسرے دن سپاہ انگریزی نے قلعہ بوگ پر حملہ کیا چینوں نے تنگ ہو کر سوائے صلح کے کچھ چارہ نہ جانا آخر کار تین شرطوں پر صلح ہوگئی اول یہ کہ جزیرہ ہانگ کانگ سپرد انگریزوں کے کیا جاویں، دوسرے یہ کہ 60 لاکھ ڈالر یعنی سکہ چین شاہ چین انگریزوں کو دیوے اس طرح کے دس لاکھ تو اب دیوے اور باقی بہ طریق قسط 1846 تک ادا کرے، تیسرے یہ کہ آئندہ کو خط کتابت چینوں اور انگریزوں میں درجہ برابری کا رہے انگریزوں نے جزیرہ چوزان عوض جزیرہ ہانگ کانگ کے واپس کر دیا کہتے ہیں کہ وہاں کے صاحبان انگریز نے درستی معاملہ میں بہت خطا کی ایک تو یہ کہ اُس نے بہت تھوڑا ملک اور زریا اور دوسرے یہ کہ جزیرہ چوزان کہ واسطے تجارت وغیرہ کے بہت مفید ہوتا عوض ہانگ کانگ کے چھوڑ دیا الغرض بقول مثل انگریزی کہ انگریز جو کچھ لڑائی میں حاصل کرتے ہیں معاملہ میں کھودیتے ہیں۔

عدالتِ فوجداری

یہاں کے صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر جور خستی [پر] تھے اپنے کام پر آئے 26 تاریخ سے کام اپنا کرنے لگے۔ سنا گیا کہ حسب معمول عشرہ محرم کے اور درپیش ہونے ایام ہولی کے انہی دنوں میں احکام تھانہ داروں کے نام واسطے انتظام کے جاری ہوئے اور حکم نامجات اور خطوط اہل ہنود کے نام جو نامی ہیں اور ان کے یہاں ہنگامہ ہولی ہوتا ہے اور اہل اسلام کے نام جن کے یہاں محفل عزائی ایام محرم دھوم سے ہوتی ہے بہ موجب معمول اور دستور کے جاری ہوئے۔

مولوی محمد باقر

مولوی ممدوح جو نایب سررشتہ دار تھے فوجداری خاص دہلی میں وہ بعدہ سپرینٹنڈنٹ محکمہ بندوبست خاص دہلی منصوب ہوئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ چار آنے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

7 مارچ 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

واضح ہو کہ ایک ہندی پتر یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے کہ ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1840 کے مع امتداد ایام حرکات سب سے 7 سیارہ اور کسوف آفتاب اور خسوف ماہ اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتی ہوئی تاریخوں انگریزی سے اور ہر ایک موسم کی خاصیت آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اور ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا۔ بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کی قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سب سے کم قیمتوں کے یعنی جو کہ پہلے سے درخواست کریں اور ایک روپیہ آٹھ آنے ان کو جو سب سے کم قیمتوں کے ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

فورٹ ولیم سکول

نواب گورنر جنرل بہادر کنسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جو جو سکے طلائی آئندہ قانون سترویں سنہ 1835 کی رو سے سرکاری سکوں سے جو مالک ہند کی ہر ایک پر پسی ڈنسی میں ہے اجراء ہوں گے سو مفصلہ ذیل کے بموجب مسکوک ہوں گے ایک جانب جناب عالیہ ملکہ وکٹوریہ کا چہرہ ان لفظوں کے ساتھ ملکہ وکٹوریہ 1841۔ دوسری جانب بیچ شیر اور وزحبت خرما اور اس کے نیچے انگریزی اور فارسی حرفوں میں سکے کا نام اور کنارہ پر یہ الفاظ ایسٹ انڈیا کمپنی۔ راجہ الحال روپیہ مانند سیدھی لکیریں اس کے کنارہ پر بھی مخطوط رہیں گی۔ قانون مذکور کے بموجب سکے وزن اور عیار مفصلہ ذیل کے بموجب ہوگا سکے طلائی یعنی پندرہ روپیہ کے عدد کا وزن ایک سو اسی گرنیس ٹرائی سکے مذکور کا عیار یعنی ایک سو پینسٹھ گرنیس زر خالص اور پندرہ گرنیس کھاد ہے۔ دوسرے طلائی سکے یعنی پانچ روپیہ اور دس روپیہ کا سکے اور تیس روپیہ کا سکے جو دو گنی مہر ہے ان کا عیار اور وزن مہر مذکور یعنی پندرہ روپیہ کے عدد کے عیار اور وزن کے اندازہ کے موافق محسوب ہوگا۔

سرکاری خزانوں کے عہدہ داروں کو حکم ہے کہ جب تک کوئی حکم اور صادر نہ ہو سکتا ہے طلائی مذکورہ کو اپنی اپنی قیمت پر جیسے کہ ان میں مرقوم ہے لیا کریں بشرطیکہ وہ اس حد سے جو نقشہ مفصلہ ذیل میں محدود ہے فرسودہ ہونے کے سبب زیادہ ہلکے نہ ہو گئے ہوں ورنہ زر غیر مضروبہ کی قیمت پر لیے جاویں گے اور ان کا بٹہ فیصدی ایک ٹھہرے گا۔

[ص 1 کالم 2] جو جو سکہ طلائی سرکاری خزانہ میں داخل ہوں ان کا تعین صاحب اکاؤنٹس جنرل یا پریسی ڈنسی کے صاحب اکاؤنٹس کے احکام کے بموجب ہوگا۔

نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں حکم دیتے ہیں کہ جمیع صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹر اور عہدہ داران سرکاری اس اشتہار کو اپنے اپنے ضلعوں میں اجرا کریں اور اس کے ترجمہ کی نقلیں سب لوگوں کے ملاحظہ کے واسطے سرکاری خزانوں کی جگہ پر جہاں سبھوں کی نگاہ پڑے آویزاں کریں۔

نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں جاری ہوا جے اے بشی سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔
ممالک مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا سرکلر صاحبان جج کے لیے صاحبان عدالت موصوفہ کے حضور اکثر درپیش ہوا کہ صدر امین اعلیٰ صدر امین منصف وغیرہ اور جو جو وکیل اور مختار کاران کی کچھریوں سے سروکار رکھتے ہیں ان احکام میں جو ترتیب روکاری کے باب میں جاری ہیں اکثر تغافل اور تکاہل کرتے ہیں لہذا صاحبان عدالت کی مرضی ہے کہ صاحبان جج کو دریافت کرنا چاہیے کہ آیا ہر ایک مہتمم غیر معہد کے پاس جو ان کے تحت حکومت ہیں قانون تیسویں 1814 کے دفعہ پچیسویں اور قانون 26/1814 کے دفعہ پانچویں کی ضمنی دوسری اور چوتھی اور قانون ستائیسویں 1814 کی دفعہ نویں کا ترجمہ موجود ہے کہ نہیں۔ مہتممان غیر معہد کو اطلاع دینی مناسب ہے کہ اس بات کا ملاحظہ کرنا ان کا ذمہ ہے کہ جو جو وکیل اور مختار کاران کی کچھریوں سے سروکار رکھتے ہیں عرضی دعویٰ اور جواب اور جواب الجواب اور رد جواب اور اپیل کی وجوہات اور اس کے جواب بالتخصیص احکام قوانین مروجہ حال کے بموجب مرتب کیا کریں اور جو کوئی مہتمم آئندہ ان امور گراں بہا کے بجالانے میں تغافل کرے گا تو اپنے عہدہ کے عدم انصرام کی بابت مجرم ٹھہر کر قانون پانچویں 1831 دفعہ 26 کے احکام کا سزاوار ہوگا۔۔۔ موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹر مقام الہ آباد 13 فروری 1841 مضمون خط جو اخیر میں ہے۔ خط جو اس دفعہ آیا سو مقام خطوط میں مندرج ہوا۔ واضح ہو ہمارے کار سپانڈنٹ صاحب کو کہ انہوں نے اس شہر والوں کی کون سی باتیں ابھی دیکھیں جو تعجب کیا اس سرزمین کی تاثیر سے ابھی وہ آگاہ نہیں یہاں کے سب لوگ اسی طرح کے ہیں اس امر میں فی الواقع حکام حکام کا کچھ قصور نہیں یہ ان کی اپنی جہالت قوانین سرکاری سے اور سوء تدبیری سے ہے کہ حاکموں [کے] پاس دعویٰ اپنا جو وجوہات واجبہ پیش نہیں کیا شک نہیں کہ اب بھی اگر گورنمنٹ میں یہ مقدمہ پیش ہو تو انصاف کو پہنچیں کیونکہ قدیمی بات ہے اب چند سال سے ممنوع ہو گئی ہے۔

ان دنوں بعضے زمینداران سرکش پرگنہ پہاڑی کے ادائی اخراج سرکار سے پہلو تہی کر کے منحرف ہوئے ہیں سو واسطے تنبیہ سرکشان مذکورین کے سولہویں تاریخ فروری کو دو ضرب توپ اور ایک جماعت بندوچیوں کی بھیجی گئی ہے۔ اغلب ہے کہ بخوف سپاہ اور اتواپ کے زمیندار اطاعت اختیار اور مال واجب ادا کریں۔

سجان اللہ عجب دبدبہ اور انتظام ہمارے ہندوستانی سرداران اس ملک اور جاگیرداروں کا ہے کہ کچھ عقل کام نہیں کرتی جہاں عملداری ہندوستانی میں سنو وہاں یہی سنو کہ آج فلا نا پرگنہ پھر گیا آج فلا نے گاؤں نے سرکشی کی آج فلا نا چکلہ دار یا ٹھیکہ دار مال واجب سرکار کا ادا نہیں کرتا یا زمیندار عمل چکلہ دار کا نہیں ہونے دیتے تب سپاہ اور توپیں بھیجی جاتی ہیں طرفین سے کشت و خون ہوتا ہے اس پر بھی جیسا کہ چاہیے عملداری نہیں ظہور پکڑتی اور بہت دبدبہ بیٹھا تو یہ حال ہے کہ گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے اور روپیہ سرکار کا مار کر کسی اور گاؤں میں جا بیٹھے مگر اس میں قصور صرف زمینداروں کا ہی نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اکثر ہندوستانی بڑی بڑی عملداریوں کا یہ حال سننے میں آیا ہے کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا یعنی مثلاً ایک تعلقہ کو ایک شخص نے دس ہزار روپیہ سالانہ پر واسطے دو سال یا چار سال کے ٹھیکہ لیا اور پانچ ہزار روپیہ نقد بطریق نذرانہ پہلے دیے اور سب طرح کی درستی ضمانت وغیرہ کی طرف سے کردی ہنوز تعلقہ تک نہیں پہنچا ہوگا کہ بہ باعث ترغیب اہلکاران سرکاری وغیرہ کے ایک اور شخص نے آن کے درخواست دی کہ میں اس تعلقہ کے گیارہ ہزار روپیہ سالانہ بضمانت معتبر لکھ دیتا ہوں اور چھ ہزار روپیہ نذرانہ پہلے پیش کروں گا اور تعلقہ کو آباد اور راضی رکھوں گا میرے نام ٹھیکہ ہو جاوے تو کیا تماشا ہے کہ سن کر یہ حاکم بہت رضامندی سے قبول کر کے اور زینذرانہ لے کے اُسے بھی سند لکھوا دیتا ہے جب یہ شخص بھی تعلقہ کو روانہ ہوا تو اسی طرح ایک اور شخص یا لوگوں کے کہنے سے آن کھڑا ہوتا ہے کہ اور اضافہ دے کر اجارہ لیتا ہوں سو اُس سے بھی اس طرح درستی معاملہ ہوتی ہے جب کہ پہلے ٹھیکہ دار کو خبر ہوئی کے ایک اور بھی آتا ہے یہ سن کر ٹھیکہ دار سے تو وہ ادھر مستعد جنگ ہوا اور ادھر زمینداروں کو واسطے زینذرانہ وغیرہ اخراجات کے لوٹنا شروع کیا اور جب اپنا روپیہ خاطر خواہ وصول کر لیا اور دوسرا بھی آن پہنچا تو انہوں نے بعد روکد کے اُسے اختیار دے دیا اور آپ اٹھ آئے اور اسی طرح تعلقہ دار دوسرا بھی بطور پہلے کے زمینداروں سے پیش آیا اور زمیندار اگر سرکش اور زبردست ہوئے تو بمقابلہ [ص 2 کالم 2] پیش آئے وگرنہ متابعت اختیار کر کے روپیہ بیٹا بیٹی بیچ کر حوالہ تعلقہ دار کے کیا... القصہ اس میں تینوں یعنی زمیندار اور تعلقہ دار اور حاکم کا نقصان صریح ظاہر ہے یعنی زمیندار تو ہر صورت میں لٹتا ہے یا نہ لٹا اور بھاگ گیا تو خانماں سے آوارہ ہوا اور نقصان چکلہ دار کا اس طرح پر ہے کہ اگر وہ چند مدت ٹھہرا اور زمیندار بھی سرکش نہ ہوئے تو تو خیر ہے روپیہ اُس کا وصول ہو گیا۔ والا وہ زر جو کہ اُس نے نذرانہ میں اور اہلکاروں کو سرکار کے دیا وہ کھو میں بیٹھتا ہے۔ اور اگر کوئی نظر غور و تعمق سے ملاحظہ کرے تو درحقیقت نقصان عظیم حاکم کا ہے

* متن میں کہو بھما "درج ہے (مرتب)

کیونکہ وہ بطمع زرنذرانہ کے جو کہ بالفعل آتا ہے وہ اپنے تعلقات اور پرگنات کو ویران کر دیتا ہے یعنی کچھ تو اُن میں بہ باعث کشاکش زمینداروں کے تردد نہیں ہونے پاتا اور زمینداروں کو بار بار کے ڈنڈے سے چکلہ داروں کے مقدور تخم ریزی وغیرہ کا نہیں رہتا اور کچھ آپس کی جنگ و جدل چکلہ داروں کے سبب زراعت پامالی سپاہ میں آجاتی ہے آخر کو گاؤں کے گاؤں تباہ اور ویران ہوتے ہیں تو چونکہ مال کار ملک مالک کا ہوتا ہے اور مالک نے ہی اُسے ویران کروایا تو بیشک اُسی کا سراسر نقصان انجام کو ہوگا اور یہی سبب ہے کہ جن ہندوستانی امیروں کے پاس دس دس کروڑ روپیہ کا ملک تھا اُن کے ملک میں سے بھدقت و رسوائی پانچ کڑور روپیہ وصول ہوتا ہے۔

فوج

آگرہ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ دوسرے ٹرب تو پچانہ اپسی اور سولویں رجنٹ نیزہ برداروں اور نویں رجنٹ ملکہ انگلستان اور رجنٹ 33 پیادگان ہندوستانی اور پہلی اور دوسری پلٹنوں سپاہ متعینہ چھاؤنی میرٹھ کو حکم ہوا ہے کہ اپنے تئیں واسطے کوچ کرنے سمت مغرب دیار کے مستعد اور آمادہ رکھیں اور بفور در خواست مسٹر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے روانہ ہو جائیں۔ سنا جاتا ہے کہ مسٹر ٹامس مکلف صاحب بہادر کمشنر دہلی 17 تاریخ ماہ گذشتہ کو داخل فیروز پور ہوئے نہیں معلوم کہ باعث جانے صاحب موصوف کا اُس جگہ کیا ہے مگر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید واسطے تدبیر امورات ملک پنجاب کے صاحب ممدوح اُس جگہ تشریف لے گئے ہوں۔

دوست محمد خان

تحقیقا دریافت ہوتا ہے کہ امیر موصوف اس طرف کو آیا چاہتے ہیں۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ امیر ممدوح طرف کلکتہ کی تشریف لے جاویں گے کیوں کہ حکم ہوا ہے کہ یوم جمعہ آئندہ تک گھاٹ گڑھ مکتیشر پر کشتیاں تیار اور آمادہ رکھیں۔

مصر

[ص 3 کالم 1]

اخبار صحیح سے واضح ہوتا ہے کہ قیصر روم بہ باعث اعانت چار دن سلاطین یورپ کے سپاہ مصر پر ہر بار فتیاب ہوا اور مصریوں نے ہر بار شکست کھائی تمام ملک شام اور یمن اور حجاز اور سواریا اور حبش کا تصرف والی مصر سے نکل گیا اور والی مصر بجاں و دل اطاعت قیصر روم کی قبول کر کے صرف قبضہ ملک مصر پر راضی ہوا مگر ملک مصر نسلاً بعد نسلاً والی مصر کو دیا گیا اس شرط سے کہ خراج مقررہ سال بسال بلا عذر و حیلہ خزانہ سلطانی میں داخل کیا کرے اب جنگ مصر آخر ہوگئی اور کسی طرح کا فتنہ فساد باقی نہیں رہا... سعید عبدالقادر حاکم جزیرہ الجیرس اور فرانسسیوں سے اب تک جنگ و جدل ہو رہی ہے شاید کہ یہ لڑائی قیامت تک بھی نہیں آخر ہوگی کیونکہ عرب اور فرانسسیس دونوں دلاور اور جنگجو ہیں۔

نواب ناظم مرشد آباد

ظاہر ہوتا ہے کہ نواب ممدوح جو کہ مرشد آباد کی طرف تشریف لے گئے ہیں بعد عشرہ محرم الحرام کے پھر کلکتہ میں تشریف لاویں گے اور چند مدت وہیں رہیں گے اور علمائے انگریزی سے علم اور حکمت اور فضل و بلاغت سیکھیں گے اس لیے کہ باپ نے نواب ممدوح کے حالات نزع میں یہ وصیت کی تھی کہ ارباب گورنمنٹ میرے فرزند کو ایسا علم و ہنر سکھلاویں کہ علم و ہنر اور فہم و فراست میں تمام امرائے ہندوستان میں سے وہ فائق نکلے سواہالیان گورنمنٹ نواب ممدوح کے تین ایام تعلیم تک کلکتہ میں رکھیں گے کہتے ہیں کہ اب عمر نواب موصوف کی نے بارہ برس سے تجاوز کیا ہے اور پکتان شاہ صاحب کہ دانشمندان روزگار میں سے ہیں حسب الحکم گورنمنٹ کے واسطے مصاحبت نواب ممدوح کے مقرر ہو کر مرشد آباد تک ہمراہ تشریف لے گئے ہیں۔

جھانسی

واضح ہو کہ ٹھا کر لوگ اُس علاقہ کے اب تک شیوہ مفسدی اور فتنہ انگیزی سے باز نہیں آتے ہر چند صاحب پولیٹی کل ایجنٹ انہیں فہمائش کرتے ہیں لیکن ٹھا کر ان مذکورین نصیحت صاحب موصوف کو کچھ خاطر میں نہیں لاتے اور دیہات پر دست غارت دراز کرتے ہیں۔ فی الحقیقت اگر اس صورت میں اکثر وں کو فتنہ انگیزوں میں سے سزائے سنگین نہ ہو جاوے گی تب تک اوروں کو عبرت نہ ہوگی اور انتظام حسب دلخواہ ہرگز نہ ہوگا۔

ڈونگر پور

نوکر رکھنا بیلوں کا واسطے مقرر کرنے ایک پولس کے رجواڑے میں مناسب تصور کیا گیا ہے چنانچہ ایک نئی چھاؤنی بارہ میل کے فاصلہ پر [ص 3 کالم 2] طرف شمال ڈونگر پور کے بنائی گئی اور اڑھائی سو بھیل اور پچاس آدمی قوم موگی وغیرہ کے بھرتی کیے گئے ہیں۔

بمبئی

واضح ہو کہ وہ مخاصمت اور تنازع جو درمیان راجہ کیلو اڑ اور گورنمنٹ کے ہو رہی ہے بالفعل واسطے دفع کرنے اُس کے صاحب والا مناقب گورنر بمبئی طرف بڑودہ کے تشریف لے گئے ہیں تاکہ مقام مذکور میں پہنچ کر آتش فتنہ فساد کو باب تدبیر فرو کریں سنا جاتا ہے کہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ دریائے گر کی پر واسطے عبور و مرور رعایا اور سپاہ انگریزی کے ایک ٹیل لو ہے کا بغایت استحکام باندھا جاوے چنانچہ کہتے ہیں کہ اس باب میں دیار بمبئی کے کار پردازوں کے نام حکم احکام جاری ہوئے ہیں۔

ازروئے ایک اور اخبار کے ظاہر ہوا کہ درمیان اہالیانِ گورنمنٹ انگریزی اور راجہ مذکور کے بعد چھوڑ دینے چند پرگنوں کے صفائی ہوگئی اب کچھ تنازع باقی نہیں ہے۔

دھولیہ علاقہ بمبئی

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ایک روز بیچ اوائل ماہ گذشتہ کے ایک گروہ نے قوم بھیل اور اہل اسلام میں سے خزانہ سرکاری پر رات کے وقت حملہ کیا سپاہی جو کہ واسطے حفاظت خزانہ کے مامور تھے انہوں نے مقابلہ کیا چوروں نے بہت دلیری اور مردانگی سے محافظانِ خزانہ کو مجروح کر کے اور اندر خزانہ کے جا کے علاوہ جواہر وغیرہ کے تیرہ ہزار روپیہ نقد لیا اور ایک سپاہی اور ایک دفعدار کو مار ڈالا تحقیقات درپیش ہے لیکن ابھی گرفتار نہیں ہوئے۔

تباہی جہاز

واضح ہوتا ہے کہ ایک جہاز تجارت کا بقضائے الہی صدمہ آب سے ایک مقامِ ریگستان میں جا پڑا کپتان نوبل صاحب مع اپنے بیٹے کے ڈوب گئے لیکن اُن کی بی بی کو لفٹنٹ ڈگلس صاحب نے بچالیا بعد ازاں منڈارنوں نے کہ قوم چین میں سے ہیں اُن کو پکڑ کے قید کیا اور بی بی موصوفہ کو پابہ زنجیر کر کے پنجرہ میں چند روز تک بند کیا اور بہت تکلیفیں دیں مگر اب مسموع ہوتا ہے کہ انہوں نے آخر کار سب قیدیوں کو مع کپتان ایسٹروٹھر کے رہائی دے دی۔

ہانسی

رجمنٹ 74 پیادگانِ ہندوستانی 16 تاریخ ماہ گذشتہ کو داخل ہانسی ہوئی اور 18 تاریخ واسطے لدھیانہ کے کوچ کیا کہتے ہیں کہ اس رجمنٹ میں نو سو جوانِ جرح اور چیدہ ہیں....

ابتدائی ماہ جولائی سے اس طرف مینہ نہیں ہوا اور آثارِ قحط غلہ کے نمایاں ہیں... مردمانِ رجمنٹ ہندوستانی [ص 4 کالم 1] جو کہ ہمراہ دوست محمد خان کے آئے ہیں ایک دو دن میں یہاں داخل ہوا چاہتے ہیں کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جنگ افغانستان میں بہت شجاعت اور کارہائے مردانہ عمل میں آئے اور وہ لوگ قابل اس بات کے ہیں کہ گورنمنٹ اُن کے مال اور اسباب اور گھوڑوں کا جو نقصان ہوا ہے وہ تمام وکمال بھر دے۔

لاہور

طالبانِ اخبار تازہ پر واضح ہو کہ 21 تاریخ ماہ گذشتہ کو بعضے مفسدانِ واقعہ طلب جو کہ مدت سے گھات میں تھے انہوں نے وقتِ فرصت غنیمت جان کر لالہ ٹیک چند معتمدِ رانی چند کنور صاحبہ مختار کل قلعہ فتح گڈہ کے تئیں کہ قلعہ لاہور میں مجبوس تھا اور عاشق رانی موصوفہ کا کہلاتا تھا قتل کیا اور چونکہ رانی صاحبہ نے ہنگامِ قتل لالہ مذکور کے واسطے

اُس کے بچانے کے اپنے تئیں اُوپر اُس کے ڈال دیا اس سبب رانی صاحبہ کو بھی زخم کاری پہنچا دیکھا چاہیے کہ اس زخم سے جان برہوتی ہیں یا پیمانہ حیات اُن کی کالبریز ہو چکا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس واردات کے دن مصاحبانِ دربار کو اندر قلعہ کے جانانہ ملا چنانچہ مونیر سوالیر جنرل اور ی طویلہ صاحب اور ڈلاوش اور سردار جو الاسنگھ چار گھڑی تک دروازہ قلعہ پر کھڑے رہے اور دخل نہ پایا آخرش اپنے اپنے گھروں کو اولٹے پھر گئے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سپاہِ انگریزی جو مقامِ کابل سے لدھیانہ میں پہنچی تھی اُس نے 23 تاریخ کو طرفِ کرنال کی کوچ کیا مگر اکثر آدمی اُس میں سے وہیں رہے اور تاریخِ مذکور کو تو پختانہ جو کہ میرٹھ سے روانہ ہوا تھا وارد لدھیانہ ہوا۔

امیر دوست محمد خان تا مرمتِ مکانات حضرت شاہ شجاع الملک دام اقبالہ کے خیمہ میں ہی تشریف رکھیں گے۔ مردمانِ پنجاب آوازہ شجاعت امیر موصوف کاسن کر ہرج و مرج واسطے دیکھنے امیر موصوف کے گرد خیمہ کے هجوم لاتے ہیں.... حضرت شاہ زمان اور اہالیانِ حرم محترم حضرت شاہ شجاع الملک کے نواح کوٹ عیسیٰ خاں میں بخیر وعافیت پہنچے وہاں دو روز مقام کیا اور اسی طرح ہر جگہ بہ باعث نہ ہونے اونٹوں کے ایک دو روز مقام ہوتا جاتا ہے۔

پشاور

صاحب والا مناقب جنرل اویطویلہ صاحب بیچ مرمت شہر پشاور کے بجان و دل مصروف ہیں۔ صاحب موصوف نے موجوداتِ سپاہ کی لے کر گیارہ گیارہ کارتوس بابت سلامی مسند نشینی کنور شیر سنگھ کے سر کروائے.... ابھی انتظامِ ملک کو ہاٹ کا فوجِ مرسلہ سے بخوبی نہیں ہوا لوگ وہاں کے بہت سرکش ہیں چنانچہ پہلے روز ہی اکثروں نے اُن سرکشوں میں سے فوجِ مذکور پر طاخت لاکر [ص 4 کالم 2] چند آدمیوں کو ہلاک کیا تھا۔

خط

صاحب سپرینٹنڈینٹ دہلی اردو اخبار سلمہ

میں بہت شہروں میں پھرا جہاں عملداری سرکار کمپنی کی ہے بہت التزام اور انتظام دیکھا حکام کی بہت کوشش ہے اس امر میں کہ کسی مذہب والے کی رسم اور رویہ معمولی مذہبی باتوں میں سرکار کبھی ممانعت نہیں کرتے جو رعایا مذہب مختلف رکھتے ہیں تو حکام اس جگہ کے اس طرح کا انتظام رکھتے ہیں کہ ایک گروہ دوسرے پر زیادتی نہ کرنے پاوے اور کسی مذہب کی رسمیات میں خلل نہ آوے اور فی الحقیقت حاکموں کو یہی بات چاہئے کہ سب

رعایا کو یکساں سمجھیں حکام تسلط اور حکمرانی میں تشبیہ بہ آکر رکھتے ہیں امور ات نصفت میں ان کو کسی کے مذہب سے کام نہیں خصوص ہمارے وقت کے حاکم کہ اسی سبب ان کو روز بروز ترقی اور زیادتی روز افزوں ہے۔ ان کے جو قوانین ہیں سب میں یہی بات پائی جاتی ہے حتیٰ کہ ان کے قوانین پر انصاف میں جہاں دیکھو یہ بات ہویدا ہے کہ امور ات عدالت میں ان کا اپنے مذہب والا اور مخالف مذہب کیا امیر کیا غریب سب مساوی ہیں۔ ایام محرم میں میں اکثر مختلف شہروں میں رہا دیکھا کہ مسلمانوں میں دو گروہ ہوتے ہیں ایک شیعہ ایک سنی اور بیشتر ان دونوں گروہ میں بیچ ان دنوں کے علم اور تعزیر اٹھنے پر قضیہ اور فساد پیش آتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ جس مذہب والے عدالت میں زیادہ نوکر ہوں گے اُس گروہ کو پشت گری اور حوصلہ فساد کا زیادہ ہوگا لیکن حکام کو ہمیشہ غور اور کوشش اسی میں دیکھے کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنے پاوے دونوں اپنی رسمیات بجالاویں اور انتظام دنگا و فساد مذہب حاکم کا چنانچہ اکثر جگہ میں یہ مفسدہ برپا ہوتے رہے اور ہوتے ہیں اور چونکہ سنی مذہب اکثر زیادہ ہیں اور عدالتوں میں بھی لوگ زیادہ نوکر ہیں تو انہوں نے بیشتر چاہا کہ شیعہ لوگ علم نہ اٹھاویں اور بہت طریقہ مفسدہ پردازی کے ظاہر کیے کہ جس سے حاکموں کے خیال میں یہ آوے کہ اس بات میں مفسدہ پیدا ہوتا ہے اس بات کو منع ہو جاوے کہ فساد نہ پیدا ہووے لیکن حاکموں نے ازراہ نصف کے یہی انصاف جانا اور کوشش کی انتظام میں کہ سب لوگ اپنے مذہب کے موافق عمل میں لاویں فوجی لوگ تعین ہوں مجسٹریٹ موجود رہے امتناع اور انتظام وقوع و دنگا فساد کا ہو لیکن امتناع کسی کی رسمیات کا نہ ہووے لیکن اس دفعہ میں خاص دہلی میں وارد ہوا یہاں کا حال میں نے برخلاف سب حکومتوں سرکاری کے دیکھا کہ یہاں سنی مذہب والے تو علم اٹھاتے ہیں اور شیعہ مذہبوں کو ممانعت ہے بلکہ میں نے اشتہار اس باب میں ممانعت کے دیکھے کہ جاری ہیں میں بہت متعجب ہوا اور یہاں کے لوگوں سے پوچھنا کیا ہر چند وہ قصہ بہت طویل ہے اس دفعہ بسبب عدم فرصت کے میں نہیں لکھ سکتا لیکن انجام کار یہ معلوم ہوا کہ ظہور اس بات کا حکام کی کم توجہی سے نہیں ہے بلکہ شہر کے لوگوں کی جہالت اور بے ہمتی سے ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس دفعہ اس خط کو درج اخبار کیجئے گا باقی حال پر چہ آئندہ میں جو یہاں رہا تو لکھوں گا اُس سے یہاں کے شیعہ مذہبوں کی دانائی اور علو ہمتی ظاہر ہوگی۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

ص 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

14 مارچ 1814 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے معہ امتداد ایام حرکات سببعہ (7) سیارہ اور کسوف آفتاب اور خسوف ماہ اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے ہر ایک موسم کی خاصیت آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اور ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا۔ بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے یعنی جو کہ پہلے سے درخواست کریں اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

احکام

لغٹ سی آر برون اسٹنٹ اول کسٹرن اضلاع ساگر کے نے بذریعہ سارنی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت ایک برس کی حاصل کی پہلی تاریخ دسمبر 40ء سنہ سے اور کپتان ڈبلیو مررے اسٹنٹ خورد بطور قائم مقام اسٹنٹ اول ہوئے اور مسٹر ڈنکن اسٹنٹ خورد ہوشنگ آباد بجائے اسٹنٹ خورد ساگر کے مقرر ہوئے۔ مسٹراے روس جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر میرٹھ کے نے رخصت سات مہینے کی بذریعہ سرٹیفکٹ ڈاکٹر کے 15 تاریخ ماہ آئندہ سے لی اور مسٹر ج میمرلی ڈپوٹی کلکٹر خاص بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے۔ مسٹری ارٹلوک جج اعظم گڑھ نے رخصت چند روز کی حاصل کر کے چارج اپنے آفس کا صدر امین اعلیٰ کو دیا۔ مسٹرا بیج ایف برکلی صدر الصدور بریلی نے بھی چند روز کی رخصت حاصل کی۔ مسٹرای ایچ سی منکسن صاحب بطور قائم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر بریلی کے ہوئے غلام محمد مصطفیٰ صدر امین جو پور بطور قائم مقام صدر امین اعلیٰ ہوئے جب کہ محمد یوسف حسین خاں ان کے عہدے پر آجاویں گے۔ مسٹرایف پی بلر مجسٹریٹ اور کلکٹر شاہ جہاں پور نے رخصت ایک مہینے کی حاصل کی۔ صاحب موصوف کو حکم ہوا کہ چارج اپنے عہدہ کا مسٹری بی تھورن مل صاحب کو دیں۔

خانہ جنگی فساد

سنا گیا کہ عشرہ محرم میں اس دفعہ پھر مراد آباد اور امر وہہ میں شیعہ اور سنی اور ہندو مسلمان کی لڑائی ہوئی اکثر لوگ مارے گئے [ص 1 کالم 2] اور اب تک فساد باقی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں ہمیشہ فساد رہتا ہے ہم بہت شکر کرتے ہیں یہاں کے اپنے صاحبان مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کا کہ اب کے باوجود اس کے کہ ایام عشرہ محرم بھی تھے اور ہولی کے دن بھی تھے لیکن ان کے حسن انتظام نے کچھ دن کا فساد کہیں نہیں ہوا امن و امان سے دن گذر گئے۔ سنا گیا کہ اکثر بہ ذات خود دونوں صاحب راتوں کو پھرتے رہے، تعزیر خانوں میں جاتے رہے عملگاہ پولیس پر بہت تاکید تھی رات دن کمر بندی رہی ایک کمپنی تلنگوں کی حسب معمول شہر میں رہی۔

حضور والا

چھٹی تاریخ ماہِ حال کو حضور انور بوقت صبح ہاتھی پر سوار ہو کر اور مرزا بلاتی اور مرزا فخر الدین کو خواضی میں بٹھلا کر مع جلوس سلطنت کے طرف درگاہِ خواجہ صاحب کے تشریف لے گئے شملک سلامی حسب دستور عمل میں آئی۔ حضور انور پہلے درگاہ سید حسن صاحب میں تشریف لے گئے اور بعد زیارت وہاں سے سوار ہو کر حویلی پالم میں پہنچ کر اور کچھ زر نقد درگاہ سلطان غازی پر نیاز کر کے اور پھر وہاں سے سوار ہو کر شرف اندوز زیارتِ روضہ منورہ حضرت قطب اقطاب کے ہوئے اور بعد زیارتِ روضہ موصوفہ اور قبور اولیا اور درویشوں کے تالابِ نو پر تشریف لے جا کر دوسو روپیہ نقد واسطے اُس کی تیاری کے مرحمت کئے۔ بعد ازاں موضع چھتر پور اور میدان گڑھی میں تشریف لے جا کر سیر شکار ملاحظہ کی اور ایک روز طرف گوڑ گاؤں کی واسطے سیر شکار کے تشریف لے گئے۔

خبر ہے کہ حضور انور بعد تقدیم رسوم عرس حضرت مولانا فخر الدین صاحب اور ممتاز محل بیگم صاحبہ مرحومہ کے بائیسویں تاریخ ماہِ حال تک رونقِ افروزہ قلعہ ہو گئے۔

اتجلی

پکتان انجلو صاحب بہادر کوٹھی رزیدنی میں تشریف رکھتے ہیں پکتان مادر صاحب نے جو کہ کابل سے تشریف لائے ہیں ملاقات کرتے میوہ ولایتی بھیجا ہوا حضرت شاہ شجاع الملک دام اقبالہ کا واسطے گورنر جنرل بہادر کے پہنچایا چنانچہ صاحب موصوف نے بیچ خدمت صاحب ممدوح کے روانہ کر دیا۔

مراد آباد

اخبار آگرہ حال خانہ جنگی مقام مذکور الصدر کا اس طرح ظاہر ہوا کہ ایام عشرہ محرم میں اب کی سال بھی باوجود کمال

ہوشیاری اور حسن انتظام صاحب مجسٹریٹ بہادر کے ہندو مسلمانوں میں لڑائی ہو پڑی، پانچ آدمی مارے گئے اور اکثر زخمی ہوئے۔

فیروز پور

[ص ۲۲ کالم ۱]

انسٹن لیس ڈین رجمنٹ 59 کے سرحد لاہور میں واسطے شکار کے گئے تھے سکھوں نے اُن پر حملہ کیا صاحب مذکور نے بہ موجب اُن کے امتناع کے شکار کرنے سے انکار کیا مگر پھر بھی گاؤں والوں نے اُن کا ڈیرہ خیمہ پھینک دیا اور پہرہ والوں نے جو ہمراہ صاحب مذکور کے تھے گاؤں والوں پر بندوقیں سرکیں تب تو سب دیہاتیوں نے اُن پر حملہ کیا اور قریب تھا کہ صاحب مذکور معہ پہرہ ہمراہی کے ان کے ہاتھ سے مارے جاتے کہ اتنے میں رئیس دہ آن پہنچا اور انہیں فہمائش کر کے رفع شرکروایا وگرنہ جان برہونا اُن کا سکھوں کے ہاتھ سے ناممکن تھا سواب فیروز پور میں یہ حکم ہو گیا ہے کہ کوئی انگریز یا اُن کا نوکر عملداری سکھ میں جا کر دنگہ فساد نہ کرے۔

سندھ

واضح ہو کہ مسٹر روس بل صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ نے بخیاں اس بات کے کہ قوم کچک وغیرہ براہ راستی اطاعت نہیں قبول کریں گی۔ لفٹنٹ برون صاحب اور اسٹنٹ پولیٹی کل اجنٹ کو اور کرنیل ولسن صاحب کو معہ کچھ سپاہ سوار پیادہ اور توپخانہ کے مقام سیلی پر جو کہ دادر سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے بھیجا تھا کرنیل ولسن صاحب نے بفر پہنچنے کے قلعہ پر حملہ کیا۔ تین گھنٹہ تک بہت لڑائی رہی آخر کار بعد بہت سے زود خورد کے کرنیل مذکور بہ مجبوری ہٹ آئے دو صاحب لفٹنٹ مارے گئے کرنیل مذکور کو گولی لگی اور وقوع زندگی کی نہیں ہے اور لفٹنٹ صاحب نے زخم کاری کھائی اور نو افسر اور سپاہی مارے گئے اور چالیس ملکہ وغیرہ سپاہ کے مقام باغ سے روانہ ہوا لیکن بروقت پہنچنے کے قلعہ کو خالی پایا اگرچہ اہل قلعہ بسبب گھبراہٹ کے بہت اسباب چھوڑ گئے تھے۔

ایران

ازروئے چٹھیات مقام قندھار کے ظاہر ہے کہ سپاہ شاہ ایران طرف ہرات کے بڑھتی آتی ہے اور یار محمد وزیر والی ہرات دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتا ہے اور اُن کے آنے سے راضی ہے چنانچہ میجر ناڈ صاحب بہادر بھاگ کے قندھار میں چلے آئے ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ درمیان یار محمد اور شاہ ایران کے یہ عہد و پیمان ہوئے ہیں کہ شاہ کا مران اور سرداران افغانستان سے موافقت کر کے حضرت ظل سبحانی شاہ شجاع الملک کو ریاست کابل سے پھر مایوس کریں اور صاحبان انگریز کو افغانستان سے نکال دیں۔

اور چٹھیات مقام مذکور مورخہ 18 تاریخ ماہ گذشتہ سے یہ واضح ہے کہ 16 تاریخ فروری کو یہ خبر بازاروں

میں قندھار کے مشہور ہوئی کہ یار محمد وزیر والی ہرات نے ہرات کو سپہرہ شاہ ایران کے کر دیا اور میجر ٹاڈ صاحب گرفتار ہو گئے۔ مگر 17 تاریخ ایک چٹھی سرکاری وہاں پہنچی اُس سے یہ ظاہر ہوا کہ ہرات [ص 2 کالم 2] کو بیشک یار محمد نے سپہرہ ایران کے کر دیا مگر میجر مذکور سلامت نکل آئے۔ خضر خان نام ایک شخص نے نزدیک قندھار کے سپاہ جمع کی ہے چنانچہ پانچویں رجمنٹ پیادوں کی کومعہ سواروں اور دو توپوں کے حکم تیار رہنے کا ہے کہ بفور صدور حکم اس طرف روانہ ہوں... خطوط مقام بخارا سے یہ حال ملال افزا واضح ہوا کہ کرنیل سٹورٹ صاحب بہ باعث متحمل ہونے تکالیف کے دیوانہ ہو گئے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب طامس مکلف صاحب بہادر کمشنر دہلی چٹھی تاریخ ماہ حال کو لدھیانہ سے طرف کوہ شملہ کی تشریف لے گئے امیر دوست محمد خان اپنی رضا اور رغبت سے ارادہ جانے کلکتہ کا رکھتے ہیں چنانچہ تیاری اسباب سفر کی درپیش ہے یقین کہ چند روز کے طرف گڑھ مکتیشر کی روانہ ہوں گے اور وہاں سے ازراہ دریا کلکتہ کو تشریف لے جاویں گے اور محمد افضل خاں فرزند کلکان امیر موصوف معہ تمام قبائل و عشائر کے لدھیانہ میں ہی رہیں گے کپتان نکلس صاحب بہادر جو کہ کابل سے لدھیانہ تک امیر موصوف کے ساتھ آئے تھے وہ بھی کلکتہ کو تشریف لے جاویں گے محمد حیدر خان بیٹا امیر کا جو کہ بمبئی میں تھا وہ بھی واسطے ملاقات خویش و اقربا کے طرف لدھیانہ کی آتا ہے... شاہ عباس کہ بھائیوں حضرت شاہ جم جاہ شاہ شجاع الملک میں سے ہے اور مدت سے لاہور میں رہتے تھے وہ لاہور سے کوچ کر کے داخل شہر پشاور ہوئے اور وہاں سے ارادہ جلال آباد کا رکھتے ہیں... مردمان خیبری قوم سنگو خیل کو ہمیشہ سے پیشہ اُن کا غارتگری ہے وہ لوگ مویشی مردمان قوم غلزی اور طرہ باز خاں حاکم لعل پور کی چرا لے گئے تھے چنانچہ خان مذکور نے کچھ سپاہ واسطے تنبیہ اُس گروہ کے بھیجی تھی مگر وہ لوگ زیادہ تر سرکش ہو گئے سو آخر کچھ سپاہ انگریزی اور ہندوستانی معہ سوار اور توپوں کے بسر کردگی کرنیل سیلٹن صاحب بہادر کے جلال آباد سے بھیجی گئی ہے تاکہ مقام مذکور میں پہنچ کر تنبیہ اُن سرکشوں کی قرار واقعی کرے۔

سپاہ انگریزی

دریافت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے واسطے انفصال مہمات پنجاب کے جمع ہونا پچیس ہزار آدمیوں کا مناسب تصور کیا ہے اور عنقریب احکام سرکاری واسطے اجتماع سپاہ کے جاری ہوں گے۔ لائن پلٹن متعینہ چھاؤنی کانپور کو واسطے روانگی فیروز پور کے حکم ہے اور حکومت سپاہ کی سرج ٹیک ول کو مرحمت ہوگی لیکن یہ نہیں سنا گیا کہ سپہ سالار کون سے صاحب ہوں گے اور اخبار سے یہ بھی ظاہر ہے کہ میجر جنرل علی صاحب کلکتہ سے آتے ہیں۔ واسطے خاص سرداری سپاہ کرنال کے اور اس سے ظاہر ہے کہ کلکتہ میں ادھر کی مہمات کا بہت تردد ہو رہا ہے۔

جہازِ دخانی جو کہ کیم مارچ کو کلکتہ سے الہ آباد کو روانہ ہوا اُس میں نرخِ غایت فی فٹ پانچ روپیہ بار کیا گیا یہ بہت زیادہ کرایہ ہے خصوصاً اس لیے یہ کشتی کم ایک مہینے سے نہیں پہنچتی.... اخبارِ بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ قومِ مری انگریزوں سے بنظرِ ناپایداری اُن کے عہد و پیمان کے صلح نہیں کرتی۔ بی بی گنجام والدہ نصیر خان کی یقین تھا کہ مقامِ لہری میں آویں گی اور یہ خیال کیا گیا ہے کہ نصیر خان اپنے تئیں کرنیل سٹیسی صاحب کے سپرد کرے گا جو کہ قلات میں ہیں۔ اخبارِ ہرکارہ سے واضح ہوتا ہے کہ دوسرے کارواں انگریزی میں سے جو کہ افغانستان کو روانہ ہوا ہے قریب ایک سو تیس اونٹوں کے پنجابیوں نے پیش از پہنچنے مقامِ امین آباد کے چرالیے اور اگرچہ اکثر سپاہیوں نے قومِ سکھ کے گستاخی کی لیکن اُن کے سردار بہت حسنِ اخلاق سے پیش آئے.....

..... اخبارِ مقامِ بارکپور سے واضح ہے کہ انسپس ڈلسن فورڈ صاحب رجمنٹ اکاون پیادگانِ ہندوستانی کے 22 تاریخِ ماہِ گذشتہ کو اپنے تئیں آپ طمنچہ مار کر مر گئے باعث اس کا نہیں معلوم ہوا لیکن ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحبِ موصوف نے کچھ سوچ کر ہی ایسا کام کیا ہوگا..... رپورٹ درباب سوداگری کے جو کہ بعضے کوشی والوں شہرِ لندن کے نے چھاپی ہے اُس سے ظاہر ہے کہ ایک قسم پارچہ ابریشم جو کہ حال میں ہندوستان سے لندن کو گیا تھا وہ ایسا بُرا تھا کہ اگر اُس سے بہتر کپڑا آئندہ کونہ بنے گا تو تجارت اس کی موقوف ہو جاوے گی اور اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں ہندوستان کو نقصانِ عظیم ہوگا... از روئے اخبارِ آگرہ کے دریافت ہوتا ہے کہ واسطے تیار کرنے ایک سند مدح اور شکر کے واسطے مینسل صاحب بہادر مجسٹریٹ آگرہ کے جو کہ وہاں سے رخصت ہوا چاہتے ہیں ایک محفل جمع ہوئی تھی کہتے ہیں کہ بندوبستِ پولس اور انتظامِ شہر کا صاحبِ ممدوح نے ایسا قرار واقعی کیا کہ بیشک قابلِ تعریف اور شکر کے ہے..... پلٹن 34 کو حکم ہوا ہے کہ آگرہ سے واسطے روانگیِ دہلی کے تیاری کریں اور یہاں کی دو پلٹنوں کو بھی حکم آیا ہے کہ واسطے کوچ کے تیار رہیں مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ پلٹن مذکورین کس سمت کو بھیجی جائیں گی۔ از روئے اخبارِ مندراس کے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبِ پولیٹی کل ایجنٹ بلگام نے مراجعت کی اس سبب کہ وہ نیپالیوں سے درستیِ معاملہ اور صلحِ بخوبی نہ کر سکے چنانچہ انگریزی اور ہندوستانی سپاہ واسطے ان سرداروں کے بھیجی گئی ہے... اخبارِ بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ بی بی گنجام مقامِ لہری میں پہنچ گئیں اور راس نیل صاحب سے ملاقات کی اور ملاقات سے بہت خوشنود ہوئیں اور واسطے روانگی کے تیار ہیں۔ نیل صاحب چند روز میں گنداپا کو روانہ ہوں گے اور وہاں سے دادر کو [ص 3 کالم 2] قومِ مری سے صلح ہوگئی مگر قوم کو جگ سرکش ہیں اور ادائے خراج سے انکار کرتے ہیں نیل صاحب نے انہیں پانچ روز کی مہلت دی ہے کہ یا تو اس عرصے میں خراج داخل کریں نہیں تو سپاہِ بھیجی جاوے گی.... ایک خط مورخہ 24 جنوری موصولہ ایران سے ظاہر ہے کہ شیخ نصیر موروثی

صوبہ دار بوشہر کا جو کہ سنہ 1839 میں حکومت بوشہر سے معزول کیا گیا تھا اُس نے دوبارہ حکومتِ مقام مذکور کو حاصل کر لیا اس میں شک نہیں کہ چند روز میں فتنہ عظیم ملک ایران میں واقع ہوگا کیونکہ علی شاہ شاہزادہ دعویٰ تخت کا کرتا ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سپاہِ روس ایرانیوں کی اعانت کر لے گی۔

لکھنؤ

اخبارِ آگرہ سے واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں بہ باعث نہ خبر پہنچنے ظلم ارکانِ سلطنت کے بیچ سمع ہمایوں سلطانی کے رعایا بہت تکلیف پاتی ہے اور کوئی مظلوم اپنی داد فریاد کو نہیں پہنچتا بازار اخذ و جر زرا کا بہت گرم ہے اور بہت بے انتظامی ہو رہی ہے مصداق اس کا یہ ہے کہ 16 تاریخ ماہ گذشتہ کو کوتوالِ شہر مذکور نے کہ خسر نواب شرف الدولہ نایب وزیر سلطانی کے ہیں ایک دوکاندار نامی اور اشرف کو گرفتار کیا اور اُس پر یہ تہمت رکھی کہ اس نے چوری کا اسباب خریدا ہے مگر درحقیقت مطلب اخذ زر سے تھا قصہ جب کہ دوکاندار کو کشاں کشاں چبوترہ کوتوالی میں لے گئے تو پہلے تو اُسے کوڑے مارنے شروع کیے بعد ازاں طرح طرح کی اذیت پہنچا کے اُسے بے عزت کیا یہ حال دیکھ کر اور دوکاندار قریب تین سو آدمیوں کے جمع ہو کر محلِ سلطانی میں گئے اور ظلم سے کوتوال کے استغاثہ کیا۔ شاہِ جم جاہ نے جب شور و غوغا فریادیوں کا سن کر حال پوچھا تو حاضرین نے جو کہ نواب شرف الدولہ موصوف کی طرف سے ہر وقت مصلحتاً کھڑے رہتے ہیں عرض کی کہ اہل ہنود باعث قریب ایامِ ہولی کے اپنے رسوم بجالاتے ہیں یہ اُس کا غل ہے۔ اور وزیر اور نائب وزیر نے بجائے فریادری اُن لوگوں پر پہرہ تعین کیے چارنا چار اہل حرفہ اور شرفائے شہر نے اپنی جان و مال کی طرف سے خوفناک ہو کر ریڈنسی میں فریاد کی اور شام تک واسطے رہائی اُس بے گناہ دوکاندار کے ٹھہرے رہے قصہ اہلی سلطنت نے ایسی ایسی تدبیریں جیسے کہ اوپر بیان کی گئیں واسطے نہ واقف ہونے والی اودھ کے حال رعایا سے کر رکھی ہیں یہ حال خاص دار الخلافہ کی رعایا کا سنا جاتا ہے حال رعایا بیرونجات کا اسی سے تصور کیا چاہیے کہ عاملوں کے ہاتھ سے وہ کیا کیا ستم اور تکلیف نہ اٹھاتے ہوں گے۔

آگرہ

واضح ہوتا ہے کہ بعد انقضائے ایامِ ہولی کے مہاراجہ عالی جاہ والی بھرت پور بتقریب ملاقات صاحب والا مناقب لکھنؤ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے آگرہ میں تشریف لے جاویں گے اور ایک ہفتہ قیام کر کے مراجعت کریں گے۔

اودے پور

[ص 4 کالم 1]

ایک شخص سردار ان قوم بہیل میں سے ملک مقبوضہ رانائے مقام مذکور پر دستِ غارت دراز کرتا تھا سپاہ رانا صاحب کی نے مدت دراز تک بیچ تنبیہ اُن مفسدوں کے جنگل اور بیاباں میں بہت زحمت کھینچی مگر تدارک مفسدوں کا نہ بن

پڑا کیونکہ جب سپاہ اُن کا تعاقب کرتی تھی تو وہ لوگ گھاٹیوں میں پہاڑوں کی چلے جاتے تھے اور جب کہ سپاہ پھر اپنی جگہ پر چلی آتی تو وہ پہاڑوں سے نکل کے لوٹنا شروع کرتے تھے۔ آخر کار بموجب استدعائے والی اودے پور کے وہاں کی صاحب رزیدنٹ نے کچھ سپاہ واسطے کمک سپاہ رانا صاحب کے بھیجی چنانچہ افسران سپاہ انگریز کی کوشش سے دشمنوں کو شکستیں متواتر ہوئیں اور اپنے ملجا واداسے ویران اور پریشان ہو کر اکثروں نے تو اطاعت قبول کی اور بعضے گرفتار ہو کر مکافاتِ اعمال کو پہنچے مگر اب تک بہیلان صحرائیں کا استیصال بخوبی عمل نہیں آیا ہے کونکہ ابھی بہت سے سردار قوم مذکور میں سے دشت و بیابان میں سکونت رکھتے ہیں اور وقت بے وقت مسافروں کے مال پر دست درازی کرتے ہیں لیکن یقین ہے کہ عنقریب بندوبست اُس نواح کا بخوبی صورت پکڑے گا۔

حیدرآباد

نواب آصف جاہ بہادر نے دربارِ عام میں اجلاس فرمایا ارکانِ دولت باریاب مجرا ہوئے عرض ہوئی کہ زرِ معاملہ نواب سیف جنگ بہادر کا پہنچا ارشاد ہوا کہ حوالہ راجہ شہجو پرشاد کے کریں دوسرے روز سواری نواب ممدوح کی طرف تہنیت نہ کر کے رونق افروز ہوئی۔ اثناءِ راہ میں راجہ راگورام اور مشیر الدین خان اور سردار علی خان نے نذریں گزرائیں اور وقت پہنچنے مقام مذکور کے زمینداروں اور پٹواریوں نے نذریں دیں نواب ممدوح نے تین پہر وہاں قیام اور سیر کر کے وقت سہ پہر طرف دولت سرا کی مراجعت کی۔ دوسرے روز نواب بدرالدین خان اور نواب معظم الدولہ کو خواصی میں شرف امتیاز مرحمت کر کے واسطے سیر کوہ کے تشریف لے گئے اشارہ میں حسن علی خان اور ذوالفقار الدولہ اور اعظام الملک بیٹے نواب شمس الامرا بہادر کے نذریں دے کر فایز ملازمت ہوئے۔ نواب ممدوح الصدر بعد ملاحظہ رقص اور استماع سرود طوائف کے رونق افروز محل سرا ہوئے۔

بہاول پور

سنا جاتا ہے کہ اس برس بسبب قلت بارش بارانِ رحمت الہی کے وہاں غلہ بہت گراں ہو گیا ہے رعایا بھوکی مرتی ہے نواب رکن الدولہ بہاول خاں رئیس مقام مذکور کا کہ مردِ بامروت اور نخی ہے وہ تباہی حالِ خلائق پر رحم کر کے ہنود کو گیہوں اور مسلمانوں کو طعام پختہ تقسیم کرواتا ہے کہتے ہیں کہ بہ باعث امساک باران کے غلہ اس قدر مہنگا ہو گیا تھا کہ اگر نواب ممدوح اُن کی خبر گیری نہ کرتے تو رعایا ہلاک ہو جاتی۔

خط

[ص 4 کالم 2]

صاحب سپرینڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہ

سنا جاتا ہے کہ انتظام مدرسہ دہلی کا نسبت سابق کے اب نئی طرح پر ہوا ایک مدرسہ شیعہ مذہب اور ایک سنی مذہب

ہر ایک بدر ماہ ایک سو روپیہ کے مقرر ہوگا اور قریب قریب چھ مدرس کے بقدر احتیاج رہیں گے در ماہ اُن کا مختلف ہوگا چالیس سے اسی تک۔ طلبہ تنخواہ نہیں پاویں گے الا اٹھائیس طالب علم بنام نہاد اسکالر سرکاری اور چھ اسکالر بنام اعتماد الدولہ بہادر مرحوم کے رہیں گے تنخواہ ان کی دس سو روپیہ چالیس تک در حالت ظہور تکمیل علوم معبودہ کے ہوگی۔ اور تقرر مدرسین کا اوپر رائے طامن صاحب سکریٹری گورنمنٹ آگرہ کے ہے نہیں بالکل اختیار ہے اور ایک چھٹی جنرل کمیٹی کی اس مضمون کی بھی ہے کہ کوئی آدمی نہیں تعلیم پاوے گا مدرسہ میں مگر اُس کے وارث حق تعلیم اُس کا ادا کریں گے۔ مشہور ہے کہ اس انتظام پر کوئی شخص اہل شاہجہاں آباد سیکھنے کا قصد نہیں کرنے کا چند وجوہات سے ادنیٰ ایک وجہ تو یہ ہے کہ بے عزمی اور بے قصدی ان کی شہرہ آفاق ہے ان کا فہم اور خیال کب اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ مفاد آئندہ پر ہرج اور خرچ بالفعل کو گوارا کریں سو مفاد آئندہ بھی موہوم اور فی الحقیقت قطع نظر ان کی بے عزمی کے اور کوئی عقیل بھی اس ملک کا اپنے لڑکوں کو مدرسہ میں بھیجنا نہیں قبول کرے گا کس واسطے کہ جب تنخواہ کچھ نہ ملی اور بلکہ الٹا کچھ دینا پڑے گا تو مدرسہ سرکاری میں بھیجنا جہاں سو طرح کی قیدیں ہیں کیا فائدہ وہ لوگ شہر میں مطلق العنان جہاں چاہیں جس وقت چاہیں کتاب علم کر سکتے ہیں شہر میں مفت پڑھانے والے بھی بہت ہیں اور جو لوگ متمول ہیں وہ در ماہ دے کر معلم کو اپنے گھر رکھ سکتے ہیں جو ان کے پاس خود حاضر رہے تا بعداری کرے پھر اُن کو کیا ضرورت ہے جو مدرسہ میں مولوی صاحب کی تا بعداری کریں قیود اور قواعد معینہ سرکاری کے مقید رہیں اور بجز تحصیل علم کے جو اس سے بہتر طرح سے اپنے طور پر اپنے گھر میں حصول کر سکتے ہیں کوئی دوسرا فائدہ مرتب نہیں۔ ہاں اگر یہی بات ہے تو صاحبان کمیٹی صاحبان اصلاخ کو اس بات پر معبود کریں کہ واسطے طلبہ مدرسہ اُس علاقہ کے کسی اور کو نو کر نہ رکھیں بلکہ جو شخص مدرسہ کا استعداد پیدا کرے وہی محکموں میں نو کر ہوا کرے تو اس میں شک نہیں کہ لوگ بخوشی تنخواہیں اپنے پاس سے دینا قبول کریں گے اور مدرسہ کی بہت ترقی اور لوگوں کی بھی بہت بہبودی متصور ہوگی لیکن اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شہر والے غریب غربا متلاشیوں کی حق تلفی ہوا نہوں نے کیا تصور کیا کہ اپنے طور پر تحصیل کریں اور مادہ علمی پیدا کریں لیکن اس قصد سے نو کری نہ پاویں کہ مدرسہ سرکاری میں نہیں سیکھے۔ اور جو لوگ مفلس محض ہیں اور طاقت اوقات گذاری کی نہیں رکھتے اُن کی اطفال تو بیک تباہ ہونگی یعنی وہ یونہی خود روٹی کو محتاج ہیں۔ مدرسہ میں کیونکر کچھ دے سکیں گے وہ یقینی یا مزدوری کا پیشہ کریں گے یا بد معاشی سیکھیں گے اس میں شک نہیں کہ صد ہا لوگ غریب الوطن شہر ہائے دوردراز سے اسی امید پر مدرسہ میں سیکھنے آتے تھے کہ روٹی سے خاطر جمع رہیں گے تحصیل علوم بخوبی کریں گے اب بے شبہ اس انتظام سے یہ فائدہ عام مسدود ہو جاوے گا اور بہت وجوہات کثیرہ میں کہ ان کے لکھنے سے طوالت متصور اس لیے میں نے قلم کو تھام لیا۔ فقط الراقم۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21 مارچ 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

واضح ہو کہ ایک ہندی پتر یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے کہ ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتداد ایام حرکات سببہ سیارہ اور کسوف و خسوف اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے اور ہر ایک موسم کی خاصیت آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اوپر ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ 30 / ماہ نومبر 1840 نواب گورنر جنرل بہادر کے احکام کا منتخب مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں لے جس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ میں 30 / ماہ نومبر 1940 کو اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے۔ قانون مفصلہ ذیل مورخہ 3 / جون 1839 کا مسودہ دوسری دفعہ پڑھا گیا جو ماہ مذکور کی 8 تاریخ کو کلکتہ کے گزٹ میں اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ کی وراثت کے بزور و تعدی قبضہ کرنے سے محفوظ رکھنے کے واسطے اشہار کیا گیا۔ حکم نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلہ ذیل جس کی اصلاح ہوئی اطلاع عام کے واسطے از سر نو اشتہار کیا جاوے قانون اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ کی وراثت کے باب میں بزور و تعدی قبضہ کرنے سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ قانون ہے۔

1- از بسکہ متوفی کی اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ پر ہبہ یا حقیقت وراثت کے طور پر دعویٰ باطلہ کرنے کی جہت سے اکثر تخلل واقع ہوتے ہیں اول یہ کہ مقدمات مذکورہ میں اشیائے منقولہ کی اصل ماہیت کو معلوم کرنا بہت دشوار ہے دوسرے اشیائے منقولہ کو اور غیر منقولہ کی منفعت کو بھی بیجا تخصیص کرنے کے لیے اکثر قابو پڑتا

ہے۔ تیسرے جب مقدمات سرسری ایذا رسانی کے لیے بہت دور دراز کشیدہ ہوتے ہیں تو اکثر توقف ہوتا ہے وجوہات مع اس کے کہ جب وارث بے دخل کیے جاتے ہیں اور اپنی حقیقت کا دعویٰ کرنے کے باب میں بمقدور ہیں اشیائے مذکورہ پر ازراہ تعدی یا فریب کے مداخلت کرنے کے واسطے اکثر مقتضی ہوتے ہیں چونکہ موجبات مذکورہ بالا کے رو سے قابض حال کی وراثت کا قبضہ حقیقت کے دعوے کے لیے جیسا کہ صاحب حج کا فیصلہ جو مقدمات سرسری میں متخاممین کی سماعت کے بعد ہوتا ہے ایسا دلیل کافی نہیں اگرچہ فیصلہ مذکور اس قدر کامل نہیں کہ [ص 1 کالم 2] اس فریق کو جو بے دخل کیا گیا لبری مقدمہ رو بکار کرنے کا مانع ہو اور چونکہ سرسری مقدمہ مذکور اگرچہ اکثر ان مفویات کو جو وراثت پر زور تعدی سے قبضہ کرنے میں ہوتی ہیں رفع کر سکے گا لیکن اس سب کو جلد رفع کرنے کے واسطے خصوصاً جو اشیائے منقولہ کے باب میں ہوتی ہیں لاعلاجی ہے اور از بسکہ سرسری مقدمہ کے فیصلہ ہونے کے بیشتر اشیائے مذکورہ بالا کی محافظت کرنے کے لیے جب کہ نقصان یا خوف کا موجب ہو اور جہاں یہ انتظام منتظم کی رائے میں بہتر ہو ایک محافظ اشیاء مقرر کرے اور از بسکہ محافظ اشیاء کے مقرر کرنے یا سرسری مقدمہ کی رو سے محال کی وراثت میں تعرض لاحق ہونے سے بہت خلل واقع ہوگا بشرطیکہ ان امورات کے بجالانے کے لیے کچھ وجوہات قوی واضح ہوویں اور کہ ایسے ایسے امور کی متخاممین آپ خود یا کسی کی معرفت سے درخواست کریں اور دلائل قوی لاویں کہ اگر سرسری مقدمہ سپرد ہووے تو ان کا بڑا نقصان ہوگا لہذا حکم ہے کہ اکثر کوئی شخص متوفی کی کل اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ یا اس کے جز پر وراثت کھا رو سے دعوے کرے اور اس پر دخیل نہ ہو تو اس کو اختیار ہے کہ اشیائے مذکورہ کے بابت اسی ضلع کے صاحب حج سے جہاں کہ اشیاء مذکورہ ہوں خواہ کوئی اور دخیل ہو چکا ہے خواہ کسی سے مزاحمت کا خوف ہے استمداد کرے۔

2- اور حکم ہے کہ جس امر میں کسی نابالغ نالایق یا غیر حاضر شخص کی اشیائے مذکورہ میں وراثت کی رو سے حقیقت پائی جاوے اور وہ اس سے بے دخل ہو تو اس کے مختار کار یا رشتہ دار یا دوستدار یا کورٹ آف وارڈس کو جو مقدمات مذکورہ سے متعلق ہوں روا ہوگا کہ اس کی امداد کے لیے مذکورہ بالا کی طرح پر درخواست کریں۔

3- حکم ہے کہ درخواست مذکورہ جس صاحب حج کے حضور میں کی جاوے تو صاحب موصوف اول دادخواہ کے اظہار اور ان گواہوں اور دستاویزوں کے رو سے جو اس کے اختیار میں ہوں دریافت کرے کہ آیا اس امر میں دلائل قویہ سے اعتماد ہو سکتا ہے کہ دخیل حال خلاف قانون دخل رکھتا ہے اور کہ اہل درخواست یا وہ شخص جس کے واسطے اہل درخواست عرض کرتا ہے فی الواقع حقدار ہے اور کہ درخواست مذکورہ لاریب و بلا فریب کی گئی ہے کہ نہیں۔

4- اور حکم ہے کہ جس حالت میں صاحب حج کو دلائل قویہ سے اطمینان کلی ہو تو دخیل کو طلب کر سکے گا اور اس

بات کا کہ اشیاے مذکورہ پر کوئی ذخیل نہیں یا دخل میں تنازع ہے اشتہار دیوے گا اور اشتہار کے بعد جب ایک وقت معقول گذر جاوے تو صاحب موصوف سرسری کی رو سے دخل کی حقیقت کو ثابت کر کے اُس کے موافق دخل کروادے گا مگر یہ سرسری مقدمہ لبردار مقدمہ رو بکار کرنے سے جیسے کہ آگے تصریح ہوگی مزاحمت نہ کر سکے گا بشرطیکہ صاحب حج کسی اور ذخیل کے [ص 2 کالم 1] طلب کرنے کے باب میں تحقیقات مناسبہ عمل میں لایا ہو یا نہیں ایک عہدہ دار کے مقرر کرنے کا اختیار ہو جو فوراً طلب کرنے پر اشیاے مذکورہ کی فہرست لکھے اور سرسری یا کسی اور طرح سے اس کی حفاظت کر رکھے۔

5- حکم ہے کہ اگر درخواست یا تجویز مرقومہ بالا کی رو سے واضح ہووے کہ سرسری مقدمہ فیصلہ ہونے کے پیشتر اشیاے مذکورہ کے تلف ہونے یا نقصان پانے کا خطرہ ہے اور کہ اس فریق کو جو بے دخل ہوا ہے بشرطیکہ فی الحقیقت وراثت کی رو سے وہ حقدار ہے صاف منفعت ہووے اور کہ ذخیل حال سے ضامنی لینے میں دیر لگے یا ضامنی مذکور غیر معتبر ہووے جس سے فریق بے دخل کو بشرطیکہ وہ اصل مالک ہو مضرت پہنچنے کا خوف ہو تب صاحب حج کو روا ہے کہ بحسب ذکر آئندہ کے ایک یا کئی محافظ اشیا مقرر کرے جن کی حکومت محافظت کے باب میں اپنی اپنی سند کی میعاد مندرجہ کے موافق جاری رہے گی مگر سرسری مقدمہ فیصلہ اور ثبوت ہونے یا فیصلہ مذکور کی رو سے دخل دلوانے کے بعد اُن کو کسی طرح کا اختیار نہ ہوگا۔ بشرطیکہ اراضی کے باب میں حج صاحب کلکٹر صاحب کو یا اُس کے عہدہ دار کو محافظانہ اشیا کا اختیار دے سکے گا اور کہ ہر ایک اشیا کے واسطے محافظ کے تقرر عہدہ کا اشتہار کیا جائے گا۔

6- اور حکم ہے کہ حج صاحب خواہ عموماً اشیاے مذکورہ پر محافظ اشیا کو قابض ہونے کا خواہ جب تک ذخیل ضامنی نہ دے وے یا اشیاے مذکورہ کی فہرست تیار نہ ہووے یا کسی اور طور پر جس میں ذخیل حال سے اشیاے مذکورہ کو ضرر لاحق نہ ہووے اختیار دے سکتا ہے لیکن اس شرط پر کہ صاحب حج اپنی تجویز شائستہ کے رو سے ذخیل کا دخل اشیاے مذکورہ پر ضمانت لیے پر بھی رہنے دے چاہے نہ رہنے دے اور جب تک ذخیل رہے گا صاحب مذکور اشیاے مذکورہ کی فہرست یا دست آویز اور مال اسباب کی محافظت کے باب میں جو حکم دے وے اُس کی متابعت کرے گا۔

7- حکم ہے کہ اُس کے عہدہ ملفوضہ کو بددیانت انجام دینے اور اشیاے مذکورہ کا محاسبہ جیسا کہ آگے تصریح ہوگا خاطر خواہ لینے کے لیے صاحب حج محافظ مسطور سے ضمانت لے گا اور جو محنتانہ مناسب سمجھے اس کو اشیاے مذکورہ سے لینے کا حکم دے گا لیکن کسی طرح سے اشیاے منقولہ کی مالیت اور غیر منقولہ کی سالیانہ کے ما حاصل پر پانچ روپیہ سینکڑا سے زیادہ نہ ہوگا اور جو باقی روپیہ محافظ مسطور نے حاصل کیا وہ عدالت میں داخل کرے گا اور ان لوگوں کی منفعت کے لیے جن کے سرسری مقدمہ کی رو سے حقیقت ثابت ہوگی محاصل مذکور سے

سرکاری نوٹ خریدے جائیں گے بشرطیکہ محافظِ اشیاء سے جلد ضمانت لی جاوے بلکہ جہاں تک ممکن ہووے جو امور کہ آئندہ واقع ہوں ان کی بابت بھی لیکن ضمانت کا توقف صاحبِ حج کو محافظِ مذکور کے فوراً اس کے عہدہ پر مقرر کرنے کا نہ ہوگا۔

8- اور حکم ہے کہ ذیل کو طلب کرنے اور محافظِ اشیاء کو مقرر کرنے اور عہدہ مذکور پر اشخاص کو تعین کرنے کے بابت حج صاحب کلکٹر سے رپورٹ طلب کرے گا اور کلکٹر رپورٹ مذکورہ ارسال کرے گا لیکن عندالضرورت حج صاحبِ اول ہی بدون رپورٹ [ص 2 کالم 2] مذکورہ کے اجرائے کار کرے گا اور رپورٹ مذکورہ کا محتاج نہ رہے گا مگر جو صاحبِ موصوف رپورٹ مرقومہ کی رو سے برخلاف کسی اور طور پر کرے تو فوراً اپنی وجوہات کی کیفیت لکھ کر صدر دیوانی عدالت میں بھیجے گا اور جو وجوہات مرقومہ سے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کی طمانیت خاطر نہ ہو تو صاحبِ حج کو صاحب کلکٹر ہی کی رپورٹ کے موافق کام کرنے کا حکم دیں گے۔

9- حکم ہے کہ مقدمات کی ارجاع یا جوابدہی کے بابت محافظِ اشیاء حج صاحب کے جمیع احکام کے مطابق عمل کرے گا اور اشیائے مذکورہ کے مقدمات کے ارجاع یا جوابدہی محافظِ اشیاء کے نام سے ہوگی بشرطیکہ اشیائے مذکورہ کا مقدمہ محافظِ اشیاء کے مقرر کرنے والے صاحبِ حج کی سماعت کے لائق ہو اس ضلع اور شہر کی عدالت جو صاحبِ موصوف سے نزدیک ہو مقدمہ مذکور کے فیصلہ کی لیاقت رکھے گی۔

10- اور حکم ہے کہ جب تک اشیائے مذکورہ کو محافظِ اشیاء کے سپرد نہ کریں حج صاحب کو روا ہوگا کہ طرفین کی جو اس سے سروکار رکھتے ہیں حقیقت اور حقیقت سراسری تجویز پر جو اخراجات اپنی تجویز میں مناسب جانے گا سو دلوادے گا اور اپنی مرضی کے موافق انہوں سے اس طرح کی ضمانت لے گا کہ فریقین میں سے جو شخص سراسری مقدمہ کے فیصلہ ہونے پر مستحق نہ ٹھہرے گا سو روپیہ مذکور مع سود ادا کرے گا۔

11- حکم ہے کہ محافظِ اشیاء ماہواری حساب کا منتخب داخل کرے اور ہر سہ ماہی پر اگر شہی مذکورہ اس کی تحویل میں یہاں تک رہے اور جس وقت اشیاء مذکورہ کا قبضہ چھوڑے اس وقت بھی حج صاحب کی اطمینان کے واسطے اپنے انتظام کی مفصل کیفیت داخل دفتر کرے۔

12- حکم ہے کہ جب کسی ضلع کا صاحبِ حج کوئی محافظِ اشیاء مقرر کر کے متوفی کی شے کل کا اختیار دے دے گا تب پریسی ڈنسی مذکور کے اور کسی ضلع کا صاحبِ حج دوسرا محافظِ اشیاء مقرر نہ کر سکے گا لیکن در صورت یہ کہ متوفی کی منجملہ اشیاء کے کسی جز پر محافظ مقرر ہوا ہو تو شے مذکورہ کے باقی کے بابت اسی پریسی ڈنسی میں کسی اور محافظِ اشیاء کے مقرر ہونے کی ممانعت نہ ہوگی بشرطیکہ جس اشیاء کے بابت از روئے قانون ہذا کے کسی صاحبِ حج کے حضور میں سراسری مقدمہ دائر ہو اس کے بابت کسی دوسرے صاحبِ حج کو محافظِ اشیاء سراسری مقدمہ سننے کا اختیار نہ ہوگا اور علاوہ اس سے اگر ایک شے کے کتنے ہی حصوں کے بابت دو یا زیادہ محافظِ اشیاء کئی

صاحبانِ حج سے مقرر کیے جاویں تو صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کو اختیار ہے کہ کل اشیا پر ایک محافظ مقرر کرنے کے واسطے ایسی تجویز کریں جسے اپنے عندیہ میں مناسب سمجھیں۔

13- حکم ہے کہ مالکِ متوفی کی اشیا پر جو حقیقتِ وراثت کا دعویٰ دار ہو وہ اگر اُس کی وفات کے بعد چھ مہینے کے اندر صاحبِ حج کو عرضی نہ گزارنے تو اُس کی سماعت اس قانون کی رو سے نہ ہوگی۔

14- اور حکم ہے کہ قانون ہذا کسی بندوبست یا اُن مقدمات کا جن کی بابت مالکِ متوفی نے نابالغی یا اُس کے سوا اور کسی طرح سے اپنے فوت ہونے کے بعد اپنی اشیا کے دخل کی بابت احکامِ شرعی کے موافق وصیت کی ہو مغل نہ ہوگا بلکہ اُسے ہر ایک حالت میں [ص 3 کالم 1] جس وقت اُس صاحبِ حج کو جس کے علاقہ میں متوفی کی اشیا ہے وصیت مذکور کے وقوع میں اطمینان ہے۔ اُسی وقت اُس پر عمل کر کے قانون ہذا کی رو سے اُس شخص کو جس کا نام اُس میں مندرج ہے اگر اُس کے لیے درخواست ہے محافظِ اشیا مقرر کرے۔

15- حکم ہے کہ قانون ہذا کسی امر میں اس نیت سے اجراء نہ ہوگا کہ کسی پریسی ڈنسی کی کورٹ آف وارڈس کے قبضہ میں ہرج ڈالے اور جس صورت میں کہ نابالغ یا اور کوئی نالائق جس کی اشیا کورٹ آف وارڈس سے متعلق ہو یا اور کسی کے واسطے قانون ہذا کی رو سے درخواست ہوئی ہے صاحبِ حج کو اگر ذخیل کے طلب کرنے کا یا محافظِ اشیا کے مقرر کرنے کا قصد ہو تو کورٹ آف وارڈس کو مذکورہ بالا کی طرح بدون ضامنی لینے کے محافظ قرار دے دے اور جو نابالغ یا اور کوئی نالائق شخص سرسری مقدمہ کے فیصلہ ہونے پر مستحق ٹھہرے تو اُس کا قبضہ کورٹ آف وارڈس کو سونپا جائے گا۔

16- اور حکم ہے کہ قانون ہذا کا کوئی حکم لبرری مقدمہ دائر کرنے کے لیے خواہ اس فریق سے جس کی درخواست ذخیل کے طلب کرنے کے پیشتر یا پیچھے نامنظور ہوئی ہو یا اس فریق سے جو اس قانون کی رو سے بے دخل کیا گیا ہو مزاحمت نہ پہنچا دے گا۔

17- حکم ہے کہ اس قانون کی رو سے جو فیصلہ سرسری مقدمہ میں حج صاحب نے کیا اس کا نتیجہ ذخیلِ حقیقی ٹھہرانے کے سوا اور کچھ نہ ہوگا بلکہ فیصلہ مذکور اس باب میں کافی ہوگا اور آئندہ اس کا اپیل اور نہ اس کے نظر ثانی کے لیے کوئی حکم صادر ہو فقط۔ حکم ہوا کہ مسودہ جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور کی بابت ممالک ہند کی لے جس لیٹیو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہ مارچ سے پہلے دن کے بعد دوسری بار غور فرمائی جاوے۔

میرٹھ

از روئے مضمون ایک خط کے حال مفصل بلوہ اور فساد مقام مذکور کا اس طرح ظاہر ہوا کہ حسب دستور دو روز بعد ہولی

کے سورج کنڈ پر میلہ ہوا۔ ایک تلنگہ نے چھاؤنی کی ایک طوائف کے اوپر زیادتی کی اور دنکا فساد کیا۔ کوتوال شہر نے ممانعت کی وہ ہرگز خیال میں نہ لایا آخر کوتوال نے اُسے گرفتار کروایا اس میں کسی عہدہ دار چھاؤنی نے اور تلنگوں کو جو کہ موجود تھے لعنت ملامت کی اور کہا کہ جائے افسوس ہے کہ تمہارے سپاہی کو کوتوال شہر گرفتار کر کے لے جاوے بغور سننے اس بات کے تمام تلنگوں نے جمع ہو کے کوتوال وغیرہ عملہ پولیس پر خشت اندازی کی اور اکثروں کو ملازمان پولیس میں سے مجروح کیا اور تلنگہ کو چھڑالے گئے اور کوتوال فی الجملہ زخمی ہوا مگر باوجود بھاگ جانے تمام تماشاویوں کے آپ جگہ سے نہ ہٹا اور اپنے آدمیوں کو دست درازی سے ممانعت کرتا رہا اس حیسب وہیں میں بہت اسباب دوکانداروں کا برباد ہو گیا آخر کار نوبت بشمشیر پینچی اکثر تماشاوی لوگ زخمی ہوئے اور کوتوال حربہ ہائے بہ شمشیر وغیرہ کو تلنگوں کے اپنی سپر پر لیتا رہا اس اثناء میں چند صاحب لوگ آن پہنچے تلنگے انہیں دیکھ کے بھاگ گئے تب کوتوال پیادہ ہو کر گرفتاری مفسدوں میں مصروف ہوا اور نو آدمیوں کو گرفتار کیا اُن میں ایک تلنگہ اور آٹھ ترک سوار تھے الغرض انہیں کوتوالی میں لے جا کر ٹرب میں رکھا وہ رات تو بخیر گذری دوسرے دن حسب ضابطہ بہ گواہی رؤسائے شہران کا چالان بیچ خدمت صاحب مجسٹریٹ کے کیا [ص 3 کالم 2] صاحب موصوف نے بعد ترتیب اور ملاحظہ مثل کے انحصار حکم اخیر دوسرے روز پر رکھا تھا کہ دسویں تاریخ مارچ کو چار گھری رات گئے پانسو تلنگے ملازم پلٹن مع سازو (کذا) تلواریں علم کیے ہوئے شہر میں آئے اور جو سامنے آئے اُسے قتل کیا اور اسی ہنگامہ میں دکانیں لٹ گئیں بعد ازاں کوتوالی میں گئے اور دفتر میں آگ لگادی اور اکثر کو اغذ کو پھاڑ ڈالا اور تمام مکانات متعلقہ کوتوالی کو خراب کرنے اور جلا دینے سے خالی نہ چھوڑا اور کوتوال اُس وقت کوتوالی میں نہ تھے اور ملازمین پولیس تاب مقابلہ نہ لاکر بھاگ گئے ہنوز تلنگے شہر میں ہی تھے کہ ترک سوار بھی اُن کی مدد کو آ پہنچے اور زبردستی دروازہ شہر کے کھول کے اندر گھس گئے اور برقد ازاں کبوہ دروازہ کو قتل کیا اور اکثر دکانیں لٹ گئیں قریب تیس ہزار روپیہ کے نقصان دکانداروں کا ہو گیا اور قریب ساٹھ آدمیوں کے زخمی اور پانچ آدمی قتل ہوئے اور اکثروں کی زخموں میں سے توقع زیست کی نہیں ہے الغرض صاحب مجسٹریٹ علی الصباح کوتوالی میں گئے اور تمام حال آتشزدگی وغیرہ کا ملاحظہ فرما کر مع صاحب کمشنر جنرل صاحب کے پاس گئے اور کچھ گفتگور ہی پھر پلٹن اور رسالہ نے جیل خانہ کا محاصرہ کیا اور سوال رہائی اپنے آدمیوں کا کیا آخر بعد بہت سی رودکد کے بحسب صلاح کمشنر صاحب کے انہیں رہائی ہوئی کہتے ہیں کہ اگر انہیں رہائی نہ دیتے تو بہت فساد برپا ہوتا مگر صاحب مجسٹریٹ انتظام شہر سے دستبردار ہوئے اور شہر میں انتظام بطور سپاہ کے رہا اور جا بجا حفاظت کے لیے پہرے بیٹھ گئے۔

مراد آباد

از روئے خط ایک دوست کے حال وارداتِ شہر مراد کا جو بہ تقریب ایام ہولی اور عشرہ محرم کے ہنود اور مسلمانوں میں گذر اخلاصہ اس کا اس طرح معلوم ہوا کہ پانچویں یوم یکشنبہ کو علم کمان گروں کے اٹھے بازار کٹرہ خوشحال رائے میں ہنود نے وقت آنے علموں کے کلماتِ ناملائم کہے اشخاصِ حاضر الوقت نے انہیں فہمائش کی جب طول کھنچا تو مسلمانوں نے چند ہنود کی پگڑیاں سر سے اتار کر پھاڑ ڈالیں الغرض شب کو سب ہنود ایک مکان پر جمع ہوئے اور صلاح کر کے صبح کو مع سوال مضمونِ مسطور کے صاحب کلکٹر کے پاس مستغیث ہوئے چونکہ صاحب موصوف موجود نہ تھے اٹھے پھر آئے دوسرے روز یعنی یوم سہ شنبہ کو اُس پر حکم لکھوایا کہ جو تحریر مضمون سوال سے نام مدعا علیہم کا معلوم نہیں ہوتا اس واسطے بالفعل اس پر کچھ نہیں ہو سکتا بعد تعطیل کے سوال کو سن کر حکم مناسب ہوگا۔ یوم چہار شنبہ کو بعد ظہر کے تعزیہ گوٹ کا حسب معمول قدیمی واسطے گشت کے اٹھایا گیا متصل کو توالی کے آیا تھا کہ مکانِ بالا خانہ سے ایک شخص نے اُس پر رنگ ڈالا اور ایک خشت بھی نامعلوم آئی پس اسی وقت سب نے تعزیہ وہیں رکھ دیا اور ماتم کرنا شروع کیا اور ایک آدمی نے ان میں سے کو توال کو کہ ہمراہ علموں معماروں کے نواب پورہ میں معہ ملازمین سرکاری کے تھا اس بات کی خبر کی مگر مسلمانوں نے پیش از آنے کو توال کے تعزیہ اٹھا کر کو توالی میں رکھ دیا اور اُس مکان پر کہ جس مکان سے رنگ آیا تھا مسلمان جا پڑے اور زد و کوب شروع کی بعد ایک ساعت کے مسی گنیشا ساتھ دو سو ہندو کے واسطے ہٹانے ان مسلمانوں کے [ص 4 کالم 2] آیا چاہتا تھا کہ کچھن کو بھی کہ مکان اُس کا قریب کو توالی کے ہے بولا کہ مسلمانوں کا مقابلہ کرے کہ اس اثنا میں ادھر سے علی غول اُن پر چلا اور فی الفور کو توال بھی وہاں سے علم چھوڑ کر بازار میں آ پہنچے اور جس قدر کہ اس وقت علموں میں قریب پانچ چھ ہزار آدمیوں کے تھے سب پیچھے کو توال کے اس حال کو سن کر واسطے مدد کے آئے جب اس غول کی کثرت ہنود نے دیکھی مقابلہ سے باز رہ کر اپنی اپنی دوکانوں اور مکانوں پر جا چڑھے اور اوپر سے خشت زنی شروع کی پھر تو مسلمانوں کی طرف سے یہ حال تھا کہ سارے شہر میں اور سب طرف کو چہ اور بازار میں جس طرف ہنود کا نام سنایا دیکھا مارا اور سوائے مار مار کے کچھ آواز نہ سنی جاتی تھی اور ساری بازاروں میں جو شے جس قسم کی سامنے آئی برباد کر دی سہ پہر سے برابر سوائے شور ہائے وہوئے اور مار مار کے کچھ نہیں سنائی دیتا تھا انیس آدمی ہندو زخمی ہوئے اور اسی قدر مسلمانوں اور دو ہندو اور ایک مسلمان مارا گیا اس عرصہ میں سن کر صاحب کلکٹر اور صاحب جنٹ آئے اور صاحب نے آن کر کو توالی میں اُس تعزیہ کو خشت سے شکستہ اور رنگ سے آہستہ دیکھ کر مالک سے کہا کہ تم اس کو اٹھاؤ اُس نے کہا کہ میرا انصاف کیجئے فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں غرض کہ تعزیہ کو توالی سے اٹھایا صاحب بھی گھوڑے پر سوار ہوئے اُس وقت ہجوم مسلمانوں کا قریب چالیس ہزار آدمیوں کے تھا صاحب کلکٹر تعزیہ

کو دریا سے اتار کر اور کوٹ کو روانہ کر کے کوتوالی میں آئے دیکھا کہ وہی واویلا اور مار مار ہی ہنود پر شہر میں ہو رہی ہے اور سارے بازار میں اشیائے جنس وغیرہ ہر قسم سڑک پر برابر بکھری پڑی ہے اور صد ہا بھی حساب کی اور کاغذات پھٹے پڑے ہیں صاحب موصوف نے اُس وقت چھٹی کپتان پلٹن کو بطلب تین کمپنی کے لکھ کر رسالی کی فی الفور وقتِ مغرب کے کپنیاں آئی پہرہ واسطے ممانعت آمد و رفت با احتمال فساد کے ہر طرف کوچہ و بازار میں اور ہر ایک امام باڑہ میں تعین ہوئے اور صاحب کلکٹر مع ایک کمپنی اور سومر صاحب کپتان کے کوتوالی میں شب کو رہے صبح کو صاحب نے محمد میاں خان وغیرہ کو بلا کر صلاح کی پھر صلاح یہ ہوئی کہ میر محلوں سے اقرار نامہ فہمایش ہر ایک شخص کے ہو جاویں کہ صبح کو تعزیہ اٹھ جاویں چنانچہ شام کے وقت یوم پنج شنبہ کو ایسا ہی عمل میں آیا میر محلوں نے سب کو ہر ایک محلہ میں فہمایش کر دی سب نے کہا کہ جو آٹھویں کو علم تما کو والوں کے اور نویں کو علم ستوں کے حسب معمول جب تک نہ اٹھیں گے تب تک کوئی تعزیہ نہ اٹھے گا اور شب شہادت کو ایسی چپ چاپ شہر میں تھی کہ ناتاشہ کی آواز تھی اور نہ کوئی شہر میں نکلتا تھا الغرض بروز عشرہ جب تعزیہ کوئی نہ اٹھا تو صاحب نے پھر سب رؤسائے شہر کو بلا کر کہا کہ کسی تدبیر سے تعزیہ اٹھ جاویں خان مذکور الصدر نے کہا کہ شہر والے جب تک علم دونوں جگہ کے نہ اٹھا والیں گے تعزیہ نہ اٹھاویں گے نظر بریں صاحب نے واسطے اٹھانے علموں کے حکم دیا پھر علم دونوں جگہ کے اس دھوم دھام سے اٹھے کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا، 80 ہزار آدمی کے قریب ساتھ تھے اور صاحب اور سب رئیس ہمراہ تھے القصد گیارہویں تاریخ تعزیہ شہر کے دفن ہوئے اور بعد بہت سے قیل وقال کے دوکانداروں نے بموجب کہنے صاحب کے دوکانیں کھولیں اور ہنود نے بھی رسومِ ہولی حسب معمول ادا کیں مگر رقص نہ ہوا کیونکہ میراثی بخوف مسلمانوں کے ہمراہ طوائف کے نہ گئے چہار شنبہ سے روزِ دو شنبہ تک [ص 4 کالم 2] صاحب موصوف مع کپتان ممدوح کے کوتوالی میں رہے اور پہرہ جات دستور تعین رکھے۔

کاپی

واضح ہوا کہ مقام مذکور میں باعث جہاقت اور نادانی مردمانِ سفلہ کے اکثر آدمی جان سے ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی ہوئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عشرہ محرم ایک گروہ کہ اکثر اُن میں برقدازانِ پولیس تھے انہوں نے ایک جگہ قریب بیس سیر باروت کے جمع کر رکھی تھی اور وہاں سے بندوچیاں ہمراہی تعزیہ کو باروت بانٹتے جاتے تھے سو قضائے الٰہی سے ایک فلیتہ کسی سپاہی کی بندوق میں سے اُس باروت پر جا پڑا اور یکا یک ایک شعلہ اٹھا قریب چالیس (40) آدمیوں کے جو کہ گردِ خیرہ باروت کے جمع تھے اُس میں سے تیرہ آدمی تو اسی وقت ہی مر گئے اور جو کہ جیتے ہیں اُن میں سے بھی بعضوں کے جینے کی توقع نہیں ہے کیونکہ اُس شعلہ سوزان سے ازسرتا پانچ ل گئے ہیں کہتے ہیں کہ اس واردات کے روز صاحب مجسٹریٹ کاپی میں نہ تھے۔ بہت افسوس ہے کہ وہاں کوئی ڈاکٹر بھی نہیں ہے۔

قندھار

وہاں کی چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب باسن وامن چار (4) منزل اس طرف ہرات سے آگئے ہیں اور قریب ڈیڑھ سو آدمیوں کے اہل ہرات میں سے صاحب موصوف کے ساتھ آئے ہیں اور وہ لوگ صاحبان انگریز سے بہت رغبت رکھتے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ یار محمد نے اکثر لوگوں کو جو انگریزوں کی طرف مائل تھے مروا ڈالا۔ پہلی رجمنٹ پیادوں ہندوستانی شاہ کی کو اور تو پخانہ کو واسطے کوچ مقام کوئٹہ کے حکم ہے اور رجمنٹ 42 ہندوستانی قلات سے یہاں آنے کو ہے۔

کرنیل سٹیسی بخیریت ہیں اور بیچ باب آجانے خان قلات کہ بہمہ وجوہ درستی ہوگئی کچھ سپاہی قلات میں اور کچھ مشنگ میں اور بہت سی دادر میں رکھی جاوے گی اور باقی بمبئی کو مراجعت کرتی مگر اغلب ہے کہ باعث مہمات ہرات کے بالفعل روانگی سپاہ مذکور کی ملتوی رہے گی۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ پہلی تاریخ ماہ حال کو ایک جہاز کراچی سے آیا کراچی میں افواہ تھی کہ سپاہ ایران طرف ہرات کے آتی ہے اور شاہ کامران نے اپنا وکیل فوج مذکورہ میں بھیجا ہے اور یہ بھی مشہور تھا کہ میجر رالن سن کے خطوط شاہ شجاع الملک کے اسی سرداران قوم مری کے گرفتار کیے ہیں اس مضمون کے کہ جب تک ہو سکے افواج انگریزی کو نیچے درہ کے رکھو۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ درباب آنے سپاہ ایران کے مقام مذکور الصدر میں شک معلوم ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ بلکہ فوج مذکورہ نے واسطے علی شاہ کے کوچ کیا ہوگا۔ صاحب کلکتہ ریزر خیال کرتے ہیں کہ اکثر موقعوں سے ایسا واضح ہے کہ بالضرور سکھوں سے جنگ و جدل ہو اور صاحب اخبار کی یہ رائے ہے کہ جرنیل لہلی صاحب بالضرور ستلج سے عبور کر کے دفعتاً سید دارالخلافت میں چلے جاویں گے۔ از روئے چٹھی مقام ناگپور کے واضح ہے کہ ایک گروہ ستر (70) یا اسی (80) ڈکیتوں کے نے 14 تاریخ ماہ گذشتہ شہر میں گھس کر ایک متمول ساہوکار کے ہاں حملہ کیا اور ساہوکار کو بہت زخمی کر کے پندرہ (15) ہزار روپیہ اٹھالے گئے دو آدمیوں نے ساہوکار کے مقابلہ کیا ان کو ہلاک کر گئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

28 مارچ 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

واضح ہو کہ ایک ہندی پتر یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتداد ایام حرکات سبب (7) سیارہ اور کسوف اور خسوف اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمان تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے ہر ایک موسم کی خاصیت آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اور ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبکرا بھروں کے اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبکرا بھریں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

اعکام

جارج لنڈی صاحب بجنور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے صاحب مذکور بنارس کے ایڈیشنل کا کام تا صدور حکم ثانی کرتا رہے گا روبرٹ میو صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے ایڈورڈ ہنری کریڈک نکلن بریلی کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہولڈن سپرڈریون شا بلند شہر کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے تا صدور حکم ثانی بدایوں کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کی جگہ کام کرتے رہیں گے جیمس بروسٹر پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے اسٹنٹ مقرر ہوئے اور جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کے کام کرنے کا بھی اختیار رکھیں گے اور تا صدور حکم ثانی زہنگ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کریں گے عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر پہلی تاریخ ماہ حال سے شروع ہوگا۔ ولیم ڈی ہیک رومتہ الہ آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کریں گے اور جب تک کوئی حکم صادر نہ ہو میں پوری کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدے پر کام کریں گے جیمس میرلی صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر میرٹھ کے ہوئے عہدہ ہائے مذکورہ کا تقرر اس تاریخ سے کہ ایچ سی فگر صاحب یورپ کو جانے کو وٹس سر جہاز پر سوار ہونگے آغاز ہوگا چارلس گنہس گڑگانوہ کے

مجسٹریٹ اور کلکٹر صاحب نے ولایت جانے کی رخصت حاصل کرنے کے لیے بھیجی جانے کی اجازت پائی یہ حکم ماہ جنوری سنہ حال کی 28 تاریخ کے حکم مصدرہ کو جس کی رو سے صاحب موصوف کو کلکتہ جانے کی اجازت ہوئی تھی منسوخ کرتا ہے ایچ روز کانپور کے بندوبست کے صاحب نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر کی رخصت ایک برس کی پائی جارج پوتی تھا من صاحب صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج صاحب کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہنری لینگلن صاحب گورکھ پور کے صاحب جج کے عہدہ پر مقرر ہوئے مذکورہ کا تقرر پہلی تاریخ ماہ حال یعنی جس تاریخ لبرٹ صاحب مستعفی ہوئے اجرا پائے گا۔

[ص 1 کالم 2] سر کیولر آرڈر

ممالک مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا سرکلر آرڈر منصفی کے عہدہ کے امیدواروں کے امتحان کے بابت صاحبان عدالت عہدہ منصفی کے امیدواروں کے امتحان کے واسطے دستور العمل۔ مفصلہ ذیل کو مع ایک مضمومہ کے جو دستور العمل تیسرے مورخہ چوتھی اگست 1840 میں جس کا اشتہار اردو گزٹ مورخہ 25 نومبر 1840 میں کیا گیا مندرج ہوگا جس کو لفٹنٹ گورنر بہادر نے 10 تاریخ فروری 1841 کو منظور فرمایا اطلاع عام اور صاحبان کمیٹی کی ہدایت کے لیے اشتہار کرتے ہیں۔

- 1- امتحان مذکور کچھ تقریر زبانی اور کچھ سوالات کے جواب تحریر کرنے سے ہوگا۔
- 2- صاحبان عدالت سوالات کو ان قوانین اور دستور العمل سے جو دیوانی عدالتوں میں رائج ہیں مرتب کر کے عدالت سے رپورٹ پہنچنے کے وقت جس سے واضح ہووے کہ امتحان مذکور کب ہوگا۔ صاحبان کمیٹی پر امتحان کے پاس ارسال کریں گے۔
- 3- امیدوار سوالات کے جواب کمیٹی امتحان کے دو صاحبوں کے حضور بشرطیکہ ان میں ایک قسمت کا صاحب کشنریا ضلع کا صاحب جج ضرور ہووے دیں گے مگر امیدوار ان مذکور کتاب کا مطالعہ یا اور کہیں کچھ تجویز نہ کر سکیں گے ہر آئیکہ کمیٹی مذکورہ کے جمیع صاحبان جوابات کو ملاحظہ کر کے امیدوار کی استعداد یا عدم استعداد کی رپورٹ کریں گے اور امیدواروں کو اختیار ہے کہ جس زبان میں چاہیں جواب دیویں لیکن صاحبان کمیٹی کو یہ دریافت کرنا لازم ہے کہ اگرچہ امیدوار اردو جوہات سے منصفی کے عہدہ کے قابل ہو مگر زبان اردو اور فارسی سے بھی واقفیت رکھتا ہے یا نہیں۔

4- جب امیدوار سوالات کے جواب تحریر کر چکے تب منصفی مقدمہ کے کاغذات جس کا فیصلہ ہو چکا ہو سوائے حکم قطعی کے اس کے آگے ایک محرر کی معرفت بڑھائے جائیں گے اور امیدوار مذکورہ متخامین کے تنازع کے باب میں اور کہ مقدمہ مذکور کا قانون کی رو سے اور فریقین کے دعوے سے کس طرح فیصلہ ہونا چاہیے

جس زبان میں اُس کے مرضی ہو اپنی رائے لکھے گا جمیع صاحبان کمیٹی رائے مذکورہ کو اس نمط سے غور کریں کہ جس سے امیدواروں کی لیاقت اور قابلیت دریافت ہووے۔

5- امتحان ہو چکنے کے بعد جو جو امیدوار مستعد معلوم ہوویں اُن کے جوابات خدمت صاحبان صدر دیوانی عدالت میں مرسل ہوں گے۔

6- امتحان تقریر زبانی کا جمیع صاحبان کمیٹی ممتحن کے اجلاس میں ہوگا اور صاحبان موصوف ہر ایک امیدوار کو علیحدہ علیحدہ کر کے قانون کی رو سے صدر اعلیٰ صدر امین وغیرہ کی عدالتوں کی خاصیت اور ان کے عدل کی حدود اور کارگزاری کے باب میں ان کو کس قدر اختیار اور کیا طریق مروج ہے استفسار کریں گے۔

7- امتحان ہونے کے بعد صاحبان موصوف جیسے کہ گورنمنٹ کے چھٹے دستور العمل میں حکم ہے جو امیدوار اُن کی تجویز میں مستحق ہے عہدہ منصفی پانے کی سند اُس نقشہ کے موافق جو صدر دیوانی عدالت سے آوے گا عنایت کریں گے اور اسی وقت جو جو امیدوار مستحق ہووے اُن کی اسم نویسی کی کیفیت صحیح صاحبان صدر دیوانی [ص 2 کالم 1] عدالت کی خدمت میں مرسل کریں۔

8- جب کسی امیدوار کی سند پانے کے باب میں صاحبان کمیٹی کی رائے مساوی مختلف ہو تو امیدوار کی سند پانے کی قابلیت نہ رہے گا۔

9- اگر باب کمیٹی میں سے کوئی صاحب اُس امیدوار کی سند پانے کے باب میں جو کسی طرح سے اُس کا رشتہ دار ہو رائے نہ دے سکے گا۔

10- کسی امیدوار کو ایک جلسہ کی نامظوری آئندہ کے امتحان دینے سے ممانعت نہ کر سکے گی لیکن اُس امیدوار کو لازم ہے کہ دوسرے امتحان سے پیشتر کسی ضلع کے صاحب جج سے دستور العمل دوسرے اور تیسرے مورخہ چوتھی اگست 1840 کی رو سے از سر نو سرٹیفیکٹ حاصل کرے۔

سند کا نقشہ

ہم اظہار و اقرار کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا ششماہی امتحان کے جلسہ میں فلاں جگہ اور فلاں مہینے میں واقع ہوا ہم نے امتحان لیا اور ہماری تجویز میں ہندوستانی زبان کے واقف ہونے اور قوانین دستور العملوں کے جو دیوانی عدالتوں کی ہدایت کے لیے مروج ہیں شناخت کی سبب سے امیدوار مذکور منصفی کے عہدہ پانے کی قابلیت رکھتا ہے۔ مضمومہ جو دستور العمل 3 مورخہ 4 اگست 1840 سے ملحق کیا گیا۔

1- صاحب جج ضلع جب اُس سے کوئی عہدہ منصفی کے پانے کے لیے درخواست کرے گا تب درخواست کرنے والے کا رویہ اور عزت اور قابلیت دریافت ہونے کے بابت تحقیقات مناسبہ عمل میں لا کر

درخواست کے اوپر اپنی صحیح کردے گا کہ اہل درخواست امتحان کے قابل ہے ہر آئمیہ اگر ان امور کے تحقیقات میں صاحب موصوف کی اطمینان کلی نہ ہو یا اگر اہل درخواست اپنے رویہ اور عزت اور قابلیت کے ثبوت کے بابت کوئی دستاویز نیک نامی کی نہ رکھتا ہو تو صاحب مذکور اُس کی درخواست کو نامنظور کر دے گا۔

2- ضلع کے صاحب جج کی سرٹیفیکٹ جو اس درخواست کے نقشہ کی آٹھویں خانہ میں کہ دستور العملوں مورخہ 4/ اگست 1840 سے ملحق کیا گیا مندرج ہوتی ہے سو مفصلہ ذیل کے طور پر ہووے گی۔ میں اظہار و اقرار کرتا ہوں کہ میں نے زید اور عمر کے باب میں جو اس سرٹیفیکٹ کو رکھتا ہے طمانیت حاصل کی کہ وہ نیک نامی اور عزت داری کے باعث سے عہدہ منصفی کے قابل ہے اور کہ تحقیقات کے رو سے مجھ کو یقین کلی ہے کہ اپنے نیک رویہ اور استعداد سے منصفی کے عہدہ کی امیدواری کا امتحان دینے کے لائق ہے چھٹی سرکیولر مورخہ 20/ اکتوبر گذشتہ کی جو گیزٹ مورخہ 25/ نومبر میں اشتہار کی گئی اُس کی دفعہ دوسری کی اصلاح کے بابت سرٹیفیکٹ مذکور صدر دیوانی عدالت میں پیش کی جاوے گی اور جو صاحبان عدالت موصوفہ کو کچھ اعتراض پایا نہ جائے گا تو اُس پر لکھ کر صاحبان جج کے پاس پھر روانہ کریں گے کہ صاحبان صدر دیوانی عدالت نے سرٹیفیکٹ ہذا کو ملاحظہ کر کے اہل سرٹیفیکٹ کے امتحان دینے کے بابت کچھ اعتراض نہیں پایا۔

3- جب کوئی امیدوار صاحبان کمیٹی کے پاس رجوع لاوے اور صاحبان موصوف کو اُس کے طریق اور رویہ کے باب میں کچھ سقم پایا جاوے تو اس کے امتحان لینے میں انکار کر کے اُس پر اپنی وجوہات ثابت کر کے صاحبان صدر دیوانی عدالت کے حضور میں اُن کے حکم کے یا کوئی اور آئندہ تجویز کے واسطے جیسا کہ صاحبان موصوف مناسب جائیں ارسال کریں گے۔

[ص 2 کالم 2] ممالک مغربی کے صاحبان سول جج اور شن جج کے لیے

- 1- جو رواج ممالک بنگال میں صدر امین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اور اہل شرع کے رخصت عنایت کرنے کے لئے مقرر ہے سو مفصلہ ذیل کے طور پر ہے لہذا ممالک مغربی صاحبان صدر دیوانی اور نظامت عدالت کی مرضی ہے کہ اپنی تحت حکومت کی عدالتوں میں بھی اس دستور کو آئندہ سے اجرا فرمادیں۔
- 2- رخصت خواہ تعطیل معمولی خواہ اور کسی کام کے لیے صاحبان صدر دیوانی صاحبان صدر دیوانی عدالت منصفوں کو اور گورنمنٹ صدر امین اور صدر اعلیٰ کو بالفعل عنایت کرتے ہیں مگر ان دونوں حالتوں میں ضلع کے صاحب جج سے نامزد ہونا چاہئے عند الضرورت صاحب جج اجازت دے دیتا ہے اور اس کی رپورٹ اہل درخواست کے درجہ کے موافق صدر دیوانی عدالت یا گورنمنٹ کی منظوری کے واسطے ارسال کرتا ہے جو رخصت کی درخواست اہل شرع گذرانے ہیں سو صاحبان شن جج کی رائے کے سمیت کہ قابل منظوری

کے یا نہیں صاحبانِ موصوفہ کی خدمت میں مرسل ہوتی ہے۔

- 3- از روئے سر کیولر اور درس مورخہ 27 اکتوبر 1840 کے جو اردو گیزٹ مورخہ 11 نومبر گذشتہ میں اشتہار دیا گیا بالفعل صدر امین اور صدر اعلیٰ کی رخصت کی درخواست صاحبانِ سپشن جج صاحبانِ عدالت کو اور وہ گورنمنٹ کو اپنی رائے سمیت کہ آیا رخصتِ مذکورہ عنایت ہونے کے لائق ہے یا نہیں ارسال کرتے ہیں۔
- 4- دستور العمل ہذا چھٹی سر کیولر نمبر 85 مورخہ 10 مئی 1833 کے اُس حکم کو جس کی رو سے ضلع کے صاحبانِ جج اپنے ہی اختیار سے صدر امین اور صدر امین اعلیٰ اور منصفوں کی معمولی تعطیل کی رخصت عنایت کر سکتے تھے منسوخ کرتا ہے۔

ممالک مغربی کے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج کے لیے

صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ اُن دیوانی مقدموں کی رپورٹوں کی جو صدر دیوانی عدالت میں 1810 سے لے کر 1813 تک فیصل ہوئے پہلی جلد حصہ اول کے فارسی ترجمہ کی تین نقلیں آج کی تاریخ ہر ایک صاحبِ جج کے پاس ضلع کی عدالت کے صدر امین اعلیٰ اور صدر امین اور وکیلوں کے لیے بھیجی گئیں۔ مقام الہ آباد موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹر۔

سر کیولر آرڈر نظامت عدالت

صاحبانِ عدالت فوجداری کے لیے صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ ہندوستانی مجنون لوگوں کی دارالشفاکے انتظام اور بندوبست کے دستور العمل کی نقل ہر ایک صاحبِ کیشنر اور مجسٹریٹ اور انڈیپنڈنٹ جوائنٹ مجسٹریٹ کے پاس تاریخ ہذا کو ان کی کچھریوں کے لیے ارسال ہوئی۔

پشاور

واضح ہو کہ مدتِ دراز سے قوم سنگوخیل اور پکتان میکشن صاحب سے رد و بدل درباب واپسی اسباب مغروتہ وغیرہ کے ہو رہی تھی آخر ش صاحبِ موصوف بنا چاری خبلاق سے جلال آباد میں جا کر چارپلٹن اور چار توپیں اور ایک ہزار سوار متعینہ بریگیڈر شلٹن صاحب کے اور کچھ اور سوار اور پیادہ ہمراہ لے کر اُس طرف روانہ ہوئے اور اگرچہ قوم مذکور بھی مستعد اور مسلح تھی لیکن صاحبِ موصوف نے ازراہ دانائی اُن پر وقتِ شب حملہ کر کے بعضوں کو قتل اور بعضوں کو مجروح اور اکثروں کو دہشت گرد کیا اور قلعوں میں آگ لگادی قوم مذکور نے [ص 3 کالم 1] لاچار ہو کر امان چاہی اور اقرار واپس کر دینے مال مغروتہ کا کیا۔ سنا جاتا ہے کہ درمیان فوج خالصہ جی اور مردمان قوم بارک زیوں کے ملک یوسف زیوں میں کچھ لڑائی جھگڑا ہو گیا تھا اُس میں اکثر آدمی طرفین کے کشتہ اور خستہ ہوئے۔

سکھر

وہاں کے خطوط سے واضح ہے کہ کچھ سپاہ بسر کردگی کرنیل ولسن صاحب کے واسطے لینے خراج کے شاہ شجاع الملک کی طرف سے کالجک میں گئے تھے وہاں کے سردار نے سپاہ مذکور کا مقابلہ کیا اور اندر شہر اور قلعہ کے گھسنے نہ پائے سپاہ مذکور نے اوپر چڑھ جانے قلعہ کے بہت کوشش کی لیکن کچھ موثر نہ ہوئی چنانچہ اس جنگ و جدل میں لفٹنٹ کریڈ صاحب توپ خانہ کے اور لفٹنٹ فاکز صاحب دوسرے رجمنٹ گرینڈ برز کے مارے گئے اور لفٹنٹ کرنیل ولسن زخمی ہوئے ان صاحب کی دونوں ٹانگوں میں سے گولی نکل گئی اور توقع زیست کی نہیں ہے اور اسٹنٹ جنرل نے بھی زخم کاری کھائے اور سپاہ میں سے بھی بہت آدمی کشتہ اور خستہ ہوئے۔ سپاہ مقام باغ کی 21 تاریخ فروری کو واسطے ان کی مدد کے متحرک ہونے کو تھی یقین ہے کہ اُس نے اُن ناعاقبت اندیشوں کو سزا پہنچایا ہوگا صاحب خط لکھتے ہیں کہ اس طرف غلہ وغیرہ اشیائے ضروری بہت مہنگی بکتی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک اونٹ بھوسہ کا تیس روپیہ کو ہاتھ آتا ہے اور علاوہ کی غلہ وغیرہ کے پہاڑ اور دریا اور جنگل وغیرہ مقامات دشوار گزار سندھ سے ہرات تک ایسے ایسے ہیں کہ کبھی سپاہ روس و ایران ہندوستان میں نہیں پہنچ سکے گی۔ افغانان ملک افغانستان سب حضرت شاہ شجاع الملک سے ناراض اور آزرده ہیں چنانچہ بہ مزید احتیاط حکم ہوا ہے کہ جتنی سپاہ جمع ہو سکے قندھار میں جمع ہوں اور کہتے ہیں کہ بالضرور ہرات پر لڑائی ہوگی چنانچہ ذخیرہ اسباب اور سامان جنگ اور غلہ وغیرہ ضروریات کے یہاں سے چلے جاتے ہیں نصیر خان ابھی نہیں آیا کیپ انگریزی میں بہت چوریاں ہوتی رہتی ہیں چنانچہ صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے اکثروں کو پھانسی دے دی۔

ہرات

پہنچنا سپاہ ایران کا بیچ ہرات کے کسی چٹھی سرکاری یا خانگی سے ثابت نہیں ہوتا اور نہ بجز ناڈ صاحب کی روانگی ہرات سے بسبب آنے سپاہ مذکورہ کے ایران سے نہیں ہے بلکہ چٹھی صاحب موصوف کی جو درباب جلد روانہ ہونے کے تھی اغلب ہے کہ درمیان راہ ہرات اور قندھار کے گم ہو گئی یا کسی نے روکی مگر لوگ خیال کرتے ہیں کہ صاحب مذکور اس لیے چلے آئے ہیں کہ اُن کے قتل کے واسطے کچھ تدبیریں ہرات میں ہو گئی تھیں اور خبر آمد سپاہ انگریزی کی بھی تھی اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ صاحب موصوف نے یار محمد وزیر والی ہرات سے کہا تھا کہ اگر تم اتراموں سے خط و کتابت نہ موقوف کرو گے اور سازش رکھو گے تو گورنمنٹ کی طرف سے جو کچھ واسطے تمہارے مقرر ہے نہیں ملے گا سو وزیر مذکور نے صاحب موصوف کو دھمکایا کہ اگر تم میرا زر مقررہ بند کروادو گے تو میں تمہیں قید کروں گا چنانچہ اسی سبب میجر موصوف کل تیس آدمیوں سے بھاگ کے چلے آئے اور پہنچنا سپاہ شاہ ایران کا ہرات میں ابھی کسی نوشتہ سے دریافت نہیں ہوتا۔

ازروئے اخبار بلگام کے واضح ہے کہ سردارانِ پنیالی نے بعد سخت مقابلہ اور جنگ و جدل کے اطاعت قبول کی اس لڑائی میں اُن کے اکیس آدمی مارے گئے اور قریب چالیس آدمیوں کے زخمی ہوئے اور سپاہِ انگریزی میں سے چھ آدمی مارے گئے اور چودہ زخمی ہوئے۔ میجر دوین صاحب کمان افسر اور لفٹنٹ سٹیون صاحب بھی زخمی ہوئے ہیں۔ مقام ایشر پور میں ایک سپاہی نے رجنٹ 5 پیادگان ہندوستانی کے وقت پہرہ دینے کے ایک حوالدار کو خوابِ غفلت میں پا کر بہ ضربِ تفنگ مار ڈالا اور بارکپور میں آن کر کرنیل ایٹس صاحب کو اطلاع کی کہ کل کے دن ہماری کمپنی کے حوالدار نے مجھے گالیاں دی تھیں اور قید کیا تھا سو میں نے اسے ہلاک کیا القصد کورٹ آف انکوائسٹ نے اُس کا مارا جانا ثابت کر کے سپاہی کی سزا کے لیے فتویٰ جاری کیا ہے۔ اخبارِ بمبئی سے واضح ہے کہ لفٹنٹ کرنیل وائیس صاحب بنگال سروس کے جو کہ ولایت کو جاتے ہیں ان کو شاہ کامران والی ہرات نے ایک شاہنامہ واسطے ملکہ معظمہ فرمانروائے انگلستان کے بطریق تحفہ دیا ہے کہتے ہیں کہ کتاب مذکور بہت نادر اور عجائباتِ روزگار میں سے ہے بلکہ تمام ہندوستان اور ایران میں کسی نے ایسی کتاب نہ دیکھی ہوگی۔ اخبارِ ملکِ سندھ سے واضح ہے کہ قومِ مرری آخر کار مطیع ہوگئی کپتان برون صاحب ایک سردار زادہ اور چند امیروں کو ترغیب اور فہمائش کر کے اپنے ساتھ مقام لیہری میں لے گئے اور وہ لوگ وہاں پہنچ کر حسبِ وعدہ موافق اُن کی درخواستوں کے فیض یاب ہوئے۔ بی بی گنجام ملاقات سے صاحبِ پولیٹی کل اجنٹ کے بہت خوش ہوئی نصیر خان قریب قلات کے مقیم ہے بی بی موصوفہ کو نیابت کوٹریا اور گندھوا کی مرحمت ہوئی بی بی موصوفہ بہت خوش ہوئیں قریب بارہ سو ہمراہیوں بی بی موصوفہ کے اور بھی آنے کو ہیں۔ مشہور ہے کہ اگر نصیر خان آجاوے گا تو اُسے مسندِ قلات پر جانشین کریں گے اور گل محمد کو بروقت گرفتاری سزائے سنگین ملے گی۔ اخبارِ برہما سے واضح ہوتا ہے کہ شہر رنگون میں آگ لگی بہت اسباب اور مکانات جل گئے اسباب چار پانچ روپیہ کا جل گیا شمال کو آوا کے خبر سنی جاتی ہے کہ جنگ و پیکار ہو رہی ہے مردمانِ برہمانے تین افسرانِ انگریزی کو مار پیٹ کے لوٹ لیا تھا اور شہر میرتیاں میں قید کیا تھا مگر بعد چند مدت کے چھوڑ دینا تصویر برنجی جو واسطے یادگاری لارڈ ولیم بنک صاحب متونی کے بنائی گئی تھی سو بذریعہ ولیمٹ نام جہاز کے کلکتہ میں پہنچی، کلکتہ گریٹر سے واضح ہے کہ حکم واسطے جمع ہونے تین برگوں کے واسطے ہم پنجاب کے جاری ہوئے ہیں بشرطِ اتفاق بعد برسات کے وہاں اُن سے کام لیا جاوے گا۔ اکثر افسرانِ پلاٹن وغیرہ نے واسطے شامل ہونے اپنی اپنی رجنٹوں کے درخواست دی تھی حکم ہوا کہ بالفعل کچھ کام نہیں بعد برسات بلا لیا جاوے گا۔ ازروئے مضمون ایک چٹھی کے واضح ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب بہ امن و امان قندھار میں داخل ہوئے ایک حکم یہاں جاری ہوا ہے کہ سپاہِ رگھر یعنی جو قواعدِ جنگ سے بہت آراستہ ہے جب تک کہ بہت ضروریات نہ ہو کسی مہم پر نہ جایا کرے [ص 4 کالم 1] بلکہ سپاہِ شاہ ایسے جزوی کاموں کے لیے بھیجی

جاوے۔ اخبار لندن سے واضح ہے کہ قریب دس پندرہ ہزار سپاہ کے اور بھی نگاہداشت کی جاوے گی۔

فیروز پور

سنا جاتا ہے کہ آئندہ کو فیروز پور سے دہلی تک ازراہ ہانسی اور سرسہ کے ڈاک بہت جلد پہنچا کرے گی اور اس انتظام میں چٹھیاں کل تین دن میں پہنچا کریں گی اور اب تک بہ باعث راہ پینچا پینچا ٹڈھیانہ انبالہ اور کرنال کے چار پانچ دن میں ڈاک پہنچتی ہے۔ جنرل ونٹورا صاحب ابھی فیروز پور میں ہی ہیں مگر ارادہ روانگی بمبئی کا مع اپنی بیٹی کے رکھتے ہیں اور وہاں اُسے واسطے تربیت اور تحصیل علوم کے چھوڑ کر پھر لاہور میں مراجعت کریں گے۔ مشہور ہے کہ مہاراجہ شیر سنگھ نے ونٹورا صاحب سے ضمانت لی ہے کہ بے اجازت اور رخصت مہاراجہ ممدوح سے ولایت کونہ جاویں۔

مہاراجہ بھرت پور

10 تاریخ مارچ یوم چہار شنبہ کو مہاراجہ ممدوح نے بھرت پور سے نکل کے سوادِ فتح پور سیکری میں مقام کیا۔ شام کے وقت واسطے زیارت روضہ منورہ حضرت سلیم چشتی کے تشریف لے گئے اور ساڑھے سات سو روپیہ نذر درگاہ کر کے بعد سیر تعمرات طرف خیمہ کے مراجعت کی 11 تاریخ وہاں سے کوچ کر کے موضع مداکھر میں خیمہ نصب کیا، 12 تاریخ مسٹر ہملٹن صاحب کمشنر آگرہ اور مسٹر طامس صاحب سکرتار اور مسٹر وال صاحب نے ہاتھیوں پر سوار ہو کے شہر سے دو کوس کے فاصلہ پر جا کر استقبال کیا جب سواری مہاراجہ سامنے قلعہ کے پہنچی 17 توپ سلامی کی سر ہوئیں اور سواران ہمراہی صاحبان موصوفین بھی حسب معمول شرائط سلامی بجالائے بعد ازاں مہاراجہ خیمہ میں جو کہ لبِ جمن نصب کیا گیا تھا رونق افروز ہوئے اسی دن قریب شام صاحب والا مناقب لفظت گورنر بہادر مع صاحب سکرتار اور صاحب کمشنر بہادر اور جنرل پالک صاحب بہادر اور مسٹر مورلینڈ صاحب کلکٹر وغیرہ دس صاحبان عالی شان کے واسطے ملاقات مہاراجہ کے تشریف لے گئے فوجدار گوردھن سنگھ اور فوجدار بالمکنڈ اور بابو جانی بانکے لعل نے حد دروازہ (کذا) تک اور مہاراجہ بہادر نے حد فردگاہ تک شرائط تعظیم ادا کیں اور اپنی سواری کے ہاتھی پر بٹھا کے خیمہ میں لے گئے قریب شام بعد گفتگوئے اخلاص اور محبت کے بتواضع عطر و پان رخصت کیا وقت درآمد اور برآمد سواری صاحب ممدوح کے سترہ سترہ شلک توپ کی بابت سلامی سر ہوئیں۔ 13 تاریخ پہر دن رہے مہاراجہ بہادر بہت سے توڑک سے ازراہ شہر واسطے ملاقات صاحب ممدوح کے تشریف لے گئے۔ مسٹر ہملٹن صاحب بہادر کمشنر اور مسٹر ایڈورڈ صاحب نے راہ اور سے استقبال کیا جب سواری قریب پہنچی تو گورنر صاحب استقبال اور ملاقات کر کے اندر لے گئے شلک سلامی حسب معمول عمل میں آئی بعد ایک ساعت کے بتواضع عطر و پان رخصت کیا۔ 14 تاریخ مہاراجہ بہادر نے بوقت شام دریائے جمن سے عبور کر کے باغات اور مکانات قدیمی کو ملاحظہ کر کے بہ سواری کشتی معاودت کی پندرہویں تاریخ الصباح بہ اتفاق گورنر ممدوح اور صاحب

کمشنر اور صاحبانِ عالیشان کے قواعدِ سپاہِ ملاحظہ کی اور وقتِ شام قندھاری باغ میں کہ ملکِ خاص مہاراجہ ممدوح کا ہے تشریف لے گئے اور بعد ملاحظہ قصر و ایوانِ باغ کے مراجعت کی۔

[ص 4 کالم 2] 16 تاریخ علی الصباح ہمراہ صاحبِ کمشنر بہادر قلعدہ اکبر آباد اور عماراتِ بادشاہی کو اور آخر روز روضہ تاج گنج کو ملاحظہ کیا چنانچہ سیرِ روضہ مذکورہ میں گورنر صاحب بھی شریک تھے راجہ ممدوح نے کچھ روپیہ وہاں کے خادموں کو بھی عنایت کیا۔ 17 تاریخ سکندرہ میں واسطے دیکھنے روضہ حضرت اکبر شاہ کے تشریف لے جا کر اور تمام باغات وغیرہ کی سیر کر کے رات کو بموجب استدعا گورنر ممدوح کے ناچ گھر انگریزی میں گئے اور پیش از صبح طرف خیمہ کی مراجعت کی۔ 18 تاریخ بہ تقریب دعوتِ گورنر ممدوح اور صاحبِ لوگ ملکی اور جنگلی خیمہ مہاراجہ میں تشریف لے گئے اور بعد تناولِ ماحضر اور ملاحظہ رقصِ طوائف اور آتش بازی کے رخصت ہوئے۔ 22 تاریخ یومِ دو شنبہ کو گورنر ممدوح آگرہ سے بہ ارادہ بارادہ بریلی روانہ ہوئے اور اسی تاریخ مہاراجہ ممدوح بھی بھرت پور کو روانہ ہوئے کہتے ہیں کہ مہاراجہ حسنِ اخلاق اور مہمان نوازی گورنر بہادر سے بہت راضی ہوئے اور بمقتضائے فیاض دلی دوسو روپیہ سالانہ واسطے انعام طلبہ کالج آگرہ کے مقرر کیے۔

آگرہ

رائے اکثر صاحبوں کی نے جو کہ دوست صادق مسٹر مانسل صاحب کے ہیں یہ اقتضا کیا کہ واسطے یادگاری نیکیوں صاحبِ موصوف کے کوئی تدبیر کئی چاہیے چنانچہ یہ تجویز حضارِ محفل کو پسند ہوئی کہ سب لوگ بقدر مقدور کچھ روپیہ بینک آگرہ میں جمع کریں اور اس کے سود میں وقت امتحانِ طلبہ مدرسہ آگرہ کے جو شخص قابل اور مستحق معلوم ہوں ان کو تمغہ چاندی اور سونے کے یا کسی اور شے کے کہ ان پر نام صاحبِ موصوف کا ہو عنایت ہوا کرے چنانچہ اسی روز بہت صاحبانِ انگریز اور ہندوستانی نے بقدر مقدور دستخط کر دیے اور زیادہ تین ہزار روپیہ سے فہرست تیار ہوئی۔

حضورِ والا

14 تاریخ ایک دو سالہ نواب زینت الملک بیگم صاحبہ کو مرحمت کر کے ساتھ خطاب ممتاز محل کے ممتاز کیا، تمام ملازموں اور مرشدزادوں نے نذریں دیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو کوئی حکم بیگم صاحبہ سے انحراف کرے گا، ملازم حضور کا نہیں ہے۔ 22 تاریخ مارچ کو بتقریب نوروز دیوانِ خاص میں اجلاس فرمایا مرشدزادوں نے ایک ایک اشرفی اور صاحبِ سکرتر نے ایک سواکیس 121 اشرفی حضور میں اور پانچ اشرفی مرزا ولی عہد بہادر کو اور صاحبِ قلعدہ ار نے دو اشرفی حضور میں اور ایک اشرفی مرزائے ممدوح کو اور سرداروں نے بھی حسب مراتب نذریں گذرائیں حضور والا نے دستاویز سربستہ اور طرہ مقیشی اور گوشوارہ مع تین شقوں کے واسطے صاحبِ کلاں بہادر کے حوالہ سکرتر

موصوف کے کیا۔ صاحب موصوف دو اشرفی شکرپہ میں نذر گذران کے مرزا شاہ رخ بہادر کے پاس آئے مرزائے موصوف نے فرمایا کہ ہم طرف ہردوار اور کجلی بن کے جاویں گے پل پر اجازت عبور کی اور پروانہ راہداری کے بھیج دو۔ صاحب موصوف نے عرض کیا کہ فہرست اسباب عنایت ہو۔ مرزائے مدوح نے عرض کی کہ فدوی کو 25 ہزار روپیہ ہو کہ بروقت آنے کے تنخواہ ملازمین تقسیم کر دوں گا۔ حضور نے نامنظور کر کے فرمایا کہ مابدولت کو غریب غریبا کو تکلیف دینی منظور نہیں مگر حضور نے تین سو اشرفی اور ایک ہزار تین سو ستر روپیہ اپنے پاس سے عطا کیے اور نواب زینت محل اور تاج محل بیگم صاحبہ نے ایک سو کی اشرفی اور مختار شاہی نے پانچ ہزار پانچ سو روپیہ سرانجام کر دیے اور حضور انور نے ہاتھی اور گھوڑے اور ماہی مراتب وغیرہ جلوس بخوبی ہمراہ کر دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

4 اپریل 1841 یوم یکشنبہ

فورٹ ولیم

[ص 1 کالم 1]

لے جس لیٹوڈیہ پارٹ منٹ 30 ماہ نومبر 1840 نواب گورنر بہادر کے احکام کا منتخب مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں لجنس لیٹوڈیہ پارٹ منٹ میں 30 تاریخ نومبر کو اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا گیا۔ قانون مجوزہ مورخہ 3 جون 1839 کا مسودہ دوسری بار پڑھا گیا اور کلکتہ کے گزٹ مورخہ 8 ماہ مذکور میں وراثت کی حالت میں زیر قرضہ کو باسانی وصول کرنے اور متوفی کے قائم مقام کو جو لوگو کے اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرنے میں ان کی حفاظت کے واسطے اشتہار کیا گیا۔ حکم نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلہ ذیل جس کی اصلاح ہوئی دوسری بار اطلاع کے واسطے اشتہار کیا جاوے۔ قانون نمبر 1840 کا وراثت کی حالت میں زیر قرضہ کو باسانی وصول کرنے کے بابت اور متوفی کے قائم مقام کو جو لوگ کہ اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرتے ہیں ان کی حفاظت کے واسطے یہ قانون ہے۔ از بسکہ جو متوفی برٹن کی رعایا ہو ویں یا اور کوئی اشخاص جو سپریم کورٹ کے تحت حکومت ایکلیسی انیشکل کے علاقہ میں ہوں ان کی اشیا کی بابت خواہ جو شخص کہ وراثت کی رو سے اشیا مذکور کے حقدار ہیں ان کے حق دلانے خواہ وہ لوگ جو ان سے کچھ سروکار رکھتے ہیں ان کی حفاظت کرنے کے واسطے پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کا وقوع میں آنا بہت مفید ہے اور از بسکہ ہندوستانی متوفی کی اشیا کی بابت ان کے قائم مقام بسبب منفعوں کے جو مستفاد ہوتے ہیں اپنی خوشی سے اکثر پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کو عمل میں لاتے ہیں تو بھی بہت خرچ اخراجات اور اکثر تخللات واقع ہوتے ہیں علاوہ اس سے اختیار مفوضہ کے مطلب کے بابت قانون کے رو سے بھی بیشتر مشبہات پڑتے ہیں اور از بسکہ ہندوستانی متوفی کے اشیا کے بابت سپریم کورٹ نے جو پروبیٹ اور لیٹرز عنایت فرمائے ہوں ان پر صریح لے جس لیٹو کا حکم صادر کرنا اور جو جو سند اسناد جن کا حکم پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے مانند ہو اور مفصل کی عدالتوں سے عنایت ہوئی ہیں مگر یہ دونوں امور صرف زیر قرضہ کے وصول ہونے اور زیر مذکور کے ادا کرنے میں ان لوگوں کی حفاظت کے بابت میں جو اپنے اپنے ذمہ کا زیر قرضہ ادا کرتے ہیں عمل میں آویں گے ان کے استعمال میں لانے کا اختیار دینا بہت مناسب ہے۔

1۔ بغیر سرٹی فیکٹ کے زر قرضہ وصول نہیں ہو سکتا لہذا حکم ہے کہ جو شخص متوفی کی اشیا یا اس کے کسی حصہ کا دعویدار ہو وہ جب تک مفصلہ ذیل کے طور پر سند حاصل نہ کرے تب تک متوفی کے قرضداروں کی نسبت کسی عدالت سے زر قرضہ کے ادا کرنے کا حکم صادر نہ ہوگا بشرطیکہ صاحبان عدالت کی رائے یہ ہو کہ دعویدار کی حقیقت میں کسی معقول شبہ واقع ہونے کے سبب سے نہیں بلکہ فریب یا ایذا رسانی کی نیت سے زر قرضہ کے ادا ہونے میں توقف ہوا ہے۔

سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے کا طور

2۔ حکم ہے کہ جو ضلع کی عدالت جس کے علاقہ میں متوفی کے اشیا کا کوئی حصہ پایا جائے اس کے حاکم کو قانون ہذا کی رو سے سند عنایت کرنے کا اختیار [ص 1 کالم 2] ہوگا اور اہل درخواست اپنے حق کی وجوہات عرضی میں مندرج کرے گا اور صاحب جج عرضی کے گزرنے کی اطلاع کر کے دعویداروں کو طلب کرتے اور درخواست کی سماعت ہونے کا ایک دن مقرر کر دے گا اور ایسے مقامات میں دفعہ قانون 1841 کی رو سے تجویز فرماوے گا۔ 1۔ محافظ اشیا کی بابت کے قانون کو ملاحظہ کرو۔ 2۔ سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے کا فائدہ۔ 3۔ اور حکم ہے کہ جمیع متوفی کے قرضداروں پر قائم مقام کے ثبوت حق کے بابت میں ضلع کے صاحب جج کی سرٹی فیکٹ مکمل ہوگی اور سرٹی فیکٹ مذکور زر قرضہ کے ادا کرنے والوں کو جو اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ اہل سرٹی فیکٹ کو ادا کریں طمانیت کلی کی موجب ہوگی۔

سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے والے ضمانت لینے کی بابت

4۔ حکم ہے کہ جس شخص کو ضلع کا صاحب جج سرٹیفیکٹ عنایت کرے اُسے زر قرضہ مہمولہ کا حساب داخل دفتر کرنے کے لیے اور جو زر قرضہ کہ سرٹیفیکٹ مذکور کے ذریعہ وصول ہوا اُس کے کل یا جزو کے جو شخص حقدار ہوں جن کا دعویٰ بوسیہ لبرری نالش کے سرٹیفیکٹ حاصل کرنے والے سے زر مذکور کے پانے کا قانون ہذا کے رو سے نامسوع نہ ہوگا۔ ان کے ادا کرنے کے بابت اطمینان خاطر کے واسطے جیسی ضمانت ضرور جانے ویسی ہی لیوے۔ جج صاحب کے فیصلہ کی کہاں تک حد ہے

5۔ اور حکم ہے کہ سرٹی فیکٹ مذکور کا عنایت کرنا صدر دیوانی عدالت میں اپیل کرنے سے ملتوی رہ سکتا ہے اور صاحبان عدالت موصوفہ جس فریق کو سرٹی فیکٹ عنایت کرنا مناسب جائیں اُس کے حق میں آپ ارشاد فرمادیں یا اس کے ثبوت حقیقت کے بابت تحقیقات مناسبہ کا حکم دیویں، ضلع کے صاحب جج کی سرٹی فیکٹ عنایت ہونے کے بعد صاحبان عدالت موصوفہ کے اس کے منسوخ کرنے کے باب میں درخواست کرنے پر

سرٹی فیکٹ مزید مرحت کر سکتے ہیں اور جو روپیہ کہ پہلے سرٹی فیکٹ حاصل کرنے والوں کو وصول ہوا ہو اس میں صاحبان عدالت موصوفہ کی سرٹی فیکٹ بغیر اذاتما لکھتے ہوئے کہ پہلی سرٹی فیکٹ باطل ہے محل نہ ہوگی سرٹی فیکٹ کی رو سے کہاں تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔

6- حکم ہے کہ جس پریسڈنسی میں سرٹی فیکٹ مذکور عنایت ہوئی ہو تو اس تمام پریسی ڈنسی میں اختیار ہوگا اور کوئی سرٹی فیکٹ جو اشیائے مذکور کی بابت بھیجے عنایت ہوگی سوائے اس کے کہ مفصلہ ذیل کے طور پر معتبر اور جائز نہ ہوگی گورنمنٹ کے نوٹ اور ڈیویڈنس کے بابت۔

7- اور حکم ہے کہ جس شخص کو مرقومہ بالا کے طور پر سرٹی فیکٹ عنایت ہوئی اس کو گورنمنٹ نوٹس یا ڈیویڈنڈ پر سود اور کسی کوٹھی بینک کے سہا (کذا) کے ڈیویڈنڈ یعنی سود کا روپیہ لینے اور کاغذات مذکورہ کے خرید فروخت کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اہل سرٹی فیکٹ کو سود مذکور یا ڈیویڈنڈ کا کوئی حصہ لینے اور کاغذات مذکورہ کے کوئی جزو خرید فروخت کرنے کا بھی اختیار ہے اور جس عدالت نے کہ اہل سرٹی فیکٹ مذکور بشرطیکہ سرٹی فیکٹ کے مضمون سے صاف واضح ہوتا ہے گورنمنٹ نوٹس اور بینک کے سہا کی سرٹی فیکٹ کے بابت عنایت کیا ہے وہ عدالت جس پریسی ڈنسی کے سپریم کورٹ کے علاقہ میں واقع ہو صرف اسی پریسڈنسی میں اجرا کر سکے گا۔ [ص 2 کالم 1] ادائے زر اس سرٹی فیکٹ کے رو سے جو بیشتر کی سرٹی فیکٹ کے سبب منسوخ ہو جائے۔

8- حکم ہے کہ جب کوئی سرٹی فیکٹ ان حالتوں میں جن میں بشرطیکہ بیشتر اور کوئی عنایت نہیں ہوئی دوانی وکانی ہووے کسی کو ملے تو جتنا روپیہ پچھلے سرٹی فیکٹ رکھنے والا پہلے سرٹی فیکٹ ملنے کی ناواقفیت میں وصول کر کے اس کے پہلے اہل سرٹی فیکٹ کا دعویٰ ناجائز ہوگا جو سرٹی فیکٹ پروویٹ یا لیٹرز کے بعد عنایت ہووے تو ناجائز ہے۔

9- اور حکم ہے کہ ہر گاہ جمیع متونی کی اشیائے منقولہ وغیرہ منقولہ جو کہ بدون پانے پروویٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے جناب عالیہ ملکہ کی عدالتوں سے از روئے قانون کے ان کے قائم مقاموں کو مل جاویں تو اشیائے مذکورہ کی بابت کوئی سرٹی فیکٹ اگر پروویٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت ہوئی ہوں جائز نہ ہوگی۔ ادائے زر جواز راہ ایمانداری کے ہوا ہو اس کی حفاظت کے بابت۔

10- حکم ہے کہ جب کوئی سرٹی فیکٹ ان حالتوں میں جن میں بشرطیکہ پروویٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت نہ ہوئی ہوں کافی اور دوانی ہووے کسی کو ملے تو اہل سرٹی فیکٹ پروویٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن ملنے کی ناواقفیت میں جتنا روپیہ وصول کرے اس کے بابت پروویٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کا ملنا اس کے دعوے کو ناجائز نہ کر سکے گا سرٹی فیکٹ عنایت ہونے سے پیچھے کے پروویٹ یا لیٹرز کے بابت۔

11- اور حکم ہے کہ ادائے زر قرضہ یا قرضداروں کی حفاظت کے باب میں کوئی پروویٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن

اشیائے مذکورہ کی سارٹی فیکٹ عنایت ہونے کے بعد کافی نہ ہوں گے بشرطیکہ متوفی کی اشیائیں اس کی وفات کے وقت جس عدالت سے کہ سرٹی فیکٹ مذکور عنایت ہوئی اس کے علاقہ میں ہوں ادائے زر جواز راہ ایمانداری کے ہوا ہوا اس کی محافظت کے بابت۔

12۔ حکم ہے کہ جہاں کہ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اُن حالتوں میں جس میں کہ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن مذکور بشرطیکہ پیشتر اور کوئی سرٹی فیکٹ نہ ہوئی ہو کافی اور وافی ہوں کسی کو ملیں تو جتنا روپیہ کہ اہل پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اہل سرٹی فیکٹ ناواقفیت میں وصول کرے اس کے بابت اہل سرٹی فیکٹ کا دعویٰ ناجائز ہوگا۔ ہنود وغیرہ کے قائم مقاموں کو پروبیٹ اور لیٹرز کے دینے کا فائدہ۔

13۔ اور حکم ہے کہ جمیع پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن جناب عالیہ ملکہ عدالتوں سے اُن حالتوں میں جن میں متوفی کی اشیائیں اُن کے فوت ہونے کے وقت اُن عدالتوں کے علاقہ میں تھیں جنہوں نے پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت کیے مرحمت ہوویں تو اُس کا منفعت اُن پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے مانند ہوگا جو کہ اُن شخصوں کے حق میں ہے جن کے اشیاء بدون پانے پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے ان کے قائم مقاموں کو عنایت نہ ہو سکے گی مگر پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن مذکور صرف زیر قرضہ کے وصول کرنے اور ان قرضداروں کی حفاظت کے واسطے جو کہ اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرتے ہیں وقوع میں آویں گے گا بشرطیکہ یہاں تک کہ جتنے قانون ہذا میں تصریح ہوگی اور کہ قانون ہذا سے کوئی دوسرا مطلب ایسا مستخرج نہیں ہوتا کہ وراثت کے باب میں کسی حالت میں جس میں بالفعل پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن حاصل ہیں آئندہ کو لیے جاویں۔

14۔ اور یہ حکم ہے کہ قانون ہذا میں کوئی بات جو کسی شخص کی اشیاء منقولہ [ص 2 کالم 2] یا غیر منقولہ کے بابت جس کی اشیائیں منقولہ بدون پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے جناب عالیہ ملکہ کی عدالت سے پانے کی قانون کے رو سے اس کے قائم مقام کو حاصل نہ ہو سکے سر و کار رکھے مندرج نہ ہوگی فقط حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور کے بابت ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے اجلاس میں جو ماہ مارچ آئندہ کے (کذا) کے بعد ہووے پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈاک ممالک ہند کے گورنمنٹ کا سکریٹری۔

احکام

ایچ جی ایف برکلی بریلی کے صدر امین اعلیٰ نے جو رخصت حکم نامہ مورخہ 26/ ماہ گذشتہ کی رو سے پائی تھی سو منسوخ ہوئی جیمس بروڈر صاحب جس وقت کہ اپنے کام سے یعنی رہتک کے ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹری کے کام سے فراغت پاوے فی الفور پانی پت کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹری کے کام کرنے کا اختیار رکھیں گے محمد

صفت اللہ خاں زہتک کے صدر امین کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے سوائے محرم کی تعطیل کے اور ایک مہینے کی رخصت حاصل ہوئی ایم آر گنپس اثاودہ کے بندوبست کے صاحب کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہلی تاریخ اپریل سے 30 ماہ نومبر تک رخصت ملی ولیم پلٹی میسن صاحب کو جو کہ مجسٹریٹ اور کلکٹر باندہ کے ہیں واسطے کسی کارخانگی کے رخصت ایک مہینے کی ملی صاحب موصوف کی غیر حاضری تک خارج ڈیوی ریکس صاحب باندہ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کریں گے۔ سی جی ونگفیلڈ صاحب ضلع دہلی کے صاحب اسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ کالی رائے قانون نوایس 1833 کی رو سے مظفرنگر کے ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا اور امداد علی خاں ڈپٹی کلکٹر میرٹھ قانون مذکور کی رو سے ہوا۔

میرٹھ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں نواح میرٹھ میں رعایا میں اکثر جنگ و جدل اور خونریزی ہوتی رہتی ہے 12 تاریخ مارچ کو شام کے وقت موضع نگر یہ متعلقہ تھانہ مرادنگر میں زمینداروں میں لڑائی ہوئی۔ اکثر آدمی مارے گئے چودھری مہتاب سنگھ رئیس گاؤں کا اور دس آدمی اور طرفین سے زخمی ہوئے اور پندرہویں تاریخ موضع تاماپور میں کہ بیچ قرب و جوار میرٹھ کے ہے۔ زمیندار آپس میں لڑ پڑے تین آدمی قتل اور سات یا آٹھ آدمی زخمی ہوئے۔

شیراز

اس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں ایک روز درمیان نوکروں و وزیر اعظم اور سپاہ بادشاہ کے بڑی خانہ جنگی ہوئی۔ بہت آدمی دونوں طرف سے مارے گئے چنانچہ امیر فوج بعلت غفلت کے قید ہوا کہ کیوں اس نے سپاہیوں کے تیس منع نہ کیا شیخ نصیر کو پیشتر حاکم بوشہر کا تھا اس کو موقوف کر دیا تھا اب پھر اسے خلعت دے کر حاکم بوشہر کا کیا اس سبب کہ اس کے عہد میں انتظام وہاں کا بہت اچھا تھا اور ناظم لوگو علاوہ نارضا مندی کے بہ باعث اس کے سستی انتظام کے معزول کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز سفیر روس نے شاہ ایران سے عرض کیا کہ [ص 3 کالم 1] فلانے فلانے ملکوں میں دشمنوں نے سرکشی کر رکھی ہے اگر حکم ہو تو بموجب عہد و پیمان سپاہ روس ان کی تہیہ کے واسطے بھیجی جاوے شاہ ممدوح نے فرمایا کہ صرف لشکر ایران کافی ہے ہرگز حاجت کمک سپاہ روس کی نہیں سفیر چپ رہا اور دلیری کلام سے شرمندہ ہوا۔

مقام بھاگ

مقام مذکور کی ایک چٹھی مورخہ 4 تاریخ مارچ سے واضح ہے کہ کرنل سٹیسی صاحب درہ زردا کو واسطے درستی مقدمات مسٹر اس بل صاحب بہادر اور نصیر خان والی قلات کے گئے ہیں اور مسٹر اس بل صاحب نے چٹھیاں طمانیت کی

خان مذکور کو لکھی ہیں کہ ہم تمہیں کسی طرح کی تکلیف نہیں دیں گے سو کچھ عجب نہیں کہ خان مذکور اس خیال سے کہ کرنیل شیسی صاحب بہت صاف دلی اور اعتماد سے میرے پاس تنہا چلے آئے آپ بھی ان کے قول و قرار پر اعتماد کر کے چلے آوے کہتے ہیں کہ کرنیل مذکور ان کے خیمہ میں صرف ایک آدمی لے گئے اور خان مذکور نے بھی تعظیم اور عزت کی اور بہت خوش اخلاقی اور تواضع سے پیش آئے۔

مصر

مہم مشرق نے اختتام پایا محمد علی پاشا والی مصر نے کموڈور نیپیر سپہ سالار کی متابعت بہت چپ چاپی سے اختیار کی۔ ایڈمیرل واکر نام سردار بیڑا جہازوں قیصر روم کے نے قیصر سے حکم پایا تھا کہ بہ جلدی تمام محمد علی سے اقرار متابعت کا کروا کے چلا آوے مگر کموڈور نیپیر مذکور الصدر نے دو دن پیشتر جا کے ایسا انتظام کیا تھا کہ محمد علی پاشا بالکل مطیع اور فرماں بردار ہو گیا تھا سو اب بیڑا قیصر روم کا طرف قسطنطنیہ کے مراجعت کرے گا قیصر روم نے محمد علی کو صرف بادشاہت مصر کی بخشی اور ابراہیم پاشا کو حکم ہوا کہ سُر یا کو خالی کر دے اب یقین ہے کہ تمام یورپ کے سرداروں میں صلح ہو جاوے گی اور فرانس بھی کونسلوں میں شریک ہوگا کیونکہ انہیں کچھ عذر واسطے لڑائی کے نہیں رہا مگر شاہ فرانس سپاہ جہاز اور خشکی کی بھرتی کرتا جاتا ہے اور شہر پیرس کو بھی بہت مضبوط اور محکم کیا ہے نائب سلطنت اسپین کے پرتگیز والوں سے لڑنا چاہتے ہیں اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اہل پرتگیز انگلستان سے اعانت طلب کریں گے۔

مدراں

صاحب زبدۃ الاخبار آفتاب عالم تاب سے لکھتے ہیں کہ ان دنوں گورنر بہادر مدراس نے جرنیل ایف کے تیس ساتھ سرداری فوج کے مقرر کیا اور جرنیل انس کے تیس کہ سردار اس لشکر کا تھا باعث صادر ہونے کسی خطا کے معزول کیا چنانچہ صاحبان کونسل اس جگہ کے خطائے جرنیل موصوف کو تحقیق کرتے ہیں شاید کہ عقل صاحبان مذکور میں بے قصور نکلیں کیوں کہ صاحبان موصوف اوپر بے قصوری صاحب موصوف کے شک قوی رکھتے ہیں۔ نواب عباس علی خاں جو کہ بہ باعث سازش اور آمیزش رئیس کرنول کے مواخذہ گورنمنٹ میں آ گیا تھا اس پر بموجب تجویز حاکموں کے الزام آیا تھا اور واسطے تمام عمر کے قید کیا گیا تھا سو نواب مذکور اس حکم کے جاری ہونے سے بہت غمگین ہو چند مدت تو حالت قید میں بسر کیا آخر اسی رنج و الم میں مر گیا۔

پولیس

[ص 3 کالم 2]

ان دنوں اکثر واردات سنگین مثل نقب زنی اور چوری شہر میں بیرون شہر چھاؤنی وغیرہ میں واقع ہوئیں لیکن تھانہ داران محل اور موقع واردات سے کچھ تدارک ظاہر نہ ہوا ایک واردات قتل ایک شخص مجہول الاسم والمسکن کی خاص

بازار چھاؤنی میں ہوئی تھی وہ خاص تعلق تھانہ پہاڑ گنج کا تھا سونہ اس تھانہ کے اہلکاروں سے کچھ سراغ برآری ہوئی نہ اہلکاران چھاؤنی سے نشان مجرم کا ملا کہتے ہیں کہ کوتوال شہر واسطے اس کام کے بھی مامور ہوا مشہور ہے کہ یہ کوتوال فن کاردانی پولیس میں یکتائے زمانہ ہے اُس نے کچھ اس طرح سے تدبیریں کیں کہ مجرمان اقراری اس مقدمہ کے گرفتار آئے غیر علاقہ سے اور وہ سزایاب ہوئے صاحبان فوج بھی کوتوال کی کاردانی سے بہت راضی ہوئے۔ بی بی فاسٹر کے بنگلہ میں سے اسباب خاص اُن کا بہت چوری گیا اس مقدمہ میں عجیب کیفیت سنی گئی کہ قفل صندوقوں کے بدستور رہے اور اندر ہی اندر اسباب گیا۔ مدت تک تلاش و تجسس عمل میں آئی لیکن کسی سے کچھ سراغ برآری نہ ہو سکی مگر کوتوال نے عجب کارستانی اس میں ظاہر کی کہ سب لوگ متعجب رہے اور حقیقت میں یہ ہے کسی سے یہ بات نہ ہو سکی اور مال و مجرم گرفتار کیا اور مجرم اقراری گرفتار ہو کر سزایاب ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چور ملازم تھا خود میم صاحبہ کا کسی طرح کا شک و شبہ کچھ اثر آثار ظاہری سے اُس پر نہیں ہو سکتا تھا کہتے ہیں کہ کوتوال نے جب میم صاحبہ سے تمام حال چوری اسباب کا سنا تو سارے ملازموں کو اُن کے روبرو بلا یا سب کی شکلیں دیکھ دیکھ کر ایک شخص کو ان میں سے پکڑ لیا اور میم صاحبہ سے اُسے لے گیا اور سب ملازموں کو چھوڑ گیا ہر چند اُس وقت تک کسی طرح اُس پر کچھ ثابت نہ تھا لیکن کچھ قیافہ شناسی اور قوت طبع سے کوتوال نے اُسے پہچان کر تجسس اور تفتیش اس طرح کی کہ انجام کار اُس نے اقرار چوری کا کیا اور جس جس جگہ مال مسروقہ اُس نے بیچا تھا تجسس گرفتار آیا اور میم صاحبہ نے اپنا مال پہچانا مجرم سزایاب ہوا۔ ایک شخص کے یہاں شہر میں اور نقب ہوئی تھانہ گذر اعتقاد خان میں تھانہ دار سے کچھ تدارک نہیں ہوا سنا گیا کہ اس مقدمہ کو بھی کوتوال ہی نے تحقیق کیا اور مجرمان اقراری کو گرفتار کیا مع آلہ نقب کے کچھ تھانہ داروں کا عجب حال ہے اسی مقدمہ میں جن کو کوتوال نے بعد ترتیب چالان کیا اُن میں تو سزا ہوئی اور جسے تھانہ داروں نے چالان کیا اُن پر خاک نہ ثابت ہوا ایک واردات نقب اور چوری کی تھانہ بھوجلا پہاڑی میں ہوئی بہت مال اسباب چوری گیا مجرم باہر چلے گئے تھانہ سے کچھ تدارک نہ ہوا کہتے ہیں کہ کوتوال نے اس میں بھی عجب کوشش ظاہر کی کچھ اس طرح کے لوگ لگائے کہ پانی پت کی طرف سے مجرموں کو گرفتار کیا مع زیور کے اور اسباب تجسس نکالا۔ میگزین سرکاری میں بسبب سازش وہاں کے ملازموں کے اکثر چوری ہوتی ہے چند مقدمات دزدی پیش ہوئے اکثر مجرم گرفتار ہوئے ایک چوری میں بہت مال گیا تھا مگر کوتوال نے تجسس گرفتار کیا۔ اب انتظام میگزین کا بہت درست ہو گیا ہے سنا گیا کہ اس میں بھی کوتوال کی بہت [ص 4 کالم 1] کوشش عمل میں آئی اس میں شک نہیں کہ اگر تھانہ داروں کی تن دہی اور کاردانی بھی کوتوال جیسی ہو تو انتظام بہت درستی سے ہو اور واردات نہ ہوا کرے اکثر دیکھا کہ تھانہ سے مقدمہ میں کچھ مال و مجرم کا سراغ نہیں نکلا اور اُس نے جو پیروی کی تو مال اور مجرم تجسس گرفتار آئے یہی سبب ہے کہ شہر اور فوج کے لوگ بہت راضی ہیں اس کوتوال سے اس وقت جو انتظام اور نیک نامی اس کی ہے بہت عاقل کہتے ہیں کہ اور کوتوالوں میں نہیں دیکھی۔

کلکتہ

مہتمم اخبار بھاسکر نے کچھ ملامت کی تھی صدر الصدور 24 پرگنہ کی سوا س سے طلب کیا گیا کہ اس بات کو ثابت کرو یا لکھنے والے کو بتادو یا تکذیب کرو اپنی تحریر کی۔ چون مہتمم مذکور نے ایسا نہ کیا سو گورنمنٹ میں نالاش پیش ہوئی۔

اراضی منضبطہ جو ضبط ہوئی ہیں قانون 1829 سے لغایت 39ء ان کا زرجع منتقل جو روینوا کا وٹمنٹ کے سامنے پیش ہوا ہے یہ ہے 387 روپے 6 آنہ ایک پائی یہ روپیہ نہیں ہے کل اضلاع بنگال کا اس واسطے کہ اکثر جگہ کے کاغذ ابھی تیار نہیں ہوئے ایک مقدمہ زہر کا متصل کلکتہ کا پیش ہوا لیکن کچھ ثابت نہ ہوا مجرم چھوٹ گیا بعد ایک برس کے پھر ایسا اتفاق پڑا کہ صدر سے حکم زیادہ تحقیقات کا اس مقدمہ میں جاری ہوا لاش کو قبر سے نکالنا پڑا دیکھا کہ تمام بدن خاک ہو گیا تھا لیکن انتڑیاں ثابت تھیں گویا کہ اسی دن دفن کیا تھا سو انتڑیوں کو کلکتہ میں روانہ کیا گیا واسطے امتحان کے اور انتڑیوں میں سے ایک ڈلی سکھیا کی نکلی جس کے سبب انتڑیاں سڑنے نہیں پائیں۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ سب جگہ انتڑیاں دس پندرہ دن رکھی جاویں واسطے انتظام چوکیدارہ کے تجویز ہوئی ہے کہ چوکیدار لوگ پانچ چھ روپیہ مہینہ پایا کریں بجائے تین روپیہ آٹھ آنہ کے تاکہ معتبر چالاک لوگ رکھے جاویں۔

چچین

باوجود یہ کہ چچین والوں سے صلح ہو گئی ہے لیکن اس پر بھی معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ وہاں کا بہ خیال سبکی اپنی کے نہیں عمل میں لاتا وہ باتیں جو اقرار نامہ میں مقرر ہو گئی ہیں ایلٹ صاحب جو ملکہ انگلستان کی طرف سے وہاں ہیں ان سے بھی نامناسب طور پر پیش آتا ہے کچھ تعجب نہیں کہ ان دونوں ولایتوں میں پھر لڑائی ہو۔

لاہور

اخبار لدھیانہ سے واضح ہے کہ 16 تاریخ ماہ گذشتہ کو صبح کے وقت مہاراجہ شیر سنگھ نے دربار عام فرمایا۔ سردار اور ملازمین خاص و عام اور افسر لوگ سپاہ کے اور رعایا قریب آٹھ ہزار آدمیوں کے باریاب مجرا ہوئے مہاراجہ نے سب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگوں پر ظاہر ہو کہ بعد وفات کنور نونہال سنگھ کے رانی چندر کنور صاحبہ نے یہ مشتم کیا تھا کہ رانی کلوا سن رانی کنور متونی کی حاملہ ہے اور بطور خفیہ چند عورات حاملہ کو اس کے پاس رکھا تھا اس ارادہ سے کہ جس وقت کوئی ان عورتوں میں سے لڑکا جنے تو رانی مذکورہ کی گود میں ڈال دیوے۔ سو ان دنوں ایک نے ان میں سے لڑکا جنا اور [ص 4 کالم 2] بموجب منصوبہ کے اُسے رانی کی گود میں ڈال دیا سو دربان اور مخبر لوگ جو کہ واسطے اس خاص کام کے متعین تھے وہ اس حال سے آگاہ ہو کر عورت مذکورہ کو مع اس کے لڑکے کے گرفتار کر کے ہمارے پاس لائے ہیں۔ سامنے ہر خاص و عام کے چند کلمات ارشاد فرما کر عورت مذکورہ کو دو سو روپیہ نقد مرحمت کیے اور ایک روپیہ یومیہ مقرر کیا۔

پشاور

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ آدمی قوم دوئی زئی کے پرگنہ دوآبہ میں سے غلہ اپنے وطن کو لیے جاتے تھے سردار نواب خان نے اثنائے راہ میں ان پر حملہ کر کے تمام غلہ لوٹ لیا مردمان قوم دوئی زئی نے نواب خان کے پاس آن کے گریہ اور زاری کی مگر خان مذکور نے در جواب کہا کہ ہمارے آدمیوں نے تمہارے ہاتھ سے بہت تکلیف پائی ہے اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو شیخ اسمعیل کے تئیں حوالہ میمند خان کے کر دو مردمان قوم دوئی زئی یہ بات سن کر اُلٹے پھر گئے مگر مشہور ہے کہ خان مذکور نے اب تک وہ غلہ بطور امانت رکھا ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

تمام صاحبان پولیٹی کل راجپوتانہ کے اوڈے پور میں جمع ہوئے ہیں اور کرنیل صدر لینڈ صاحب بھی اجمیر سے اُس طرف روانہ ہوئے ہیں اور صاحب موصوف کا یہ ارادہ ہے کہ گرمی کا موسم مقام ابو میں بسر کریں اس طرف گرم ہوائیں ابھی سے بہ شدت چلنی شروع ہو گئی ہیں چنانچہ ایک روز نصیر آباد میں دو بنگلہ جل کے خاکستر ہو گئی۔ مہاراجہ جھنگوراؤ بہادر فرمانروائے ریاست گوالیار پھر بہت بیمار رہتے ہیں اور سوائے اپنے حکیموں اور بیدوں کے کسی اور سے استعانت معالجہ کی نہیں کرتے۔ سنا جاتا ہے کہ رُہنگ کا ضلع شکست ہو گیا اور اُس کے پرگنہ بعضے دہلی میں بعضے اضلاع پانی پت اور حصار میں شامل کیے گئے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ فتح خاں چچازاد بھائی وزیر کا بھی ہمراہ میجر ٹاڈ صاحب کے مقام گر شک میں پہنچا کہتے ہیں کہ اسی شخص نے بہت سے اسباب بھی صاحب موصوف اور افسران انگریزی مشن کاہرات سے نکلوا دیا اور لٹنے سے محفوظ رکھا۔ بعضے سوار رسالہ کرنیل اسکز صاحب بہادر کے درہ بلند کو جاتے تھے راہ میں ان لوگوں کے حملہ کیا اور ایک سوار مارا گیا۔

بیٹے ٹھا کر امراؤ سنگھ متونی کے جن کی سرزنش کے واسطے کپتان بلیک مع آدمی رجنٹ پیادہ اور ایک اسکواڈرن سواروں کے فوج سندھیا میں سے ہمراہ لے کر گئے تھے۔ انہوں نے بعد چند روز کے پہنچنے صاحب موصوف کے ملک چندوی میں بغیر درستی کسی نوع کے عہد و پیمان کے اپنے تئیں سپرد صاحب موصوف کے سے کر دیا سو سرداران موصوفین واسطے اظہار اپنے مقدمہ کے گوالیار میں آئے ہیں مگر باعث کسل طبیعت مہاراجہ کے ابھی ان کی شنوائی نہیں ہوئی سنا جاتا ہے کہ کچھ سوار اور پیادہ سندھیا کے کنجٹ کے مع چار توپوں کے 30 مارچ کو قلعہ جہ کونگ پر جانے کو تھے یہ جگہ جھانسی سے بیس میل پر ہے اور خبر ہے کہ کچھ سپاہ کانپور سے اور کچھ سپاہ سیری سے چلے گی صاحب ایجنٹ بھی ہمراہ جائیں گے کہتے ہیں کہ وہاں کا ٹھا کر بہت خوب مقابلہ کرے گا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

11 اپریل 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

واضح ہو کہ واسطے خریداری تقویم کے بہت کم درخواستیں آئیں اس قدر کم کہ آمدنی ان تقویموں کی برابر اس روپیہ کے جو کہ ان پر خرچ ہوتا نہیں تھی اسی واسطے چھوٹا تقویم کا نامناسب اور موجب نقصان اپنے کے جان کر موقوف کیا گیا۔

احکام

آرائیوینڈر ضلع آگرہ کے بندوبست کے صاحب کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے پندرہویں تاریخ ماہ حال سے پندرہویں نومبر 1841 تک رخصت ملی۔ آرمی ضلع مراد آباد کے بندوبست کے صاحب نے اپنے کارخانگی کے لیے بیسویں تاریخ ماہ حال سے 29 ماہ مذکور تک رخصت پائی۔ کپتان پی سی اینڈرسن صاحب محافظان محل سلطانی کے کمانڈنٹ نے واسطے کسی اپنے کام کے منصوری جانے کے 15 تاریخ ماہ حال سے رخصت چھ مہینے کی پائی کپتان انجلو صاحب کپتان موصوف کی غیر حاضری تک محافظان محل سلطانی کے کمانڈنٹ کا کام کریں گے مرزا شہباز بیگ قانون نویں تاریخ 1833 کی رو سے ضلع پانی پت میں ڈپوٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا محمد عطاء اللہ خان حصار کے صدر امن نے اپنے کام کے واسطے 15 تاریخ ماہ حال سے 14 تاریخ ماہ آئندہ تک رخصت پائی ولیم رچرڈ کینوے صاحب بدایوں کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا مگر تا صدور حکم تانی فتح پور کے صاحب حج کا کام کریں گے۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ 26 اکتوبر 1840 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26 تاریخ ماہ اکتوبر 1840 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1840 کا استیصال سرکاری کے جرائم کو پیشتر یکساں تجویز

کرنے کے لیے اور بعض حالتوں میں تجویز مذکورہ کی اصلاح کرنے کے واسطے یہ قانون ہے:

1- از بسکہ جو دستور العمل استیصال سرکاری کے جرائم کی تجویز کرنے کی بابت ہر ایک پریسی ڈنسی میں بالفعل یکساں رائج نہیں ہیں سو ان کو ایک وضع پر ترتیب کرنا مناسب سمجھا گیا اور کہ بعض دستور العمل جو اس سے کسی کسی پریسی ڈنسی میں جاری تھی اصلاح پذیر معلوم ہوتے ہیں لہذا حکم ہے کہ جس قدر عدالت عامہ کے حاکموں کو بغاوت اور سرکشی یا اور کوئی استیصال سرکاری کے باب میں ان لوگوں کو جو کہ جرائم مذکورہ کے عزم ٹھہریں سزا دینے کا اختیار ہے اسی قدر صاحبان عدالت موصوفہ کے مقدمات مذکورہ کی تجویز کرنے میں بھی مجاز ہو دیں گے۔

2- حکم ہے کہ ہر ایک پریسی ڈنسی گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ جو بغاوت اور سرکشی یا استیصال سرکاری کے مقدمات کی تجویز کرنے واسطے ایک یا زیادہ صاحبان جج کو مع ان اہالی شرع کے [ص 1 کالم 2] جو مناسب متصور ہوں ایک کمیشن مقرر کرے اور حکم ہے کہ جو صاحبان عدالت بموجب دفعہ مذکورہ بالا کے مقرر کیے جا دیں ان کو لازم ہے کہ جن اسامیوں کا مقدمہ ان کے ہاں درپیش ہو ان کی تجویز اسی طور سے فرمادیں جیسے کہ مقدمہ مذکور میں صاحبان عدالت عامہ کے حضور تجویز ہوتی ہے اور جو اختیار کہ صاحبان عدالت موصوفہ کو ہے وہی ان کو بھی ہوگا بجز اس کے اپنا فتویٰ خواہ رہائی خواہ سزا دینے کا ہوا اجرا کرنے سے پہلے اپنی تجویز کی رویداد کے ساتھ سرکاری عدالت اولیٰ میں جو مقدمات فوجداری کے فیصل کرنے کے واسطے پریسی ڈنسی میں مقرر ہے بھیج دیں گے اور اجلاس کی جگہ مقرر کرنے اور کون کون سی اسامیوں کے مقدمات کی تجویز کرنے اور ان مراتب کی بابت جن کا قوانین کی رو سے تدارک نہیں ہو جیسا کہ اہلکاران گورنمنٹ یا سرکاری عدالت اولیٰ کا جو مقدمات فوجداری کے فیصل کرنے کے واسطے پریسی ڈنسی میں مقرر ہے حکم خاص صادر ہے ویسا ہی عمل میں لا دیں گے۔

4- حکم ہے کہ جو عدالت مجرموں کے مقدمات کی تجویز کے لیے مقرر ہووے اس کے صاحبان جج یا اہالی شرع میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے یا بیماری یا اور کسی وجہ سے غیر حاضر ہو تو جب تک کہ پریسی ڈنسی گورنمنٹ صاحب جج یا صاحبان جج اہل شرع یا اہالی شرع مذکور کی جگہ کسی کو تجویز کر کے مقرر نہ کریں تب تک باقی صاحب جج یا صاحبان جج اہل شرع یا اہالی شرع کو اختیار ہوگا کہ اجلاس کر کے مقدمات کی تجویز کریں اور جس حال میں کہ ان کی جگہ کسی نئے شخص کا مقرر کرنا تجویز شائستہ کی رو سے متصور نہ ہو یا کسی کو مقرر نہ کریں تو صاحب جج یا صاحبان جج اہل شرع یا اہالی شرع مذکور کی وفات یا غیر حاضری کے سبب سے صاحبان عدالت ممدوحہ کے اختیار اور مقدمہ کی رویداد میں کچھ تخلل واقع نہ ہوگا۔

5- اور حکم ہے کہ جو سرکاری عدالت اولیٰ اپنی اپنی پریسی ڈنسی کے مقدمات فوجداری کے واسطے مقرر ہے اس کے حاکموں کو لازم ہوگا کہ جس مقدمہ کی رویداد قانون ہذا کی رو سے ان کی خدمت میں بھیجی جاوے اس کے پہنچنے پر ویسی ہی تجویز کریں جیسی کہ قانون مجاریہ کی رو سے اور مقدمات میں جو ان کی عدالت میں دائر ہوں فرماتے

ہیں بشرطیکہ حاکمانِ موصوف ہر ایک حالت میں اپنے حکمِ قطعی کی رپورٹ گورنمنٹ میں کرتے ہیں اور کہ اپنے احکام سے اجرا کرنے سے پیشتر گورنمنٹ کے صدور احکام کا انتظار کریں۔

6۔ حکم ہے کہ جس جگہ کوئی شخص یا اشخاص اُن جرائم کا مجرم ہو جو قانونِ ہذا میں مذکور ہوئے اُس ضلع یا شہر کے صاحبانِ مجسٹریٹ جس پریسی ڈنسی کی گورنمنٹ کے علاقہ میں کہ ضلع یا شہر مذکور ہووے اسی گورنمنٹ کو فوراً اطلاع کریں گے اور صاحبانِ مجسٹریٹ موصوف جن شخصوں کے نام نالاش دائر ہو اُن کی گرفتاری یا اُن کے ماجرا کی تنقیح یا اُن کے تین تجویز کے واسطے عدالتِ عامہ یا اس عدالتِ خاصہ میں جس کا تذکرہ قانونِ ہذا میں مصرح ہوا سپرد کرنے کے واسطے جو گورنمنٹ سے احکام صادر ہوویں انہیں پر کمال [ص 2 کالم 1] ہوشیاری سے فوراً عمل کریں اور حکم ہے کہ قانونِ ہذا کی رو سے یہ نہ سمجھا جائے گا کہ جناب عالیہ ملکہ کی کورٹ آف جسٹس کی حکومت میں کسی طرح کی تبدیلی یا تخیل واقع ہووے حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جائے۔

حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ کی بابت ممالک ہند کی لے جس لیٹیو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہ جنوری آئندہ کے 26 تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ فریڈرک جیمس ہالیڈی جو نیر سکریٹری گورنمنٹ۔

لاہور

اخبار لدھیانہ سے یہ وحشت آٹا خبر واضح ہوتی ہے کہ 28 تاریخ ماہ مارچ کو علی الصباح مہاراجہ صاحب والہی لاہور بہ اتفاق راجہ دھیان سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ اور جمعدار خوشحال سنگھ اور بھائی گورکھ سنگھ اور سردار عطر سنگھ کالہ والہ اور سردار امر سنگھ آلودالہ کے سوار ہو کر واسطے سیر و شکار کے طرف جنگل کی تشریف لے گئے وقت پھرنے کے شکار گاہ سے باتفاق مصاحبوں موصوفہ کے ایک کشتی پرندہ پر سوار ہو کر سیر کرتے ہوئے طرف دایرہ دولت کے متوجہ ہوئے یکا یک قضاے ربانی اور تقدیراتِ آسمانی سے کشتی مذکور ایک دفعہ ہی ملاحوں کے اختیار سے نکل گئی اور چرخ کھا کے پانی بیٹھ گئی راکبان کشتی خوف سے جان کے تیرنے میں مصروف ہوئے مہاراجہ شیر سنگھ بہادر اور راجہ دھیان سنگھ کون شنوری میں مہارت تمام رکھتے ہیں ہاتھ پاؤں مار کر دریائے راوی سے نکل آئے اور ملاحوں نے بہت کوشش کر کے اوروں کو بھی اسی ورطہ جالستان سے باہر نکالا مگر سردار امر سنگھ آلودالہ کہ جوان رعنا اور کم عمر تھا ڈوب گیا اور باوجود کوشش اور کوشش کے ہرگز نشان اُس کا نہ ملا مردمانِ پنجاب اُس جوان مرگ کی مرگ مغاجات پر بہت افسوس کرتے ہیں۔

جرنیل لملی صاحب

ابھی جانا جرنیل موصوف کا طرف پنجاب کے کچھ تحقیق نہیں ہوتا مگر کہتے ہیں کہ جس وقت کسی نوع کا فساد اہل پنجاب

کی طرف سے حدودِ ممالک انگریزی میں ظہور پکڑے گا تو اُس وقت مسٹر کلارک صاحب ایجنٹ لدھیانہ اعانت طلب کریں گے اور اس وقت کچھ لحاظ سردی یا گرمی اور مینہ اور دھوپ کا نہ کیا جاوے گا اور بیشک سپاہِ انگریزی واسطے حمایت اُس ملک کے بھیجی جاوے گی اور اغلب ہے کہ وہ دن نزدیک آپہنچا ہے جس دن کہ گورنمنٹ اُن کا بیچ بچاؤ کرے گی بالفعل اخبار سے ایسا واضح ہے کہ اب تک سپاہِ پنجاب ویسی ہی سرکش ہے چنانچہ انہوں نے ایک روز اپنے افسرانِ فرانسیسی پر حملہ کر کے کپتان فورڈ اور کپتان فاکس صاحب کو قتل کیا اور منسیر منٹن صاحب افسر سواروں کو زخمی اور بے عزت کیا مگر کہتے ہیں کہ اس میں قصور مہاراجہ شیر سنگھ کا کچھ نہیں رعایا قوم اکالیہ اور سپاہ بہت سرکش ہے افسرانِ ولایتی ملازمِ مہاراجہ وہاں کے رہنے سے بہت ناراض ہیں جنرل ونٹورا صاحب ابھی فیروز پور میں ہی تشریف رکھتے ہیں سنا جاتا ہے کہ واسطے ملاقات کلارک صاحب بہادر کے لدھیانہ میں بھی آئے تھے لوگ خیال کرتے ہیں کہ صاحب موصوف اپنی نوکری پر نہیں جایا چاہتے ہیں بشرطیکہ اپنے تمام عیال و اطفال کو وہاں سے با من و امان نکال لیوں۔

ہرات

[ص 2 کالم 2]

بھکر کی چٹھی کے مضمون سے واضح ہے کہ لوگ یقین کرتے ہیں کہ سپاہِ انگریزی واسطے تسخیر کرنے ہرات کے بھیجی جاوے گی اور مشہور ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی رجمنٹ میں چلے جاؤ اور بجائے ان کے کپتان لارنس صاحب کپتان دوسری رجمنٹ سواروں کے تیس مقرر کیا ہے اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ قلعہ ہرات بہت مضبوط اور محکم قابلِ مقابلہ سپاہِ انگریزی نہیں بنایا گیا ہے اور خزانہ جو کہ وہاں بھیجا گیا ہے وہ اس واسطے ہے کہ وہاں کے سرداروں کو دے کر ملا لیں۔ کہتے ہیں کہ فصیل اور خندق اس قلعہ کی بہت خراب ہے اور اغلب ہے کہ صرف چار توپوں میں اُسے فتح کر لیں گے کرنیل سٹیسی صاحب نے درمیان بھکر اور قلات کے نصیر خان سے ملاقات حاصل کی اور کوٹرا کی راہ سے صاحب موصوف مع چند سرداروں خانِ موصوف کے واسطے درستی سوال و جوابِ عہد و پیمان کے مسٹروس بل صاحب کے پاس گئے صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ درستی عہد و پیمان بخوبی ہوگئی ہے اور کرنیل موصوف پھر طرف قلات کے جاتے ہیں تاکہ نصیر خان کو مقام کوئٹہ میں لا کر بالموجبہ روس بل صاحب سے مضبوطی اُن عہد کی کروادیں جو کہ اب تک دکھاتا ہوتے رہے ہیں۔

جلال آباد

جلال آباد کی چٹھی مورخہ 14 مارچ سے ظاہر ہے کہ جنرل انفلنس صاحب 25 تاریخ ماونڈ کو رنگ یہاں آنے کو ہیں سپاہِ برسرِ کردگی بریگیڈیر شلٹن صاحب کے پہاڑوں میں نزدیک ہنپو لاکے ہی مقیم تھی اور انتظار آنے ہاروت کا واسطے اڑادینے سرکش دیہات کے کرتی تھی اور خبر تھی کہ 20 تاریخ ماو حال کو جلال آباد میں داخل ہوگی اس سپاہ میں مرضِ بخار اور پیش شکم کا بہت جاری ہے سنا جاتا ہے کہ کپتان پولسنی بجائے کپتان ڈوگلس صاحب کے

اسٹنٹ اجیٹن جنرل سپاہ کابل کے ہوئے ہیں اور 26 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو حکم پشاور جانے کا ہے۔

ایران

علی شاہ شہزادہ تیاری لڑائی کی کرتا جاتا ہے اور مستعد فساد انگیزی ہے اور اکثر جنوبی قوموں نے فتنہ برپا کر رکھا ہے۔ شیخ نصیر نیا ناظم بوشہر کا یہاں پہنچا اور حاکم شیراز کی طرف سے کئی آدمی بطور سفیروں کے لایا ہے لینے کو نو ہزار تومان چنانچہ چھوٹے چھوٹے سوداگروں سے قریب دو ہزار تومان کے وصول کیے ہیں اور اغلب ہے کہ بڑے بڑے سوداگروں سے بخوبی زر مطلوبہ وصول کرے گا اور اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ ایرانیوں نے مہم ہرات کو مذہبی لڑائی سمجھ کر اختیار کیا ہے چنانچہ قاضی کو بہ باعث نہ ماننے ان تدبیروں وزیر کے گرفتار کیا گیا اور تمام شہر میں گدھے پر سوار کروا کر تشہیر کیا گیا پھر ایک جوش کرتی ہوئی دیگ میں ڈالا گیا اور بعد ان تمام بے عزتیوں اور تکلیفوں کے تیغ بے دریغ سے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کیا۔

آگرہ

[ص 3 کالم 1]

مسٹر طامس صاحب بہادر سکرٹری لفٹنٹ گورنر بہادر (کذا) کے روز داخل آگرہ ہوئے دریافت ہوتا ہے کہ بہ باعث برسنے اولوں اور بارش غیر موسم کے آگرہ میں غلہ گراں ہو گیا ہے صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر بہ ہمراہی ہملٹن صاحب بہادر کمشنر آگرہ کے 26 تاریخ ماہ گذشتہ کورات کے وقت علی گڑھ میں پہنچے سترہ توپ شلک سلامی کے سر ہوئیں اور خبر تھی کہ 27 تاریخ کو طرف بریلی کے تشریف لے جاویں گے۔

تعداد آبادی اور فوج مختلف ملکوں کی

حال تعداد آبادی باشندوں اور سپاہ اور آب و ہوائے مختلف ملکوں کا جو اس سال میں دریافت ہوا واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے درج کیا گیا آسٹریا آبادی تین کروڑ پچیس لاکھ باشندے سپاہ دو لاکھ اسی ہزار پانچ سو جہاز بکثرت آب و ہوا معتدل، یو بریا آبادی 35 لاکھ آدمی سپاہ 30 ہزار آٹھ سو، ڈنمارک آبادی 20 لاکھ آدمی فوج چالیس ہزار، بلجیم آبادی 36 لاکھ سپاہ 27 ہزار زمین بہت زرخیز، ہالینڈ آبادی 26 لاکھ سپاہ 26 ہزار زمین زرخیز، نوروے آبادی دس لاکھ اسی ہزار آدمی سپاہ بارہ ہزار، سویڈن آبادی 28 لاکھ چھیاسٹ ہزار سپاہ 45 ہزار پانچ سو اور بہت جہازات جنگی، سیکسنی آبادی پندرہ لاکھ باشندہ فوج 15 ہزار ولایت زرخیز شیا، معروف بہ روس یہ ولایت بہت بڑی ہے یعنی تمام کرۂ زمین میں سے مع بحر و بر کے اگر شمار کر دو تو یہ ولایت اٹھائیسواں حصہ ہے اور اگر فقط زمین آبادان ان کو بھی شمار کر دو تو یہ ولایت کل کانواں حصہ ہے مگر باوجود اس وسعت کے بہ نسبت فرانس

اور انگلستان وغیرہ ممالک یورپ کے بہت کم آباد ہے آبادی اس کی پانچ کروڑ 68 لاکھ آدمی سپاہ آٹھ لاکھ علاوہ جہازوں جنگی کے زمین بعض مقام کی زرخیز، فرانس آبادی تین کروڑ 41 لاکھ باشندہ سپاہ چار لاکھ اسی ہزار 380 جہازات جنگی اور 45 ہزار ملاح وغیرہ اور ممالک یورپ میں سے یہ ملک بہت زرخیز ہے، گریٹ برٹن یعنی مملکت انگلستان اگرچہ یہ ملک چھوٹا سا ہے لیکن مع اور جزائر متعلقہ کے اُس کی آبادی 14 کروڑ 31 لاکھ 85 ہزار باشندہ ہیں اور سپاہ 8 لاکھ 35 ہزار پانچ سو، اسپین ایک کروڑ تیس لاکھ آدمی سپاہ اسی ہزار، پرتگیز 38 لاکھ پچاس ہزار باشندہ فوج 80 ہزار ملک زرخیز، گریس یعنی یونان آبادی ۷ لاکھ پچاس ہزار آدمی فوج اسی ہزار، ترکی یعنی ترکیستان آبادی دو کروڑ باشندہ سپاہ لاکھ آدمی، ایران آبادی 95 لاکھ آدمی فوج 95 ہزار، امریکہ جس کو نئی دنیا کہتے اُس کی کل آبادی تین کروڑ 90 لاکھ باشندہ اس تفصیل سے ایک کروڑ اور چالیس لاکھ تو گورے آدمی ایک کروڑ ہندوستانی ستر لاکھ کالے آدمی اور ستر لاکھ اور مختلف قومیں، ہندوستان تیرہ کروڑ اور 90 لاکھ باشندہ سپاہ دو لاکھ تیس ہزار، چین 17 کروڑ پچاس لاکھ سپاہ نو لاکھ بیس ہزار آدمی، جاپان دو کروڑ پچاس ہزار باشندہ فوج ایک لاکھ بیس ہزار آدمی، شام آبادی 30 لاکھ آدمی سپاہ تیس ہزار۔

[ص 3 کالم 2] اکبر آباد

واضح ہو کہ حکام ضلع مذکور نے واسطے آسائش اور بہبودی قیدیوں جیل خانہ کے یہ تجویز نیک کئی تھی کہ واسطے قیدیوں ہندو (کذا) کے وہ بندھوئے جو کہ برہمن ہیں ہر روز کھانا پکا پا کر اس لیے کہ جب قیدی لوگ محنت مشقت سے فرصت پا کر جیل خانہ میں آیا کریں تو کھانا تیار پایا کریں۔ قیدیوں نے اس بات کو موجب نقصان اپنے کا تصور کر کے ہرگز قبول نہ کیا بلکہ اسی تکرار میں دو دن تک کھانا نہ کھایا اور تیسرے دن مستعد بلوہ پردازی کے ہوئے۔ القصہ صاحب مجسٹریٹ نے صلاح وقت دیکھ کر اور اپنے ارادہ سے گذر کے اجناس خشک حسب معمول انہیں دلوادیں۔

گوالیار

دریافت ہوتا ہے کہ طبیعت مہاراجہ فرمانفرمائے ریاست گوالیار نسبت پیشتر کے قرین اعتدال ہے لیکن ضعف اور ناتوانی بہت ہے ہر صبح اور شام دربار میں اجلاس فرماتے ہیں اور خاص خاص سردار باریاب ملازمت ہوتے ہیں مہاراجہ نے تو انگر کے صوبہ دار کے مرجانے سے بہت افسوس کیا اور کئی امیروں کو واسطے تعزیت کے بھیجا مانہا شاستری جو کہ بعد پرستش گیا وغیرہ تیرتھوں کے طرف گوالیار کے آتا تھا اثنائے راہ میں مر گیا بیٹا اُس کا حضور مہاراجہ میں حاضر ہو کے باریاب ملازمت ہو مہاراجہ نے اُسے خلعت مرحمت کر کے بجائے اُس کے باپ کے اُسے مقرر کیا۔

آوا

ارادہ راجہ آوا کا یہ ہے کہ چند مدت شہر رنگون میں جا کر سکونت اختیار کریں چنانچہ بہ صلاح ارکان سلطنت کے احکام واسطے تیاری اور آرائشی محل سرانے شہر مذکور کے بھیجے گئے ہیں کہتے ہیں کہ جانا راجہ موصوف کا طرف رنگون کے خالی از علت نہیں اس میں کچھ بھید ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ راجہ موصوف شہر مذکور کو دار السلطنت مقرر کریں گے اور وہیں رہا کریں گے خدا جانے کہ اس ارادہ سے مافی الضمیر راجہ موصوف کا کیا ہے۔

نیپال

اخبار سے ظاہر ہے کہ والی نیپال نے ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا ہے کہ چونکہ بعضے بد طینت آدمیوں نے شہر میں جھگڑے اور فساد کی درمیان دربار نیپال اور گورنمنٹ انگریزی کے پھیلائی ہیں اور چونکہ یہ تمام افواہیں محض غلط اور بے بنیاد ہیں سو بروقت گرفتاری ایسی افواہ کرنے والوں کو یہ سزا ہوگی کہ ان کی ملک اور اسباب ضبط کیا جائے گا اور ان کے کانوں میں شیشہ پگھلا کے ڈالا جائے گا کہتے ہیں کہ باوجود اس بات کے پھر بھی سپاہ انگریزی حفاظت سرحدات کی رکھتی ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

ایک چٹھی خانگی معرفت کشتی دُخانی ڈاک کے اسی صاحب ذی رتبہ کے انگلستان سے اس ملک میں آئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ارل آف لچفیلڈ جو کہ بالفعل پوسٹ ماسٹر جنرل ہے وہ بجائے لارڈ آکلینڈ صاحب بہادر کے گورنر جنرل ہندوستان کے ہوں گے [ص 4 کالم 1] ایک چٹھی قدحار مورخہ 13 تاریخ ماہ گذشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ ابھی میجر ٹاڈ صاحب مع اپنے گروہ کے قدحار میں ہی ہیں اور یہ افواہ ہے کہ کامران شاہ والی ہرات قدحار میں آیا چاہتے ہیں صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ یہ اس کے وزیر کے واسطے بہت خوب موقع ہوگا واسطے ترغیب دینے اور سرکشی کروانے کے غلوی سے۔ ایک چٹھی سے پشاور کی ظاہر ہے کہ دوسرا کارواں 21 تاریخ ماہ گذشتہ کو وہاں پہنچا جنرل اویٹو یلہ صاحب نے بدستور قدیم خاطر داری اور مہمانداری کی اور اسی دن اُس کے روانہ ہونے کی خبر بھی دریائے انک سے اترتے ہوئے تین اونٹ پانی میں چلے گئے تمام اسباب ضائع ہو گیا۔

مشہور تھا کہ جنرل لملی صاحب ان اضلاع میں تشریف لائے ہیں مگر اب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ صاحب موصوف تا گذرنے گرمی کے موسم اور پہنچنے صاحب والا مناقب کمانڈر انچیف صاحب کے مقام کانپور میں یعنی شروع موسم سرما تک پہاڑوں پر ہی قیام کریں گے کیونکہ اس موسم میں لوگ نہیں خیال کر سکتے کہ ہم پنجاب شروع ہو۔ سنگاپور میں چوروں اور غارتگروں کی بہت شدت اور زور ہے کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ ایک دوسرا گریا مسافر

لٹ نہیں جاتے اور مسافران کے ہاتھ سے بہت تنگ ہیں۔

پنجاب

اب ایک اور اخبار سے جو کہ کچھ حال پنجاب کا دریافت ہوا وہ بھی واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے مندرج ہوتا ہے یعنی مسٹر مینٹن صاحب جس کے زخمی ہونے کا احوال ایک اور کالم میں لکھا گیا ہے وہ بھی آخر کار سپاہ پنجاب کے ہاتھ سے مارا گیا حال یہ ہے کہ پہلے دفعہ تو بی بی نے صاحب موصوف کے اُن قاتلوں کے سامنے جا کر اپنے شوہر کی بصد منت رہائی کروائی اور اُس وقت کچھ شرم اُن لوگوں کو بھی آگئی مگر بعد ازاں اُن وحشیوں بے رحم نے صاحب موصوف کو ہلاک کیا مگر بعضے آدمی خیال کرتے ہیں کہ وہاں کی سپاہ جو کہ ایک مذہب رکھتی اور اس سلطنت کو گویا کہ اپنی سلطنت سمجھتی ہے اور اُس کو اپنے سرداروں اور افسروں کی طرف سے گمان بد ہو گیا ہے کہ یہ دونوں انگریزی اور ہندو تانی افسرانجام کو ہماری ریاست کو برباد کر دیں گے سو اس خیال سے وہ لوگ بہ مزید احتیاط اپنے ملک کو وجود سے اُن لوگوں کے جو کہ اُن کی دانست میں برباد کرنے والے اُن کی ریاست کے ہیں پاک اور صاف کرتے ہیں وہ لوگ کچھ انگریزوں کے ہی خاص دشمن نہیں ہیں اُن کو جس کی طرف سے کچھ شک و شبہ ہوتا ہے وہ اس کو بیشک دشمن سلطنت تصور کر کے مار ڈالتے ہیں اُس وقت کچھ تمیز پنجابی اور مسلمان اور انگریز کا نہیں کرتے اور ایک لاشی سے سب کو ہانکتے ہیں اور سمجھانا مہاراجہ کا بھی کچھ مفید نہیں ہوتا مشہور ہے کہ مہاراجہ شیر سنگھ کے تیس کسی نے زہر دیا تھا مگر فصلِ حافظِ حقیقی سے بچ گئے۔

چر گوئنگ

دریافت ہوتا ہے کہ یہ قلعہ اب تک فتح نہیں ہوا اہل قلعہ کپتان بیٹسن صاحب کا مقابلہ کرنے جاتے ہیں اگرچہ یہ صاحب قریب ڈیڑھ ہزار سوار پیادہ اور پانچ ضرب توپ کے پاس رکھتے ہیں کپتان موصوف تو واسطے فتح کر لینے قلعہ کے بہت مشتاق ہیں مگر مسٹر فریزر صاحب تا پہنچنے اتواپ محاصرہ کے کانپور سے کپتان موصوف کو اس جرات [سے] باز رکھتے ہیں [ص 4 کالم 2] مگر سردار قلعہ کا بہت گستاخی کرتا ہے اُس نے اُن سواروں کو جو کہ واسطے محافظت ڈاک کے مقرر کیے گئے تھے قید کیا اور ڈاک روکتا ہے سپاہ کو باعث شدت گرمی کے تکلیف ہے۔

سکھر

ڈاک 13 تاریخ فروری اور 25 تاریخ ماہ گذشتہ کی جو سکھر سے ہیڈ کوارٹر میں جاتی تھی اثنائے راہ میں لٹ گئی کہتے ہیں کہ یہ الزام امیران حیدر آباد اور خیر پور کی طرف عاید کیا گیا ہے کہ ان امیروں کا ارادہ ہے کہ آمدورفت اور خط و کتابت درمیان سکھر اور ہیڈ کوارٹر فوج کے نہ ہونے پاوے۔ سکھر میں تیاریاں واسطے محاصرہ ہرات کے

ہورہی ہیں فوج 9 تاریخ ماہ گذشتہ کو طرف درہ بلند کے روانہ ہوئی۔ مشہور ہے کہ قوم کوہی اس طرف درہ بلند کے واسطے حملہ کرنے سپاہ انگریزی کے جمع ہوئی ہے وہ اہل ہرات اور ایرانیوں سے سازش رکھتے ہیں اور سفیر ایران کے بھیس بدل کے پہاڑوں پر آئے ہوئے ہیں اور قوموں مری اور بکٹی اور کلپر اور بورگٹی اور کڈ جک وغیرہ کو ترغیب سرکشی کی کرتے ہیں حتیٰ کہ سندھ کے لوگوں کو بھی جو کہ بہت غریب ہیں سمجھاتے ہیں کہ یہ جو انگریزوں نے تمہاری پرورش اور حمایت کی ہے اس میں صرف یہ مطلب ہے کہ تمہیں موٹا تازہ کر کے انجام کو تمہیں قربانی کریں گے یعنی بہت خراب کریں گے۔ رجمٹ 6 کو حکم واسطے جانے میدان کے ہوا ہے اور ونگ رجمٹ 8 کا شکار پور کو جاتا ہے اور تھوڑی سی سپاہ واسطے حفاظت سکتر کے چھوڑ دی گئی ہے۔

کچی

وہاں کے خط کے مضمون سے واضح ہے کہ مقام کاجک میں میجر رالن سن صاحب کے پاس سے چٹھیاں آئی ہیں اس سے ظاہر ہے کہ سپاہ ہرات کی بڑھتی آتی ہے ساتھ ارادہ نکال دینے حضرت شاہ شجاع الملک کے افغانستان سے اور بیٹھانے کا مران شاہ کے تختِ کابل پر اور اس باب میں کچھ حقیقت بھی ورثہ کی نکالی ہے۔

کلکتہ

اخبار سے کلکتہ کے خبر حیرت اثر قتل لیڈی یعنی بی بی کرک پیٹرک کی جو کہ ہمراہ کسی اپنے رشتہ دار کے نگہی پر جاتی تھی اس طرح دریافت ہوئی کہ باوجود یکہ سائیس چلنے والوں کو آواز دیتا جاتا تھا پھر بھی نگہی کے سلاح سے ایک شخص ہندوستانی کے تیس ضرب پہنچی آدمی تھانہ کے صاحب موصوف کے درپے ہوئے اور سنگریزے پھینکنے شروع کیے ایک پتھر بی بی موصوفہ کو ایسا لگا کہ آخر کار اسی صدمہ سے مر گئی۔

حضور والا

عرض مرزا شاہ رخ بہادر کے درباب طلب خرچ کے ملاحظہ ہوئی شقہ در جواب جاری ہوا کہ تم بہت زور سرخ و سفید ہمراہ لے گئے ہو اب کچھ خرچ عنایت نہ ہوگا صاحب قلعہ دار نے عرض کی کہ فدوی شملہ سبانو کو جاتا ہے انجلو صاحب سکرتر بجا آوری احکام حضور کیا کریں ارشاد ہوا کہ مابدولت تم سے بہت خوش ہیں اور ایک ایک بوہ زربفتی مصالحوں کا حضور انور اور مرزا ولی عہد بہادر نے عنایت فرما کے رخصت کیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جویشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

18 اپریل 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

اے یوسی پلوڈن آگرہ کی پرمٹ کے کلکٹر صاحب کو حکم ہے کہ اپنی کچہری کا کاروبار طامس کرک مین لائیڈ صاحب کو سپرد کریں ہنری برک ہیرنگ ٹن صاحب آگرہ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے صاحب موصوف جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو جو پنور کے صاحب جج کا کام کرتے رہیں گے موزلی اسمتھ صاحب الہ آباد کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے رجسٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر 17 ماہہ حال سے شروع ہوا ماہ گذشتہ کی 30 تاریخ کے حکم نامہ میں اے یوسی پلوڈن آگرہ کی پرمٹ کے کلکٹر صاحب کی رخصت جو 31 مارچ سے 30 اپریل تک مشتمل ہوئی سو اس کے عوض اس طرح پڑھنا چاہیے کہ 31 تاریخ ماہ مارچ سے لے کر 30 تاریخ ماہ نومبر 1841 تک رخصت ملی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ 22 فروری 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلے دفعہ 22 تاریخ ماہ فروری 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 کا 1- حکم ہے کہ پریسی ڈنسی میں غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کے بابت جتنے قوانین اور ان کے دفعات ہیں وہ سب قانون ہذا کی رو سے منسوخ ہوئے۔ 2- حکم ہے کہ جو عدالت سرکار کپنی بہادر کی عملداری میں ہیں ان کو اور ان کے ہر ایک صاحبان جج کو روا ہوگا کہ جو مقدمہ عدالت مذکورہ میں دائر ہو اس کی بابت متحکمین میں سے کسی فریق کی درخواست پر جو گواہ کہ اسے عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں مقدمہ مذکور دائر ہو ان کی عدالت موصوفہ کے کسی عہدہ دار یا کسی اور شخص یا اشخاص کے روبرو کہ جن کا نام حکم نامہ میں مندرج ہو سوال جواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے زبان بندی کرنے کے واسطے صادر کرے یا جو گواہ اس مقام یا مقامات کے ہوں جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہیں ان کے سوال جواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے گواہی لینے کے لیے ایک کمیشن جاری کرے اور حکم مذکور یا کسی اور حکم یا احکام کی رو سے

جو پیچھے صادر ہوں وقت اور مقام اور گواہی کے لینے کی ریت خواہ وہ اُسے عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ مذکور دایر ہے خواہ غیر علاقہ میں مع اُن مراتب اور حالات کے جو کہ گواہی مذکورہ کے لینے میں واجب اور لازم مقصود ہو ویں مندرج کرے۔ 3۔ اور حکم ہے کہ جب قانون ہذا کی رو سے اُن گواہوں کی زبان بندی کے واسطے حکم صادر ہو جو اُس عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ مذکور دائر ہے تو عدالت مذکورہ یا اُس کے کسی صاحب جج کو روا ہوگا کہ پہلے حکم نامہ یا اور کسی حکم نامہ کی رو سے جو پیچھے ارسال کیا جائے جس شخص کا نام کہ حکم نامہ مذکور میں مرقوم ہے اُس کے حاضر ہونے کا حکم فرماوے [ص 1 کالم 2] اور یہی شخص مذکور کو اپنے ہی مکان پر یا اگر مناسب جانے تو کسی اور جگہ پر حاضر ہونے اور جو کاغذات یا اسناد کہ ضروری ہوں اُن کے پیش کرنے کا ارشاد کرے اور جو کوئی کہ حکم نامہ مذکور پر جان بوجھ کر عمل نہ کرے گا وہ عدالت کی اہانت کرنے کا مجرم ٹھہرے گا مگر ہر شخص کو جس کے واسطے مذکورہ بالا کے طور پر حاضر ہونے کا حکم ہے اُس کے اخراجات اور تضرع اوقات کا روپیہ تجویز مقدمات میں حاضر ہونے کے طور پر عنایت ہوگا۔ 4۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کی رو سے جن شخصوں کو کہ گواہوں کی زبان بندی کے واسطے کسی حکم یا کمیشن کے بموجب اجازت ہوگی اُن کو روا ہوگا کہ زبان بندی مذکور بحلف لیویں یا باظہار و اقرار جب کہ مقدمہ کی تجویز کے وقت اقرار و اظہار کر کے دیدہ و دانستہ یا رشوت لے کر جھوٹی گواہی دے گا تو دروغ حلفی کا مجرم ٹھہرے گا۔ 5۔ اور حکم ہے کہ بشرط اطمینان خاطر صاحبان عدالت کے گواہ یا وہ شخص جس کی زبان بندی ہوئی عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہے خواہ فوت ہو خواہ دائم المرض ہونے یا صفت بدنی دایمی کے سبب سے مقدمہ کی تجویز کے وقت حاضر نہیں ہو سکتا یا کہ گواہ مذکور مقدمہ کے انفعال گاہ سے بدون سازش کے پچاس کوس سے زیادہ فاصلہ پر ہے یا کسی قانون کی رو سے عدالت میں اصلاً حاضر ہونے سے محفوظ ہو تو اُس کی زبان بندی یا اظہار جو قانون ہذا کی رو سے عمل میں آئے مقدمہ کی تجویز کے وقت بغیر اس فریق کی مرضی کے جس کے برخلاف گواہی مذکورہ دی گئی ہے وجہ ثبوت میں نہ پڑھے جائیں گے مگر حالات مذکورہ بالا یا اُن میں سے کسی ایک حالت میں جو زبان بندی اور اظہار جس کی تصدیق قانون کی رو سے ہوئی تو صاحبان عدالت اپنی مرضی سے بے ثبوت دستخط کی زبان بندی یا اظہار مذکور کو وجہ ثبوت میں پڑھوادیں گے۔ 6۔ حکم ہے کہ جناب عالیہ ملکہ کی عدالتوں کو چھوڑ کر اور کوئی عدالت اور اُس کا صاحب جج کمیشن مذکور اور اُن احکام کو جو قانون ہذا کی دفعہ دوسری میں مندرج ہیں جناب عالیہ ملکہ کی کسی عدالت کے علاقہ میں جاری کرنے کا حکم دے سکتا ہے اور ہر ایک کمیشن جس کا جاری ہونا مرقومہ بالا کے طور پر چاہیے اور تمام احکام جو اس کے بابت صادر ہوں اجرا ہونے سے پیشتر جناب عالیہ ملکہ کی جس عدالت کے علاقہ میں کہ کمیشن مذکور مقرر ہونے والا ہے اُس کے صاحب جج کے پاس ارسال کیے جائیں گے اور عدالت موصوفہ کے صاحب جج کو اپنی مرضی سے کمیشن یا احکام مذکور کو اپنے دستخط سے فریق کرنے کا اختیار ہو جس کے بعد جو شخص کمیشن یا حکم مسطور کے جان بوجھ کے اطاعت نہ کرے گا وہ جناب عالیہ ملکہ کی عدالت کی اہانت کرنے کا ملزم

ٹھہرے گا۔ 7۔ اور حکم ہے کہ جن راجاؤں اور سرکاروں کا کمپنی بہادر سے ارتباط ہے اُن کی عملداری میں قانون ہذا کی رو سے کمیشن اور احکام مذکور جاری ہو سکیں گے اور عملداری مذکورہ میں جو سرکار کمپنی کے ملازم ہیں اُن کو حکم ہے کہ حسبِ مراد {ص 2 کالم 1} قانون ہذا کے کمیشن مذکور کی اطاعت کریں اور اگر اس کی عدول حکمی کریں گے تو جس وقت کہ اُس عدالت یا صاحبِ جج کے علاقہ میں جس نے کہ کمیشن یا احکام مذکور کو مقرر کیا ہے دستیاب ہوں گے تو اسی طرح سے مثلاً عدالت موصوفہ کے ہی علاقہ میں مرتکب جرم مذکور کے ہوئے تھے قابلِ سزا کے ہوں گے اور کمیشن یا احکام مذکور کی رو سے اگر کوئی اظہار کا دہ دے گا تو سرکار کمپنی کے علاقہ کی کسی عدالت سے قابلِ سزا کے ہوگا۔ 8۔ اور حکم ہے کہ جس وقت سرکار کمپنی کی عدالتوں کے مطالب کے واسطے غیر حاضر گواہ کو ادائے شہادت کا حکم ہو تو گواہ مذکور کی زبان بندی کی بابت عدالت ہائے موصوفہ میں سے کسی اور عدالت کے صاحبِ جج کے نام کمیشن مرسل ہو سکتا ہے۔ اور ہر ایک مقدمہ مذکور میں جس صاحبِ جج کے نام کمیشن مذکور مرسل ہوا اُس کو لازم ہے کہ جو گواہ اظہار دینے کے حکم کی اطاعت کرنے میں جو کمیشن مذکور میں مندرج ہے تغافل یا انکار کرے تو اُس کو وہ سزا جو عدالت کی اہانت کرنے کے بابت سزا وار ہووے گا۔ حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور کی بابت ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہ مئی آئندہ کو 22 تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک سکرٹری گورنمنٹ۔

کانپور

ایک ونگ رجمنٹ 54 پیادگان ہندوستانی بسرکردگی کپتان شلڈ ہم صاحب کے اور ایک رسالہ رجمنٹ 8 سواروں کا نیچے حکم کپتان باربر کے مع کچھ توپخانہ کے 3 تاریخ ماہ حال کو کانپور سے واسطے جھانسی کے کوچ کر گیا اور وہاں سے بوقت ضرورت واسطے فتح کرنے قلعہ چرگونگ وغیرہ کے کوچ کریں گے سوا غلب ہے کہ سردار سرکش قلعہ چرگونگ کا اُن کے نزدیک آنے کا حال سن کر متابعت اختیار کرے گا اور سپاہ انگریزی کو بے فائدہ تکلیف سفر اور شدت گرمی اور دھوپ کی ہوگی۔

میرٹھ

دوسری تاریخ ماہ حال ایک منصف کو پچھری منصفی اس ضلع کے تیس ایک چراسی نے اُسی پچھری کے وقت نماز حملہ کر کے خوب تلواریں ماریں اور بعد ازاں وہاں سے جا کر سررشتہ دار کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اُس نے بھی زخمی کیا مگر امید ہے کہ دونوں مجروح اچھے ہو جاویں گے۔ دریافت ہوا کہ درباب قصہ چھاؤنی اور شہر کے اکثر صاحبان انگریزی سے گواہیاں لی گئیں سوانہوں نے قسمیہ کہا کہ سورج کنڈ پر کو تو ال کے چراسیوں نے سپاہیوں کو

جوتیاں ماریں چنانچہ اسی سبب غصہ سپاہیوں کا اب تک فرو نہیں ہوا ہے اگرچہ اُن کے افسر انہیں اس حرکتِ ناشائستہ سے منع کرتے رہتے ہیں۔

چین

دوسرے ماہِ حال کو ایک جہاز ملک چین سے کلکتہ میں پہنچا اُس سے یہ خبر دریافت ہوئی کہ فغفور چین نے صرف اُس صلح نامہ کو ہی جو کہ کشن صوبہ دار چین اور اہلکار انگریزی کپتان ایٹ صاحب نے درست کیا تھا نا منظور کیا بلکہ شاہِ ممدوح صوبہ دار مذکور سے ایسے خفا ہیں کہ انہوں نے صوبہ دار مذکور کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنے تئیں آگے [ص 2 کالم 2] کونسل سزا کے پیش کرو اور شاہ اس طرح صوبہ دار مذکور سے عوض لے کے واسطے عوض لینے کے انگریزوں سے بڑھتا ہے الغرض درمیان چینیوں اور انگریزوں کے لڑائی ہوئی حال یہ ہے کہ 13 تاریخ فروری کو چینیوں نے گلست کھائی چین والوں کا بہت نقصان ہو گیا بہت آدمی مارے گئے اور اُسی مہینے کی 26 تاریخ کو سپاہِ انگریزی نے تمام قلعہ بوگ کے لیے اور کئی سو آدمی قید کیے دشمن ہر طرف بھاگ گئے اور انگریزوں کو کچھ نقصان جان و مال کا نہیں ہوا قلعوں کو صرف دو گھنٹہ میں لے لیا یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اب کے دفعہ اہل چین ایسی شرطوں پر صلح حاصل نہ کر سکیں گے جیسے کہ انہوں نے پہلی دفعہ حاصل کی تھی فغفور چین نے ایک بڑی سپاہ کو واسطے جانے کنون کے حکم دیا ہے لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ اُسے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا کہتے ہیں کہ اس لڑائی میں چینیوں کی طرف سے بہت جین اور نامردی ظاہر ہوئی ایک اور اخبار معتبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ درمیان چینیوں اور سپاہِ گورنمنٹ انگریزی کے لڑائی ہوئی فغفور چین کچھ خوف نہیں کرتا اور بر ملا کہتا ہے کہ میں کچھ عوض واسطے انگریزوں کی آئیوں کے نہیں کروں گا اور ایک وجہ زمین اُن کو واسطے رہنے کے نہ دوں گا الحق نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ ان دونوں ملکوں میں لڑائی رہے گی القصد وہاں کی چٹھی مورخہ 27 فروری سے جو کچھ حال معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ 26 تاریخ قلعہ بوگ کے فتح ہو گئے سپاہِ انگریزی میں سے بہت کم آدمی ضائع ہوئے مگر چینیوں میں سے بہت آدمی مارے گئے اور کئی سو آدمی اُن کے دستگیر ہوئے چار جہازوں نے ملکہ انگلستان کے قلعہ جات مذکورہ پر حملہ کیا اور دو گھنٹہ میں انہوں نے فتح کر لیا۔ مشہور ہے کہ کشن صوبہ دار نے کولسلوں یعنی افسروں غیر ملکوں کے تئیں یہ پیغام بھیجا ہے کہ ملکہ انگلستان کے عیار کل یعنی ایٹ صاحب مذکور الصدر سے درستی معاملہ کروادیں۔ ایٹام نام ایک شخص بھائیوں والی چین کے سے بطور ایک اٹلی کے اور لنک وان نام ایک شخص پہ سالار ملک تاتار یہ دونوں شخص واسطے جانے کنون کے مقرر ہوئے ہیں واسطے درستی معاملہ کے اور ہانگ قانگ نام ایک سردار جو کہ شاہزادہ مذکور کا نگہبان اور کمان افسر جرنیل مقام کوئین کا ہے وہ بھی عہدہ اٹلی گری پر مقرر کیا گیا ہے اور ان تینوں کو حکم ہے کہ سپاہ کنون میں لے جاویں اور تینوں مل کر اس ہم میں حکمرانی کریں بلکہ کنون میں ایک چٹھی پہنچی ہے کہ یہ تینوں حاکم ضلع ہونن میں پہنچ گئے ہیں اور

چند روز میں کنون میں داخل ہوں گے الغرض چارلس الیٹ صاحب مختار کل ملکہ ممدوحہ کے نے جو کہ واسطے ہم چین کے مقرر ہیں واسطے آگئے اپنے اور اور ملکوں کے سودا گروں اور رعایا کے اشتہار فتح یابی کے جاری کیے ہیں۔

ایران

دریافت ہوتا ہے کہ برخلاف عہد و پیمان صلح نامہ کے ایرانی پھر مستعد پر خاش گورنمنٹ انگریزی سے ہیں بجائے چھوڑ دینے غوریان کے جو کہ اپنی نے گورنمنٹ کے چاہا تھا محمد علی شاہ بادشاہ ایران طرف ہرات کے چلنے ہو جب طلب کامران شاہ کے کہتے ہیں کہ شاہ ممدوح کے آنے سے جو کچھ کہ اہالیان گورنمنٹ نے [ص 3] کالم [1] افغانستان اور بلوچستان میں حاصل کیا ہے وہ سب خراب اور تباہ ہو جاوے گا کیونکہ وہ قومیں جو کہ بھد کشت و کوشش صاحبان ذیشان نے مطیع کیے وہ سب اغلب ہے کہ پھر اٹھ کھڑی ہوں گی اور بہت کشت و خون اور فساد اپنے ملک میں کروائیں گے اور چونکہ حضرت شاہ شجاع الملک سے وہاں کی تمام رعایا ناراض محض ہے اور رہنا شاہ ممدوح کا نہیں چاہتے اس سبب اکثر قومیں بیچ قرب و جوار کابل کے جھنڈا سرکشی کا اٹھاویں گے الغرض بڑی دقت اور تکلیف میں اہالیان گورنمنٹ اب پڑیں گے ادھر تو چینوں سے پھر بگڑ گئی ہے ایک طرف پنجاب کی طرف سے خدشہ ہے اور افغانستان اور بلوچستان جن کے فتح کرنے میں بہت سی خونریزی ہوئی اور بہت روپیہ خرچ ہوا ہے وہ بھی مستعد ہیں واسطے شامل ہونے گروہ مفسدوں کے۔

فیروز پور

اخبار آگرہ سے واضح ہے کہ چدر روز میں پکتان ملش صاحب کے واسطے کورٹ مارشل یعنی کونسل صاحبان جنگی کی جمع ہوگی الزام جو کہ صاحب موصوف کی طرف عاید ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے کچھ بد چلنی اور غبن بلحاظ پبلک اسباب مثل غلہ وغیرہ کے کیا ہے رجمنٹ دسویں سواروں کی کو ابھی کچھ حکم متحرک ہونے کا نہیں ہوا اور اغلب ہے کہ ابتدائی موسم سرما تک کہیں نہیں بھیجی جاوے گی۔

پشاور

سعادت خان مہمد ارادہ رکھتا ہے کہ زمین موضع شیخ اسماعیل کے تیس پھر قبضہ کرے جرنیل اویطولیہ صاحب نے موضع پنجتار مردمان عالم زئی سے چھین لیا اکثر آدمی مہاراجہ والی لاہور کے علاقہ ارسلہ خان زندہ والہ میں جو کہ قوم ملکان یوسف زئی میں سے ہے واسطے تحصیل مال کے گئے ہیں سو خان مذکور ہر روز کچھ نقد و جنس غلہ وغیرہ انہیں جمع کر دیتا ہے لیکن باشندہ موضع کدون کے ہرگز مال واجب ادا نہیں کرتے اہالیان حرم سلطانی فیروز پور سے طرف

مقام مذکور الصدر کے روانہ ہوئے ہیں سو خبر تھی کہ عنقریب داخل پشاور ہوں گے۔

ٹامبھ

سنا جاتا ہے کہ راجہ دیواندر سنگھ والی ٹامبھ شوق اور زیارت معبدوں بزرگ ہندوستان کا رکھتا ہے چنانچہ واسطے شہرت دینے اپنی نیک نامی کے فقیروں اور برہمنوں ہر ملک کے تئیں خوش رکھتا ہے اور جو کوئی سوال کرتا ہے اُسے خالی نہیں بھیجتا چنانچہ ان دنوں بہت اسباب بہ ارادہ خیرات ہمراہ لے جا کر واسطے زیارت منساد یوی کے منی مزرعہ میں گئے ہیں بعد زیارت اور پرستش کے پھر مراجعت کریں گے۔

لاہور

27 تاریخ ماہ گذشتہ کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر نے اُس کنارہ پر دریائے راوی کے خیمہ میں دربار فرمایا مصاحب لوگ باریاب مجرا ہوئے جمیل سنگھ اجیشن متعینہ پلاٹن اور توپخانہ جرنیل کورٹ والہ نے حاضر ہو کر عرض کی کہ بعضی کپنیاں سپاہیوں [ص 3 کالم 2] پلٹن اور گولہ اندازوں توپخانہ کی افسری جرنیل مذکور سے ناراض ہیں ارشاد ہوا کہ انہیں سزا دی جاوے گی عرض سردار لہنا سنگھ مجیٹھ مامورہ قلعہ راجا سانس کی اس مضمون کی آئی کہ تھانہ سرکار کا قلعہ مذکور میں داخل ہو اور بھائی اور قبائل سرداروں سندانوالہ کے بحفاظت تمام ایک حویلی میں اتارے گئے مہاراجہ مدوح نے فی الفور فشی نور محمد کے تئیں واسطے قلم بند کرنے اسباب مضبوط کی طرف راجا سانس کے روانہ کیا اور بہ صلاح بھائی گورکھ سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ کے جاگیر دس ہزار روپیہ کے واسطے قبائل سرداروں سندانوالہ کے اُن کے ہی ملک مضبوط میں سے تجویز کیے۔

کلکتہ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہے کہ ان دنوں ایک ڈاکٹر کہ علم طبابت خصوصی معالجہ امراض چشم میں بہت دستگاہ رکھتا ہے انگلستان سے کلکتہ میں آیا ہے۔ ہر طرح کے بیماروں کی آنکھ کے تئیں اچھا کرتا ہے خواہ بیماریاں عارضی ہوں خواہ خلقی کہتے ہیں کہ ایک انگریز بھنگا تھا وہ اُن کے پاس رجوع لایا چند روز میں آنکھیں اُس کی درست ہو گئیں اسی طرح اکثر اندھے کانڈے اُس کے ہاتھ اچھے ہوئے ہیں غرض کہ ڈاکٹر موصوف علاج نہیں کرتا بلکہ اعجاز عیسوی ظاہر کرتا ہے۔

ایک روز مقام اچانک میں قزاقوں نے ایک دولت مند کے گھر میں جا کر حملہ کیا اور تمام مال و متاع اُس کا لوٹ لے گئے تلاش واسطے اُن کی گرفتاری کے درپیش ہے۔

شیرگھائی ضلع صاحب گنج

اخبار سے ظاہر ہے کہ پانچ سپاہی ہزاری باغ کے شہر مذکور کی سرائے میں متصل سڑک کلاں کے اترے ہوئے تھے رات کے وقت کسی شخص کی سواری چلی آتی تھی سپاہیوں نے بخیاں ڈاکہ کے انہیں تین دفعہ آواز دی مگر انہوں نے بہ باعث کثرت آدمیوں کے کچھ نہ سنا سپاہیوں نے بندوقیں تیار کر کے ایک بار ان پر ماری ایک پیادہ سواری شخص مذکور میں کا مارا گیا داروغہ پولس شیرگھائی نے ان کو گرفتار کر کے محکمہ صاحب مجسٹریٹ میں چالان کیا مگر صاحب موصوف نے مقدمہ کو ڈسمس کر کے سپاہیوں کو چھوڑ دیا۔

ہیضہ وبائی

درمیان کٹک اور ماہین بنکورا اور بردوان کے ہیضہ وبائی کی بہت شدت ہے درمیان ان دونوں پچھلے مقاموں کے تمام رستہ میں لاشیں مردوں کی پڑی ہوئی ہیں اور اکثر ان میں کے زائران تیرتھ گیا جی میں سے ہیں ایک مقام پر قریب ایک ندی کے دو سو نعشیں پڑی ہوئی دیکھی گئیں اور ہزاروں نعشیں رستوں میں سے اٹھوا کر متصل کے جنگلوں میں پھینکوا دی گئیں۔ کلکتہ میں بھی یہ مرض خانہ خراب شروع ہوا ہے گورنمنٹ نے واسطے قرض لینے کے لوگوں کو بلایا اور پانچ روپیہ سینکڑا سالانہ سود کا مقرر کیا ہے اور اکثروں نے روپیہ بھی دے دیا ہے کہتے ہیں کہ یہ قرض اس واسطے لیا گیا ہے کہ خزانہ خرچ ہو گیا تھا اور گورنمنٹ کے ہاتھ روپیہ بہت کم رہا تھا اور بہت سے مہم درپیش ہیں جو کہ تھوڑے عرصہ میں اختیار کرنے پڑیں گے [ص 4 کالم 1] ملک پنجاب اور کابل اور ہرات کے بالفعل ایسی حالت میں ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ ان ملکوں سے جنگ عظیم میں مصروف ہوگی۔

سندھ

کرنیل سٹیسی صاحب مسٹروس بل صاحب کے کمپ کو منگل کے گڑھ میں جو کہ متصل مقام باغ کے ہے چھوڑ کر دوبارہ واسطے ملاقات خان قلات کے گئے ہیں اور ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ خان مذکور کو سٹہ میں آوے گا اور آخر کار مسند ریاست قلات پر بٹھایا جاوے گا یہ نہیں یقین کیا جاتا ہے کہ وہ تو ہیں ساتھ ایمانداری اور وفاداری کے گورنمنٹ انگریزی سے پیش آویں گے کیونکہ وہ لوگ بہ باعث اختلاف مذہب کے ان کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کی حکومت کو ناپسند کرتے ہیں جب تک ان لوگوں کا استیصال قرار واقعی عمل میں نہ آوے گا تب تک یہ لوگ فساد انگریزی سے باز نہ آویں گے۔ گل محمد نزدیک کمپ مسٹروس بل صاحب کے ہی رہتا ہے کہتے ہیں کہ یہ شخص بہت متنبی اور مفید ہے۔

امیر دوست محمد خان

واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے واسطے امیر موصوف کے دو لاکھ روپیہ سالانہ کا دینا تجویز کیا ہے اور باعث جانے امیر موصوف کا طرف کلکتہ کے علاوہ اور مطلوبوں کے ایک یہ ہے کہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ اور بھی زیادہ کیا جاوے کہتے ہیں کہ امیر موصوف کے ہمراہ سات سو آٹھ آدمی ہیں اور ان کی پرورش امیر موصوف کو منظور ہے امیر موصوف نے چاہا تھا کہ کلکتہ کو ازراہ دہلی جاویں لیکن یہ خواہش اُن کی منظور نہ ہوئی۔

حضورِ والا

حضور انور نے کوٹھہ اسباب نواب ممتاز محل مرحومہ کا ملاحظہ فرما کے نواب زینت الملک بیگم صاحبہ کو عنایت کیا مرزا عزیز الدین کو ارشاد ہوا کہ مرزا زمان شاہ کو سمجھا دو کہ مابدولت کی مرضی کے موافق عمل میں لاوے۔ تلاش کرنے میں کچھ فائدہ نہ ہوگا مسٹر ٹامس مکلف صاحب بہادر صاحب کلاں نے حاضر ہو کر دیر تک خلوت میں کچھ عرض معروض کی بعد ازاں مرزا ولی عہد بہادر کے پاس گئے انہوں نے ایک دو سالہ عنایت کیا صاحب ممدوح ایک اشرفی نذر گزران کے برآمد ہوئے چند فقیروں نے فریاد کی کہ ہمارے لڑکے قلعہ مبارک میں گم ہو گئے ہیں حکم ہوا کہ تلاش کر کے عرض کرو دلوادیے جاویں گے 14 تاریخ ماہ حال کو زریہ پیشکش خزانہ سرکار انگریزی سے آن کر خزانہ شاہی میں داخل ہو عرض مرزا شاہرخ بہادر کی متضمن روانگی ہر دوار سے ملاحظہ ہوئی۔

صاحب کلاں بہادر

خط نواب حامد علی خاں اس مضمون کا ملاحظہ ہوا کہ سپاہ سلطانی کوٹ قاسم میں گئی ہے اور ملازم بندہ کے بھی وہاں ہیں جو اب صادر ہوا کہ بشرط وقوع واردات کے اور فساد کے جو اب ہی ذمہ تمہارے ہے وکیل مظفر خاں کا خط موکل اپنے کام شعر علالت طبیعت اور قضا یہ ہو جانے درمیان بھائیوں کے اور مارے جانے اور زخمی ہونے چند آدمیوں کے طرفیں سے گزران کر برآمد ہو اور یافت ہوا کہ مقام شملہ میں [ص 4 کالم 2] ایک خاکروب نے بہ باعث کسی بدگمانی کے کو تلواریں سے مار ڈالا صاحب ممدوح نے اس مقدمہ کو سپرد صدر الصدور صاحب کے کیا اور صاحب موصوف نے اس کے لیے فتویٰ پھانسی کا دیا۔

خزانہ

خزانہ تین لاکھ روپیہ کا یوم سہ شنبہ گذشتہ کو نیچے حکم لفظت ایچ اس برڈ صاحب رجمنٹ 48 پیادگان ہندوستانی کے علی گڑھ سے آن کر خزانہ دہلی میں داخل ہوا سنا جاتا ہے کہ صاحب موصوف پانچ لاکھ روپیہ بداؤں اور کانپور سے لے کر آئے تھے۔

خط در باب قلعہ مبارک

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ

اہلکاران شاہی نے عجب طرح کی حق تلفیاں کرنی شروع کی ہیں اغلب ہے کہ بندگان حضور کو خبر ان جزئیات کی نہیں ہوئی نہیں تو طبع مبارک ہرگز اس طرح کی نہیں کہ اسے گوارا رکھے۔ سنا گیا کہ بعض اہلکاروں نے ایک فرد تقسیم تنخواہ پیش کی تھی کہ اس میں کمی تنخواہ ملازمان قدیم کی ہوتی تھی حضور نے نہایت ناپسند کیا اور فرد کو نا منظور کیا کہ بندگان حضور کی کمی تنخواہ خانہ زادان قدیم مقبول کسی طور پر نہیں جو ہمیشہ سے وابستہ اس آستانہ کے ہیں اور خرچ عیال و اطفال بہت رکھتے ہیں لیکن بہت افسوس ہے کہ اب اس سرکار میں اکثر اہلکار اس طرح کے کم رتبہ جمع ہوئے ہیں کہ وہ لائق خدمت بارگاہ سلطانی کے نہیں ظاہر ہے کہ لائق خدمات سلطانی کی وہ لوگ ذی علم و ذی حسب و نسب ہو دیں جنہوں نے طفولیت سے اپنے بزرگوں کو ایسے کاموں پر دیکھا ہے جو دانہ رد نہ ہوں رحم دل ہوں سیر چشم ہوں ظلم دوست نہ ہوں عمر رسیدہ سردی گرمی زمانہ دیکھے ہوئے آزمودہ کار انصاف دوست ہوں اور ہر ایک آدمی مناسب لیاقت اور حوصلہ اس کے خدمت خاص پر مامور ہووے نہ یہ کہ ایک سپاہی کا لڑکا سردار مدارس کیا جاوے یا ایک ملا کا لڑکا یا حافظ مہتمم امورات تحصیل کیا جاوے۔ تفصیل اس اجمال کی بہت طویل ہے اخبار قلعہ مبارک میں جو حال ظلم اکثر اہلکاروں کے اس دفعہ دیکھنے میں آئے بہت ہیں اس دفعہ سبب کسل طبیعت کے میں نہیں لکھ سکتا اس لیے پرچہ آئندہ پر رکھی گئی۔ ایک بیوہ عورت پر جو ایک حافظ داروغہ املاک کے ہاتھوں زیادتی سنی گئی ہے اپنے تو سن کر اوسان گئے انشاء اللہ پرچہ آئندہ میں مفصل حال اس کا اور حال طمع ان حافظ صاحب کا عرض خدمت کروں گا امید ہے کہ آپ درج اخبار کیجئے گا۔ الراقم محمد فقط۔

اخبارات مختلفہ

بریکانیر میں قحط غلہ شدت ہو رہا ہے لوگ بہ خوف بھوک سے مرجانے کے ملکوں میں چلے گئے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ کئی سو آدمی نے مایوس ہو کر غارت گری اختیار کی ہے قندھار میں واسطے پہنچنے چودہ ہزار آدمی اور لوازمہ محاصرہ اور توپخانہ وغیرہ کے ہرات کو ہو رہی ہیں آگرہ کی لوکل ایجنسی شاہراہوں کے گنوے بنواتی ہے اور جہاں نہیں ہیں وہاں نئے کھودے جاویں گے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

25 اپریل 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

کالمن منکنزی صاحب مرزا پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے صاحب موصوف جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو بندیل کھنڈ کے ایڈیشنل سیشن جج کا کام کرتے رہیں گے سلیمون جان پجر صاحب جو پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا پکتان ایچ ایم لارنس صاحب نواب گورنر جنرل کے ایجنٹ کے اسٹنٹ کے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کی دسویں تاریخ اپریل سے بیسویں تاریخ اکتوبر تک رخصت حاصل ہوئی۔ لفٹننٹ ج ڈی کیننگہم صاحب صاحب موصوف کی غیر حاضری تک یا جب تک کہ اور حکم صادر نہ ہو فیروز پوران کا کام کیا کریں گے جسے کیمپر صاحب بنارس کے ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت حکم نامہ مورخہ 30 ماہ نومبر گذشتہ کی رو سے حاصل ہوئی تھی علاوہ اس کے 8 روز کی رخصت اور بھی ہوئی تاکہ صاحب موصوف اپنے کام پر پہنچ سکیں۔

اشتہار

گورنمنٹ نے آگرہ اور دہلی کے مدرسوں کے طالب علموں کے تقرر کے واسطے زر مفصلہ ذیل بطریق وظیفہ ازراہ عنایت کے معین فرمایا ہے آگرہ 328 روپیہ ماہواری دہلی 328 روپیہ ماہواری ایضاً منجماً زر عطیہ نواب اعتماد الدولہ بہادر مدرسہ کے لیے 124 روپیہ ماہواری یہ تمام روپیہ بطریق تفصیل ذیل کے تقسیم کیا جاوے گا۔ تفصیل آگرہ اور دہلی کے مدرسوں کے وظیفہ داروں کی جو کہ گورنمنٹ سے مقرر ہوں گے وظیفہ داران 32 نفر فی 4 روپیہ ماہانہ یہ وظیفہ چار برس تک رہے گا اور ہر سال آٹھ آٹھ وظیفہ خارج و داخل ہوا کریں گے۔ وظیفہ داران اعلیٰ 12 نفر ان میں سے آٹھ نفر سولہ اور چار اٹھارہ اٹھارہ روپیہ ماہانہ پایا کریں گے اور اس درجہ میں تین برس تک رہیں گے اور ہر سال ان میں سے چار چار شخص خارج و داخل ہوا کریں گے۔ آگرہ کے مدرسہ میں نصف اس وظیفہ کا علوم عربی اور فارسی اور اردو کے اور نصف سنسکرت اور ہندی کے افضل طلبہ کو عنایت ہوگا۔ دہلی کے مدرسہ میں عربی اور فارسی کے افضل طلبہ کو تین حصہ اور سنسکرت اور ہندی کے اکمل طلبہ کو ایک حصہ عنایت ہوگا۔ تفصیل تقسیم زر عطیہ نواب اعتماد الدولہ بہادر کی وظیفہ داران ادنیٰ سولہ نفر جن کا چار چار روپیہ ماہانہ چار برس تک رہے گا اور ان میں سے سال بسال چار

چار نفر خارج اور داخل ہوا کریں گے وظیفہ دارانِ اعلیٰ 3 نفر میں بیس روپیہ ماہیانہ تین برس تک پاویں گے اور ہر سال ان میں سے ایک ایک شخص خارج اور داخل ہوا کرے گا۔ یہ وظیفہ صرف عربی اور فارسی کے افضل طالب علموں کو مرحمت ہوگا اگرہ کے مدرسہ میں ماہ ستمبر کے آخر کو اور دہلی کے مدرسہ میں ماہ اکتوبر کے اول میں امتحان ہوا کرے گا اُس وقت وظیفہ مذکور کے امیدواروں میں سے جو افضل پایا جاوے گا [ص 1 کالم 2] داخل ہو سکے گا بشرطیکہ وظیفہ دار ادنیٰ کی عمر سولہ برس سے سوا اور وظیفہ دار اعلیٰ کی عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہو جو کہ امتحان میں سب سے افضل ہوگا وہ پوری میعاد میں مقرر ہوگا اور جو اُس سے کم ہوگا کم کم میعاد میں مقرر کیا جاوے گا۔ اس وضع پر کہ آئندہ ہر سال میں خارج اور داخل اوپر کے سلسلے کے موافق ہوا کرے گا لیکن جو کہ کم میعاد میں داخل کیے جاویں گے سو آئندہ امتحان میں پھر پوری میعاد کے لائق ہو سکیں گے اس سال گذرنے کے بعد وظیفہ داران کی معین ہونے کی شرائط جب کہ انتظام قرار واقعی ہووے گا مشہر کی جاویں گے جو جو طالب علم کہ بہ عمر مناسب اور کچھ علم سے بھی بہرہ یاب ہوں اُن کے فوراً داخل کرنے کا مدرسہ مذکورین کے پرنسپل یعنی صاحبانِ مہتمم کو اختیار ہوگا اور در صورت کہ اُس کی عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہو اور کتب مفصلہ ذیل میں امتحان دے سکے یعنی عربی اور فارسی کے درجوں میں ہدایت الخو الف لیلہ یا نخت الیمن گلستان اور انشاء مادھورام سنسکرت کے درجہ میں لکھ کر (کذا) نہ ہو پدیش تو ایسے طالب علموں کا تین تین روپیہ ماہیانہ واسطے قوت بسری کے ہوگا مگر یہ مشاہرہ ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر کے امتحان تک فقط بحال رہے گا اور یہ بھی شرط ہے کہ مشاہرہ مذکورہ کا مصارف کل زیر مرقومہ بالائے تجاویز نہ ہو جو جو شخص مدرسین داخل ہونے کا امیدوار ہو، اگرہ کے مدرسہ میں ڈٹن صاحب پرنسپل اور دہلی کے مدرسہ میں بوٹروس صاحب پرنسپل کی خدمت میں اپنی درخواست گذرانے ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر آئندہ میں وظیفہ داروں کا امتحان جو ہوگا اُس کی کیفیت تفصیل ذیل سے واضح ہوگی۔ امیدوارانِ وظیفہ عربی اور فارسی کے امتحان کے لیے عربی صرف و نحو عروض نخت الیمن تاریخ تیموری مقامات حریری فارسی انشاء ابوالفضل انوار سہیلی سکندر نامہ فارسی یا اردو کا ترجمہ عربی میں اور عربی کا ترجمہ فارسی یا اردو میں عربی اور فارسی کی نظم و نثر میں طبع زاد مضمون تحریر کرے کسی علم کے اصول کو بیان کرے امیدوارانِ وظیفہ سنسکرت کے امتحان کے لیے بیان کریں مہابہات رگوبنش ماگہکار ہندی یا اردو کا ترجمہ سنسکرت میں اور سنسکرت کا ترجمہ ہندی یا اردو میں سنسکرت کی نظم و نثر میں طبع زاد مضمون تحریر کرے کسی علم کے اصول کو بیان کرے۔ جیمس طامس اگرہ اور دہلی کے مدرسوں کا منتظم مقام اگرہ 8 اپریل 1841۔

سر کیولر آرڈر نظامت عدالت کا

ممالک مغربی کے صاحبانِ سیشن جج اور مجسٹریٹ کے لیے

1۔ بالفعل اُن مقدمات میں جو سر کیولر آرڈر مورخہ 7 مئی 1824 کی رو سے صاحبانِ نظامت عدالت کے آگے

درپیش ہوئے اکثر نقص واقع ہوتے ہیں اس جہت سے کہ ان میں لوٹنے کی نیت سے دھتورا دینے کا دعویٰ مندرج ہے لیکن مخصوص زہر کا نام مندرج نہیں۔ 2۔ چونکہ دعویٰ مذکور میں ایسی [ص 2 کالم 1] عبارت تحریر کرنی موجب اعتراض کا ہوتا ہے لہذا صاحبان عدالت کی مرضی ہے کہ آئندہ سے مقدمات مذکورہ بالا کے دعوے صرف اس طور پر تحریر کیے جاویں یعنی زہریا زہر آلودہ بوٹی دینا یا کوئی نشہ کھلانا جیسا کہ سرکیولر آرڈرس مورخہ 7 مئی 1824 یا سرکلر آرڈرس مورخہ 18 ستمبر گذشتہ کی رو سے جو 11 تاریخ ماہ نومبر 1840 کے گزٹ میں مشتہر ہوا سرکار رکھتے ہوں اور کہ دھتورا خواہ کوئی اور چیز کھلائی جاوے ثبوت دعویٰ میں بطور دلیل کے مندرج ہوگی۔ موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹر مقام الہ آباد 24 مارچ 1841۔

اشتہار

سرکار کمپنی بہادر نے شہر بنارس میں دو مدرسہ مقرر کیے ہیں جن میں علم انگریزی اور ہندی اور اردو تعلیم کیا جاوے گا اس نئے خاص و عام کی اطلاع کے واسطے نیچے کے لکھے ہوئے قاعدے درباب داخل ہونے طلبہ کے مذکور کئے جاتے ہیں قاعدہ چھوٹے مدرسہ کے جو لوگ کہ درخواست واسطے داخل ہونے کے اس مدرسہ میں رکھتے ہیں۔ سن اُس کا سات آٹھ برس سے زیادہ نہ ہو۔ الا اگر ان کو کچھ علیست انگریزی ہندی اور اردو کی ہوگی تو اُن کا امتحان لے کر جس درجہ کے لائق ہوں گے داخل کیے جائیں گے۔ قاعدے بڑے مدرسہ کے جو طالب عالم چھوٹے مدرسہ کے بعد امتحان کے لائق ہوں گے وہ بڑے مکتب میں داخل کئے جاویں گے اور جن لڑکوں کی عمر زیادہ ہوگی اور لائق داخل ہونے چھوٹے مدرسہ کے نہ ہوں گے وہ بھی بڑے مدرسہ میں داخل ہوں گے اس شرط پر کہ اُن کا سن بارہ برس سے پندرہ برس تک ہو اور امتحان میں انگریزی ہندی اور اردو کے لائق نکلیں لڑکے داخل کئے جائیں گے درجات مختلفہ میں دونو مدرسوں کے باعتبار سن کے جیسا ذیل میں مندرج ہے بڑا مدرسہ چوتھی درجہ میں بارہ برس کا تیسرے میں 13 برس کا دوسرے میں 14 برس کا پہلے میں 15 برس کا چھوٹا مدرسہ چوتھے میں آٹھ برس کا تیسرے میں 9 برس کا دوسرے میں 10 برس کا پہلے میں 11 برس کا۔ تفصیل مشاہرہ لڑکوں کی جو بطور انعام کے اُن کو دیا جائے گا۔ چھوٹے مدرسہ میں فقط ایک لڑکے کو جو سب سے پڑھنے میں ہوشیار ہوگا آٹھ روپیہ کا مشاہرہ دیا جاوے گا اور بڑے مدرسہ میں چودہ لڑکوں کو مشاہرہ اس تفصیل کے ساتھ کہ چھ لڑکوں کو آٹھ روپیہ کا اور چار کو تیس تیس روپیہ کا اور چار کو چالیس چالیس روپیہ کا دیا جاوے گا جو لڑکے علم زیادہ تحصیل کر کے امتحان میں کامل نکلیں گے اُن کو یہ ماہیانہ انعام دیا جاوے گا جو لوگ اپنے لڑکوں کو مدرسوں میں داخل کیا چاہیں اُن کو لازم ہے کہ پہلے صاحب سکرتر لوکل کمیٹی ایجوکیشن کے یا میر مدرس بڑے مکتب کے پاس درخواست گذرانیں اور وہ لوگ انھیں اطلاع دیں گے کہ فلانے روز اپنے لڑکے سمیت حاضر ہو کر اپنے لڑکوں کو داخل کریں بے مقدوروں کے لڑکے بلا ادائے تنخواہ کے

تر بیت پاویں گے جو لوگ کہ اہل مقدور ہیں اُن کو چار آنہ سے پانچ روپیہ مہینے تک بموجب تفصیل ذیل کے دینا ہوگا جس کو پچاس روپیہ تک کی آمدنی ہو اس کو ہر مہینے میں چار آنہ، پچاس سے سو تک والے کو آٹھ آنہ سو سے دو سو تک والے کو ایک روپیہ دو سو سے تین سو تک والے کو دو روپیہ تین سو سے چار سو تک والے کو تین روپیہ چار سو سے پانچ سو تک [ص 2 کالم 2] والے کو چار روپیہ اور اس سے زیادہ جہاں تک ہوں پانچ روپیہ جو لوگ کہ اہل مقدور ہوں انہیں کتاب وغیرہ کے قیمت دینی ہوگی اور سب لڑکوں کو ہر ایک مکتب میں داخل ہونے کے لیے ضامن دینا پڑے گا تاکہ کتابیں مدرسہ کی ضائع اور خراب نہ ہوویں اور وہ لوگ یہ بھی اقرار کریں کہ آٹھ برس تک مدرسہ میں پڑھا کریں گے۔ جوڑ کے کہ بد اطوار یا کابل یا غیر حاضر بے اجازت مدرس کے ہوں گے مدرسہ سے نکال دئے جاویں گے۔ جوڑ کے چھوٹے اور بڑے مدرسہ میں پڑھ کے کمال ہوں گے اُن کو مدرسہ چھوڑنے کے وقت ایک چٹھی فضیلت کی عنایت ہوگی جتنے مدرسہ غازی پور، الہ آباد، ساگر، جبل پور، اعظم گڑھ اور جونپور کے ہیں وہ سب مفصل مدرسہ سے سمجھیں جائیں گے اور بنارس کا بڑا مدرسہ صدر کہلائے گا اور ہر ایک مفصل مدرسہ میں ایک شاگرد کو آٹھ روپیہ مہینہ دیا جاوے گا۔

جلال آباد

وہاں کے چٹھیوں مورخہ 7 تاریخ ماہ حال سے واضح ہے کہ 31 تاریخ ماہ گذشتہ کو جنرل لفٹننٹ صاحب مقام مذکور میں پہنچے اور کرنیل اولیور صاحب معہ کاروان انگریزی کے باسن واماں 4 تاریخ ماہ حال کو داخل جلال آباد ہوئے رجنٹ 54 پیادگان ہندوستانی کے اور سکو اڈرن سواروں لائیٹ کیولری کا 8 تاریخ مقام گندک کو بھیجا جاوے گا اور تاصدور حکم ثانی وہیں رہے گا اور کرنیل اولیور صاحب معہ پانچویں رجنٹ پیادگان ہندوستانی کے 9 تاریخ کابل کو روانہ ہوں گے اور سرولیم مکناٹن صاحب معہ شاہ جم جاہ شاہ شجاع الملک اور بریگیڈیر شلٹن صاحب کے 16 تاریخ طرف کابل کی کوچ کریں گے رجنٹ 27 بسرکردگی کرنیل پامر صاحب کے 16 تاریخ غزنین کو روانہ ہوگی اور اغلب ہے کہ وہاں سے آگے کو بھیجی جاوے گی اس ضلع میں صرف رجنٹ قوم جزیلچ کی اور سوار رکھے جاویں گے کیونکہ رجنٹ مذکورہ پر باعث ظاہر ہونے اُن کی بہادری کے جنگ سگونیل میں بہت اعتماد ہے اس لڑائی میں اُن کے دس آدمی مارے گئے تھے اور بارہ زخمی ہوئے تھے۔

کوئٹہ

خطوط مورخہ دوسری تاریخ ماہ حال سے واضح ہے کہ مسٹروس بل صاحب کا کپو 28 تاریخ ماہ گذشتہ کو یہاں پہنچا اور جنرل بروکس صاحب نے 2 تاریخ اپریل کو معہ رجنٹ 40 ملکہ اور رجنٹ 21 پیادگان ہندوستانی اور چوتھے ٹروپ سواران توپخانہ اپسی کے یہاں سے کوچ کیا بریگیڈیر ویلینٹ صاحب بھی یہاں ہیں اور بریگیڈیر انگلینڈ

صاحب کے آنے کی چوتھی تاریخ ماہ حال کو خبر تھی ان صاحب کے ساتھ ونگ رجنٹ 41 کا اور باقی سپاہ ہندوستانی اور توپخانہ آوے گا۔ جنرل بروکس صاحب کا کچھ قریب درہ بی بی نانی کے درہ بلند میں لٹ گیا لیکن بہت سامان بھیڑیں اور تیل پھر ہاتھ آگئے صرف قریب سو بھیڑوں اور ستر بیلوں کے چوری گئے خبر تھی کہ حضرت شاہ شجاع الملک کی پہلی رجنٹ پیادگان ہندوستانی کی قلات غلجی کو جاوے گی لفتنٹ برنس صاحب اسٹنٹ میجر بانس مسن صاحب کے کئے کیونکہ رہنا ایک پولیٹی کل افسر کا غرنین میں بالکل بے ضرورت خیال کیا گیا ہے۔ خبر تھی کہ کرنیل سیٹی صاحب مع [ص 3 کالم 1] خان قلات کے 29 تاریخ ماہ گذشتہ کو قلات میں داخل ہوں گے اور صاحب موصوف بموجب درخواست خاں موصوف کے پولیٹی کل ایجنٹ قلات کے ہوں گے۔

پنجاب

امورات پنجاب بدستور ہیں سپاہ دیسی ہی سرکش اور نافرمان بردار معلوم ہوتی ہے افواہ تھی مہاراجہ شیر سنگھ بہادر نے مسٹر کلارک صاحب کے پاس پیغام بھیجا ہے کہ سرحد مہاراجہ میں سے سپاہ انگریزی بہت جمع ہو کر نہ جایا کرے مگر تھوڑی تھوڑی سپاہ کو اجازت گذر جانے کی ہے بشرطیکہ فوج پنجاب بھی اُس کے ہمراہ جاوے اب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ مونیر منٹن صاحب جس کا ذکر مارے جانے کا سکھوں کے ہاتھ سے درن اخبار ہوا تھا وہ زندہ ہیں اور اُس نے ملک منڈی سے طرف لاہور کی مراجعت کی ہے جنرل کورٹ صاحب رخصت حاصل کر کے فیروز پور میں آئے ہیں ان صاحب نے اپنی روانگی سے پہلے اپنے قبائل و عشائر کو مقام مذکور میں بھیج دیا تھا عرض نور محمد کی متضمن طلب سپاہ کے واسطے فتح کرنے دو قلعوں ستدان کے آئے تھے سوسرکار مہاراجہ سے حکم ہوا کہ فوراً سپاہ واسطے اُس کی مدد کو بھیجی جاوے کپتان میکین نے سردار سنگو خیل سے دس آدمی بطریق اولیٰ کے لئے تاکہ آئندہ کوراہ راست متابعت سے انحراف نہ کرے اور چھ ہزار روپیہ نقد واسطے عوض نقصان اسباب سوداگروں کے لیا جو اسباب کہ انہوں نے لوٹ لیا تھا فقیر عزیز الدین کو متوسلان والی لاہور میں سے ہیں دربار میں ایک سردار کے پاس بھیجے تھے اتفاقاً تلوار سردار مذکور کی کچھ تھوڑی میان سے نکلی ہوئی تھی جب کہ فقیر مسطور اٹھے تو اُس تلوار سے اُن کی ٹانگ میں زخم کاری پہنچا۔

پشاور

ایک چٹھی جلال آباد مورخہ 8 تاریخ ماہ حال سے معلوم ہوا کہ جلال آباد میں ایک پیغام جنرل اویطویلیہ اور مسٹر کلارک صاحب کی طرف سے درباب شورش سرکشوں کے نواح پشاور میں پہنچا اور وہاں ایک کونسل جنٹلی واسطے صلاح کے جمع ہوئی اور کرنیل ہلٹن صاحب کو حکم ٹھہر جانے کا ہوا اگرچہ کارواں آگے کے روانہ ہو گیا تمام پنجاب میں بر ملا لوگوں نے سراٹھایا ہے اور خبر ہے کہ جس وقت جنرل اویطویلیہ صاحب مدد طلب کریں گے فوراً بھیجی

جاوے گی اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تا پہنچنے سپاہ انگریزی کے جنرل موصوف اپنے قلعہ کو سرکشوں کے ہاتھ سے بچاتے رہیں گے پکتان فورڈ صاحب بہ باعث عارضہ جسمانی کے مر گئے اُن کا مارا جانا سکھوں کے ہاتھ سے غلط معلوم ہوتا ہے۔ میر عالم خان ہمراہ امیر خان کے باجور میں ہے مردانِ بانی زری اور اکمان خیل اور خالا خان حاکم کوشتہ وغیرہ تو آپس میں اتفاق رکھتے مگر غنغا خان وغیرہ اور گل محمد خان اور عبداللہ خان میں موافقت نہیں ہے کاروان انگریزی جو کہ ماہ فروری میں طرف افغانستان کی روانہ ہوا تھا اُس نے بخیر و خوبی درہ سے عبور کیا۔

کیٹھل

دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ والی کیٹھل نے سردار جمہور کے بیٹے کو گود لیا تا کہ اُن کے پیچھے وارث ریاست کا ہووے کہتے ہیں کہ اس بات سے راجگان [ص 3 کالم 2] ذیشان پٹیالہ نامہ اور جیند کے بہت ناراض ہوئے ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک راجہ موصوف کو لڑکا گود لینا انولی خاندان میں سے مناسب تھا کہ وہ لوگ راجہ کے لواحقوں میں سے ہیں اور خون دونوں کا ملا ہوا ہے۔

ناگپور

زبدۃ الاخبار سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں کے صاحب رزیڈنٹ نے ایک روز مہاراجہ سے تمام حقیقت بدانتظامی اور بد معاملگی بعضے عملگان ریاست کے بیان کی صاحب ممدوح کے کہنے سے مہاراجہ بہادر معاملات ریاست میں کار پردازان ریاست پر اعتماد نہ رکھ کے بذاتِ خود متوجہ ہوئے اور تھوڑے دنوں میں غبن اور خیانت سے بعضے کار پردازوں کے واقف ہو کر اکثروں کو شہر سے خارج اور بعضوں کو مقید کیا۔

ہیضہ و بانی

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بعضے شہروں میں یورپ کے ہنگامہ ہیضہ و بانی کا بہت گرم ہے ہر روز سینکڑوں آدمی مر جاتے ہیں ڈاکٹر ان انگریزی نے ایک روز ایک محفل میں جمع ہو کر واسطے علاج اس مرض کے فکر کی سب کی عقل میں عرق ایون اور عرق نوسادر کا اور ٹھنڈا پانی واسطے دفع کرنے اُس مرض کے مفید معلوم ہوا جب تجربہ کیا تو اس میں نفع صریح دیکھا سو ادویہ مرقومہ چالیس چالیس قطرہ سے پانچ پانچ قطرہ تک بموجب تعداد عمر مریض کے تجویز کیا اور بہت آدمیوں کو اس نسخہ سے صحت ہوئی۔

اخبارات مقامات مختلفہ

اخبار موسومہ انگلش مین سے واضح ہے کہ بالفعل ارادہ گورنمنٹ کا واسطے بھیجنے نئی سپاہ کے ملک چین میں نہیں ہے

چھٹی رجنٹ سواروں کو حکم ہے کہ سلطان پور سے بریلی کو جاوے بغور بہم ہو جانے بار برداری کے کلکتہ کے اخبار سے ظاہر ہے کہ تین دن کے عرصہ میں پچھتر آدمی ہیضہ وبائی سے مر گئے اور یہ وبا نیچے کے اضلاع اور پرگنات میں بھی بڑھتی آتی ہے۔ سندھ کے اخبارات سے واضح ہے کہ 12 تاریخ مارچ کو لفظٹ ونگ سولہویں رجنٹ پیادگان ہندوستانی کا اور دوسری رجنٹ گرینڈ بریس کی درہ کو جاتی تھیں اور چالیسویں رجنٹ 16 تاریخ مقام کچک سے دائر کو گئی اور سپاہ جنرل بروکس صاحب کی کئی حصہ ہو کر طرف کوئٹہ کے گئی درہ شمال اور قلات کی راہ سے ان صاحبوں کی حکومت سندھ سے پرے تک ہے اور مقام کوئٹہ اور مستونگ اور قلات ان کے حد حکومت میں ان مقاموں میں سپاہ بنی تعین کی جاوے گی۔

یہ امید ہے کہ جنرل ویلیٹ صاحب کا برگٹ بھی فوراً قندھار کو روانہ ہوگا اور اس سپاہ کے شامل ہوگا جو کہ واسطے مہم ہرات کے تجویز کی گئی ہے۔ قوم کا مک بھو کی مرتی ہے اور نہوں نے غارتگری اختیار کی ہے۔ شکار پور سے مقام بھاگ تک ایک لین بنگلوں کی تیار کی گئی ہے اور اس سے بہت آرام مسافروں کو ہو گیا ہے۔

اہل ہرات نے غوریان سپرد ایرانیوں کے کر دیا صاحب اخبار ہر کارہ [ص 4 کالم 1] کہ جنرل (کذا) صاحب بجائے سرو لیم مکناٹن صاحب کے کابل میں مقرر کیے جاویں گے کرنل شیپ صاحب نے عہدہ پولیٹی کل اجسی سپاٹو سے استعفیٰ دیا اور بجائے ان کی آنریبل مسٹر ارکس صاحب سول سروس مقرر ہوں گے۔ نواب صاحب والی رام پور نے ڈھائی ہزار روپیہ سالیانہ اپنی طرف سے واسطے اسکول بریلی کے اور اسی قدر واسطے دارالشفاء مقام مذکور کے کاغذ چندہ میں لکھ دیا۔ قرب وجوار میں گیاجی کے سوائے ہیضہ وبائی کے مرض چیچک کا بھی بہت زور شور ہے ان دونوں امراض سے قریب سو سو آدمی کے ہر روز مرتے ہیں۔

چین

اخبار موسومہ انگلش مین سے واضح ہے کہ امورات چین بہت خراب حالت میں ہیں چنانچہ سپاہ انگریزی نے جزیرہ چوزان کو بیشتر پہنچنے کپتان ایٹ صاحب کے ہی خالی کر دیا اور اہل چین نے یہ شرط کر لی کہ کپتان ایسٹر و تھر صاحب وغیرہ قیدیوں انگریزی کو ہم اس وقت رہائی دیں گے جب کہ سپاہ انگریزی جہاز پر سوار ہو جاوے گی۔ سو اس طرح جزیرہ ہونگ کوئٹ اور جزیرہ چوزان دونوں قبضہ انگریزی میں سے نکل گئے۔

خط در باب قلعہ مبارک

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ

پرچہ گذشتہ میں حال اہلکاران قلعہ مبارک کا کچھ مجمل میں نے تمہارے چھاپہ خانہ میں بھیجا تھا اور وعدہ کیا تھا تفصیل

کا وہ یہ ہے اکثر اہلکارانِ حال نے عجب طرح کے ظلم کر رکھے ہیں نہیں معلوم صبح و شام ان کے ہاتھوں کیا ظہور میں آدے ملازموں کی تنخواہ کا کچھ ٹھکانا نہیں باوجودیکہ فروگمی تنخواہ حضور نے نامنظور کئے تھے ابتدا میں بھی سنا گیا تھا اب نہیں معلوم سچ ہے یا جھوٹ لیکن اس پر یہ نوبت ہے کہ دس روپیہ سینکڑا سب سے کاٹا جاتا ہے ہر چند نام کو تو سب کے واسطے یہ بات ہے لیکن یہ غلط ہے جو کہ حضور رس ہیں وہ تو پوری تنخواہ لے جاتے ہیں اور سوائے اُن کے جو غریب بے وسیلہ ہیں اگر چہ محتاج یا صد ہا سال کے قدیمی نوکر ہیں وہ خراب ہیں پریشان ہیں اول تو تین تین مہینے چار چار مہینے تنخواہ کے چڑھ گئے ہیں کچھ ملتا ہے کچھ نہیں۔ کسی کو ملتا ہے تو کتنا ہے بہر کیف خصوصاً بیوہ محتاجوں کا گلا زیادہ کتنا ہے لوگ بہت پریشان ہیں یہ تو حال تقسیم کا ہے تنخواہ کے اور اگر کسی ایک شخص میں کچھ تنازع ہووے اپنے اقربا سے پھر تو چند مہینے کی تنخواہ مال دوستوں کا ہے وہ تو گویا ان کے جیب خاص میں آگئی دو چار بلکہ دس پانچ مہینے کو صاحبِ تنخواہ رو بیٹھا اور جو ڈیب یاروں کا بنا تو تمام عمر کو قتل کیا چند اشخاص اس طرح کے جمع ہوئے ہیں کہ نہ جس کے باپ نے کوئی کار عہدہ سلطانی کیا ہوا ہے جس سے انتظام جائیں۔ نہ ان کے دادا نے وہ اختیار اموراتِ سلطنت میں رکھتے ہیں پھر یہ حال نہ ہووے تو کیا ہووے۔ ایک شخص ہیں حافظ بقول شخصے نام محمد فاضل ایک لڑکا ملا کا ملا زادہ پہلا اُس کی خو مکتب کی کہ لڑکوں سے مکتب کے چنے بٹالے وے اور تحصیل املاک تیول کے [ص 4 کالم 2] داروغہ ہیں میں تعجب میں ہوں کہ غریب غربا ساکنین مکانات تیول کا کیا حال ہوگا جبکہ بعضے رعایائے سرکار جو قرب و جوار اُن مکانات کے رہتے ہیں اُن کا ناک میں دم ہے کوئی غریب اپنا مکان کسی ضرورت سے بیچنا چاہے تو یہ اُس سے طمع کرنے کو موجود اگر اُس نے کچھ دے دیا تو خیر نہیں نیام تیول شاہی کے نالش کو عدالت میں موجود جب ظلم رانی کا یہ حال ہے تو دیانت کا کیا حال کہا چاہیے اپنے تعلقہ تیول میں جس کسی نے کچھ دے دیا اُسے معافی یا خارج از تیول بتلا دیا۔ ایک عورت ہے بیوہ اُس کے دو بیٹے ایک بیٹی، محنت مزدوری کر کے اپنی اوقات بہت دقت سے بسر کرتے ہیں۔ نوبت افلاس یہاں تک پہنچی کہ اپنے مکان مملوکہ موروثی کو بیچ ڈالا اُس پر کیا ظلم رانی کی ہے کہ اُس کا حال دیکھ کر دل کتنا ہے ایک.... ہے پیش دست ان حافظ صاحب کا یا بسبب اس کے کہ یہ بہت لایق ہیں یا یہ ان کی سازش سے اُس بیوہ سے طامع ہوا چون وہ خود محتاج ہے اور اپنی مملوکہ پر اختیار رکھتی ہے ناحق کیوں کچھ دیتی اُس نے کچھ نہ دیا تب با اتہام تیول نالش عدالت میں کرنی چاہی حال آنکہ وہ مکان تیول سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اور کچھ عجب نہیں کہ اپنے دارنو کر گواہ بتا کر گزران دے اور وہ غریب اس طرح کی محتاج ہے کہ اُسے جو ابد ہی کی زیر باری بھی موت سے بدتر ہے حضور والا تک پہنچ نہیں کہ وہاں یہ حال عرض معروض کرے لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر حضور والا کے کان تک ذرہ بھی یہ بات پہنچے تو وہاں سے ان حضرات کو تائید و تشدد اور ممانعت ہووے۔ اس واسطے کہ حضور والا بہت رحم دل سُننے جاتے ہیں اور علاوہ اس کے بہت اسی طرح کے امور ہیں انشاء اللہ پرچہ آئندہ کے واسطے لکھ بھیجوں گا۔ الراقم محمد

پنجاب

پیش از چھپنے اخبار کے ایک اخبار تازہ سے یہ حال معلوم ہوا سو واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے مندرج ہوتا ہے کہ سپاہ لاہور ویسی ہی سرکش ہے اور بدستور سابق اُن سے کشت و خون صادر ہوتا ہے مہاراجہ شیر سنگھ قلعہ میں امرت سر کے آن بیٹھے ہیں اور انتظام امورات لاہور کو صرف مرضی خدا پر چھوڑا ہے جنرل اویٹویلہ صاحب اکثر قاتلوں کو افسران مقتول کے پھانسی دیتے ہیں مگر آپ بھی خوف پھانسی پانے کا رکھتے ہیں چنانچہ ارادہ رکھتے ہیں کہ چند آدمیوں کو ہمراہ لے کر کابل کو جاویں۔

حضورِ والا

21 تاریخ ماہ حال کو مرزا شاہ رخ بہادر نے اُس طرف دریائے جمن کے خیمہ دولت نصب کروایا 22 تاریخ حضور انور کے تمام سرداروں نے بموجب حکم حضور کے اُن کا استقبال کیا اور ہمراہ مرشد زادہ ممدوح کے قلعہ میں آئے حضور انور نے 17 شک سلا می کے فیر کروائیں اور خلعت مع شیر و شمشیر دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 219

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ
2 مئی 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

مدرسہ انگریزی دہلی میں تین مدرس واسطے تعلیم زبان اردو کے مطلوب ہیں تنخواہ اول کی ساٹھ روپیہ دوسرے کی چالیس روپیہ اور تیسرے کی تیس روپیہ ہوگی واسطے ان عہدوں کے زبان فارسی اور قواعد زبان اردو کے بخوبی ماہر ہونا چاہیے اور اگر زبان انگریزی کی بھی کچھ لیاقت ہے تو اور بھی مناسب ہے۔ امتحان واسطے ان کے تقرر کے 17 ماہ مئی کو لیا جائے گا۔

المرقوم 28۔ اپریل 1841

احکام

ہنری بنگ ہیرنگٹن صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر گوڈگانوہ کے ہوئے لیکن تا صدور حکم ثانی جو نیور کے صاحب حج کا کام کرتے رہیں گے۔ ایڈورڈ مورلینڈ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر آگرہ کے ہوئے۔ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر پہلی تاریخ ماہ حال سے شروع ہوگا۔ کپتان اے سی رینی صاحب سپاٹو کے اسٹنٹ پولیٹی کل ایجنٹ نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے رخصت ایک مہینے کی پائی۔ جس دن سے اے اس صاحب کو کاروبار اپنا سپرد کریں گے اُس دن سے رخصت صاحب موصوف کی محسوب ہوگی۔ ولیم ہارڈنگ ٹیلر صاحب متھرا کے مجسٹریٹ اور کلکٹر صاحب نے ماہ حال کی بیسویں تاریخ سے دو مہینے کی رخصت پائی اور چارلس والٹر کنلوک صاحب تا صدور حکم ثانی تا ایام غیر حاضری صاحب موصوف کے کام کلکٹری اور مجسٹریسی متھرا کا کریں گے۔ مسٹر جان شورڈ مرگ صاحب غازی پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر بطور قائم مقام ہوئے پی سی اینڈرسن صاحب رجمنٹ 64 ہندوستانی کپتان قلعہ دار دہلی نے پہلی تاریخ ماہ حال سے استعفیٰ دیا اور کپتان انجلو صاحب مقرر ہوئے۔

سرکیولر آڈرس

ممالک مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا واسطے ممالک مذکورہ کے حاکمان دیوان کے لیے:

1- ممالک بنگال کی گورنمنٹ نے اُن مقدمات کے باب جو ایک برس سے زیادہ دائر ہوتے ہیں اپنی تجویز فرمائی یعنی مقدمات مذکورہ کا بہت کم ہونا چاہیے اور جو دائر ہوں تو اُن میں دیر ہونے کی وجہ کو صاف تصریح کرنا مناسب ہے اور کہ اس رواج کو جس سے مقدمات کہنے کو جن کی تجویز مشکل اور دیر طلب ہوتی ہے نئے مقدمات فیصلہ کرنے کے لیے جن کی تجویز بہ آسانی ہو سکتی ہے ملتوی رکھتے ہیں۔ تا جائز کرنا اور کہ جو جو احکام صاحبان عدالت موصوفہ اپنی تحت حکومت عدالتوں کو ارسال فرماتے ہیں اُن کے خصوصاً اس امر میں اطاعت کرنا لازم ہے۔ اسی واسطے بالفعل کلکتہ کے صاحبان صدر دیوانی عدالت نے اپنی تحت حکومت کے صاحبان عدالت کے اطلاع کے لیے تجویز مذکورہ مشتہر کی ہے۔

[س 1 کا لم 2]

2- صاحبان عدالت موصوفہ فرماتے ہیں کہ جو جو مقدمات مرقومہ بالا کے فیصلہ کرنے میں تعرض رکھتے ہیں۔ اُن کی تصریح قابل اطمینان کے نہیں اور صاحبان موصوفہ کی رائے یہ ہے کہ ایسے مقدمہ بہت کم ہونے چاہئیں جو کہ صاحبان جج اور صدر اعلیٰ کی عدالتوں میں فیصلہ ہونے کے واسطے آٹھ یا دس مہینے زیادہ دائر ہیں اور کہ جو صدر امین اور منصفوں کی عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں سو کسی طرح چھ مہینے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

3- فی الحقیقت اُن مقدمات میں سے بعض ایسے ہیں جو کہ بڑی عدالت سے چھوٹی عدالت میں واپس کیے گئے ہیں اور پھر اُس میں اپنے رجوع لانے کے نمبر اور سال کے بموجب داخل دفتر ہوئے ہیں۔ ہر آئیکہ تجویز مذکورہ اُس سے کچھ سروکار نہیں مگر جو مقدمات سالہائے گذشتہ کے لاریب و بلا قریب ہوں اُن کے بابت صاحبان عدالت الہ آباد اور پریسی ڈنسی کے عدالت کے صاحبوں کی رائے بالکل مطابق ہو۔

4- خصوصاً ایک بڑا نقص ہو جس کی اصلاح کرنے کی صاحبان عدالت کو کمال آرزو ہے یعنی اُن کے تحت حکومت کسی بعضے بعضے عدالتوں میں مقدمات مرجوعہ کے انفصال کرنے یا مقدمات کے بابت احکام مناسبہ صادر کرنے میں مطلق انتظام نہیں اور اگر ہے تو ناقص ہے اور اس سقم کی اصلاح کرنا صاحبان جج کو کمال واجب اور لازم لہذا مقدمات مرجوعہ کی ماہواری کیفیت کو ملاحظہ کر کے حکم مناسب خواہ تندی کی تاکید خواہ غفلت کی تعزیر کے واسطے ہو صادر کرنے اور جو کارنا شائستہ ان کی رائے میں ٹھہرے اُس کی رپورٹ صاحبان عدالت کی خدمت میں ارسال کرنے سے سقم مذکور کی اصلاح بہ آسانی ہوگی۔

5- دستور موجودہ حال کی رو سے مقدمات دیوانی کی ماہواری کیفیت سے کہنہ نمبری اور مجموعی مقدمات کے انفصال کرنے میں جو توقف واقع ہو اُس کی وجوہات اور جو جو تدبیرات جلد فیصلہ کرنے کے لیے کی گئیں واضح ہوتی ہیں مگر رسالیانہ کی فہرست میں ترقیم کی جاتی ہیں مگر کلکتہ کی عدالت کے تحت حکومت اضلاع میں تصریحات

مذکورہ ہر سہ ماہی پر طلب ہوتی ہے۔

6- جن ضلعوں میں کہ کارڈ یوانی کی کثرت ہو اسے ماہواری کیفیت طلب کرنے میں فی الواقعہ عہدہ داروں اور عملہ کو بہت محنت پڑتی ہے اور اگر صاحبانِ حج موکد اور ان کے تحت حکومت عدالتوں کے اہلکاران مستعد رہیں تو ماہواری کیفیت کا طلب کرنا امر فضول ہوگا اور ہر سہ ماہی کیفیت تنبیہ و تحدید کے واسطے کافی ودانی ہوگی۔

7- اسی واسطے ماہ مارچ اور جون ماہ ستمبر و دسمبر اور سالیانہ کی کیفیتوں کے سوائے صاحبانِ عدالت مقدمات نمبری اور مجموعی کے انفصال میں جو توقف واضح ہوتا ہے اس کی مفصل وجوہات ہر مہینے کی کیفیت ہے تحریر کرنا بشرطیکہ مقدمات مذکورہ ایک سال سے زیادہ کے نہ ہوں موقوف کرتے ہیں۔

[ص 2 کالم 1]

اور سالہائے گذشتہ کے مقدمہ بہ حسب دستور حال اپنی اپنی ماہواری کیفیت کے خانہ میں اپنے اپنے سال کے موافق مندرج ہوں گے اور آخری خانہ میں یہ تصریح کہ کتنے مقدمے اور کون کون سی تاریخ کو واپس ہوئے مگر سہ ماہی اور ششماہی کی کیفیتوں میں توقف ہونے کے موجبات مصرح ہوں گے اور جو احکام کہ ہر ایک مقدمہ مذکور کے بابت اجرا ہوئے اور جو تدبیرات کہ عمل میں آئیں ان سب کی تصریح سہ ماہی کیفیت میں مندرج ہوگی۔

8- خواہ اس حکم کا بحال و برقرار رکھنا خواہ دستور سابقہ کو پھر مروج کرنا صاحبانِ حج کی ہوشیاری اور تندہی پر منحصر ہے۔

مقام الہ آباد 22 مارچ 1841 موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار۔

سر کیولر آرڈرس

صاحبانِ عدالت نے ممالکِ بنگال کے ڈپٹی سکرٹری جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ سے ایک فہرست ان مولویوں کی کہ اہل شرع کے عہدہ کی لیاقت رکھتے ہیں جو حاصل کے سواب صاحبانِ موصوف اس نیت سے کہ جس وقت عہدہ مذکور کو رکھیں خالی ہو تو امیدوارانِ موصوفہ کی لیاقت کو ذہن میں رکھ کے تجویز مناسبہ عمل میں لاویں۔ فہرست مذکور مشتہر فرماتے ہیں۔

سر کیولر آرڈرس

ممالکِ مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبانِ حج کے لیے۔

1- گورنمنٹ کی منظوری سے صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ جو منصف خواہ صدر امین خواہ صدر اعلیٰ

معطل ہو جاوے وہ اگر اپنے عہدے پر پھر بحال ہوگا تو اس کے ایامِ تعطیل کی تنخواہ ضبط نہ ہوگی اور اُس کا قائم مقام اگر تمام وکمال اختیار اور اقتدار کے ساتھ اُس کے عہدے پر مقرر ہوگا تو وہ مشاہرہ جو احکام مورخہ 29 جنوری 1833 کی رو سے غیر حاضر عہدہ داروں کے قائم مقام کے واسطے مقرر ہووے گا اور یہ خرچ منجملہ اخراجات سرکاری میں محسوب ہوگا۔

2۔ اگر معطل منصف خواہ صدر امین خواہ صدر اعلیٰ اپنے عہدہ سے معزول ہوگا تو اُس کے قائم مقام کو جس تاریخ سے کہ کام تفویض ہوا عہدہ دار معزول کے پوری تنخواہ ملے گی۔

3۔ پس صاحبانِ حج کو لحاظ رکھنا چاہیے کہ صدر امین اعلیٰ وغیرہ کے حق میں جو تحقیقات کہ مناسب جائیں حتی الامکان جلد کریں تاکہ توقف ہونے کے سبب سے سرکار کا کچھ ضرر نہ ہووے۔

5 اپریل 1841 مقام الہ آباد

موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار

قلعہ چرگوئگ

اخبارِ آگرہ سے ظاہر ہے کہ 21 تاریخ ماہِ گذشتہ کو قلعہ مذکورہ کو سپاہِ انگریزی نے فتح کر لیا مگر ابھی حال مفصل معلوم نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ فوجِ انگریزی سامنے قلعہ کے گیارہ روز تک پڑی رہی کچھ عجب نہیں کہ سپاہِ انگریزی میں سے بھی بہت نقصان ہوا ہو۔ ٹھا کر اور بڑے بڑے رقیق اُس کے قلعہ میں سے بھاگ گئے [ص 2 کالم 2] اور ہرگز باوجود اس بات کے کہ قلعہ پتھوں بیچ میدان کے تھا فوج کے ہاتھ نہ آیا۔

ہرات

ہفتہ گذشتہ کے پرچہ بموجب مضمون ایک اخبار کے لکھا گیا تھا کہ اہل ہرات نے قلعہ غوریان کو سپہِ سپاہِ ایران کے کیا اب یہ حال صحیح واضح ہوتا ہے کہ قلعہ مذکورہ اگرچہ پیشتر تعلقہ ہرات میں سے تھا لیکن دو برس ہوئے کہ سپاہِ ایران نے اُسے فتح کر لیا تھا۔ سوان دنوں شاہِ ایران نے قلعہ مذکورہ کو پھر سپہِ اہل ہرات کے کر دیا اس صورت میں بیشک قوتِ یار محمد وزیر ہرات کی بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ قلعہ مذکورہ ایک بہت مضبوط مقام ہے اور یہ اخیر قلعہ والی ہرات کا درمیان سرحدِ ایران کے ہے۔ شاہِ ایران نے اسے موقع کی جگہ سمجھ کے اپنے قبضہ میں اسے رکھا تھا۔ القصہ دربابِ ہیم ہرات کے خبریں مختلف سنی جاتی ہیں ایک چٹھی کے مضمون سے تو مال اٹھ آنے میجر ناڈ صاحب کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ صاحبِ مذکورہ نے یار محمد وزیرِ دہلی ہرات سے کہا کہ بہت مدت سے گورنمنٹ تمہاری مدد زر وغیرہ سے کرتی ہے۔ تمہیں مناسب ہے کہ ساتھ رکھ لینے سپاہِ انگریزی کے قلعہ ہرات میں گورنمنٹ کو حملہ ایرانوں

کے تردد و تفکر سے نجات دو۔ اس میں تمہارے اور ہمارے دونوں کے ملک کو حملہ روسیوں سے امنیت حاصل رہے گی اور اگر نہیں قبول کرو گے تو آئندہ کو روپیہ وغیرہ سے تمہاری اعانت نہیں کی جاوے گی وزیر مذکور نے پاشا کی طرف سے یہ جواب دیا کہ یہ نہیں ہونے کا اور گورنمنٹ کو ہمارے تئیں مدد دینے میں اختیار ہے چاہے دیوے چاہے نہ دیوے اور میجر مذکور سے کہا کہ تم جلد یہاں سے چلے آؤ اور بعضے یہ لکھتے ہیں کہ وزیر نے میجر موصوف سے درمیان اور گفتگو کے ذکر جلد ختم کرنے تعمیر فصیل قلعہ کا کیا تھا اور کہا تھا کہ بہت سے آدمی تعین کر کے اسے جلد تیار کروادو اور بیچ مقدمہ پچیس ہزار روپیہ ماہیانہ کے بھی کچھ تکرار اور حجت نکالی تھی میجر صاحب نے در جواب کہا کہ مرمت فصیل وغیرہ میں کئی لاکھ روپیہ لگے گا اور اگر تم ضمانت اس بات کی دے دو کہ میں کبھی اس قلعہ کو ایرانیوں کو نہیں دوں گا تو البتہ تعمیر اس کی جاوے اور پچیس ہزار روپیہ مہینہ اس صورت میں دیا جاوے گا کہ فوج انگریزی کو قلعہ میں ہرات کے رکھ لیں یہ بات سن کر وزیر بہت خفا ہوا اور میجر موصوف کو کہا کہ تم ابھی اٹھ جاؤ اور بعد اٹھ جانے میجر موصوف کے وزیر مذکور تیار سامان رسد وغیرہ ضروریات کی کرنے لگا۔ غالب ہے کہ کچھ سپاہ واسطے دیکھنے حال وزیر مذکور کے کونٹہ سے بھیجی جاوے گی۔ اس میں شک نہیں کہ وزیر مذکور قوم غلجی کو ترغیب سرکشی اور فتنہ انگیزی کی دیتا ہے۔ چنانچہ ایک ونگ کپتان گریفٹن صاحب پہلی رجمنٹ شاہ کو فوراً حکم ہوا کہ واسطے سزا دینے سرکشوں کے جاویں سنا گیا کہ خزانہ قندھار میں چھ ہزار روپیہ کی چوری ہوگئی۔

کابل

صاحب آگرہ اخبار از روئے مضمون ایک چٹھی کے حال و ہاں کا اس طرح لکھتے ہیں کہ شہر میں بہت ظلم ہو رہا ہے وہاں ایک قاضی صاحب ہیں وہ انفصال ان مقدمات کا [ص 3 کالم 1] جو کہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں کرتے ہیں اور بہت فائدہ اٹھاتے ہیں علاوہ ان قاضی صاحب کے ایک کو تو ال ہیں ان صاحب نے چار ہزار روپیہ سالانہ دینا کر کے یہ عہدہ لیا ہے۔ ان کو اختیار جرمانہ کرنے اور قید کرنے اور روپیہ لے لینے کا ہے اگر دو آدمیوں میں کچھ لڑائی یا جھگڑا فساد آپس میں ہو تو ان صاحب کو عید ہے یہ دونوں کو گرفتار کر لیتے ہیں اور جب تک وہ روپیہ نہ دیں ہر گز نہیں چھوڑتے۔ علی ہذا القیاس اگر ایک شخص کے مکان پر دعویٰ کرے تو ان کو تو ال صاحب سے معاملہ کر کے اپنا مقصد پاتا ہے۔ لیکن یہ صاحب اس مقدمہ کو ملتوی رکھتے ہیں اور اصل مالک سے بھی کچھ معاملہ ٹھہرا لیتے ہیں جب دونوں طرف سے خاطر جمع کر لی تو کہا کہ یہ مقدمہ بالفعل فیصل نہیں ہو سکتا اور اسے دوسرے سال پر ٹال دیا الغرض آخر کو جس کسی نے زیادہ تر خوش کیا وہ خواہ جھوٹا ہو خواہ سچا اپنے مقدمہ میں فتیاب ہوا۔ کوئی مرے کوئی جیے لیکن ان کو اپنے حلوے مانڈے سے کام کو تو ال سابق جو کہ امیر دوست محمد خان کے عہد میں نوکر تھا اگر چہ تین ہزار روپیہ سالانہ وہ بھی بابت جریمانہ وغیرہ کے جو کہ جمع ہوتا تھا سرکار میں داخل کرتا تھا مگر اس کو لوگ بخیر یاد کرتے ہیں کیونکہ وہ ظلم

دوست نہ تھا بہر حال یہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے چار ہزار روپیہ سالانہ لینے اور اختیار دار و گیر دینے کا کو تو ال صاحب کو اگر ان دونوں باتوں میں اسے اختیار نہ ہووے تو وہ اتنا ظلم نہ کر سکے اور رعایا بہت امن و امان میں بسر کرے۔ اغلب ہے کہ حال اس ظلم و بدعت کا بیچ سمع مبارکِ سلطانی کے نہیں پہنچا ہوگا نہیں تو کچھ تدارک عمل میں آتا کیونکہ شاہِ ممدوح بہت رحم دل اور رعایا پرور سنے جاتے ہیں۔

جنگ کا جگ

اخبارِ بمبئی اور انگلش مین سے واضح ہے کہ اس مہم میں سپاہِ ہندوستانی سے بہت کم ہمتی اور نامردگی وقوع میں آئی مگر حالِ مفصل کے لکھنے میں کسی نے جرأت نہیں کی ہے۔ ایک اخبار سے واضح ہے کہ جب سپاہ کو حکم بڑھنے کا طرفِ قلعہ کے ہوا تو انہوں نے ارادہ جانے کا نیچے فصیلِ قلعہ کے کیا بلحاظ اس کے کہ وہ وہاں بندوق کی زد سے محفوظ رہیں اگرچہ ان کے افسر لوگ بہت جوانمردی سے ترغیب ان کو آگے بڑھنے کی دیتے رہے لیکن سپاہِ مذکور جگہ سے نہ ہٹی اور یہی بات باعث ہوئی پیادہ ہو جانے سواران تو پختانہ اپسی کی۔ صاحبِ اخبار کی یہ رائے ہے کہ وقوع اس قدر بے ہمتی کا محض مبالغہ معلوم ہوتا ہے اور اگر یہ بات سچ ہے تو بقول صاحبِ اڈیٹر اخبارِ موسومہ انگلش مین کے ان کا موقوف کر دینا مناسب ہے۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

ایک جنرل آرڈر ملکہ کے سے معلوم ہوتا ہے کہ میجر جنرل سر آرزو جھنٹ صاحب بجائے سر ڈبلیو کوٹن صاحب کے مقرر ہوئے۔

اخبارِ بمبئی سے ظاہر ہے کہ مسٹر اس بل صاحب بہادر نے قوم کا جگ سے درستی معاملہ کر لی اور ان لوگوں کو اجازت قابض ہو جانے کی ان کے جاگیرات پر ہو گئی مگر قلعہ ان کو نہیں دیا گیا [ص 3 کالم 2] انہوں نے یہ قسم اقرار کیے کہ ہم خراجِ سالانہ بموجب اقرار کے دیا کریں گے۔

ہزاری باغ کے آب و ہوا کی اب تک بہت تعریف سنی جاتی تھی اب وہاں بہت بیماری رہتی ہے چنانچہ رجمنٹ 62 ملکہ معظمہ کی میں سے قریب سو آدمی کے اسپتال میں ہیں۔ مشہور ہے کہ والی برہمانے مقامِ رنگون میں ایک بڑی محلِ سراپنا کی سو بموجب ان کے قدیمی رسم و راہ کے والی برہمانے چار آدمیوں کو بطور نیاز دیوتا چاروں کونوں میں بنیاد کے زندہ گڑوا دیا اور یہ حال اس طرح ظاہر ہوا کہ شہر میں سے چار آدمی ایک دن گم ہو گئے۔ 17 تاریخ ماہِ گذشتہ کو دوست محمد خان الہ آباد میں پہنچے اور خبر تھی کہ چند روز میں طرفِ کلکتہ کے روانہ ہوں گے۔ مسٹر ٹرنن صاحب اوپر عہدہ رجسٹرار عدالتِ سپریم کورٹ کے مقرر ہوئے آگرہ میں مکان جو تھارام کا جل گیا اور اسباب کئی ہزار روپیہ کا خاکستر ہوا لٹنٹ ویلیٹ صاحب چالیسویں رجمنٹ ملکہ کے بجائے کپتان برون

صاحب کے برگٹ میجر پہلے برگٹ پیادہ سپاہ متعینہ سندھ کے ہوئے اور کپتان موصوف ایک اور عہدہ پر مقرر ہوئے۔ جو دھ پور میں پھرو ہی بے انتظامی سنی جاتی ہے جیسے کہ سابق سنی جاتی تھی صاحب اخبار ممبئی ایلیج پور کی چٹھی سے لکھتے ہیں کہ کپتان جانس صاحب متعینہ کو ہستان نواب نظام کے تیس سردار کھونڈ دھول گھاٹ نے قید کیا۔ حال یہ ہے کہ چونکہ صاحب موصوف ایجنٹ بھیل کے تھے سو ان کو نواب موصوف نے واسطے تقاضائے قرض اور تحقیقات کرنے دعویٰ کے سردار مذکور کے پاس بھیجا تھا سو سردار مذکور نے صاحب مسطور کو بطور یرغمال تا انفصال دعاوی قید رکھا۔ ایک رسالہ سواروں اور ایک ونگ رجنٹ ہندوستانی کو حکم مستعد رہنے کا ہے کہتے ہیں کہ بہ باعث سختی حکم کے سردار ان ضلع صاحب موصوف سے بہت ناراض ہیں۔ جنرل ونٹورا صاحب بہ سواری کشتی 9 تاریخ ماہ گذشتہ کو فیروز پور سے طرف گھاٹ بہاولپور کے گئے اور اسی روز آگے کو روانہ ہوئے مقام سیالکوٹ میں کہ بہاولپور سے بارہ کوس اس طرف کو واقع ہے قضائے الہی سے کشتی میں آگ لگ گئی بہت اسباب کشتی کا جل گیا اور قریب بارہ ہزار روپیہ کے جنرل موصوف کا نقصان ہوا۔

خبر ہے کہ اہالیان حرم سلطانی اور حضرت شاہ زمان بخیریت تمام نواح نامی رودار میں پہنچے اور پندرہویں تاریخ ماہ گذشتہ کو دریائے چناب سے عبور کیا اس قافلہ میں بہر حال امنیت ہے کہتے ہیں کہ عبور دریا میں قافلہ مذکور کو بہت تکلیف ہوئی ہوگی کیونکہ ان دنوں دریائے چناب بہت طغیانی پر ہے۔ اخبار سے ظاہر ہے کہ ضلع پورنیہ میں 13 تاریخ ماہ گذشتہ کورات کے وقت قریب آدھ آدھ سیر کے اولے پڑے تمام زمین سفید معلوم ہونے لگی ہزاروں جانور مر گئے کہتے ہیں کہ اگرچہ اس ضلع میں مینہ اکثر بے وقت برستا ہے مگر کبھی ایسے اولے نہیں پڑے کہ پانچ دن تک گھلے۔

اودھ

[ص 4 کالم 1]

زبدۃ الاخبار سے ظاہر ہے کہ اگر ان دنوں مزاج مبارک فرمانفرمائے اودھ کا مائل بہ صحت و اعتدال ہے لیکن بہ باعث ضعف پیری کے دربار میں بہت کم اجلاس فرماتے ہیں تمام مہمات سلطنت کے تجویز شاہزادہ سے سرانجام پاتے ہیں شاہزادہ بیدار بخت کے تیس مصاحبت عورات کی بہت پسند خاطر ہے کہتے ہیں کہ دو بیگماتیں دائیں اور بائیں طرف شاہزادہ کے بیٹھی رہتی ہیں اور جو کچھ کہ وہ کہتی ہیں وہی سرانجام پاتا ہے اور عورتوں کے وسیلہ سے ان کے وابستہ خدمات بزرگ اور منصبوں عالی پر مقرر ہوتے ہیں صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ یہ بات خالی فتنہ ہائے عظیم سے نہیں اور انجام اس کا کچھ خوب نہ ہوگا چنانچہ سلطان مرحوم کے وقت میں بھی یہی حال تھا کہ شاہ مغفور عورات پر اعتماد کلی رکھتے تھے آخر کار وہ خرابی اور برہمی جو کہ امورات سلطنت میں واقع ہوئی وہ سب عالم پر ظاہر ہے اب پھر وہی رسم شروع ہوئی ہے دیکھا چاہیے کہ انجام اس کا کیا ہووے۔ واضح ہوتا ہے کہ کرنیل لو صاحب داخل لکھنؤ ہوئے اور شاہ اودھ کرنیل مذکور کے دیکھنے سے بہت خوش ہوئے جس وقت کہ رزیڈنٹ موصوف

دولت سرائے سلطانی میں پہنچے شاہ اودھ نے امیرانِ مامور کو واسطے استقبال کے روانہ کیا۔ ارکانِ دولت بہ موجب حکم کے رزیڈنٹ موصوف کو بہت تعظیم سے لے گئے جب کہ صاحب موصوف پیش گاہ سلطانی میں پہنچے شرائطِ آداب بجلائے شاہ والا جاہ دیر تک کچھ احوال ولایت انگلستان کا پوچھتے رہے بعد ازاں صاحب موصوف رخصت ہوئے۔

صاحب گنج

اخبار سے ظاہر ہے کہ اس قصبہ میں بد معاشوں نے ایک نیا طرز غارتگری کا نکالا ہے کہ خدا پناہ میں رکھے یعنی بیچارہ مسافر و ناواقف کو کھانے میں زہر دیتے ہیں جب کہ یہ بدحواس اور غافل ہو جاتے ہیں تو ان کا مال بہ فراغت تمام لوٹ لیتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ راہ پر کسی درخت کے سایہ میں کہ جہاں کوئی گناہ بھی واقع ہو دوکان شیرینی وغیرہ کی کرتے ہیں اور اس میں زہر ملا دیتے ہیں اور چونکہ مسافر ایسی آرام کی جگہ بالضرور ٹھہرتا ہے تو انہیں عید ہوتی ہے لیکن صاحب مجسٹریٹ نے انسدادِ رخنہ کا کیا ہے اور کرتے جاتے ہیں۔

لاہور

14 تاریخ ماہ گذشتہ کو سچی مہاراجہ صاحب مع بعض اشخاص کے سوار ہو کر مقام پریٹ پر تشریف لے گئے اور قواعد پلٹن اور توپخانہ کی ملاحظہ کر کے بہ باعث غیر حاضری سپاہیوں کے افسروں پر تاکید کی اور وہاں سے مراجعت کر کے شیش محل میں دربار فرمایا مصاحبین باریاب مجرا ہوئے کپتان منٹن صاحب رجمنٹ ڈریگون آمد منڈی نے بعد نذر دینے ایک گھوڑے اور پانچ سو روپیہ سردارز نے ملازمت حاصل کی۔ بی بی نے صاحب موصوف کی عرض کیا کہ اقبال حضور سے ہم سپاہیوں کے ہاتھ سے سلامت رہے مہاراجہ بہادر نے ایک ہزار روپیہ ڈریگون مذکورین کو بابت [ص 4 کالم 2] پچالانے صاحب موصوف کے بہ طریق انعام عنایت کیا اخبار مقام ہزارہ کا مضمین سرکشی اور فتنہ انگیزی پایندہ خان در بند والہ کے اُس ضلع میں ملاحظہ ہوا حکم ہوا کہ عنقریب اُس طرف کچھ سپاہ بھیجا جاوے گی ازراہ مہربانی ایک ہزار روپیہ دیوان دینا تا تھ کو مرحمت کیا راجہ ہیر سنگھ کو ارشاد ہوا کہ بیج عوض خدمتگاری اور نمک حلالی کے تمہیں جاگیر عنایت ہوگی نواب سرفراز خان منگیرہ والہ نے رخصت چاہی مہاراجہ نے خلعت گیارہ پارچہ کا نواب موصوف کو اور خلعت پانچ پارچہ کا اس کے ہمراہیوں کو مرحمت کر کے رخصت فرمایا پروانہ بنام مہاراجہ سوچیت سنگھ کے صادر ہوا کہ کاردار اور مہمد یوں اپنے کے تیس مع کو انڈیا آمدنی علاقہ اپنے کے واسطے حساب کے بھیج دو راجہ ہیر سنگھ کو ارشاد ہوا کہ تم موجودات سواران کرم سنگھ والہ کی لے لو پروانہ بنام اہلکاران نے کانھ سنگھ کی کے صادر ہوا کہ تمہارے علاقہ میں چار آدمی مارے گئے ہیں چار ہزار روپیہ بابت

جریمانہ کے داخل کرو۔ پروانہ بنام اہلکارانِ راجہ آلووالہ کے صادر ہوا کہ تلاش اسباب ساہوکاروں کی کر دو۔

کنٹون

شایقانِ اخبار تازہ پر واضح ہو کہ شہر کنٹون متعلقہ چین جس میں ہر طرف کے تجار اور بیوپاری جمع ہو کر خرید و فروخت اسباب کی کرتے تھے اُس کو بھی سپاہِ ظفر پناہ انگریزی نے فتح کیا باوجود یہ کہ قوم چینی اور اہل تاتار لاکھوں آدمی تھے مگر سب ایک دفعہ ہی بھاگ گئے اس قلعہ نے اتنا بھی مقابلہ نہ کیا جتنا کہ چرگونگ کی گڈھی کے لوگوں نے استادگی کی ابھی حال مفصل اس لڑائی کا سنا نہیں گیا۔ انشاء اللہ بروقت دریافت ہونے کے حال مفصل لکھا جاوے گا۔

بہاولپور

ان دنوں رئیس بہادر مقام سخرانہ میں ایک قلعہ بہت مضبوط بنواتے ہیں اور اس کی تعمیر میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ حاجی خان بڑا بیٹا نواب موصوف کارخصت لے کر طرف دہد اور کے واسطے انتظام اُس ضلع کے گیا تھا مگر بہ حسبِ ضرورت بہ موجب طلب نواب صاحب کے پھر طرف بہاولپور کے مراجعت کی رجمنٹ اور سوار وغیرہ نواب کے جو کہ حدود احمد پور میں تھے وہ بھی بموجب طلب نواب صاحب کے بہاولپور میں پہنچے ہیں۔

حضورِ والا

اخبار قلعہ مبارک سے واضح ہوتا ہے کہ ایک لونڈی کی ناک حضورِ والا نے بہ سبب مرتکب ہونے نفل شنیعہ کے کاٹ ڈالی سو اس باب میں اظہارات محکمہ اجنٹی میں ہوئے ہیں معرکہ عظیم درپیش ہے بہت افسوس ہے کہ کوئی اہلکار لایق اس سرکار میں اب نہیں، نہیں تو یہ خرابیاں اور قہمیں جو ایسی عظیم خاندان کے لیے پیش آتی ہیں کبھی نہ پیش آویں اس دفعہ بہ سبب طوالت اس ماجرا کے اور نہ باقی رہنے جگہ کے پرچہ اخبار میں درج نہیں ہوا انشاء اللہ پرچہ آئندہ میں درج ہوگا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

9 مئی 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

جیمس بروٹر صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر روہتک کے نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے غرہ ماہ دسمبر تک کی رخصت حاصل کی اور صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر بہادر تا صدور حکم ثانی بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے محمد لطیف صدر امین گورکھ پور تا ایام غیر حاضری صدر امین اعلیٰ جو پور کے کام ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ مقام مذکور کا کریں گے جے ایچ ڈبلیو ڈ قانون نویں⁹ 1833 کے رُو سے ضلع فتحپور کے ڈپٹی کلکٹر ہوئے۔

رونیوڈی پارٹمنٹ

- 1- سرکار انگریزی کو کمال اشتیاق ہے کہ ہندوستان کی پیداواری کی اس وضع پر ترقی اور اصلاح کرنے کے غیر ملک کی تجارت گاہوں میں ملک ملک کی اجناس پر عندالمقابلہ سبقت لے جاوے۔
- 2- اب تک جو روئی کہ امریکا میں پیدا ہوئی اس ملک کی روئی کی نسبت افضل نکلتی ہے سو اس سبب سے ہندوستان کی روئی کم فروخت ہوتی ہے اس روئی کی تنگی کا باعث صرف یہی نہیں کہ اس کی کاشتکاری میں محنت اور مشقت زیادہ لگتی ہے بلکہ اس کی صفائی اور قابل فروخت کے تیار کرنے میں بھی ہندوستانی لوگوں کی نسبت اچھی اچھی تدبیریں کی جاتی ہیں۔
- 3- لہذا ہندوستان کی روئی کی کاشتکاری اور فروخت کرنے کی تیاری کی ترقی کے باب میں گورنمنٹ نے بہت بہت مصارف اور مشکلات سے امریکہ کے کشتکار کرنے والے چند صاحبوں کو تعین فرما کے کئی کئی مقاموں پر بھیجا ہے تاکہ روئی کے مزرعہ جدیدہ کا بطور تجربہ کے تردد کریں چنانچہ سپریم گورنمنٹ چار⁴ صاحبان مزارعان کو پکتان بیلسن صاحب کی تحت حکومت کر کے ممالک مغربی میں بھیج دیا بالفعل کاپی کے نواح میں جننا کے کناروں پر یعنی حمیر پور، فتح پور، کانپور اور اٹاواہ کے اضلاع میں صاحبان مذکورہ مزرعہ جدیدہ کے تردد کروانے میں مصروف رہتے ہیں۔

4- گورنمنٹ کا قصد ہے کہ ہندوستانی لوگ روئی کی کشتکاری اور تیاری کا طور جو کہ امریکا میں رائج ہے سیکھیں جس سے ہندوستان کا دستور اصلاح پا کر زمینداروں کی پیداواری کی قیمت اور اُس کی خریداری ترقی پذیر ہووے۔

5- پس ہر ایک زمیندار اور کاشتکار جو کہ کسی طرح روئی کی کشتکاری سے سروکار رکھتے ہیں۔ آگاہی دی جاتی ہے کہ اپنے مال کی ازدیاد کے واسطے وہ طریق جو سرکار کمپنی نے ایجاد کیا ہے اختیار کریں چنانچہ کپتان بیلنس صاحب کو اطلاع دی گئی کہ جو لوگ اس امر کی تعلیم کے واسطے آپ کے پاس آویں اُن کی خاطر داری کر کے اس نئے طور کے سکھانے میں اُن کی دیکھری کرتے رہیں اور جہاں جہاں کہ امریکہ اور ہندوستان کی کشتکاری کے رواج میں کچھ تفاوت واقع ہو تو اس کی وجوہات بتادیں اس لیے سب کشتکار کرنے والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کی مرضی ہو تو مزرعہ جدیدہ کی تعلیم کے واسطے بذات خود آویں یا [ص 1 کالم 2] اپنے کارندوں کو ارسال کریں اور کپتان موصوف کی ملازمت کے واسطے خود چلے آئے یا صاحب کلکٹر کی معرفت ملاقات حاصل کرنے کا اختیار ہے۔

6- جمیع صاحبان کلکٹر اور سب عہدہ داران سرکاری خصوصاً جو کہ روئی پارٹمنٹ سے علاقہ رکھتے ہیں اُن کو حکم ہے کہ زمینداروں اور اشرافوں کے درمیان گورنمنٹ کی اس مرضی اور صلاح کو مشتہر کریں اور جو اشخاص اس فائدہ کے حاصل کرنے کی خواہش رکھیں۔ اُن سے بہ لطف و مدارا پیش آویں۔

7- جو ملک سرکار کمپنی کی عملداری سے متعلق نہیں ہیں اُن کے حکام اور رعایا سے بھی اس عنایات و اشفاق میں شریک ہونے کے واسطے استدعا کی جاتی ہے بلکہ گورنمنٹ کی تمنا یہ ہے کہ ہماری رعایا کے موافق ان کی رعیت بھی اس امر خیر سے کامیاب ہووے۔

8- صاحبان کلکٹر کو حکم ہے کہ جو شخص خط خطوط ان امور کے بابت کپتان بیلنس صاحب کی خدمت میں ارسال کرنا چاہے اُن پر اپنی صحیح جس سے کہ وہ پے محصول پہنچیں کر دیا کریں اور اسی طرح ہر ایک عہدہ دار سرکاری کو اجازت ہے کہ روئی کی کشتکاری کے باب میں جو زمیندار اور اُس کے کارندوں میں جو مزرعہ مذکورہ پر مقیم ہیں خط کتابت کی آمد و رفت رہے تو وہ بھی اُن کو اپنے دستخط سے مزین کر دیا کریں چنانچہ گورنمنٹ نے اُن عہدہ داروں اور صاحبوں کو جن کا نام حاشیہ میں مندرج ہے غیر ملکوں کے تحفہ تحفہ ہونے سپرد کر دیے ہیں اور کشتکار کرنے والوں کو صاحبان مذکورہ بشرطہ اطمینان خاطر کے یہ لوگ فی الحقیقت کشتکاری مذکورہ کی آبادی کے آرزو مند اور اُس کے لیے سامان بھی موجود رکھتے ہیں عنایت کریں۔ کپتان بیلنس صاحب کالپی میں، آرمنٹ گری لہ آباد کے صاحب کلکٹر ڈی ایف مکلوڈ صاحب جبل پور کے، پرنسپل اسٹنٹ جے اوبی سٹیڈرس صاحب ہاتھرس کے، نزدیک کین صاحب سرکاری باغوں کا مہتمم سکندرہ

میں، ایچ ایچ ہیل صاحب عمر گڑھ میں ایم سی آئی صاحب ساگر میں، ممالک مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے جیمس ٹامس سکریٹری سرکیولر نمبر 703 اضلاع کے صاحبان کمشنر کے لیے۔ (1) لفٹنٹ گورنر بہادر نے یوں ملاحظہ کیا کہ ضلع کے صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹر فوجداری کے کام کو اکثر جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر پر چھوڑ کر آپ تحصیل کے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اس لیے اکثر متصور ہوتا ہے کہ تحصیل کا کام بہ نسبت فوجداری کے زیادہ گراں بہا اور لاابد ہے۔ (2) لہذا گورنمنٹ کو جو جوہات کہ صاحب موصوف کو عہدہ ہائے مذکور پر تقرر اور بحال رکھنے اور جو جواب دہی صاحبان موصوف کے ذمہ پر عائد ہے اُس کے بابت یاد دہی ضرور متصور ہوئی۔

[ص 2 کالم 1] ممالک مغربی کے بندوبست کی رُو سے جو سابق میں مقرر ہوا کلکٹر صاحب اور مزارعان کے درمیان ایک سلسلہ بندی واقع ہوتی ہے جس [کا] یقین ہے کہ صاحب کلکٹر کی کاردانی اور واقفیت اور اختیار فوجداری کے کام میں اکثر مفید پڑے گا پس ضلع کے اُن سب مقدمات کا انتظام جن میں صاحبان مجسٹریٹ لوگوں سے سروکار رکھتے ہیں۔ ایسے ایک دارکلان واقف کار کو کہ جس کے ذمہ رعایا کی حفاظت اور آسائش اور بہبودی کی بالکل جواب دہی ہو سپرد ہوتا ہے۔ ہر آئیکہ فوجداری کے علاقہ سے صاحب موصوف پر لوگوں کو رنج و تکلیف سے محفوظ رکھیں گا کا فرض ہے اور کلکٹری کے سررشتہ سے ضلع کے اُس زیرِ محاصل کو وصول کرنے کا جو قوانین کی رُو سے ہدایت کے واسطے بخوبی مصرح ہے مختار ہے پس صاحب ممدوح فوجداری کی رُو سے تو خلق کا محافظ اور کلکٹری کی راہ سے کشتکاری کے مفاد کا مامن خاص ٹھہرا ہے۔ (4) صاحب موصوف کے دونوں کام فی الحقیقت متحد ہیں یعنی ایک کام کی غفلت اور بے انتظامی دوسرے کو خواہ مخواہ زیاں پہنچاتی ہے چنانچہ جو تکلیف و تصدیع پولیس کی اتاری کے باعث لوگوں کو پہنچتا ہے سوزِ محاصل کے جمع کرنے میں بھی اکثر ہارج ہوتا ہے اور جو امور نا شایستہ و ناگوار تحصیل کے باب میں واقع ہوتے ہیں سو ظلم و تعدی کے موجب اور پولیس کی بدنامی کے باعث ہوتے ہیں۔ (5) لہذا اس امرِ عظیم کے انجام دینے کے واسطے صاحب کلکٹر کو ایک اسٹنٹ ذی لیاقت جس کو اُس کے سب کام کرنے کا اختیار ہے عنایت کیا گیا اور صاحب موصوف اپنے کسی کام کے تفویض کرنے کا مختار ہے۔ بلکہ جب رو بکار ہو تو عند الضرورت اُس کی سربراہی اور ملاحظہ کرنے کا بھی مجاز ہے۔ (6) جو جو کام صاحب اسٹنٹ کو سپرد ہوں گے اُن کی تصریح کرنا دشوار ہے مگر صاحب کلکٹر اور اس کے اسٹنٹ کی لیاقت لوگوں کے رویہ ضلع کے حالات یا سرکاری کاروبار کی وضع پر منحصر ہے اور جیسی جیسی تدبیریں صاحب کلکٹر اپنے اسٹنٹ سے کام لینے اور اجرائے احکام میں عمل میں لاوے گا فی الجملہ اسی پر اُس کی نیک نامی اور حسن انتظام موقوف ہے عموماً صاحب موصوف کو لازم ہے کہ حتی الامکان امور ات خفیہ آپ نہ کرے مگر بہ ہوشیاری سب کا منتظم رہے اور جو ضلع کا انتظام یا کچھری کا کام اترا زیادہ تر غور طلب ہو تو اُس میں بہ دل مصروف رہے۔ (7) ہر آئیکہ لفٹنٹ گورنر بہادر صاحبان

مجسٹریٹ اور کلکٹر کو خصوصاً اس امر سے مطلع کرتے ہیں کہ صاحبان کلکٹر کو جتنے کام کہ ان کے سپرد ہیں ان سب کے اجرا کرنے کی جواب دہی آپ کرنی پڑا کرے گی اور بدون کسی حکم خاص گورنمنٹ کے جو عند الضرورت صادر ہوا ہو اور کوئی عذر مسوع نہ ہوگا از بسکہ فوجداری کے کاروبار سے رعایا کو خواہ نیکی خواہ بدی کا بیشتر اثر پہنچتا ہے لہذا انہی کی زیادہ تر جواب دہی عاید ہوگی اور گورنمنٹ انہیں امور ات عظمیہ کے بابت زیادہ تر متنبہ کرتے ہیں۔ (8) پس آپ کو مناسب ہے کہ اپنی قسمت کے صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹری کی اطلاع اور ہدایت کے لیے خط ہذا کی نقلیں ارسال کریں اور جو مضامین کہ اس میں مندرج ہیں جب قابو پاویں ان سے عہدیداران مذکورہ کو یاد دہی کے باب میں [ص 2 کالم 2] غفلت نہ فرمائے۔ اپنی قسمت کے امور ات پولیس اور تحصیل کے مہتمم کے ہونے کے سبب گورنمنٹ کی طرف سے احکام و قواعد مذکور کو اجراء امضا کرنے کی آپ قابلیت رکھتے ہیں علاوہ اس سے آپ کو لازم ہے کہ ہر حالت میں اپنی رائے سلیم کو ایسی ایسی تدبیرات اور صلاحوں کے بتانے میں مصروف کیجیے کہ جس سے گورنمنٹ کی تجویزیں بخوبی سرانجام پاویں۔

مقام آگرہ 19 اپریل 1841 جیمس طامس سکریٹری۔

لاہور

16 تاریخ ماہ گذشتہ کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر نے تخت گاہ میں اجلاس فرمایا اہالی دربار باریاب مجرا ہوئے شیو چرن تازیانہ بردار کو حکم ہوا کہ کشمیر جا کر جرنیل مہان سنگھ ناظم کشمیر کے تئیں بعد قایم مقام کرنے اُس کے بیٹے کے اُس کو مع کاغذ خام آمدنی کے حضور میں حاضر کرے اور کچھ عذر معذرت اُس کی نہ سنے اور پُر سرام تازیانہ بردار کو حکم ہوا کہ ڈیرہ پلٹن آمد منڈی کا مقام شمالا باغ میں کروادے کہ وہاں موجودات لی جاوے گی سردار فتح سنگھ مان کو حکم ہوا کہ تم مع پانچ سو سواروں جاگیرداروں کے واسطے پہنچانے دس لاکھ روپیہ کے خزانہ فیروز پور سے پشاور تک جاؤ مشارالہ نے عرض کیا کہ اگر ہزار سوار عنایت ہوویں تو بہت بہتر واسطے محافظت کے ہوا رشاد ہوا کہ دو سو سوار اور بھی واسطے محافظت کے لے جاؤ گیارہ سو روپیہ اور ایک دو سالہ سردار موصوف کو عنایت کر کے رخصت کیا پروانہ بنام پریم سنگھ کے جاری ہوا کہ موضع سکھو وال قدیم سے جاگیر فتح سنگھ کی ہے واگداشت کریں جمعدار خوشحال سنگھ نے درخواست ایک ہزار بندوق کے واسطے سپاہیوں نو ملازم کے کی پروانہ بنام اہلکاران قلعہ گوبند گڑھ کے متضمن دینے ایک ہزار بندوق کے جمعدار موصوف کو صادر ہوا۔ پروانہ بنام جنرل اویطویلہ صاحب کے جاری ہوا کہ بروقت پہنچنے اہالیان حرم محترم اور حضرت شاہ زمان کے دو ہزار ایک سو روپیہ واسطے حرم محترم کے اور ڈیڑھ ہزار روپیہ واسطے شاہ زمان کے اور پانچ سو پچیس روپیہ براڈمنٹ صاحب کو بہ طریق دعوت بھیج دیں۔ مزدوروں متعینہ سڑک کے واسطے درخواست تنخواہ کے اثنائے راہ میں سرسواری ڈاویلا چائی سپاہی مانع آئے مزدور سنگ اندازی سے پیش آئے

سپاہیوں نے بندوق سے کئی مزدوروں کو مار ڈالا مگر چار پانچ سپاہی بھی زخمی ہوئے مہاراجہ نے فی الفور داروغہ سرک کو واسطے تقسیم تنخواہ سہ ماہ کے ارشاد کیا۔ عرض شیخ کریم بخش کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی نے مع سوار و پیادہ اپنے کے نکلورہ علاقہ سند انوالہ کی خالی کروا کے تھانہ اپنا قائم کیا اور قلعہ تلون پر بھی مورچہ بندی جاری ہے عنقریب فتح کیا جاوے گا۔ مہاراجہ اس حال کے سننے سے بہت خوش ہوئے اور جاگیر دو ہزار روپیہ کی شیخ غلام محی الدین کو اور جاگیر پانچ سو روپیہ کی شیخ کریم بخش کو عطا کی بموجب عرض سردار لہنا سنگھ مجیٹھ کے معتمدان راجہ جگت چند بلاس پور یہ کو خلعت گیارہ پارچہ کا اور سو روپیہ نقد بہ صلاح راجہ دھیان سنگھ کے واسطے راجہ مذکور کے عنایت کیا۔ دیوان اجودھیا پر شاد گیارہ پتگی سونے کی اور ایک سو پچیس روپیہ بابت سردار نہ کے نذر دے کر باریاب مجرا ہوئے۔ [ص 3 کالم 1] مہاراجہ بہادر دیر تک احوال منڈی کا پوچھتے رہے مشارالہ اپنی خدمت گذاری اور جانفشانی بیچ فتح منڈی اور قلعہ مکند گڑھ کرتا رہا حاضران دربار نے عرض کیا کہ البتہ یہ دیوان قدیم سے خیر خواہ سرکار ہے۔

جھجھر

اس طرف کے خطوط سے واضح ہے کہ والی اس جگہ کا بہت نیک نامی سے رعایا کو راضی رکھتا ہے اور بہت سخاوت پیشہ ہے لوگ اس ریاست کے بہت راضی ہیں اس اپنے رئیس سے ایک شخص نبی بخش نامی وہاں سے آیا ہے۔ اس سے سنا گیا کہ اس امیر نے ایک چھاؤنی جدید آباد کی ہے عمارت اس کی بہت خوبصورتی سے تعمیر کی ہے کوچہ اور بازار اس کچے پور کی سی وضع کے ہیں اب مختار اور مدار الہمام اس ریاست کا غوث محمد خان نامی ایک شخص بہت دیندار ہے عدالت کا اختیار اس مختار کو ہے کہتے ہیں کہ بہت منصف ہے اگر متخاصمین میں ایک طرف کیسا ہی قرابت قریبہ میں سے مثل بھائی یا بیٹے کے اس کے ہو تو بھی سررشتہ حق کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ ایک شخص اہلکار اس سرکار میں عبدالغنی نامی ہے یہ بھی بہت انصاف پسند ہے یہ مجتمع ہونا اس طرح کے اہلکاروں کا جو مشہور بدیانت اور انصاف ہوں بہت دلیل ہے نیک کرداری اور انصاف پسندی رئیس ریاست کی۔

چر گونگ

تحقیق دریافت ہوا کہ یہ قلعہ فتح ہو گیا اور ٹھا کر قلعہ کا بھاگڑ میں بہت سامال اسباب قلعہ میں چھوڑ کر بھاگ گیا اور سپاہ انگریزی نے اسے لوٹا اور جس وقت کہ یہ لوگ لوٹ رہے تھے ایک میگزین میں قلعہ کے آگ لگ گئی اس صدمہ سے لوٹنے والوں میں سے اتنی آدمی مر گئے اور پچتر زخمی ہوئے حال اس لڑائی کا مفصلاً اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ فوج مفصلہ ذیل اس مہم کے واسطے تجویز کی گئی تھی سپاہ بندیل کھنڈ سواران سندھیہ ایک کمپنی تو پخانہ کی اور ایک پہرہ تین کمپنیوں کا چار تو ہیں کانپور کی مع ایک رسالہ رجمنٹ 8 سواروں کے تین کمپنیاں رجمنٹ 52 پیادگان بندوستانی

کی الغرض سپاہ بندیل کھنڈ تو 11 تاریخ سامنے قلعہ کے پہنچی سردار قلعہ نے تو پیش سر کرنی شروع کیں فوج مذکورہ بھی جواب دینے لگی غرض اُس دن سے 17 تاریخ تک یعنی جس دن کہ تو ہیں اور پہرا کانپور سے پہنچا لڑائی ہوتی رہی لیکن معاملہ ایک سو نہ ہوا بعد ازاں چار دن تک بہت سخت لڑائی رہی مگر دونوں طرف کی سپاہ نے داد شجاعت دی اور ٹھا کر قلعہ کو تھامے رہا 21 تاریخ خبر ہوئی کہ رات کے وقت ٹھا کر مذکورہ رفقہ کے بھاگ گیا صرف زخمی اور ضعیف لوگ قلعہ میں رہ گئے کہتے ہیں کہ ٹھا کر مذکور کے ساتھ دو ہزار آدمی ہیں اور ٹھا کر مذکور اُن سے ارادہ لوٹنے بندیل کھنڈ کا رکھتا ہے دو سواران اور دو تین اور آدمیوں کو سپاہ انگریزی میں سے ٹھا کر مذکور نے گرفتار کیا تھا سو اُن کو قتل کیا چنانچہ ایک سوار نے اُن میں سے پیش از کرنے کے چار آدمیوں کو زخمی کیا آخر کار بہ باعث ملاحظہ اُس کی دلیری کے ٹھا کر مذکور نے [ص 3 کالم 2] اُسے اپنے حکیم کے سپرد کیا چنانچہ جب قلعہ فتح ہو گیا تو اُس سوار کو فوج انگریزی اپنے ہسپتال میں لے آئی سنا جاتا ہے کہ اب گڑھی کیر واپر بھی سپاہ بھیجی جاوے گی وہاں کا ٹھا کر بھی سرکش ہے اور ٹھا کر چر گونگ بھی اسی طرف گیا ہے۔

انتظام پولیس

اب شہر میں واردات سے بہت امن ہے سب اس کا یہ معلوم ہوا کہ چوں اکثر مقدمات وقوعی تھا نجات شہر و بیرونی میں کو تو ال نے گرفتاریاں مال اور مجرم کی کریں اور وہ مجرم گرفتار ہوئے جو سرگروہ تھے چوروں کے تو باقی لوگ بھی اس قسم کے اخوان الشیاطین جو گرگے اور پیرو اُن کے تھے اکثر مفرور ہو گئے اور اکثر ممنوعات سے دست کش ہوئے۔ سنا جاتا ہے تب سے اب تک واردات دُزدی و نقب سنگین و خفیف شہر میں نہیں ہوئیں اور جو اتفاقاً بطور خانگی کسی ملازم یا خادم سے ہوئی تو اُس کی گرفتاری نجس ہو گئی ایک فقیر کی دس اشرفی 21 روپیہ علاقہ تکمبود میں اُس کے چیلہ نے چرائے۔ ایک خادمہ نے محمد بخش نامی ایک شخص کا مال 30 روپیہ کا چرایا ایک طوائف کے نو کرنے کچھ مال 20 روپیہ کا چرایا ایک چابک سوار نامعلوم لاسم المسکن نے مقام چھاؤنی سے ایک گھوڑا چرایا سو نجس گرفتاری مال و مجرم کی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ یہ کو تو ال جواب ہے بہت چالاک اور ہوشیار ہے صاحب مجسٹریٹ نے ایک نقشہ گرفتاری مجرموں کا ابتدا سے آج تک بنوایا تھا کو تو ال نے نقشہ جو بنایا ہے اُس سے 1825 سے آج تک ہر ایک مجرم کی تعداد گرفتاری بہت خوبی سے بلا دشواری معلوم ہوتی ہے بہت دشواری سے وہ نقشہ بنا ہے اکثر بد معاش اور اچکوں کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر گرفتاری پر اپنا نام بدل ڈالتے ہیں اور اپنے باپ کا نام بھی بدل کر لکھاتے ہیں تاکہ کثرت گرفتاری نہ واضح ہو کہ بموجب قوانین سزائے سخت نہ ہووے اس نقشہ میں یہ اور خوبی ہوئی ہے کہ یہ بات بھی اُس میں ظاہر ہوتی ہے کہ فلانا شخص فلانی فلانی علت میں گرفتار ہوا اور کبھی کبھی نام لکھایا کبھی کبھی نام بتایا یہ بات صرف معلومات اور تجسس و کوشش کو تو ال سے ہوئی اس نقشہ کے سبب بھی وہ لوگ بہت خائف ہوئے ہیں کہ اب

کی گرفتاری پر سزائے سخت پاویں گے۔ ہم سنتے ہیں کہ اس شخص کا گھرانہ ہی ایسی ہوشیاری سے مشہور ہے ایک بھائی بڑا اس کو تو ال کا پر مٹ میں حسب خواہش صاحب کشم کے پٹرول۔ وہ سنا اس سے بھی زیادہ ذی ہوش ہے ایک بھائی چھوٹا غلام قادر خاں سہا [ر] پور میں کو تو ال تھا وہاں کے جوائنٹ مجسٹریٹ کالپی میں کلکٹر ہوئے تو بہ سبب ایسی ذی ہوشی کے مجسٹریٹ سہارنپور نے مانگ کے بلایا اور تحصیلدار کیا اور رسائی کا یہ حال کہ اس کی کارکردگی سے مجسٹریٹ سہارنپور رخصت نہیں کرتے تھے یہ بات بھی خدا کی طرف سے ہے۔ ہر ایک کو حاصل نہیں کہ سارا گھرانہ لائق بھی ہو اور سب عہدہ ہائے جلیل پر ہوں اور حکام کام پسند کریں۔

قلعہ مبارک

قلعہ مبارک کے اخبار بہت طول و طویل دیکھے گئے ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ بعد اختتام ہم نے پائے حال مظلومانِ ستم دیدہ لوگوں کا اس قدر ہے کہ تمام پرچہ اخبار کو گھیرے ایک شمر مختصر یہ ہے کہ اب غریب ملازموں فاقہ گذرتے ہیں اور تنخواہ نہیں تقسیم ہوتی باقی احوال بشرطہ جگہ کے آئندہ درج ہوگا۔

قندھار

[ص 4 کالم 1]

آس پاس قندھار کے پھر وہی ڈاویلا سرکشوں کی سنی جاتی ہے سو عنقریب کچھ سپاہ طرف قلات غلجی کے روانہ کی جائے گی اور یہ سپاہ وہیں قیام کرے گی ظاہر ہوتا ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب پر بہ باعث اٹھ آنے کے ہرات سے گورنمنٹ کی بہت خفگی ہے بلکہ سنا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے صاحب موصوف کو پھر بدستور ان کی پلٹن میں بھرتی کر دیا جنرل انفنٹن اور بریگیڈیر شلٹن صاحب کا برگٹ ابھی جلال آباد میں ہی مقیم اور منتظر لکھنے مسٹر کلارک صاحب کے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ انگریزی طرف پشاور کے کوچ کرے گی۔

کابل

دریافت ہوتا ہے کہ ایک چشمی کرنیل شوڈرٹ صاحب کی بخارا سے کابل میں آئی ہے صاحب موصوف اس میں الطاف شاہ بخارا کے نسبت اپنی بہت ظاہر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ شاہ ممدوح واسطے صلح اور دوستی اختیار کرنے کے گورنمنٹ سے بہت مشتاق ہیں واضح ہوتا ہے کہ بعد اٹھانے بہت سی تکلیفوں اور مصیبتوں کے صاحب موصوف نے یہ بات حاصل کی ہے کہ اب والی بخارا ان پر عنایت کرتا ہے شاید کہ والی بخارا حال ترقی ملک و دولت اور قوت اقبال گورنمنٹ انگریزی کا سن کر خوف کرتا ہوگا کہ عنقریب میری ساعت زوال کی بھی پہنچے کو ہے الغرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر والی بخارا استدعا صلح کی کرے تو تقریب رہائی کرنیل موصوف کی کی جاوے گی۔

بوشہر

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ریگ صاحب کو واسطے جانے غوریان کے حکم ہوا ہے واسطے روکنے سپاہ ایران کے جو کہ طرف ہرات کے آتی ہے اس لیے کہ شاہ ایران نے احکام جاری کیے ہیں واسطے واپس بلا لینے اپنی سپاہ کے کیونکہ صاحب ایجنٹ نے اقرار چھوڑ دینے اور خالی کروادینے مقام گرک کا کیا ہے اور ریڈنی کے رکھنے کا بوشہر میں ارادہ ہے اور غوریان تحت حکم شاہ کامران کے رہے۔ سنا جاتا ہے کہ سرج کلنیل صاحب ایران کو نہیں جانا چاہتے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سراج پانچ صاحب عہدہ سفارت پر مقرر ہوں گے کہتے ہیں کہ ناظم بوشہر حتی المقدور بیچ ستانے انگریزوں کے تصور نہیں کرتا خبر ہے کہ شاہ ممدوح اب تخت گاہ اپنی طہران سے اصفہان میں مقرر کیا جاتے ہیں۔

چین

ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ کنون کے جس کا ذکر کہ اخبار ہفتہ گذشتہ میں کیا گیا اکثر قلعہ اور پناہ کے مقام اور بھی سپاہ انگریزی نے ملک چین میں سے فتح کیے اور بالکل منہدم کر دیے مگر شہر کنون کو دستبرد سپاہ سے محفوظ رکھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب کے دفعہ یہ آتش فساد ہرگز فرو نہ ہوگی کیونکہ فغفور چین بہت غصہ ناک اور خونخوار ہو رہا ہے سوائے اس کے اُس کی عملداری میں قحط غلہ بھی ہو رہا ہے اور اکثر بھوکی رعیت سرکشی پر مستعد ہے مگر فغفور چین باوجود برہمی انتظام اپنے ملک کے ارادہ [ص 4 کالم 2] لڑنے کا دم واپس تک رکھتا ہے اُس نے ایسی ایسی توپیں ڈھلوائی ہیں کہ ایک گولہ اُن کا کئی جہازوں کو غارت کرے اور غوطہ خور کامل فن واسطے سوراخ کرنے جہازوں کے چھوڑ دیے گئے ہیں مگر کہتے ہیں کہ یہ تمام کوشش اُن کی رائیگاں جاوے گی کپتان الیٹ صاحب نے واسطے کھولنے لنگر گاہ کنون کے اشتہار جاری کیے ہیں کہتے ہیں کہ سپاہ انگریزی کو ہم چین میں کچھ خوف و خطر سوائے نقص آب و ہوا کے نہیں ہے انہوں نے دو چار لڑائیوں میں بخوبی امتحان اُن کی شجاعت کا کر لیا ہے اہالیان ریاست چین نے تیس تیس ہزار روپیہ انعام واسطے سروں کپتان الیٹ صاحب اور سرج بریر صاحب کے اشتہار میں مندرج کیا ہے اور یہ بھی حکم ہے کہ کوئی اُن کو زندہ گرفتار کر لاوے گا اُسے پچاس ہزار روپیہ بطریق انعام مرحمت ہوگا اور ہر ایک انگریز کے سر کے واسطے تین سو روپیہ اور اگر وہ زندہ گرفتار آویں تو پانچ سو روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

دریافت ہوتا ہے کہ آگرہ میں قریب کچھری پر مٹ کے آگ لگی اور تیس گھر جل گئے الہ آباد میں دو افسر انگریزی

ایک انسان نورٹن صاحب اور دوسرے لفٹنگ انگلش صاحب رجنٹ پیادگان ہندوستانی کے گنگا میں نہا رہے تھے سو دونوں ڈوب گئے۔ کہتے ہیں کہ لفٹنگ مذکور صرف بہ باعث کوشش نکالنے انسان مذکور کے ڈوبے۔ اخبار مدراس سے واضح ہے کہ اُس نواح میں غارتگروں نے بہت زور و شور کر رکھا ہے چنانچہ ایک گروہ سواروں کے نے مقام بلیری مین سے تیس کوس کے فاصلہ پر آن کر اکثر دیہات کو لوٹ لیا۔ سو ایک سکواڈرن پانچویں رجنٹ کا واسطے ان کی گرفتاری کے بھیجا گیا ہے کہتے ہیں کہ یہ غارتگر ریاست مرہٹہ میں سے اتر کے دیہات لب سوم بدرا کو لوٹتے ہیں۔ واضح ہوتا ہے کہ کموڈور سرج بریمر جو اسٹ پلینی پوٹن شی اری یعنی نائب مختار کل مہم چین کے ہوئے اور مختار کل ایٹ صاحب ہیں۔ دمشق وغیرہ بلاد عربستان میں وبائے ہیضہ شدت جاری ہے۔ دریافت ہوتا ہے کہ 15 تاریخ ماہ حال کو حضرت شاہ شجاع الملک اور سرو لیم مکناٹن صاحب بہادر جلال آباد سے طرف کابل کے روانہ ہوئے اور کچھ سپاہ نے ہمرکاب کوچ کیا۔ دیوان ساون مل ناظم ملتان مقام غازی پور میں مقیم ہے اور ارادہ کوٹ مٹھن کے واسطے بندوبست بلوچوں کے پیشہا د خاطر رکھتا ہے۔

فیروز پور

اہالیان سرکار کمپنی نے ازراہ دوستی سرکاری خالصہ کے چاہا تھا کہ دس لاکھ روپیہ بہ حفاظت اپنی سپاہ کے پشاور تک پہنچادیں سو بموجب دوستی سرکارین عالیین کے مہاراجہ نے سردار فتح سنگھ مان کے تیس مع چند سرداروں اور آٹھ سواروں کے مقرر کیا 27 تاریخ کو جوزف دیوی کنگھم صاحب بہادر نے اسباب اور خزانہ وغیرہ واسطے پشاور کے سردار موصوف کو سپرد کیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

16 مئی 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 11 کالم 1]

روبرٹ بنلی تھورن ہل صاحب بطور قائم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کانپور کے ہوئے اور جارج ڈیوی ریکس صاحب کی باندہ سے بدلی ہوئی اور فرخ آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر ہوئے جی ڈی ٹریبل صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مرزاپور کے ہوئے۔

ڈپٹی کلکٹر فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ 1 مارچ 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 1 مارچ 1841 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1841 کا سرکار کمپنی کے ہندوستانی عہدہ داران اور سپاہیوں نے باب میں جو قوانین کہ لشکر کورٹ آف ریکوئسٹ کے بابت راجح ہیں ان کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے لشکر کورٹ آف ایکوئسٹ کی بابت جمع قوانین اور دفعات مروجہ منسوخ ہوئیں مگر مدراس اور ممبئی کے پریسی ڈنسی کے دستور العمل جاریہ کے رو سے چھاؤنی اور جس مقام پر کہ پریسی ڈنسی مذکورہ لشکر وارد ہے وہاں کے بازار اور لشکر کے مقدمات خفیہ کے انفصال کرنے کے لیے جو عہدہ دار کہ مقرر اور مجاز ہیں اس میں قانون ہذا کا کوئی تخیل نہ ہوگا یا مدراس کی پریسی ڈنسی کے قوانین جاریہ کی رو سے کسی اہل فوج کے نام پر نالاش ہووے تو اس مقدمہ کے فیصلہ کو پانچایت کے رو سے تجویز کرنے میں کسی طرح سے ممانعت نہ کرے گا۔

2- حکم ہے کہ سرکار کمپنی بہادر کی عمل داری میں افواج سرکار مذکور کی آریگنز آف وار یعنی قوانین جنگی سے جو ہندوستانی عہدہ دار خواہ سپاہی خواہ کوئی اور شخص متعلق ہیں اگر ان کے نام پر نقد یا جنس کے بابت نالاش ہے تو بشرطیکہ شے متنازعہ کی مالیت دو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور قضیہ کے برپا اور مقدمہ کے مرجوع ہونے کے وقت مدعا علیہ اشخاص مذکورہ بالا میں سے ہووے تو مقدمہ کا انفصال سوائے لشکری عدالت کے اور کہیں نہ ہوگا۔

3- حکم ہے کہ ہر مقام یا چھاؤنی کے صاحب مہتمم کو لشکری عدالت کے مقرر کرنے کا اختیار ہے اور افواج سرکاری کے کمانڈر ان چیف بہادر کے یا اُس پر لسی ڈنسی کے افواج کے صاحب مہتمم کے احکام سے جس میں مقام یا چھاؤنی مرقومہ واقع ہے عدالت مذکورہ مقرر ہوگی اور جو احکام مذکورہ صادر نہ ہوں تو عدالت موصوفہ کا تقرر اسی کے تمام عہدہ داروں کی مرضی کے موافق ہوگا۔ مگر اس میں تین صاحبان انگریز سنددار سے کم یا تین ہندوستانی عہدہ داران سنددار سے کہ جن کے ساتھ ایک صاحب انگریز رویداد کی ترتیب اور سربراہی کرنے کے لیے رہے گا اجلاس نہ کریں گے۔

4- حکم ہے کہ تنخواہ بٹنے سے پیشتر کسی فرصت کے دن عدالت موصوفہ کا ہر مہینے میں اجلاس ہوگا۔

5- حکم ہے کہ سرکار کمپنی کی ہندوستانی افواج کے [ص 1 کالم 2] کورٹ مارشل کا مقدمات کی تجویز اور گواہوں کے طلب کرنے میں جو رواج و اختیار ہے سو ہی حتی الامکان عدالت مذکورہ کا بھی ہوگا بشرطیکہ عدالت مذکورہ کو ہر مقدمہ میں متخامین کے اظہار لینے اور اپنی مرضی سے ان کو طلب کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے اور غیر حاضری لوگوں کی زبان بندی کرنے میں سرکار کمپنی بہادر کی دیوانی عدالتوں کو جو اختیار ہے وہی اس عدالت کو بھی ہوگا۔

6- حکم ہے کہ جو گواہ حاضر نہ ہوں خواہ گواہی دینے کا انکار کریں خواہ جھوٹا حلف اٹھادیں اگر وہ قوانین جنگی سے متعلق ہوں تو اُن کی تحقیقات اور سزا کورٹ مارشل کی معرفت ہوگی اور جو احکام کہ قوانین جنگی کے متعلق مجرموں کے واسطے لشکری مقدمات کی تحقیقات اور سزا کے بابت ہیں انہیں سے متعلق ہوگی اگر گواہان مذکورہ قوانین جنگی سے تعلق نہ رکھتے ہوں تو اُن کی تحقیقات اور سزا سرکار کمپنی کی نزدیک ترین عدالت فوجداری سے اسی طور پر ہوگی جیسے کہ صاحبان عدالت موصوفہ کے حضور جو جرائم مذکورہ کا ملزم ہو اس کو ہوتی ہے۔

7- حکم ہے کہ جو شخص خواہ لشکری خواہ کوئی اور کسی طرح کے الفاظ یا اشارہ باعلامات دہشت انگیز یا کسی اور طرح سے لشکری کورٹ آف ایکونسٹ کی رویدار میں خلل انداز ہووے تو وہ شخص صاحبان عدالت مذکور کے اجلاس میں ان کی سراسری تجویز کی روس سے قابل جس کے ہوگا اور اگر مجرم مذکور قوانین جنگی سے متعلق ہو تو علاوہ اس کے کورٹ مارشل سے سرکار کمپنی کی نزدیک ترین عدالت فوجداری سے اسی طرح سزا پادے گا جیسے کہ گویا اسی عدالت کے حضور جرائم مذکور کا مرتکب ہوا۔ بشرطیکہ اس عدالت کی تجویز جس میں کہ مجرم مذکور سپر ہوا یہ ہو کہ وہ سزائے کافی پا چکانی الفور رہائی دینے کا اختیار ہوگا۔

8- حکم ہے کہ ہر ایک مقدمہ کی رو بکاری جو لشکری کورٹ آف ایکونسٹ کے حضور دائر ہو تحریر ہو کر داخل دفتر رہے گی اور جن گواہوں کی کہ زبان بندی کی گئی اور جن کی زبان بندی قوانین کی روس سے قابل جواز نہ ہونے یا اس سے سروکار نہ رکھنے یا کسی اور وجوہات سے نہ کی گئی ان سب کی کیفیت رو بکاری میں مندرج ہوگی اور اہالی

عدالت مذکور بالا کا العبد ہوگا اور مقدمہ کی تجویز کے بعد عدالت موصوفہ ہر ایک منظم انگریزی عہدہ دار رو بکاری مذکورہ یا اُس کی نقل مقام یا چھاؤنی کے صاحب مہتمم کو حتی الامکان فوراً ارسال کرے گا۔

9- حکم ہے کہ جو دعوے دو سو روپیہ سے زیادہ کا ہو یا کئی دعوے علیحدہ علیحدہ یا ضمانتیں جن کی تعداد زر مذکور سے زائد ہو تو صرف دو سو روپیہ وصول ہو سکیں گے اور لشکری عدالت میں مقدمہ مرجوع ہونے سے پیشتر اگر شے متنازعہ کا دعوا ہوا جس نے کورٹ آف ایکوٹسٹ سے فیصلہ پایا تو دعویٰ مرقومہ کی اور کسی عدالت میں سماعت نہ ہوگی اور عدالت لشکری کو مدعا علیہ کے جواب دعویٰ کے تجویز کرنے کا اختیار ہے اور جو سود کہ متخامین نے آپس میں ٹھہرایا ہو بشرطیکہ ملک کے رواج سے زیادہ نہ ہو لشکری عدالت کو [ص 3 کالم 1] وصول کروانے کا اختیار ہے اور اجناس کی خرید و فروخت کے سوائے جو عہد و پیمان کہ زر قرضہ کے بابت (کذا) روپیہ سے زیادہ ہو تو اس کی تصریح مدعا علیہ کی زبان میں ایک کاغذ پر تحریر ہوگی اور اُس پر آپ یا ججز مدعی کے کسی اور کی معرفت العبد کو وادے گا بشرطیکہ زر قرضہ کا دعویٰ چھ برس سے زیادہ کا ہو تو کسی کورٹ آف ایکوٹسٹ کو اس کی سماعت کا اختیار نہ ہوگا۔

10- حکم ہے کہ متخامین میں سے اگر کوئی شخص اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہو دے یا لشکری عدالت کے حکم بموجب گواہوں کو حاضر نہ کرے تو صاحبان عدالت اتنا اطمینان حاصل کر کے کہ فریق مذکور ان کے حکم مصدرہ سے فی الواقع مطیع ہو گیا ہے اُس کی غیر حاضری میں ہی مقدمہ کا انفصال کریں اور اگر اس صورت میں مدعی کا مقدمہ ڈسمس ہو جائے تو پھر مقدمہ مذکور از سر نو دائر نہ ہو سکے گا۔

11- حکم ہے کہ جس صاحب مہتمم کو مقدمہ کی رو بکاری مذکورہ مرسل ہوئی اُس کو اختیار ہوگا کہ رو بکاری مذکور کو اسی یا کسی اور لشکری کورٹ آف ایکوٹسٹ میں نظر ثانی کے واسطے ارسال کرے اور ہر ایک مقدمہ مذکورہ میں بشرطیکہ قانون کے رو سے کچھ نقص واقع نہ ہو صاحبان عدالت موصوفہ کا حکم ثانی قطعی ہوگا اور اگر ہو تو افواج سرکاری کے حاکم اول کی خدمت میں مرسل ہوگا اور حاکم مدوح کو مقدمہ مذکور کی رویداد کے مسترد کرنے کا اختیار ہے کہ جس سے مقدمہ کے از سر نو دائر کرنے میں کچھ ہرج و مرج واقعی نہ ہو بشرطیکہ صاحبان عدالت کوئی ایسا ثبوت جو تجویز سابقہ کے وقت نہ تھا تجویز جدیدہ کے وقت پائیں۔

12- حکم ہے کہ ہر ایک مدعی اپنا دعویٰ لکھ کر چھاؤنی کے اسٹیف افسر کو گزارنے اور دعاوی مذکورہ فہرست میں مندرج ہوں گے۔ صاحب موصوفہ کی معرفت پلٹن کے ایڈ جوائنٹ یا سرشتوں کے صاحب مہتمم پاس عدالت کے اجلاس سے دو دن پیشتر مرسل ہو اور جو مدعا علیہ پلٹن یا سرشتوں مذکورہ سے متعلق ہو اس کی طلبی کی جوابدہی صاحبان ایڈ جوائنٹ یا صاحبان مہتمم مذکورہ کے ذمہ جو جس سے متعلق ہے ہوگی۔

13- حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ایکوٹسٹ کی ہر ایک ڈگری اجرا ہونے سے پیشتر چھاؤنی کے حکم نامہ میں مشہر ہوگی۔

14- حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ایکویٹس کی ڈگری صاحبان عدالت کے حکم کے بموجب خواہ عموماً خواہ خصوصاً اجرا ہوگی مگر چھاؤنی کے صاحب مہتمم کو باوجود صاحبان عدالت موصوفہ کے حکم کے اپنی مرضی سے ڈگری کے عموماً خواہ خصوصاً جاری کرنے کا اختیار ہے۔

15- حکم ہے کہ عموماً اجرائے ڈگری کے ہونے پر اگر قرض مذکور فوراً ادا نہ کیا جاوے تو چھاؤنی کے صاحب مہتمم کو صحیح سے قرض دار کو جتنا اسباب مقام یا چھاؤنی کی حدود میں ملے گا وہ سب قرق و نیلام ہو کر ادا کیا جائے گا اور باوجود اس کے اگر قرض مذکور ادا نہ ہو سکے تو قرض دار مرقوم بشرطیکہ سپاہی نہ ہووے مقام یا چھاؤنی کے نزدیک ترین یا کسی اور جیل خانہ میں جو اس کی حدود میں واقع ہو بمیعا دو مہینے کے اگر زر قرضہ اس عرصہ میں ادا نہ کر دے وے گرفتار ہو کر مقید رہے گا اور اس کے پیچھے بھی اگر اس کا اسباب مقام یا چھاؤنی کی حدود کے اندر ملے گا تو ادائے زر قرضہ کے واسطے قرق اور نیلام کا سزاوار ہوگا اور جو سپاہی ہووے اور اس کی اشیا کا نیلام ادائے زر قرضہ کو وفا نہ کر سکے تو زیر بقایا ادا کرنے کے لیے دفعات مفصلہ [ص 2 کالم 2] ذیل کی رو سے حکم ہوگا کہ اسلحہ اور ضروریات سوائے اس کی تنخواہ ہر مہینے میں وضع ہوتی رہے۔

16- حکم ہوا کہ اگر اجرائے ڈگری خصوصاً ہووے تو زر قرضہ اور کسی طرح سے نہیں مگر قرض دار کی تنخواہ اور روزینہ میں سے ادا کیا جاوے گا اور ڈگری و حکم مذکورہ کی سرٹی فیکٹ جس پر مہتمم صحیح ہووے قرض دار کے ماہیانہ میں سے روپیہ وضع کرنے کے لیے دفعات مفصلہ ذیل کی رو سے کافی ہوگی بشرطیکہ اہل سند عہدہ دار کی نصف تنخواہ اور بے سند عہدیدار یا سپاہی کی چہارم تنخواہ سے زیادہ کسی مہینے ضبط نہ ہوگی۔

17- حکم ہے کہ جو مقام سرکار کمپنی کی عملداری سے باہر ہوں ان میں نقد و جنس کی بابت کتنے ہی کی مالیت ہووے لشکر کی عدالت موصوفہ میں اشخاص مرقومہ بالا کے نام نالاش ہو سکے گی بشرطیکہ عدالت مذکورہ کے اہل مجلس انگریزی عہدہ دار ہوویں اور اگر زر موصولہ دوسو روپیہ سے زیادہ ہو تو اس کا اپیل نزدیک ترین پریسی ڈنسی کی صدر عدالت کے حضور ان ہی احکام کی رو سے ہوگا جو دیوانی کے تحت حکومت عدالتوں کے مقدمات کی اپیل کے بابت ہیں۔ حکم ہوا کہ قانون ہذا کا مسودہ جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے مشتہر ہووے، حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ کو ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہ جون آئندہ کے پہلے دن کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری سرکلر آرڈر ممالک مذکورہ کے ضلع اور شہر کے ججوں کے لیے قانون پچیسویں 1837 کی دفعہ آٹھویں کی رو سے صاحبان عدالت صاحبان بیج کو اختیار دیتے ہیں کہ جو مقدمات متفرقات بالفعل صاحبان مذکور کی عدالتوں میں دائر ہیں یا صورت حال دوسری کی سرشت نمبر 5، 6، 7، 8، 10، 11 اور 12 کی رو سے آئندہ درپیش ہوں ان کو فیصلہ کے لیے اس کے دستور العمل کی رو سے جو صاحبان موصوفہ کے واسطے مقدمات مذکورہ کے بابت جاری ہے صدر

امین اعلیٰ کے سپرد کریں اور علاوہ اس سے اور مقدمات متفرقہ کو بھی جن کا عہدہ دارانِ مذکورہ کو تفویض کرنا
قوانین کی رو سے جائز ہو مقام الہ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر 10 ماہ اپریل 1841۔

جھانسی

دریافت ہوتا ہے کہ فوج کینٹنٹ ہندھیا کی اور کچھ سپاہ افواج ہندیل کھنڈ میں سے اور ایک رسالہ دوسری رجمنٹ
سواروں کا مع اتواپ کانپور کے 29 تاریخ اپریل کو علی الصباح واسطے تسخیر مقام کیروا کے روانہ ہوئے سنا جاتا
ہے کہ سپاہ ہندیل کھنڈ میں ایک رجمنٹ پیادوں کی اور بھی شامل کی جاوے گی۔

کشمیر

ایک خط سے واضح ہے کہ سکھوں افواج متعینہ کشمیر کے تیں بھی ہوا، نخوت اور سرکشی کی سر بے مغز میں مثل سکھوں
سپاہ لاہور کے بھرگئی ہے وہ اصلاً یہ نہیں سمجھتے کہ نتیجہ اس تمام فتنہ انگیزی اور آپس کے فساد کا انجام کار بہتر نہ ہوگا اور
وبال اُن کے افعال نگوہیدہ کا آخر کار انہیں کی گردن پر پڑے گا۔ اکثر جگہ کا حال اسی طرح کا [ص 3 کالم 1] سنا گیا
ہے کہ جس قوم نے اپنے سردار مالک ملک و حشم سے بدی اور نمک حرامی کی اور متابعت حکم سے انحراف کیا آخر کو
بہت خوار اور پریشان ہوئے القصد حال یہ ہے کہ 17 تاریخ ماہ گذشتہ کو پلاٹن قوم سکھ متعینہ کشمیر دربار جرنیل مہان
سنگھ ناظم کشمیر میں گئیں اور درخواست اضافہ تنخواہ اور انعامات کی کہ ناظم مذکور نے اُن کی خواہشوں بیجا اور بے سرو پا
ہرگز منظور نہ کیا سپاہ نے بہت غصہ سے جرنیل مذکور کو تلوار و تفلک سے قتل کیا بعد ازاں اُس کا تمام مال اسباب لوٹ
لیا اور اغلب ہے کہ وہ لوگ فقط اس پر ہی اکتفا نہیں کریں گے اور تمام مال اسباب رعایائے کشمیر کا لوٹ لیں گے۔

اور اخبار لدھیانہ سے بھی وقوع واردات مذکورہ بالا کا ثابت ہوتا ہے صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ جرنیل مہان
سنگھ ناظم کشمیر بیساکھ بدی ایک دہائی کو کھی بعد تبدیل پوشاک کے مسند عدالت پر بیٹھا چودھری وغیرہ باریاب مجرا ہوئے
اس اثنا میں دونوں پلٹنیں سکھوں کی جمع ہو کر کچہری جرنیل موصوف میں گئیں اور درخواست تنخواہ اور انعام کی
بہو جب دستور سپاہ مامورہ لاہور کے کی۔ ناظم موصوف نے جواب دیا کہ جس طرح سپاہ متعینہ کشمیر کا دستور ہے اسی
طرح ملے گا اور بلوہ پردازی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا سپاہ نے یہ بات سن کر فی الفور اُسے قتل کیا مگر سنت سنگھ بیٹا جرنیل
متوفی کا بھاگ گیا اور قلعہ ہری پربت میں پہنچ کے روپوش ہو گیا الغرض مہاراجہ شیر سنگھ نے یہ حال سن کر بہت افسوس
کیا اور تجویز بھیجی ایک اور حاکم کی پیش نہاد خاطر مہاراجہ ہے۔

جلال آباد

صاحب آگرہ اخبار ایک چٹھی جلال آباد مورخہ 9 تاریخ اپریل سے لکھتے ہیں کہ مقام میں مذکور میں یہ افواہ ہے کہ

کچھ عجب نہیں اگر سپاہ انگریزی کو اسی موسم گرمی کے میں طرف پنجاب کی کوچ کرنا پڑے اور فوج ظفر موج کو بہت تکلیف اور دقت بہ باعث شدت گرمی کے ہوگی پیشتر جو حکم آگے جانے کا تھا وہ بالفعل ملتوی رہا ہے اور صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ چند روز میں ہم طرف پشاور کی متحرک ہوں کسریٹ میں بھی واسطے سرانجام مویشی وغیرہ ضروریات کے حکم آگیا ہے رجنٹ 5 پیادگان ہندوستانی کو بھی حکم قیام کا ہے اور کاروان انگریزی کے ساتھ کابل کو نہیں بھیجی جاوے گی۔

کابل

اس طرف کے خط سے بھی واضح ہوا کہ بجائے اس کے کہ ایران کے بادشاہ اور شاہ کامران والی ہرات میں سازش اور آمیزش کے ہو ارادہ پہنچنے سپاہ کا طرف قندھار اور کابل کے کیا گیا تھا۔ سپاہ ایران نے قلعہ اور ضلع کو غوریان کے جو کہ چند مدت سے ان کے قبضہ میں تھا خالی کر دیا اور بموجب حکم اپنے بادشاہ کے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔

سندھ

دریافت ہوا کہ امور ات سندھ کی ابھی کچھ بہبودی اور ترقی نہیں ہوئی ہے سنا جاتا ہے کہ نصیر خان نے بخوبی کرنیل شیشی صاحب کو فریب دیا اور آخر کار مثل یار محمد [ص 3 کالم 2] وزیر والی ہرات کے خان مذکور نے بھی کرنیل موصوف کو حکم چلے جانے قلات کا دیا اور کہا کہ تمہارے عہد و پیمانہ پر غور نہیں ہو سکتا کہتے ہیں کہ اس بات سے مسٹر روس بل صاحب بہادر نے بہت خفا اور رنجیدہ ہو کر کرنیل موصوف کو واسطے چلے آنے مقام کوئٹہ کے لکھتا ہے خوف بلوہ پردازی کا مقامات کچی اور بلوچستان اور سندھ میں دامن گیر حال ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس گرمی کی موسم کو وہ قومیں فائدہ عظیم اپنا سمجھ کے سپاہ انگریزی کو بہت دق کریں گی۔ چنانچہ انہیں باعثوں سے برکینڈر انگلینڈ صاحب کے برگٹ کو حکم پھر جانے کا مقامات دادرا اور بھاگ میں دیا گیا اور کچھ کچھ سپاہ قلات اور مستونگ وغیرہ میں بھی بھیجی جاوے گی۔ اس طرف گھاس وغیرہ چارہ دو آب کا اور اشیائے ضروری بہت کم دستیاب ہوتی ہے اور سپاہ کو بہت تکلیف گزرتی ہے۔ دریافت ہوتا ہے کہ دوسری رجنٹ لائٹ سواران بمبئی کی ایام برشکال میں منو سے کوچ کرے گی اور ازراہ نچ جیسلمیر میں سے ہو کر سندھ کو جاوے گی کہتے ہیں کہ موسم مذکور میں اس رستہ سے سپاہ کو پانی کا بہت آرام رہے گا۔

قلعہ کیروا

آگرہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ 4 تاریخ ماہ حال کو سپاہ انگریزی نے بسرکردگی کپتان منٹو صاحب کے قلعہ کیروا

کو فتح کیا دریا یافت ہوتا ہے کہ ٹھا کر قلعہ کو یہ جاگیر پیشوا نے عوض اُس کی خدمت گزاری کے دی تھی اور جب کہ پیشوا نے شکست کھائی تو ٹھا کر مذکورہ گورنمنٹ انگریزی کا مطیع رہا القصد غلطی جو کہ جنگِ مقامِ چرگوںگ میں ہوئی تھی اس کا عوض ہو گیا یعنی محصورانِ قلعہ اسیر و دستگیر ہوئے باوجود یہ کہ یہ قلعہ زیادہ ایک کوس کے دورہ میں پہاڑ پر واقع ہے کہ پہنچنا سپاہ کا وہاں بہت دشوار ہے۔ پھر بھی دشمنوں نے نکل جانا اپنا وہاں سے ناممکن جان کر بغیر کسی نوع کے عہد و پیمان کے اپنے تئیں سپردِ پکتان روس صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے کر دیا کہتے ہیں کہ پکتان موصوف بہ نسبت پکتان فریزر صاحب کے وہاں کے باشندوں کا بہت عزیز ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

جنرل کورٹ صاحب متوسلِ والی لاہور جو کہ رخصت لے کر فیروز پور میں آیا تھا اب واضح ہوتا ہے کہ مشارالہ حسبِ اجازت اپنی سرکار کے واسطے استقامت کی طرف لدھیانہ کے روانہ ہوا ہے اخبارِ موسومہ بمبئی گریس سے ظاہر ہے کہ ونگ اور ہیڈ کوارٹر ملکہ کی روائل وارڈک شائرر جنٹ اور ہڈ کوارٹر 17 رجمنٹ پیادوں پونا کا عنقریب طرف بمبئی کے روانہ ہوگا۔ سنا جاتا ہے کہ مسٹر رسل صاحب بجائے لارڈ انفنٹن صاحب کے گورنر مدراس ہوں گے سر جیمس کارینک صاحب ایک کشتی دُخانی موسومہ آکلینڈ پر سوار ہو کر طرف مقام سویز کے روانہ ہوئے کلکتہ گریس سے ظاہر ہے کہ ایک اور رجمنٹ بریلی میں بھرتی کی جاوے گی اور وہ رجمنٹ ساتویں اریگولر کیولری کی شمار کی جاوے گی۔ چند مدت ہوئی کہ پکتان صاحب کے اصطلب واقع مقامِ پتھر میں سے کچھ گھوڑے چوری گئے تھے۔ [ص 4 کالم 1] سوبہ باعث کوشش اور جستجو اربابِ پولیس آگرہ علی سراغ اُن کا ایک گاؤں میں ضلع گووالیار کے ملا ہے چنانچہ اُن کے پھیر لینے کے واسطے تدبیریں کی جاتی ہیں مگر دستیاب ہونا ان کا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ آگرہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اضلاعِ قرب و جوار آگرہ میں سے ایک ضلع کے صاحبِ مجسٹریٹ نے ایک چوہے کی طرف بندوق یا طمنچہ فیر کیا تھا سو قضائی الہی سے ایک برقداز بے گناہ نشانہ ہوا اور فوراً امر گیا دریا یافت ہوا کہ شہر اور چھاؤنی میرٹھ میں کئی آدمی ہیضہ کر کے مر گئے افسرانِ کمینڈنگ کو حکم ہے کہ کسی اپنے سپاہی کو بغیر چٹھی صاحب کمان افسر کمپنیوں کے شہر میں نہ جانے پاون اور بغیر پرتلہ وغیرہ کے صدر بازار میں جانے کی نہ اجازت دیں کمپنی متعینہ اب تک شہر میں ہی مقیم ہے کہتے ہیں کہ کو تو ال تحصیلدار کیا جاوے گا اخبار سے ظاہر ہے کہ سردار اجیت سنگھ متوسلِ رانی چند کنور کرنال سے گذر کے ارادہ روانگی کلکتہ کا رکھتا ہے ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ سردار مذکور کا مطلب حصول ملاقات ساتھ نواب گورنر جنرل بہادر کے ہے کہتے ہیں کہ یہ شخص رانی موصوفہ کی طرف سے مختار کل ہو کر پیغام دینے دو لاکھ روپیہ اور صوبہ جات کشمیر اور پشاور کارانی کی طرف سے لایا ہے اور درخواست ہے کہ رانی موصوفہ کو مسدِ ریاست لاہور پر جانشین کریں۔ چٹھیاٹ 23 تاریخ مارچ سنہ حال سے جو مقام ہرات سے آئی ہیں ظاہر ہے کہ

میجر ٹاڈ صاحب نے پیشتر چھوڑنے ہرات کے طہران میں ایک وکیل بھیجا تھا اور یہ درخواست کی تھی کہ سپاہ ایران قرب وجوار ہرات اور غوریان سے چلے جاویں اور انہوں نے یہ پیغام اُس کا قبول کیا تھا لیکن جب کہ وکیل مشہد میں پہنچا تو اُس نے دریافت کیا کہ صاحب مذکور قندھار میں بھاگ گئے آخر کار خطوط ہرات میں بھیجے گئے چنانچہ شاہ کامران نے اُن پر عمل کر کے صلح کی تیاری کی۔

ملتان

واضح ہے کہ دیوان ساون مل ناظم ملتان جو کہ واسطے بندوبست اور قرتی علاقہ جاگیر سردارانِ سندان والہ واقع نہلی کے گیا تھا سو بروقت پہنچے اُس کے تمام رعایا حاضر ہوئی اور تھانہ دار سرداروں کے اٹھ گئے مگر دیوان مذکور ہمزید احتیاط ایک کاردار اپنا وہاں چھوڑ کے آپ واسطے بندوبست بلوچوں نواحِ مٹھن اور ڈیرہ غازی خان وغیرہ مقامات کے طرف سپت پور کی روانہ ہوا۔

ہیضہ و بانی

صاحب اخبار گیا لکھتے ہیں کہ رپورٹ روزنامچہ تھانجات مقام مذکور سے ایسا دریافت ہوتا ہے کہ ہر ایک گاؤں میں ضلع مذکور کے بیس بیس پچیس پچیس آدمی ہر روز ہلاک ہوتے ہیں خصوصاً گیا میں تو یہ حال ہے کہ چار روز کے عرصہ میں قریب دو سو اٹھاسی آدمی کے مر گئے کوئی علاج معالجہ سود مند نہیں ہوتا۔

سنگاپور

دریافت ہوتا ہے کہ ایک شخص قوم ہنود ساکن ضلع مذکور کے نے شبیہ نواب گورنر جنرل بہادر کی تیار کی ہے کہ دیکھنے اُس کے سے تمام صاحبانِ انگریز [ص ۱۰۲] متعجب ہوئے ہیں اور نام بردہ کو بہت تحسین و آفرین کرتے ہیں کہتے ہیں کہ شبیہ مذکور میں شکل و شبابہت گورنر محترم الیہ سے سرمو تفاوت نہیں ہے اور مذیکل کالج میں تعبیه کی گئی ہے اس شبیہ کی تیاری میں کسی اور انگریز یا ہندوستانی کا ہاتھ نہیں لگا ہے صرف اُس کی کاریگری ہے الغرض وہاں کے صاحبانِ عالیشان نے اُس کی صنعت دیکھ کر اُسے نوکر رکھا ہے اور شبیہ اکثر صاحبوں کی تیار کروائی ہے۔

کلکتہ

اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں ہر چند واسطے انسداد چوری اور نقب زنی کے طرح طرح کی تدبیریں عمل میں آئیں اور ارباب پولیس نے بندوبست کئے اور بہت کوشش کی مگر انتظام چوری کا بخوبی نہیں ہو۔ کا بعد شام کے صرافان زردار کوراہ کاٹنی دشوار ہوتی ہے۔

گوالیار

سپاہِ کنٹن جنٹ گوالیار نے 8 تاریخ ماہِ حال کو بندیل سے طرفِ سپری کے مراجعت کی اس سے خیال کیا جاتا ہے کہ بالفعل بندیل کھنڈ میں امن و امان ہے۔

بمبئی

آنرہیل ج ڈبلیو ایندرسن صاحب بہادر نے رونقِ افروز بمبئی ہو کر 28 تاریخ ماہِ گذشتہ سے بیچ انصرام امور ات گورنری کے توجہ کی۔

ڈھا کہ

دریافت ہوتا ہے کہ جب سپاہی رجنٹ 34 متعینہ شہر ڈھا کہ کو حکم جانے مقامِ دانا پور کا ہوا تو بکمالِ اضطراب 8 تاریخ ماہِ گذشتہ کو رجنٹ مذکور روانہ ہوئی قضاء الہی سے اسی وقت سے وبائے ہیضہ رجنٹ میں شروع ہوئی اور فوراً ایک سار جنت مر گیا بعد ازاں کئی آدمی اور بھی اس عارضہ میں مبتلا ہوئے الغرض اٹھارہ گھنٹہ میں پچیس سپاہی مرے کچھ تدبیر اور دو ڈاکٹروں کی موثر نہ ہوئی 10 تاریخ اس مرض کا غلبہ ہوا اور بہت سپاہی مبتلا ہوئے اور بہت مر گئے آدمیوں رجنٹ کے نے زندگی سے مایوس ہو کر تجہیز و تکفین مردوں کا ایک قلم ترک کیا اور نعشوں کو بہادینا شروع کیا اور آمد و رفت کشتیوں کی بند کردی ہر وقت اور ہر آن ان کی آنکھوں میں اجل دکھائی دیتی تھی القصد اسی روز ایک طوفان شدید کہ طوفانِ نوح سے یاد دلاتا تھا نازل ہوا تمام کشتیاں سپاہیوں وغیرہ کی پریشان ہو گئیں اور بعضی ڈوب گئیں مگر سپاہیوں نے بہت کشش اور کوشش سے اپنی کشتیوں کو بچایا صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ وبائے مذکور سے قریب ڈھائی سو آدمی مردوزن کے متعلقان رجنٹ مذکور میں سے طعمہ ہوئے۔

دہلی

سنا گیا کہ 9 تاریخ گذر در یہ میں آگ لگی کئی گھر جل گئے۔ چند روز سے شام کے وقت متواتر آندھی اٹھتی ہے اور بعد ازاں ترخ ہوتا ہے اور جیسا کہ چاہیے گرمی نہیں پڑتی۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

23 مئی سنہ 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

(کذا) یحییٰ منصف مقام جیسل پور منصف شاہ جہاں پور کے ہوئے بجائے مسٹر ایچ برگس معزول کے بابوشاہ، جن نبور جی جس نے منصفی کی سند حاصل کی ہے وہ منصف جیسل پور کے ہوئے جیمس لین صاحب مراد آباد کے کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے واسطے جانے پہاڑ کے سات مہینے کی رخصت ملی اور مسٹر ہیڈ صاحب بجائے صاحب موصوف کی کام کریں گے مگر تا صدور حکم ثانی جیمس میرلی صاحب کام مجسٹری سے مراد آباد کا کریں گے۔ مسٹر ایچ پی اے بی ریڈل صاحب اسسٹنٹ کمشنر اضلاع آگرہ کے ہوئے مسٹر جے سی ولسن مجسٹریٹ اور کلکٹر فرنگ آباد کے ہوئے مسٹران ایچ ای پروویٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر بلند شہر کے ہوئے۔

اشتہار گورنمنٹ

1- واضح ہو کہ فورٹ ولیم سینٹ جارج اور بمبئی کے سب ٹریژرر یعنی پیشدستان صاحب خزانہ سرکار اور ہندوستانی درباروں کے صاحبان ریڈنٹ اور پریسڈنسی مذکورہ بالا کے جمیع صاحبان تحصیل کو اور جو جو ممالک مغربی نے گورنمنٹ میں خزانوں کے صاحب، مہتمم ہیں ان کو بھی جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو جس قدر نقد سرکار پینی بہادر کو بطور قرض کے دیا جاتا ہے اگر پانسو روپیہ سے کم نہ ہو تو بہ حساب فیصدی پانچ روپیہ سالانہ سود کے حسب شرائط مفصلہ ذیل لے لینے کا اختیار ہے۔

2- ہندو یہائی صحیح زربقیا تنخواہ کی خواہ ان کے ادا کرنے کے واسطے اشتہار دیا گیا ہے یا نہیں بعض زربقیا تے بن بن لگائے لے جائیں گے اور جو جو ہندویان کے سرکاری خزانوں پر ہوں گی وہ بھی ادائے زربقیا تے لے لے جائیں گی۔ مگر ان میں سے پانچ روپیہ سیکڑا سالانہ مٹی کے موافق لیا جائے گا ٹریژری نوٹ یعنی دستاویز صاحب خزانہ اور جو جو زربقیا سرکار سے جن پر صحیح ہووے بے وضع ہنداون زربقیا منظور ہوں گے۔

3- ہکشیان افواج سرکاری کو بھی ہر ایک پریسڈنسی میں اختیار ہے کہ اپنے اپنے جمع زروا جب الادا ہوا اس قدر فی

بابت منتقل کریں اور کہ فورٹ ولیم فورٹ سینٹ جارج کی پریسی ڈنسی میں اور ممالک مغربی میں بحسب دستور مبلغ مذکور کے بابت صاحب اکاؤنٹس جنرل کے اور بمبئی کی پریسی ڈنسی میں افواج کے پے ماسٹر جنرل کے نام پر ہنڈوی کر دیں گے۔ چنانچہ عہدہ داران مرقومہ (کذا) عندالارسال ہنڈوی مذکور کو بمنزلہ زیر قرضہ قبول کر لیں گے۔

4۔ فرخ آباد لکھنؤ مدراس اور بمبئی کے رائج الوقت روپیہ کمپنی کے سکہ کے برابر لیے جائیں گے اور روپیہ مذکورہ کی قبض الوصول میں سکہ کمپنی تحریر ہوگا اور ان کا سود بھی تعداد مرقومہ بالا کے بموجب اسی سکہ سے ادا کیا جائے گا۔ [ص 1 کالم 2] جس جس سرکاری عہدہ دار کو قرضہ مذکورہ لینے کا اختیار ہے وہ جس قدر وصول پاوے گا اُس کے بابت ایک ایک اقرار نامہ اپنی طرف سے مفصلہ ذیل کے مضمون کے مطابق لکھ دے گا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ عمر وزید نے — روپیہ سکہ کمپنی کا سرکار کمپنی بہادر کے خزانہ میں آج داخل کیا جس کے بابت وہ اقرار نامہ پانے کا مستحق ہو جس کا سود 30 جون یا 31 دسمبر آئندہ سے یعنی جس سال لین کہ زیر مذکور داخل ہوا محسوب ہوگا اور کہ اقرار نامہ مرقومہ انہیں شرائط پر جو کہ کلکتہ کے گزٹ مورخہ تاریخ — میں مشہور ہوئیں تحریر ہوگا اور کہ عرصہ مابین کے سود پانے کا یعنی اقرار نامہ ہذا کی تاریخ سے 30 جون یا 31 دسمبر تک اُس ہی سال کے جس میں کہ زیر مذکور داخل ہوا مستحق ہوگا۔

6۔ فورٹ ولیم کے ڈپٹی اکاؤنٹس جنرل کے پاس جب اقرار نامہ مذکور پیش ہوں گے تو وہ فوراً پروویسری نوٹ یعنی ٹیپ جس پر ممالک انڈیا کے صاحب سکرٹری کے دستخط ہوں گے مفصلہ ذیل کے نقشہ بموجب مرتب کروا کے قرض خواہان مذکورہ کو دلوادے گا۔ فورٹ ولیم 90 جون 1841 پروویسری نوٹ فیصدی۔

پانچ مبلغ۔ سکہ کمپنی کے بابت نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے فلانے سے سرکار کمپنی کے لیے بطور قرض کے — روپیہ وصول پایا اور جب اُس کے ادا کرنے کے لئے نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں تین مہینے پیشتر کلکتہ کے گزٹ کے رو سے اطلاع دیں گے تب شخص مذکور یا اُس کے وصیوں کو خود اُس کی یا اُن کی درخواست کے بموجب فورٹ ولیم کے خزانہ عامہ سے ادا کیا جائے گا اور جو کچھ سود زیر مذکور کا ہوگا سوشما ہی پر فیصدی پانچ سالیانہ کے حساب سے فورٹ ولیم کے خزانہ عامہ سے عمر و مذکور کو یا اُس کے وصیوں کو خود اُس کی یا اُس کی وصیوں کی درخواست کے بموجب اشتہار مذکور کی تین مہینے کی مدت گزرنے کے بعد تک مع اصل دیا جائے گا مگر اس کے بعد اور کچھ سود نہ ملے گا کیونکہ اشتہار مذکور سے یہ متصور ہو کہ وقت معین ٹیپ کے روپیہ ادا کرنے کا گویا اقرار ہے۔ ممالک انڈیا کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں صحیح کیا گیا گورنمنٹ کے سکرٹری کا اکاؤنٹس جنرل کی پچھری نمبر۔ سنہ 1841 کا۔

7۔ ہر ایک عہدہ دار کو جسے قرضہ لینے کا اختیار ہے لازم ہوگا کہ اقرار نامہ کو اس کے قابض کی درخواست کے بموجب بلا مصارف صاحب اکاؤنٹس جنرل ممالک بنگال کی خدمت میں ارسال کر کے ایک قطعہ پروویسری

نوٹ یعنی ٹیپ جس میں 30 جون یا 31 دسمبر آئندہ سے زر قرضہ داخل ہونے کی تاریخ کے بعد سود مندرج ہو اس کے عوض منگوا دیوے باقی جو سود کہ عرصہ مابین کے بابت یعنی داخلہ کی (کذا) سے [ص 2 کالم 1] 30 جون یا 31 دسمبر آئندہ تک جس طرح سے کہ ہوگا اقرار نامہ عنایت ہونے کے وقت ادا کیا جائے گا۔

8۔ جو جواہل ٹیپ سود کاروپہ فورٹ سینٹ جارج کے خزانہ عامہ سے لیا چاہے تو بشرطیکہ اپنی ٹیپ فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹ جنرل کے حضور سے حاصل کرے اور ٹیپ مذکور پر اس امر میں مع دستخط صاحب اکاؤنٹ جنرل یا اس کے ڈپٹی کی تحریر ہووے کہ سو مذکور ٹریژری مسطور میں ادا کیا جائے گا تو واجب الادا ہوگا اور اگر پھر وہی شخص سو مذکور کو بنگال میں لیا چاہے تو اپنی ٹیپ کو فورٹ سینٹ جارج کے صاحب اکاؤنٹ جنرل یا اس کے ڈپٹی کی صحیح کروا کر بطور مذکورہ بالا کے لے آوے اور جب حکم مذکور اہل ٹیپ کی درخواست کے بموجب اس پر تحریر ہوگا تو سو مذکور صرف اس خزانہ سے ادا کیا جائے گا بشرطیکہ اہل ٹیپ فورٹ سینٹ جارج کے صاحب اکاؤنٹ جنرل سے زر سود کو ممالک بنگال میں انتقال کی درخواست کرے تب صاحب موصوف اپنے یا اپنے ڈپٹی کے دستخطوں سے مزین کروا کے حکم سابقہ کو منسوخ کر دے گا اور جو کوئی اشخاص مذکورہ میں سے بمبئی کے خزانہ عامہ میں سے لیا چاہے تو بھی بحسب وضع مذکورہ بالا کے عمل آوے گا۔

9۔ اگر اقرار نامہ رکھنے والے کی خواہش یہ ہے کہ ٹیپ کا سود بالفعل مدراں یا بمبئی میں وصول کرے تو فوراً اپنے اقرار نامہ پر فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹ جنرل کے پاس مرسل ہونے سے پیشتر اپنا مطلب تحریر کرے اور صاحب موصوف سو مذکور کو بموجب شرائط مرقومہ بالا کے قابل الادا کرے گا۔

10۔ اس قرضہ کی ٹیپ کی تجدید کرنے خواہ سهام تین تقسیم کرنے کے بابت فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹ جنرل کی اجازت بدون کسی اور کو اختیار نہ ہوگا مگر فورٹ سینٹ جارج اور بمبئی کے صاحبان اکاؤنٹ جنرل کی اہل ٹیپ کی درخواست اور رسوم مقررہ کے ادا کرنے پر ممالک بنگال کے صاحب اکاؤنٹ جنرل کے پاس تجدید خواہ تقسیم کے لیے بدون کوئی اور خرچ ابلاغ کریں گے۔ علاوہ اس کے جو دستور العمل کہ امور ات تجدید خواہ تقسیم کے باب میں مروج ہے سو ہی اب بھی بحال رہے گا۔

11۔ اس قرض کی ٹیپ بہ نسبت قرضہ فیصدی پانچ 1825 اور نسبت 16 جنوری 1830 کے تاریخ و امداد کرنے کے لیے مشہور ہوگی اور قرض ہذا کی سب ٹیپیں تاریخ تحریر سے منقلب جو کہ جنرل رجسٹر میں مندرج ہیں ادا کرنے کے لیے اشتہار کی جاویں گی یعنی جو ٹیپ جو سب سے پیچھے رجسٹر میں مندرج ہوئی وہ سب سے پہلے ادا کی جاوے گی مگر سب ٹیپیں جو ایک ہی وقت میں اشتہار کی جاویں گی سو وہ اشتہار کی مدت منقضى ہونے کے بعد عندالطلب فوراً بدون لحاظ تقدیم و تاخیر کے معرض ادا میں آویں گی مگر گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بدون انتظار انقضائے مدت اشتہار ہذا کے اور ٹیپ بھی ادا کرنے کے لیے مشتہر کریں گے اور کہ ان ٹیپوں کو جو پیچھے مشتہر

ہوں اُن کے اشتہار کی میعاد گزرنے کے بعد ادا کریں گے باوجود یہ کہ اُن اہل ٹیپوں نے جو اس سے پہلے اشتہار میں مندرج ہوئے (کذا) اپنے وکیل کی معرفت اپنا زرق و صرفہ وصول کرنے کی (کذا)۔

(کذا) کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں مشتہر ہوا [ص 2 کالم 2] فورٹ ولیم فی نیشنل ڈیپارٹمنٹ 31 مارچ 1841 اشتہار مذکورہ بالا کے بابت اب یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جو قرض فیصدی چار روپیہ 16 ستمبر 1835 میں آغاز ہوا تھا۔ سو 15 تاریخ ماہ مئی آئندہ سے مسدود ہوا ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں اشتہار کیا گیا جی۔ اے بشی ممالک ہند کا سکریٹری ممالک مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے اطلاع عام کے واسطے پھر اشتہار کیا جاتا ہے جیہیں طامن سکریٹری ممالک مغربی کی نظامت عدالت کا سرکلر آرڈر۔

ممالک مغربی کے صاحبان مجسٹریٹ اور انڈی پنڈنٹ جوائنٹ مجسٹریٹ کے لیے از بسکہ صاحبان کورٹ آف ڈائریکٹرس کی یہ خواہش ہے کہ انگریزی مجنونوں کے بابت جو طریق عمل قوانین کے رو سے جائز ہے صاحبان مجسٹریٹ کی ہدایت کے واسطے تشریح کر کے ارسال کریں لہذا عدالت مذکورہ گورنمنٹ کی رضاء سے قوانین مندرجہ ذیل مشتہر کرتے ہیں۔

1۔ جب کبھی کسی صاحب مجسٹریٹ کو خبر پہنچے کہ ایک انگریزی مجنون اُس کے علاقہ میں آزاد پھرتا ہے تو اُسے اختیار ہے کہ محافظت معقول کے ساتھ اس طرح پر کہ اثنائے راہ میں کسی نوع کی تکلیف اُسے نہ پہنچے مقام صدر میں بھجوا کر صاحب سول سرجن کو معائنہ کروائی اور جبکہ از روئے تحقیقات اور دلائل کے صاحب مجسٹریٹ کو خاطر جمعی ہو کہ فی الحقیقت آزاد پھرنے دینا اُس کا موجب قباحت کا ہو تو چاہیے کہ جو جگہ اُس کی بندی کے لیے مناسب سمجھے وہاں ساتھ محافظت معقول اور بذریعہ ایک مہری اور دستخطی اپنے کے اُسے روانہ کر دے مگر تجویز شائستہ کی رو سے متصور ہو کہ بیشتر شخص مجنون کو پریسی ڈنسی کی دارالشفاء میں بھیجیں اور اگر مجنون مذکور کا کچھ مال اور اسباب ہو اُسے اپنے قبضہ میں کر کے اُس کے قرائقی یا دوست جو ہندوستان میں ہوں انہیں اُس کے حال سے مطلع کرے مگر جب کوئی اُس کا رشتہ دار یا دوست استدعا کرے کہ شخص مجنون کو مع اس کے مال اور اسباب کے میرے حوالے کر دو تو یہ حکم مانع اس امر کے نہ متصور ہو۔

2۔ صاحب مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ شخص مجنون کا اسباب قرق کر کے نیلام کر ڈالے تاکہ وہ زرادائے اخراجات ضروری یعنی اُس کی خور و نوش، پوشاک معالجات اور محافظت وغیرہ میں صرف کیا جائے اور جتنا روپیہ کہ صاحب موصوف کی معرفت خرچ ہو اُس کا حساب سررشتہ میں لکھ رکھیں اور جس قدر کہ اخراجات مذکور کے واسطے اور کہیں مطلوب ہو اُس روپیہ میں سے ارسال کریں۔

3۔ جس صورت میں کہ شخص مجنون کے پاس سال اور اسباب کافی نہیں یا وہ بالکل محتاج ہو اور کوئی والی وارث اُس

کہ وہ آپ بابت اُس کے دارالشفاء میں پہنچانے اور زائرہ کے صرف اٹھادیس اور کنٹن جنٹل میں دفعہ سرکار کے لگا کر بدستخط صاحب کمشنر پیش کریں۔

4۔ صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ جب احکام مذکورہ کے بموجب عمل کرے [ص 3 کالم 1] تو اس کی رپورٹ صاحب سکریٹری گورنمنٹ جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ پاس ابلاغ کریں اور جب کوئی خاص امر واقع ہو تو صاحب موصوف سے ہدایت طلب کرے۔

مقام الہ آباد 30 ماہ اپریل 1841 موزلی اسمتھ رجسٹر

پنجاب

جلال آباد کی چٹھیوں مورخہ 5 تاریخ ماہ حال سے واضح ہے کہ اب بے تامل و تاخیر سپاہ ظفر پناہ انگریزی واسطے سزا دی سرکشوں پنجاب کے بھیجی جاوے گی کیونکہ انہوں نے برخلاف آئین صلح و درستی کے پل کشتیوں کا جو دریائے انک پر بندھا ہوا تھا توڑ ڈالا اور کسی کو اس راہ سے گذرنے نہیں دیتے بلکہ یہ بھی افواہ ہے کہ انہوں نے اہالیان حرم محترم سلطانی کو بھی روکا ہے مگر ابھی یہ حال قرین اعتماد نہیں ہو سکتا کہتے ہیں کہ یہ وہی سپاہ سرکش پنجاب کی ہے جس نے چند مدت ہوئی کہ جنرل اویطویلہ سے سرکشی کی تھی واضح ہو کہ برکٹ جلال آباد نے سوائے رجمنٹ 44 ملکہ معظمہ اور رجمنٹ 54 پیادگان ہندوستانی کپتان نکلس اور دو توپوں اور ایک رسالہ پانچویں رجمنٹ سواروں کے طرف کابل کی کوچ کیا تھا اور کچھ توپوں اور پانچویں رجمنٹ سواروں ان کے تئیں حکم تھا کہ مقام گندمک میں رہے مگر 4 تاریخ ماہ حال کو سرکاری چٹھیاں واسطے ان کی بھیجی گئیں کہ جلد تر مراجعت کریں اور خبر تھی کہ سپاہ انگریزی 17 تاریخ پشاور کو کوچ کرے گی لیکن یہ نہیں تحقیق ہوا کہ سپاہ مذکور سیدھی طرف انک کے بھیجی جاوے گی یا انتظار آنے اور سپاہ کا کابل سے کرے گی۔ 4 تاریخ لدھیانہ سے چٹھان واسطے سرولیم مکناٹن صاحب بہادر اور جنرل الفنسٹن صاحب کے جلال آباد کی راہ سے روانہ ہوئی ہیں اور ایک چٹھی کرنیل شلٹن صاحب کے پاس جلال آباد میں پہنچی۔ افواہ ہے کہ اسی موسم میں سپاہ انگریزی کو لڑنا پڑے گا اور شدت گرمی کے سبب بہت تکلیف رہے گی چند مدت سے ملازم افسران انگریزی کے بہ طمع اضافہ تنخواہ ایک صاحب کی نوکری چھوڑ کے دوسرے کے پاس چلے جاتے تھے اور اس سبب صاحبان انگریز کو بہت تکلیف رہتی تھی نظر برین نواب جلال آباد میں یہ اشتہار جاری کیا گیا کہ کوئی صاحب لوگ کسی شخص کو بدون سرٹی فیکٹ اُس کے پہلے آقا کے نوکر نہ رکھے اور اس اشتہار پر سب کے دستخط ہوئے تھے القصد کپتان ڈوڈ جن صاحب نے اپنے خلاصی کو بعلت چوری وغیرہ کے نکال دیا تھا۔ چند روز بعد کپتان نکلس صاحب نے ایک چٹھی متضمن پوچھنے چال چلن خلاصی مذکور کے بھیجی کپتان ڈوڈ جن صاحب نے حال اُس کی بدچلنی کا لکھا۔ سو کپتان نکلس صاحب نے بھی اُسے نکال دیا خلاصی بہت غصہ ناک ہو گیا اور ایک تلوار علم کر کے

طرف خیمہ صاحب مذکور کے گیا اور صاحب کو ایک ایسی تلوار ماری کہ بندزانوں کے پاس سے صاحب مذکور کی سب ٹانگ کٹ گئی صرف پٹھے بچ گئے۔ خلاصی دوسری ضرب بھی پہنچاتا اگر پکتان بلاس صاحب جو کہ اسی خیمہ میں رہتے تھے اُسے نہ گرا دیتے بعد ازاں پکتان مجروح کا معالجہ ہونے لگا اب صاحب مذکور کو بہت آرام ہے اور زخم بھرتا جاتا ہے۔

کابل

حضرت شاہ جم جاہ شاہ شجاع الملک 30 تاریخ ماہ گذشتہ کو رونق افروز کابل ہوئے۔ [ص 3 کالم 2] سرو ولیم مکناٹن صاحب بہادر اور لفٹننٹ صاحب بہادر وغیرہ مردمان خاص و عام ہمراہی کے شلکِ سلامی حسب معمول عمل میں آئی اور تمام آدابِ سلطنت ادا کیے گئے۔

نصیر خان

اب پھر ایک اخبار سے ظاہر ہو کہ آخر کو نصیر خان سے معاملہ ہو گیا کرنیل ٹیسی صاحب اسبجٹ کلان جو کہ پہلی دفعہ بیچ درستی معاملہ کے فتیاب نہ ہوئے تھے اُن کو حکم تھا کہ 28 تاریخ ماہ گذشتہ کو قلات میں جاویں اور خبر تھی کہ وہاں خان مذکور اُن سے ملاقات حاصل کرے گا جب کہ صاحب موصوف قلات میں تھے تو اُنہوں نے اکثر سرداروں کو بلوچ کو اُن کی جاگیرات پر بھیج دیا تھا اور اُن سرداروں کی غیر حاضری میں رحمہ اد خان نامے نواب مقام کوئٹہ کے نے واسطے بہکانے نصیر خان کے بہت کوشش کی مگر ایک اور سردار نواب مذکور کے ارادہ میں خلل انداز ہوا اور خان مذکور کو پھر قلات میں پھیر لایا۔

کوئٹہ

جنرل بروکس صاحب بہادر نے کرنیل اسٹیپ پوٹ صاحب کو واسطے جانے مقام توخنی کے 29 تاریخ ماہ گذشتہ کو مع ایک سپاہ شائستہ کے حکم دیا ہے اور ایک رسالہ سواران اور دو کمپنیوں رجمنٹ 41 ملکہ کو حکم ہے کہ مقام سمرٹ میں کرنیل موصوف کے متاثر ہوئے ظاہر ہو کہ مقام توخنی مقام فراح کے رستہ میں بیچ کو ہستان ساروانے کے واقع ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

حیدر خان بیٹا دوست محمد خان کاشتی دُخانی مسلی انٹرپرائز پر سوار ہو کے بمبئی سے کلکتہ میں داخل ہوا۔ کہتے ہیں کہ امیر مذکور کے واسطے ایک مکان علی پور میں لیا گیا ہے۔ ایک صاحب اخبار انواہا لکھتے ہیں کہ اغلب ہے کہ سر

چارلس منکوف صاحب بہادر بجائے نواب گورنر جنرل بہادر کے مقرر ہوں۔ صاحب اخبار بہمنی حال پہنچنے اس لارن نام ایک جہاز دُخانی ملکہ معظمہ انگلستان کے لکھتے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جہاز مذکور تا پہنچنے کشتی دُخانی ڈاک کے وہاں مقیم رہے گا بہ ارادہ لینے صاحب رینول کمانڈر ان چیف یعنی سپہ سالار سپاہ بحری کے کیونکہ اغلب ہے کہ صاحب موصوف عنقریب ازراہ مصر وہاں وارد ہوں گے۔ دریافت ہوتا ہے کہ مسٹر سٹوارٹ صاحب گورنر سیلن پیرضس نام ایک کشتی دُخانی سر پر سوار ہو کر طرف کلکتہ کی روانہ ہوئے بہ موجب مضمون چٹھی براڈفٹ صاحب کے جو کہ ہمراہ قافلہ اہالیان حرم حضرت شاہ شجاع الملک کے گئے ہیں۔ صاحب اخبار ہر کارہ لکھتے ہیں کہ سپاہ ہمراہی ہندوستانی میں سے بہت آدمی بھاگے جاتے ہیں جب کہ قافلہ مذکور امین آباد تک پہنچا تھا۔ اُس وقت تک ڈیڑھ سو آدمی بھاگے تھے اور بہت سے بیمار ہو رہے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ ایک رجمنٹ سواروں کی جو کہ بریلی میں بھرتی ہوگی وہ بجائے رجمنٹ دوئم سواروں کے جس کا موقوف ہونے کا ذکر سابق کیا گیا ہے۔ نگاہداشت کی جاوے گی اور افسر رجمنٹ دوسرے کے اُس میں بھرتی (کذا) گے۔ قندھار کے خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ سپاہ انگریزی قریب بارہ ہزار آدمی کے بیچ اوائل جون کے قریب قندھار کے (کذا) [ص 4 کالم 1] اور طرف ہرات کے بھیجی جاوے گی۔ صاحب اخبار بہمنی چٹھیات مقام کوئٹہ سے لکھتے کہ اس بات کو گورنمنٹ نے شہرت دیا ہے کہ نصیر خان ہمارا دشمن ہے چنانچہ قلعہ میں قلات کے واسطے سپاہ متعینہ کے اور مدد بھی بھیجی جاتی ہے اور بفور شروع ہونے موسم سرما کے تیاری جنگ و جدل کی کی جاوے گی۔ دریافت ہوتا ہے کہ بندھوؤں نے مقام 24 پرگنہ کے کھودنے کے وقت ایک ڈھیر زرسکوک کا پایا صاحب مجسٹریٹ نے زرمذکور کو بیچ خدمت ایشیاٹک سوسائٹی کے بھیجا سو اُن تمام سکوں کا مولویان ترجمہ مدرسہ اور مسٹر پرنسپ صاحب نے کیا۔

تباہی جہاز

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں ایک جہاز انگریزی مع اسباب تجارت کے جاتا تھا جب متصل جزیرہ ہولی کے پہنچا تو ظلمتِ شب میں ایک جہاز دُخانی سے جو کہ اُس طرف سے آتا تھا ٹکرا کھائی اور اُس صدمہ سے بند بند اُس کے جدا ہو گئے اور فوراً پانی میں بیٹھ گئے تمام مال و متاع اور ایک سو بائیس آدمی مردمانِ جہاز میں سے ڈوب گئے۔ فقط کپتان جہاز اور ایک نائب اس کا ایک تختہ پر بچ رہے اور بعد کئی رات دن کے کنارہ پر پہنچے۔

میرٹھ

پیشتر اس سے حال مجروح ہونے ایک منصف علاقہ میرٹھ کا ایک چہر اسی کے ہاتھ سے درج اخبار ہوا تھا اب دریافت ہوا کہ مجرم مذکور بہ تجویز رائے بیج دورہ کے ساتھ میعاد چودہ¹⁴ برس کے ساتھ جولانہ اور کار مشقت کے

مقید ہوا آٹھ آدمی سوار اور پیادہ جو کہ میلہ میں سورج کنڈ کے بعثت ہنگامہ پردازی قید ہوئے تھے ان میں سے سات آدمیوں نے رہائی پائی ایک ہفتہ سے ہیضہ وبائی نے نواح میرٹھ میں ظہور کیا ہے اکثر آدمی مر گئے ہیں مگر بعض جن کا معالجہ بروقت ہو سکا انہوں نے البتہ اس بلا کے پنجہ سے رہائی بھی پائی۔

بھرت پور

مسٹر مان صاحب بہادر باتفاق اپنی بی بی کے اکبر آباد سے وارد بھرت پور ہو کر مقام چار باغ میں اترے۔ دوسرے دن واسطے ملازمت مہاراجہ کے گئے اور شبیہ مہاراجہ کی جو کہ ساتھ کمال صنعت کے اپنے ہاتھ سے کھینچی تھی حضور مہاراجہ بہادر میں گذرانی۔ مہاراجہ اُس کے ملاحظہ سے بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے ایوانِ خاص میں رکھاتا کہ ہمیشہ اُس پر نگاہ پڑتی رہے۔

لدھیانہ

مقام مذکور میں ایک روز اولے سے اس شدت سے برسے کہ تمام زمین سفید ہو گئی لیکن باعث کٹ جانے اکثر زراعت کے فصل رنج کو بہت کم خلل اور ضرر پہنچا جنرل کورٹ صاحب ایک ہفتہ کے عرصہ سے یہاں مقیم ہیں۔

لاہور

(کذا) تاریخ اپریل کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر باتفاق راجہ دھیان سنگھ اور راجہ ہیر سنگھ [ص 4 کالم 2] اور بھائی گورکھ سنگھ وغیرہ ارکانِ دولت کے سوار ہو کر طرف چھاؤنی اتارکلی کے تشریف لے گئے اور قواعد پلٹن امیر سنگھ اور وزیر سنگھ کیدانوں آمد منڈی کی ملاحظہ فرما کے ایک ہزار روپیہ بطریق انعام مرحمت کیے اور وہاں سے بیچ کوٹھی جنرل ونورا صاحب کے بیچ ڈیڑھ کنور پرتاپ سنگھ کے تشریف لے گئے کنور موصوف نے استقبال کر کے پان سو پنگی سونے کی اور ایک گھوڑا نذر گزارا اور آٹھ ہزار روپیہ بابت ضیافت راجہ دھیان سنگھ اور راجہ ہیر سنگھ اور بھائی گورکھ سنگھ وغیرہ ہمراہیوں کے پیشکش کیے۔ مہاراجہ نے کنور موصوف پر بہت مہربانی کر کے ارشاد کیا کہ تمہارے تین مع بعض سرداروں اور سپاہِ جزار کے واسطے بندوبست خطہ کشمیر اور اضلاع ہزارہ کے مقرر کیا جاوے گا بیچ سرانجام سامان سفر کے مستعد رہو۔ بھگت رام بخشی فوج نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ واسطے تقسیم تنخواہ سپاہ کے روپیہ عنایت ہووے بعد استماع خلیفہ نور الدین کو حکم ہوا کہ لاکھ روپیہ خزانہ موتی مندر سے حوالہ بھگت رام کے کریں۔

اشتہار

سنا گیا کہ ایک سرکاری مفتی صاحب کے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا انخلائے مکان کا یعنی ایک شخص کرایہ میں رہتا

تھا۔ صاحب مکان نے اٹھانا چاہا تو نہ اٹھا۔ ناچار صاحب مکان نے نالش کی معرفت وکیل کے جب مثل مرتب ہوئی تو مفتی صاحب نے مدعی کو اصالتاً طلب کر کے یہ فرمایا کہ مکان خالی کر دینے کا حکم ہو جاوے گا لیکن تم خرچہ چھوڑ دو مدعی نے کہا صاحب میں خرچہ کیونکر چھوڑ دوں جب دعویٰ میرا ثابت ہے تب آپ مکان خالی ہونے کا حکم کرتے ہیں۔ پھر خرچہ چھوڑنے کا کیا معنی اگر کوئی قانون اس کا ہو تو فرمائیے سو اس مدعی نے ایک خط ہم کو لکھا ہے اقرار کرتے ہوئے اس امر کا کہ جو کوئی اس بات میں کوئی دفعہ قانون یا سرکلر جانتا ہو کہ صاحب عدالت کو ایسی ہدایت بھی کسی آئین سے ہے وہ لکھ کر مہتمم اس چھاپہ خانہ کے پاس بھیج دے تو میں پندرہ روپے انعام دوں گا۔

خط ————— صاحب سپریٹنڈنٹِ دہلی اردو اخبار سلمہ

افواہ عام ہے کہ قلعہ مبارک میں عجیب طرح ہو رہی ہے۔ شہر میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں الغیث و فریاد الہکارانِ شاہی کا ذکر نہیں تنخواہوں کا یہ حال ہے کہ کسی کے پانچ مہینے، کسی کے چار مہینے، کسی کے تین مہینے چڑھے ہوئے ہیں جو لوگ حضور رس ہیں یا مختار سے یا حکیم معالج حضور والا سے سازش رکھتے ہیں البتہ وہ ماہ ب ماہ تنخواہ لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مختار نو تجربہ کار اور بظاہر نام شاہزادہ مرزا شاہ رخ بہادر کا لیکن ایک حکیم صاحب جو کہ اب معالج ہیں حضور والا کے اور دو ایک لڑکے راجہ جے سکھ رائے کے اور ایک کوئی ملا زادہ جو حافظ کر کے مشہور ہے اور چند حواشی اسی قسم کے مجتمع ہیں جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں امور سلطنت میں اب یہ لوگ اختیار تام رکھتے ہیں ظاہر ہے کہ طبیب نبض دیکھنی جانے قارورہ پہچانے بنیا مہاجن کا رد و کانداری جانے ملا زادہ لڑکے پڑھانا جانے امور مہمات سلطنت سے ان کو کیا نسبت جب یہ لوگ مدار مہمات سلطنت ہوں تو کیا حال ہووے۔ الراقم محمد

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

30 مئی 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

مسٹر ڈبلیو روبرٹس قسمت بنارس کے صاحب کمشنر کے اسٹنٹ ہوئے اور ڈرگا پر شاد قانون نویں 1833 کے رو سے ضلع علی گڑھ کے ڈپٹی کلکٹر ہوئے۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈیا پارٹمنٹ 12 اپریل 1841 نواب گورنر جنرل بہادر ممالک ہند نے کونسل کے اجلاس میں 12 اپریل 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا لہذا اب بہ پاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے قانون پہلا 1841 سرکاری مال گذاری کو بہ آسانی وصول کرنے کے بابت اور پنڈاری محال سے سرکاری مال گذاری کے باقی ادا کرنے کے لیے جو نیلام ہوتا ہے اس سے جو جو حقیقت منتقل ہوتی ہے اسے ثابت کرنے کے واسطے یہ قانون ہے۔

1- قوانین مروجہ حال کی رو سے سرکاری مال گذاری کی باقی ادا کرنے کے لیے صرف بندوبست کرنے والے لبردار کو مجبور کرنے یا اس کی جائداد کو قرق رکھنے کا اختیار ہے اور لبردار مذکور پیدار سے خواہ نالاش خواہ قرق کی راہ سے معاملہ کر سکے مگر بلحاظ خواص ایسے محال کے پیدار کی حقیقت بچانے خواہ سرکار کی مال گذاری کو وقت معین پر وصول کروانے کے لیے قوانین مروجہ حال کافی نہیں۔ قوانین مذکور میں اور بھی نقص ہے کہ پیداری محال کی نسبت تصریح کامل نہیں کہ پیدار باقیداروں کے پٹے بطور نیلام کے یا اور طرح سے انتقال ہو سکے اور یہ بھی تفصیل نہیں کہ اگر ایسے پٹے کا نیلام ہووے تو اس سے کیا کیا حقیقت پیدا ہوتی ہے۔

2- اس قانون میں پیداری محال کے معنی یہ ہیں کہ جس محال میں دو پٹے یا اس سے زیادہ شمول ہیں یا جس میں کئی مالک ہوں جو علیحدہ علیحدہ جائداد اپنے اپنے تصرف میں رکھتے ہیں اور سرکار کو مال گذاری دیتے ہیں مگر ادائے مال گذاری کا اپنے نام پر قول و قرار نہیں کیا پس جس مالک کا نام بندوبست سرکاری میں داخل ہے وہ

لمبردار اور جس مالک کا نام داخل نہیں پٹیدار کہلاتا ہے۔

3- حکم ہے کہ جن پٹے داروں کے پٹے یا حقیقت قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے بندوبست کے رو سے ثابت ہوئی وہ مفصلہ ذیل کے بموجب ہو سکیں گے خواہ پٹے دار مذکور پٹے پر صرف بداتہہ قابض و متصرف ہو خواہ کوئی اور اُس کا شریک ہووے۔ 1- جیسا قوانین مروجہ حال سے لمبردار کے حکم کے لیے ہے ویسے ہی پٹے دار کے واسطے بھی دستک کا جاری ہوتا۔ 2- جس طرح سے لمبردار کے حق میں اب حکم نافذ ہے اُسی طرح پٹے دار ان مذکور کی گرفتاری اور مزاحمت اور مجبوری اور اشیائے غیر منقولہ کی قرتی یا نیلام کرنے کا اختیار ہونا۔ 3- بے باق پٹیدار کو باقی پڑی ہوئی پٹے کا بطور مدامی کے سپرد کرنا۔ 4- ہر بندوبست باقی پڑتے (کذا) پٹے کا ہوا تھا سو منسوخ ہونا اور پٹے مذکورہ کو اور کسی پٹے دار بے باق یا کسی غیر شخص کو اجارہ دنیا اسی میعاد میں جو پندرہ برس سے زیادہ نہیں۔ [ص 1 الم 2] 5- جس پٹے میں کہ باقی پڑی ہو اُس کو از روئے نیلام کے فروخت کرنا اور اُس حالت میں اور اور پٹے دار جو بے باق ہیں اُن کو نیلام مذکور کے خرید کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

4- حکم ہے کہ جب کسی پٹے کا نیلام ہووے اور اُس کو غیر شخص خریدے تو پٹیدار بے باق یا کوئی شخص شرکاء بے باق میں سے پٹے مذکورہ کے لینے کا نیلام کی قیمت معینہ کے بموجب دعوے کر سکے گا بشرطیکہ دعوئے مذکور نیلام کے روز ہو اور صاحب کلکٹر کے کچہری برخواست ہونے سے پیشتر ہووے اور یہ کہ دعویدار نیلام کی سب شرطوں کو وفا کرے۔

5- حکم ہے کہ گورنمنٹ یا حاکمانِ کلاں تحصیل جو حدود و احکام اپنے اپنی تجویز میں مناسب جانیں سو انہیں حدود اور احکام کی رو سے صاحبانِ کلکٹر یا کوئی اور جو صاحب موصوف کا اختیار رکھتا ہو تاہم مذکورہ کو عمل میں لاویں۔

6- حکم ہے کہ محال نیلام کرنے کے بابت جو جو اطلاعی اشتہار دینا یا اختیار حاصل ہونا یا نیلام کا طور ٹھہرانا بموجب قانون کے وقت بوقت جاری ہوگا یہ سب امور پٹے کے نیلام کے باب میں رائج ہوں گے اور جب نیلام مذکور بموجب قواعد کے منظور ہووے تب پٹے بالکل خریدار کے دخل میں رہیں گے۔ بشرطیکہ صرف اُن رعایا میں سے جن کا اپنی اپنی زمین کے بابت دخل موروثی کی حقیقت کا دعویٰ بندوبست اخیر میں قرار واقعی ثابت ہوا تھا اور بندوبست مذکور میں جس قدر زر اُن کو بھیج دینا پڑے گا اس باب میں دستاویزات مرتب ہو کر داخل دفتر ہوئیں تو رعایا نے مذکورہ کا بالکل دعویٰ بحال رہے گا۔

7- حکم ہے کہ اگر کسی پٹے کا اجارہ یا انتقال میعادِ بطور مذکورہ بالا کے ہو تو انتقال مذکور کی میعاد معینہ میں یا اگر پٹی مذکورہ بالکل نیلام کی جاوے تو ماہِ بیساکھ آئندہ سے پٹی منقلہ یا بیعہ کے شریکوں میں سے کسی کو بدوں

اُس کے کہ بحسب استدعاء مستاجر یا خریدار کے پہلے ادائے زر بیج کے نوشتہ و خواندہ کر دے کشتکاری کا اختیار حاصل نہ ہوگا لیکن جو فریقین آپس میں زر بیج کا قرار و مدار نہ کر سکیں تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہو کہ صاحبان کشتزار اور صدر بورڈ رونیو کی اجازت لے کر جیسا کہ قانونِ نویں 1833 میں دفعہ پانچویں سے دسویں تک جائز ہے قرب و جوار کے باشندوں میں سے اُس کا انتظام کرنے کے واسطے ایک پنچایت مقرر کرے۔

8- حکم ہے کہ ہر ایک پٹی سے جو جو تحصیل ہوئی اور جو جو اُس میں باقی ہے تو اُس کے ثبوت بقایا کے باب میں تحصیلدار کی کھتونی اور جمع واصل باقی کا نقشہ مہری اور دستخطی جس کی پشت پر قانون گو اور پٹواری کی صحیح ہے کافی دوانی ہوگا اور یہ سب کاغذات صاحب کلکٹر کی روبکاری کے ساتھ دخل (کذا) رہیں گے۔

9- حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے جس شخص نے پٹی کو خرید کیا یا (کذا) لیا ہو تو قانون ساتویں 1822 کی دفعہ کی تیسری ضمن کے موافق صاحب کلکٹر کو اُس کا دخل کروا دینے کا اختیار ہے۔

10- حکم ہے کہ جو سرکار کا اصلی حق ہے کہ اپنی تمام جمع کو سب مالکوں کے زمرہ سے اور کل محال سے یک مشت وصول کرے [ص 2 کالم 1] اور جس وقت از روئے منصفی کے مناسب جانے تو قانون مروجہ حال کے بموجب کل محال انتقال یا بیع کروادے سو حق مذکور میں اس قانون کے رو سے کسی طرح تخیل نہ پڑے گا قانون گیارہویں سنہ 1822 کے اصلاح کرنے کی بابت یہ حکم ہے کہ مقدمات مذکورہ میں ہر ایک شرکاء کا بالکل (کذا) ملکیت ضبط و تابود ہوگا اور شریکوں میں سے ہر ایک حصہ دار قانون ہذا کی دفعہ پانچویں سے متعلق رہے گا۔

11- حکم ہے کہ گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں اُس ضلع میں جہاں کے پٹہ وغیرہ کا ایسا رواج ہو دے جن کے باب میں یہ قانون جاری کرنا مناسب جائیں۔ باوجود یہ کہ ضلع مذکور میں قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے رو سے کوئی بندوبست نہ ہوا تھا تو اس قانون کی دفعات کو منتشر کر سکیں گے اور ان کے جاری کرنے کے واسطے صرف گورنمنٹ کا حکم کافی ہوگا فقط۔

ممالک مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا سرکیولر آرڈر ممالک مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے۔

1- 5 جون 1840 کو اُن مقدمات نمبری اور خاص کے بابت جو تجویز ثانی کے لیے عدالت ہائے توابع میں 1838 اور 1839 میں واپس کیے گئے صاحبان عدالت نے صاحبان جج سے اُن کے واپس کرنے کے قواعد اور دلائل طلب فرمائے اور اُن وجوہات کو بھی جس کے رو سے اُنہوں نے خواہ اپنے سرشتہ کے مقدمہ واپس کئے ہوں خواہ مقدمات واپسی کے بابت صدر امین اعلیٰ کی درخواست کو صاحب جج نے صدر دیوانی عدالت کے خط نمبر 1146 مورخہ 14 جون اور صدر 5 جولائی 1839 کے رو سے منظور کیا ہو۔ 2- اگرچہ صاحبان

عدالت نے مقدماتِ مذکورہ کی بابت اپنے خط کے جواب حاصل کئے لیکن اُن کے واپس ہونے کی وجوہات مختلفہ اور اُن میں سے اکثر بے ترتیب ہونے کے سبب ان کو مرتب اور منظم کرنا محال ہے۔ بلکہ بیانِ مفصل کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن مقدمات میں سے اکثر ناحق واپس ہوئے ہیں اور جو قاعدہ کو مقدمہ مذکور کے فیصلہ کے بابت قوانین کے رو سے رائج ہے سو کم مفہوم ہوتا ہے۔ 3۔ جو جو دلیلیں کہ صاحبِ عدالت کی تجویز میں ناقص ہیں اُن سب کا بیان مفصل ضروری نہیں مگر اُن میں سے دو جو اکثر تحریر کی گئیں مفصلہ ذیل ہیں اول یہ کہ جب عدالتہائے توابع میں کسی مقدمہ کا فیصلہ یک طرفی ہوتا ہے دوسرے جب شے متنازع کی مقدار مالیت ناجائز ہوتی ہے اور اُس کے بابت محکمہ اول میں کچھ دعویٰ نہیں ہوتا۔ 4۔ جب اپیل داخل دفتر ہو چکا اور سماعت کے لیے درپیش ہو خواہ رسپانڈنٹ کے نام جاری ہونے کے بعد خواہ اُس دستور الحل کے رو سے جو قانون پانچویں 1831 کے دفعہ 16 اور ضمن تیسرے کے بموجب رائج ہے واضح ہو کہ اپیلانٹ کے نام محکمہ اول سے فی الواقع اطلاع نامہ صادر ہو اور کہ صاحبِ جج نے مقدمہ کا انفصال احکام مجاریہ اور قوانین سرکاری کے رو سے کیا اور کہ اپیلانٹ موصوف کے موجبات ناراضی بیہودہ اور باطل ہیں یا آنکہ وہ دیدہ و دانستہ محکمہ مذکورہ میں حاضر نہیں ہوا تو اُن سب حالات میں صاحبانِ عدالت کی رائے میں اپیل ڈسکس ہونے کے قابل ہے اور اگر مقدمہ کا انفصال محکمہ اول سے از روئے قوانین کے ہوا ہو تو خواہ اُس کو تجویز ثانی کے لیے واپس کرنا [ص 2 کالم 2] خواہ اپیلانٹ کے رسومی مقدمہ کے غدرات کی تحقیقات کرنا صرف فیصلہ کے یکطرفی ہونے پر منحصر نہیں۔ 5۔ مقدمہ کی مقدار مالیت کا ناجائز ہونا بشرطیکہ اس امر کا دعویٰ عدالت توابع میں دائر ہوا ہو اُس کے واپس کرنے کے لیے وجہ کافی نہیں مگر صاحبانِ عدالت کی رائے ہے کہ اگر مقدمہ مذکورہ کے واپس کرنے کی کوئی اور وجوہات ہو ویں اور مقدار مالیت کے ناجائز ہونے کا دعویٰ اپیل میں مندرج کیا جاوے تو اس وقت تغافل کرنا مناسب۔ 6۔ لہذا صاحبانِ عدالت بالفعل صاحبانِ جج سے دیوانی عدالت کے ماہواری کاغذات کے ساتھ ایک نقشہ انگریزی نقشہ ملحقہ نمبر چوتھے کے موافق جس سے مقدمات واپسی کے حقائق بخوبی واضح ہوں طلب فرماتے ہیں لہذا صاحبانِ جج کو تین مہینے گذشتہ کی فہرست حتی الامکان جلد تر علیحدہ ابلاغ کرنا مناسب ہے۔ 7۔ جتنے مقدمہ میں کہ صاحبِ جج ہر مہینے میں صدر اعلیٰ صدر امین اور منصفوں کی عدالتوں میں تجویز ثانی کے واسطے واپس کریں اُن سب کی تعداد نقشہ مذکور میں مندرج ہونی چاہیے۔ لہذا قانون نویں 1831 کی دفعہ دوسری اور ضمن دوسری جو قانون ساتویں 1838 کے رو سے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج سے متعلق ہے۔ اس کے بابت خانہ جات مختلفہ معین ہوئے تاکہ نقشہ مذکور سے اُس فیصلہ کے ناجائز اور ناقص ہونے کی وجوہات کہ جس کا اپیل ہوا صاحبانِ عدالت کو بخوبی واضح ہوں۔ 8۔ اگر نقشہ مذکور باحتیاط مرتب ہوگا تو عہدہ دارانِ عدالت کا رویہ اور قابلیت اور قانون کی واقفیت بخوبی دریافت ہو سکے گی مگر صاحبان

☆ نمبر 6 کے بعد 7 درج ہے اور بعد ازاں 9 اور 10 لہذا سے تسلسل دیتے ہوئے 7، 8، 9 کر دیا گیا ہے مگر یہ یہ کتابت ہو (مرتب)

عدالت کے بغور ملاحظہ فرمانے اور اپنے دیوانی مقدمات کی سالیانہ کی رپورٹ کے مرتب کرنے کے لیے نقشہ مرقوم کو صحیح اور مکمل کرنے میں کمال سعی کرنی چاہیے۔ 9۔ جو فیصلہ کہ نظر ثانی کے لیے صاحبانِ حج اور صدر اعلیٰ کے پاس صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کے حکم سے واپس کیے جائیں گے اُن کے بابت اسی طور کا ایک نقشہ جس سے ہر ایک فیصلہ کے کوایف بخوبی واضح ہوں اس عدالت میں بھی رہے گا۔

خط دربابِ لاخراج

خوشخبری ہو اور وایح معافی دارانِ مقتول کو کہ ان دنوں واضح ہوا کہ ڈپٹی کلکٹرانِ تحقیقاتِ لاخراج کی تیغ برانِ ضبطی سے جو ایک قتلِ عام معافی داروں کا ظہور میں آیا تھا سو مردمانِ بنگال کی رو میں بہت تنگ آئی تھیں۔ چونکہ حاکموں کی عنایت سے اور اُن کی ذی حوصلگی سے طاقتِ علم انگریزی اور قوانین سرکاری پر عبور بخوبی اُس طرف کے لوگوں کو حاصل ہے۔ اُنہوں نے مجتمع ہو کر سوسائٹی مقرر کی اور ایک شاخ اُس سوسائٹی کی لندن میں مقرر کی تمام اخباروں میں مظلومی اور تباہی معافی داروں کی متواتر لکھنی شروع کی انجام کار تمام حال ادنیٰ اور اعلیٰ صاحبان اور مالکان حکومت پر روشن ہو اور یائے رحمت الہی نے اُن کے دلوں میں جوش مارا۔ سنا جاتا ہے کہ اب قانون اس طرح کا تجویز ہوا ہے کہ پچاس بیگہ زمین تک ہر ایک شخص کی گذاشت رہوے ایک گاؤں میں جیسے کہ دس بیگہ تک کا انتہا تھا۔ اب انتہا پچاس بیگہ ٹھہرے اور ایک شخص کے چند قطعہ پچاس بیگہ تک کے دیہات متفرقہ میں گذاشت ہوویں اگرچہ کتنے ہوں لیکن انتہا اس کی [ص 3 کالم 1] پانچ سو بیگہ تک ہوگی یعنی ایک شخص کے چند قطعہ متفرق دیہاتِ مختلفہ میں اگر ہوں پچاس بیگہ تک کے تو گذاشت ہوں یہاں تک کہ کل اُس کا پانچ سو بیگہ تک پہنچے زیادہ اس سے نہیں چھوٹیں گے۔

یقین ہے کہ یہ نیک قاعدہ تعلق پکڑے اُن تمام اراضیاتِ منضبطہ سے جن کے قتلِ عام ضبطی میں یہ لوگ نیم نسل ہوئے ہیں کیونکہ واسطے آئندہ کے اس سے کوئی فائدہ نہیں اب کون سا تسمہ ان حلق ہائے بُریدہ معافی داروں کا باقی رہا ہے جس کے جان آئندہ کے نسبت بچنے کا خیال کیا جاوے یعنی جو قطعاتِ اراضی املاک معافی داروں کے تھے وہ سب نیچے تیغِ ضبطی کے آچکے اور ان مظلوموں کی کوشش اور فریاد کا ان کے واسطے کون فائدہ اس قاعدہ سے مرتب ہووے جن کی کوشش سے اس امر نے ظہور پکڑا تو بیشک یقین ہے کہ جو ضبطیاں اس طرح کی اراضی کی ہوئی ہیں اب وہ سب گذاشت کی جاویں جیسے کہ دس بیگہ تک کے قطعات کے واسطے عمل میں آیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان مذبحوں، بے آب و دانہ کے قالب بیجان میں اس رحم دوستی حاکمانِ باعدل و انصاف سے جانِ تازہ آگئی۔

واضح ہو کہ یہ نتیجہ ہے تحصیل علم انگریزی کا اور عمل میں لانے دستور آئین کا اور عبور قوانین اپنے حاکموں کا

جس کی دولت سے یہ حوصلہ تدبیران کو حاصل ہوا۔ سب شکر کرتے ہیں اس نیک حکومت کا جو کہ وجوہات معقول اپنی رعایا کی کان دھر کے سنتے ہیں اور پذیرا کرتے ہیں۔ تمام ادنیٰ اور اعلیٰ سب شکر کرتے ہیں اُس صاحب عقل اور دانا حاکم کا جس کی تجویز اور کوشش سے یہ سررشتہ اخبار کا عام طور پر جاری ہوا جس کے باعث سے بے ذریعہ فریاد و اغیاث کے بھی ہزار ہا طرح کے مظلوم اپنی داد کو پہنچتے ہیں اور اس طرح فوائد جو مترتب ہوتے ہیں یہ نتیجہ عظیم ہے۔

چھاپہ خانوں اخبار کا

لیکن ہم بہت افسوس کرتے ہیں یہاں کے بے عزم اور پُر جہالت لوگوں پر کہ ان کو مطلقاً ان امور اور اپنے فوائد کی کچھ خبر نہیں یہ جو خرابیاں اس ملک میں بعضے حاکمانِ اضلاع کے سبب سے پیش آتے ہیں اگر یہ لوگ بہ آئین مستحسن حسبِ رویہ آئین سرکار اپنے مطالب کو بہ ترتیب سوسائٹی پیش کریں۔ ایک شاخ اُس کی کلکتہ میں لندن میں قرار دیں تو یہ بھی اسی طرح اپنے مقصود کو پہنچیں جیسے کہ بنگال کے لوگ پہنچتے ہیں جو خرابیاں کہ یہاں کے قلعہ مبارک کی ریاست سلطنت میں ہو رہی ہیں اور بہت لوگ ظلم سہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اگر حاکمانِ اعلیٰ کے کان تک حال مفصل یہاں کا پہنچے تو نہیں معلوم کہ اس ریاست کی نسبت کیا تجویز کریں۔ اکثر شاہزادوں کا حال قابلِ رحم ہے۔ معاملاتِ قلیل دیہات اس سلطنت کے قابلِ غور ہیں وہ نہیں عقل اس قسم کی رکھتے جو واقفیت آئین و قوانین سرکاری سے رکھیں اور اپنے مطالب کو بطریقِ مرضیہ سرکار پیش کریں۔ نہیں تو شک نہیں کہ یہ روپیہ ماہواری بھی جو کہ اب پیشکش قلعہ کا آتا ہے کچھ اور ہی صورت پڑے یہ قلیل دیہات بھی کبھی ان کے قبضہ میں سرکار نہ رکھیں لیکن اس شہر کے لوگوں کو کہاں حوصلہ کہ بطور سوسائٹی اپنے [ص 3 کالم 2] مطالب کو پیش کریں مگر امید کہ تھوڑے دنوں میں یہاں بھی لوگوں کے دلوں کو اور آنکھوں کو روشنی ہو دے۔

ملکِ غلجی

چند مدت ہوئی کہ کپتان میکن اور کپتان گرن صاحب کی سپاہ اور کچھ سوار کپتان کرٹی صاحب کے اور چند توپیں طرف قلاتِ غلجی کے بھیجی گئی تھیں بفر پہنچنے کے کپتان میکن صاحب نے واسطے تسخیر ایک قلعہ کے کوچ کیا اور لفٹنٹ ہوپ صاحب مع ایک اور گروہ کے ہمراہ ہوئے۔ جبکہ قریب دروازہ قلعہ کے پہنچے تو کپتان سینڈرس صاحب نے ایک تھیلہ باروت کارکھ کے دروازہ قلعہ کا اڑا دیا تب کپتان مع اپنی کمپنی کے آگے بڑھے مگر اہل قلعہ میں سے ایک شخص نے ایک ایسا پتھر مارا کہ صاحب مذکورہ گر پڑے اور کپتان میکن اور کپتان سینڈرس قلعہ میں گئے اور ہوپ صاحب بھی ہوش و حواس بجا کر کے آگے بڑھے۔ القصد بعد جنگ و جدل کے سردار قلعہ کا مع پچاس آدمیوں کے مارا گیا اور پانچ آدمی اُن کے زخمی اور پانچ گرفتار ہوئے۔ کپتان میکن صاحب اور کپتان ہوپ صاحب کچھ

زخمی ہوئے مگر پکتان سینڈرس صاحب نے تین زخم کاری کھائے کہتے ہیں کہ ان صاحبوں سے بہت شجاعت وقوع میں آئی اور میکسن صاحب نے تین اور سینڈرس صاحب نے دو آدمیوں کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا۔ اخبارِ غزنین سے ظاہر ہوتا ہے کہ 8 تاریخ ماہِ حال کو سوارانِ کرنل صاحب بہادر اور 16 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے تین حکم تیار رہنے کا ہوا۔ سپاہ پکتان کرے گی اور تیسری رجمنٹ شاہ کی اور پکتان اینڈرس کے سواروں اور پکتان ایبٹ کے توپخانہ کے تین حکم جانے غزنین کا ہے لیکن ابھی سبب جانے کا نہیں معلوم ہوا۔

امیر دوست محمد خان

امیر موصوف 16 تاریخ ماہِ گذشتہ کو بعد عبور و مرور الہ آباد اور مرزا پور کے کشتی دُخانی پر سوار ہو کر طرف کلکتہ کے روانہ ہوئے اغلب ہے کہ کشتی مذکور عنقریب دریائے کلکتہ میں پہنچ جاوے گی۔ واضح ہوتا ہے کہ چونکہ پیش از پناہ لانے امیر موصوف کے اہالیانِ گورنمنٹ نے پیغام بھیجا تھا کہ اگر امیر موصوف صلح اور موافقت کرے تو دو لاکھ روپیہ سالیانہ اُسے دیا جاوے گا چنانچہ امیر موصوف ایک دفعہ اس بات کو قبول کر کے پھر لڑا اس سبب یہ خیال کیا جاتا کہ گورنمنٹ بموجب پیغام مذکور الصدر کے ہرگز سالیانہ امیر کا نہ کرے گی مگر یہ صرف لوگوں کی غلطی تھی کیونکہ گورنمنٹ کو وہی دو لاکھ روپیہ سالانہ دینا مرکزِ خاطر ہے جو کہ پہلے اقرار کیا تھا بنظر اس کے کہ قریب سات سو آدمی خویش واقارب اور ملازمین کے اُس کے ساتھ ہیں چنانچہ جانا امیر موصوف کا کلکتہ میں صرف اسی واسطے تھا جاتا ہے کہ کچھ بندوبست اپنے زر سالیانہ کا کریں متعاقب جو کچھ حال دریافت ہوگا اخبار میں درج کیا جاوے گا۔

راپور

[ص 4 کالم 1]

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیگماتِ نواب مغفور میں سے بعضوں نے بد سلوکیوں نواب محمد سعید خان سند آرائے ریاستِ راپور سے بہت آزرده خاطر ہو کر شکایتیں اُس کی بیچ حضور کار پردازانِ سرکار کمپنی کے کی ہیں تاکہ ساتھ وسیلہ اہالیانِ گورنمنٹ کے اپنی داد کو پہنچیں یعنی جاگریں موافق معاش اپنی کے رئیس مذکور سے حاصل کریں دریافت ہوتا ہے کہ اگرچہ نواب صاحب نے کبھی تنخواہ مقررہ اُن بیوہ پردہ نشینوں کی بند نہیں کی لیکن چونکہ انہوں نے موافق حوصلہ اور خواہش اپنی کے نہ پایا اور عاداتِ نواب صاحب سے کچھ توقع بہودی آئندہ کی بھی نہیں کہ کچھ وجہ قلیل مقررہ سے اضافہ کریں اسی واسطے بحکم ضرورت التجا بیچ سرکارِ انگریزی کے لائی ہیں شاید یہ استغاثہ حضور صاحب کشمیر مراد آباد یا بریلی میں پیش ہو۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

ایک جنرل آرڈر یعنی احکامِ عامہ گورنمنٹ سے جو کہ اخبارِ بمبئی میں مندرج تھا معلوم ہوا کہ جنرل بروکس صاحب

اور بریڈریو یلیٹ صاحب متعینہ افغانستان اپنے پہلے عہدوں سے برطرف کیے گئے یعنی بجائے جنرل موصوف کے تو میجر جنرل سر جان فزجرلڈ صاحب مقرر ہوئے اور بریڈریو موصوف نے بموجب حکم کے اپنا برگٹ ایک اور افسر ذیشان کو سپرد کیا اور آپ پھر کمینڈر سپاہ متعینہ قلعہ بمبئی کے ہوئے اخبار سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ تو پتخانہ اور سپاہ سپر نیا جو کہ چین میں ہے اُس میں جتنے آدمی کم ہو گئے ہیں اتنے پھر بھرتی کیے جاویں اخبار مولین سے ظاہر ہے کہ ایک فرانس کا سوداگری ایجنٹ ایک خط راجہ برہما کالیکٹر شہر بُون سے روانہ ہوا اور شاہ فرانس کے پاس جاوے گا لیکن ابھی مضمون خط کا بخوبی دریافت نہیں ہوا۔ پہلے اس سے سنا گیا تھا کہ سپاہ دولیٹر بنگالہ نے ظاہر کیا تھا کہ اگر ہم کو حکم جانے چین کا سنگاپور سے ہوگا تو ہم بلوا کریں گے مگر اب از روئے چٹھی لفٹنٹ کرنیل لوئڈ صاحب کے دریافت ہوا کہ صاحب موصوف نے اُن سے بیان کیا تھا کہ اغلب ہے کہ تم لوگ چین میں بھیجے جاؤ گے سو انہوں نے متفق ہو کر کہا کہ ہم مستعد ہیں جہاں چاہو وہاں لے جاؤ۔ دریافت ہوتا ہے کہ سرج بریر صاحب ساتھ ادارہ کلکتہ کے مقام پادا نگ میں آئے اور فلینک کمپنیوں رجمنٹ 24 کو واسطے شمول سپاہ چین کے حکم دیا ہے۔ ایک جنرل آرڈر سے ظاہر ہے کہ کمینڈران چیف صاحب نے ڈاکٹر ان مقام بار کپور کو باعث عدم توجہی کے بیچ معالجہ کپتان روجرز صاحب کے بہت دکھایا ہے کیونکہ حال اُن کی عدم توجہی کا اخباروں میں بہت درج تھا۔ بردوان میں ایک برہمن کو کسی نے مار ڈالا چنانچہ سو روپیہ انعام واسطے تحقیق کرنے والے قاتل کے مقرر کیا گیا ہے۔ کلکتہ گریٹ نام ایک اخبار سے ظاہر ہے کہ بیچ ارادہ روانگی کمینڈران چیف صاحب کے طرف فیروز پور کی کچھ تامل نہیں معلوم ہوتا ہے سو اغلب ہے کہ بعد گزرنے گرمی کے موسم کے سپاہ ظفر پناہ آگے کو متحرک ہوگی۔ [ص 4 کالم 2] لفٹنٹ ایئر کورس صاحب بجائے ڈرم منڈ صاحب کے سپرینڈنٹ درستی سڑک آگرہ اور بمبئی کے ہوئے ایک مغل ولایتی جو کہ کامل سے میوہ جات لے کر آیا تھا اور یہاں سے کپڑا وغیرہ اونٹوں پر لے جاتا تھا۔ نزدیک کرولی کے شاہراہ پر لٹ گیا اور شمرہ تجارت کا یہ حاصل ہوا کہ چوروں نے اس پر بہت زد و کوب کی۔ کہتے ہیں کہ وہاں سے تھوڑے سے فاصلے پر دو تین برقدازوں کی چوکی بھی تھی جہاں کہ یہ واردات ہوئی۔

قافلہ حرم سلطانی کا بخیر و خوبی کنارہ پر دریائے انک کے پہنچا 9 تاریخ ماہِ حال کو اور خبر تھی کہ ایک دوروز بعد دریائے مذکور سے عبور کریں گے۔

قسطنطنیہ دار الخلافہ روم

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 17 تاریخ ماہِ گذشتہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ 16 تاریخ ماہِ مذکورہ کو بیڑہ جہازوں قیصر روم کا جو کہ واسطے فتح مصر کے گیا تھا اور سامنے قسطنطنیہ کے کے رودے لنگر انداز تھا۔ لنگر گاہ میں داخل ہوا سلامی اُس کی تو پتخانہ محل معلیٰ اور مورچال دریائے بسفرس سے مودی ہوئے۔ مقام مذکور میں سفیران شہنشاہ رؤس اور پرشیا اور

آسٹریا کے نے جمع ہو کر کونسل کی بعد صلاح کے یہ ارادہ ہوا کہ خلاف اُن شرائط کے جو کہ صلح نامہ 15 جولائی میں درج ہیں اور کچھ نہیں ہونے کا جو کچھ چاروں سلاطین میں اقرار و مدار ہو بدستور رہے گا مگر کینڈیا کی طرف سے بہت خدشہ ہے چنانچہ سپاہِ قیصر نے اپنے تئیں قلعوں میں واسطے امنیت کے بند کیا ہے اور سرکشوں اُس نواح کے نے دو اشتہار جاری کیے ہیں۔ واسطے بہکانے مسلمانوں اور یونانیوں کے اور یہ بھی مشہور ہے کہ اس میں یونانیوں کی بھی ترغیب ہے۔ کہتے ہیں کہ محمد علی پاشا کو اب اختیار تجویز کرنے اپنے ولی عہد کا دیا گیا ہے مگر بیچ مقرر کرنے افسرانِ ملکی اور مالی کے قیصرِ روم سے تکرار ہو رہی ہے۔

بھرت پور

4 تاریخ اس مہینے کی مہاراجہ بہادر با اتفاق بعضے مقربوں اور کچھ سوار اور پیادوں کے طرف گوردین کی تشریف لے گئے اور چٹھی تاریخ وہاں سے طرف ڈیکھ کی مراجعت کی تاکہ حال اُس طرف کی رعایا کا اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور سیر و شکار سے حظ اٹھائیں۔ سوا یک ہفتہ وہاں بھی ٹھہر کے 13 تاریخ پھر بھرت پور میں داخل ہوئے۔ فوجدار گیندا سنگھ جو کہ مہتمم بندوبست دروازوں محل کا تھا وہ عارضہ مہلک سے مر گیا مہاراجہ بہادر نے بمقتضائے پرورش بموجب رسم تعزیت کے موافق معمول کے کچھ زینقہ اور خلعت اُس کے بیٹے کے واسطے بھیجا بھی وہ لڑکا خورد سال ہے مگر اغلب ہے کہ خدمت باپ کی اُسے سپرد کریں گے۔

اختلافِ موسم

ان دنوں شہر میں ایک دن رات میں کئی موسم پلٹ جاتے ہیں کبھی گرمی کبھی آندھی کبھی مینہ ہوتا رہتا ہے اور اکثر اوپر ہوا کے خاک چھائی رہتی ہے۔ بیوں نے بھی حال دیکھ کر اسے فال نیک اپنے واسطے تصور کیا اور بقول مثل پیش از مرگ داویلا کے نرخ غلبہ کا گھٹانا شروع کیا باوجود یہ کہ وقت فصل کا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر سے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

6 جون 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

اے شیکسپیر صاحب اسٹنٹ کمشنر اضلاع میرٹھ کے ہوئے ولیم رچرڈ کنوے صاحب فتح پور کے ایکٹنگ جج کو اپنے ہی کام کے لیے ایک مہینے کی رخصت حاصل ہوئی رخصت مذکور اس تاریخ سے شمار کی جائے گی جس سے کے صاحب ممدوح طامس پیری وڈ کاک صاحب کو جو کہ ان کی غیر حاضری میں یا جب تک کہ کوئی اور حکم صادر نہ ہو اس کے عوض کام کرنے کے لیے مقرر ہوئے ہیں اپنا کام سپرد کرے گا ایڈورڈ طامس صاحب علی گڑھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے چھ مہینے کی رخصت عنایت ہوئی میر محبت الدین قانون نویس 1833 کے بہ موجب ضلع پانی پت کے ڈپٹی کلکٹر کو 3 نومبر اور 31 دسمبر 1840 کے حکم نامہ کے رو سے جو رخصت حاصل ہوئی تھی اس کی ترقی کے واسطے 13 جنوری سے 4 فروری تک اور عنایت ہوئی ایڈورڈ طامس کالون صاحب دہلی کی جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ایک مہینے اور تیرہ روز کی رخصت عنایت ہوئی ولسن صاحب اور پراویٹ صاحب کو جو عہدہ حکم نامہ مورخہ ماہ حال کے رو سے فرخ آباد اور بلند شہر میں عنایت ہوئے ہیں سو بجائے نویں کے 21 اپریل ماہ گذشتہ سے آغاز ہوں گے ایف ایس ہیڈ صاحب مراد آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا اس عہدہ کا تقرر 12 ماہ حال سے شروع ہو گا نام محمد مصطفیٰ جو پور کا صدر امین جو کہ بالفعل صدر امین اعلیٰ کا کام کرتا ہے جب کہ صدر امین اعلیٰ اپنے کام پر آ جاوے گا تب وہ ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کا کام کرے گا قاضی ضیاء اللہ منصف جو پور کا صدر امین کے کام کرنے پر بحال رہے گا جب انتظام مذکور بالا ظہور میں آوے گا تب محمد لطیف جو کہ حکم نامہ مورخہ 19 ماہ گذشتہ کے رو سے جو پور کے ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کے کام کرنے کے لیے مقرر ہوا تھا گورکھ پور میں اپنی صدر امینی کا پھر کام کرنے کا جارج فیڈرک ایڈمنٹس جب تک کہ کوئی اور حکم صادر نہ ہو میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیلیو ڈی پارٹمنٹ 26 ماہ اپریل 1841 مسودہ قانون مندرجہ ذیل کا کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ

26/ماہ اپریل 1841 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1841 جو اجلاخ کے پریسڈنسی کے شہروں سے متعلق نہیں ہیں اُن کے باشندوں کو تدرستی اور آسائش عموم کے لیے پیشتر سے زیادہ تدابیر مناسب کرنے کا قانون ہذا کے رو سے اختیار ہے۔

1- حکم ہے کہ اگر کسی پریسڈنسی کی گورنمنٹ کو واضح ہو کہ اُس کے علاقہ میں کسی ضلع کے رُوٹلٹ باشندے گرتستی بہ لحاظ تعداد اور مال کے اس امر کے طالب ہیں کہ شاہراہ اور [ص 1 کالم 2] سڑک کی ترمیم اور روشنی اور نگہبانی کرنے اور بدررو یعنی موری بنانے یا تلاب کھودنے وغیرہ یا ایسے ہی اور امورات کی بابت پیشتر کی نسبت تدابیر مناسب کریں تو اُن کو گورنمنٹ ضلع مذکور کی مفصلہ ذیل کے طریق پر اختیار دے سکتی ہے۔

2- حکم ہے کہ ہر ایک پریسڈنسی کی گورنمنٹ کو جب خود اشخاص مرقومہ الصدر یا اُن کی طرف سے کوئی اور امور مذکورہ کی بابت کسی ضلع میں درخواست گذرانیں تو جن کے نام سے کہ درخواست گذری انہیں گویا اُن میں سے جتنوں کو جو ضلع مذکور کے باشندہ ہیں مناسب متصور ہوں سرانجام امور مطلوبہ کے باب میں ساعی ہونے کے لیے ضلع کی کمیٹی ہونے کا اختیار دیوے۔

3- حکم ہے کہ اجرائے امور مذکورہ کے واسطے ٹیکس یعنی باج مقرر کرنے اور بندوبست ضروری عمل میں لانے اور جتنے ملازم درکار ہوں ان کا مشاہرہ مناسب ٹھہرانے کا کمیٹی مذکورہ کو اختیار ہے بشرطیکہ بدون حکم خاص پریسڈنسی مذکورہ کی گورنمنٹ کے کسی صورت میں ضلع کی اشیائے غیر منقولہ کی مالیت پر فیصدی سے زیادہ نہ لی جاوے اور کہ کسی ایک سال میں بھی باج معینہ سے زیادہ نہ لیا جائے گا اور کہ ضلع مذکور کے باشندوں کی طرف سے کمیٹی مذکورہ نے جو کچھ بندوبست کیا ہو اُس کی بابت اہل کمیٹی موصوفہ میں سے کوئی ایک شخص خاص ذمہ دار نہ ہوگا۔

4- حکم ہے کہ جو زرگریستیوں سے وصول ہوا اُس کی حفاظت کے باب میں جو دستور العمل مناسب متصور ہوں اُن کو ہر حال میں ہر ایک کمیٹی کی ہدایت کے لیے پریسڈنسی مذکورہ کی گورنمنٹ مقرر کر سکے گی اور اگر گورنمنٹ کو ایسا دریافت ہو کہ اہالی کمیٹی میں سے کس کے باعث زراعت میں خلل اور اجراء کار میں ہرج واقع ہوتا ہے تو اُس شخص کو کمیٹی مذکورہ خارج کرنے کا اختیار ہے اور جس حالت میں کہ اہالیان کمیٹی ایک مہینے کے عرصہ میں کسی شخص کو اُس کے مقام پر گورنمنٹ کی خاطر جمعی کے موافق معین نہ کریں تو گورنمنٹ خود تعین فرماوے گی۔

5- حکم ہے کہ اگر اہالیان کمیٹی صاحب مجسٹریٹ یا صاحب جسٹس آف دی پیس کے حضور میں عدم ادائے زر معینہ کے بابت کسی پر نالش کریں تو صاحبان موصوفین کو لازم ہے کہ قانون دوم 1839 کے بموجب شخص مذکور سے دلوادیں۔

6- حکم ہے کہ اگر زیر مجوزہ میں کسی نوع کی خلاف سریشگی پائی جاوے تو بھی ناجائز نہیں ہو سکتا مگر یہی کافی ہے کہ جس شے پر باج لگائی گئی یا زیر مذکور کے مطالب کے لیے مقرر ہوئی بخوبی ثابت ہو کہ فی الحقیقت شے مذکورہ وہی ہے اور املاک یا دخیل کا نام ثبت کرنا کچھ ضرور نہیں اور جمیع اسباب جو کبھی اُس ملک کی سرحد میں پایا جائے زیر مذکور کے ادا کرنے کے لیے صاحب مجسٹریٹ یا صاحب جسٹس آف دی پیس کے وارنٹ کے ذریعہ سے ضبط ہو کر فروخت ہو جائے گا۔ حکم ہوا کہ یہ مسودہ اطلاع عام کے لیے مشتہر کیا جاوے۔ حکم ہے کہ یہ مسودہ نظر ثانی کے لیے ممالک انڈیا کی لے جس لیٹو کنسل کے اجلاس میں [ص 2 کالم 1] 26 جولائی آئندہ کے بعد درپیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔

سرکیولر آرڈر

ممالک مغربی کی نظامت عدالت کا ممالک مذکورہ کے صاحبان مجسٹریٹ کے لیے از بسکہ اکثر یہ رواج ہے کہ جو جو فوجداری کے نقشہ پہلے نمبر سے لے کر ساتویں تک بعض ضلعوں میں سے صاحبان عدالت کے حضور مرسل ہوتے ہیں تو اُن پر صرف صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ کی صحیح ہوتی ہے گویا کہ صاحب مذکور کے ذمہ سرشتہ مرقومہ بالکل سپرد ہے۔ لہذا صاحبان عدالت از روئے گورنمنٹ کے سرکیولر آرڈر کے جوڈیشیل ڈیپارٹمنٹ میں مورخہ 9 ماہ گذشتہ کا اور آگرہ گزٹ مورخہ 17 ماہ مذکور کا اشتہار کیا گیا خصوصاً دفعہ ساتویں کے بہ موجب ارشاد فرماتے ہیں کہ آئندہ کسی قدر فوجداری کا کام جوائنٹ مجسٹریٹ کے ذمہ تفویض ہووے پھر بھی نقشہ مذکورہ ضرور خود صاحب مجسٹریٹ سے جس کے ذمہ بالکل جواب دہی ہے ملاحظہ اور صحیح کیے جاویں۔

سرکیولر آرڈر

ممالک مغربی کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے سرکیولر آرڈر ممالک مذکورہ اور ساگر اور کماؤں کے حاکمان دیوانی اور فوجداری کے لیے۔

- 1- جن جن عہدہ داروں کے عملہ کے واسطے سرکار سے سائر خرچ عنایت ہوتا ہے اُن کی صاحبان صدر دیوانی اور نظامت عدالت صاحبان ملٹری بورڈ کی تجویزات سے مطلع فرماتے ہیں کہ جس سے سائر کا خرچ صرف بیجا جو پیشتر مروج تھا اور اب بھی بحال رہنے کا خوف ہے موقوف ہووے۔
- 2- سائر خرچ کی تخفیف کرنے کے لیے صاحبان بورڈ فرماتے ہیں کہ جتنا خط خطوط کا مضمون ہوا تنے ہی کاغذ پر تحریر کرنا چاہیے پس تجویز مذکورہ سے بالفعل کاروبار سے جس سے چند سطروں کے لیے ایک تختہ انگریزی کاغذ کا ضائع ہوتا ہے موقوف ہو جاوے۔
- 3- ایک صفحہ کے خطوط کے واسطے صرف آدھا ہی اور چند سطروں کے لیے فقط چہارم تختہ کافی ہوگا۔

4- انگریزی کاغذ کے لفافوں کا صرف جو ضلع ساگر میں مروج ہے سو صاحبان بورڈ موصوف کی رائے محض فضول اور بیجا متصور ہے کیوں کہ ہندوستانی کاغذ بھی اُس امر کے قابل ہر قسم کا مل سکتا ہے لہذا رواج مذکور کو ترک کرنا مناسب ہے صاحبان عدالت ہدایت کرتے ہیں کہ بڑے بڑے خریدتوں یعنی کیفیات اور مقدار کی مثل کے لفافوں کے لیے وہ مضبوط اور پائیدار کاغذ جو کماؤں میں بنتا ہے مفید ہوگا کیونکہ کاغذ مذکور مستعملہ حال کے کاغذ کی نسبت کم کڑکتا اور آرزوں بھی ہے اور ضلع مذکور کے حاکمان دیوانی کی معرفت بے محصول ڈاک حاصل ہو سکتا ہے اس مقام پر یہ ترقیم کیا جاتا ہے کہ دس روپیہ سے زیادہ وزن کے خریدتوں کو اگرچہ یہ دستور کم مستعمل ہوا لیکن کپڑے میں لپیٹنا لازم ہے۔

5- صاحبان بورڈ اس امر کے شاکی ہیں کہ ایک قسم کے عہدہ داروں کا اخراجات مذکورہ کے بابت طریق یکساں اور ایک انداز نہیں اور نہ کوئی ایسا دستور العمل ہے کہ جس سے رپورٹ اور کاغذات کے [ص 2 کالم 2] نقشے اور اُن کے تیار کرنے میں جتنا کاغذ صرف ہوتا ہے اُس کا طول و عرض اور مقدار دریافت ہووے کیونکہ بدون اس امر کے کاغذ کی آمد اور خرچ کا ایسا انتظام ہونا کہ جس سے نہ ضائع ہو اور نہ کمی پڑے ناممکن ہے اور صاحبان موصوف فرماتے ہیں کہ اکثر ایک قسم کے عہدہ داروں کی درخواست میں جن کا عملہ برابر بلکہ اُن کا کاروبار متعلقہ بھی مساوی ہے سائر خرچ کے اقسام اور مقدار کا اس قدر اختلاف ہے کہ اُن کے رو سے اس امر کا بندوبست ہونا محال ہے۔

6- اس نقص کی اصلاح کے بابت صاحبان بورڈ نے صاحبان عدالت کو صلاح دی ہے کہ اس امر کے واسطے ایسا دستور العمل ٹھہرانا چاہیے کہ جس سے ہر نوع کے خطوط اور رپورٹ یا ریٹرن جو اُن کے پاس مرسول ہوں اُن کے کاغذات کا طول اور عرض و مقدار معین ہووے اور دستور العمل مذکور پر قرار واقعی عمل کرنے کا ارشاد فرمادیں مگر اس امر کا بجالاتا دشوار ہے کیونکہ ان اضلاع میں اکثر ریٹرن اور کیفیات کے واسطے چھپے ہوئے نقشے مستعمل ہیں جن سے معلومات حاصلہ کے اقسام اور انواع کے ملاحظہ کرنے سے کاغذ کا خرچ بیجا اور فضولی متصور نہیں اور جو کیفیات قلمی ابلاغ کی جاتی ہیں اُن کے بابت ایک قاعدہ عام معین کرنا محال ہے مگر البتہ سرشتہ کے مہتمم کی تھوڑی سی تقید بھی کاغذ کے صریحاً خرچ بیجا کی ممانعت کے واسطے کافی ہے چنانچہ عہدہ داروں کی اکثر ضلع بہ ضلع تبدیلی کے سبب اگر اس امر میں غور فرماویں تو اُن کو ہر ایک سرشتہ کی آمد و خرچ کے مقابل کرنے سے انتظام کافی و دانی کرنے کا قائل ہو سکتا ہے اور ہر گاہ کہ ایک سرشتہ کا ٹھیک اندازہ معلوم ہو تو اسی کے مثال اور سرشتوں کا بھی انتظام ہو سکتا ہے۔

7- سرکیولر آرڈر نمبر 171 / اور نہ 13 جولائی 1835 کے رو سے مقدمات فوجداری کی کیفیات سالیانہ اور ششماہی کی جو دو نقلیں مرسول ہوتی تھیں سواب ایک ہی کافی ہے کیونکہ جو نقل گورنمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے

ابلاغ ہوتی تھی سوائی کے حکم سے موقوف ہوئی۔

8- صاحبان بورڈ نے جس قاعدہ پر کہ سائر خرچ کے بابت تخفیف کی اس کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ عہدہ داروں نے اپنی درخواست میں سائر خرچ کو معمول سے زیادہ طلب کرنے کی موجبات اور کچھ حساب مندرج نہیں کیا۔ لہذا صاحبان موصوف نے اشیائے مطلوبہ کی درخواست کو معمول سے زیادہ ملاحظہ کر کے جب کوئی وجہ نہ پائی تو قلیاً عنایت کیا۔

9- آخر کار صاحبان عدالت ارشاد فرماتے ہیں کہ چونکہ اس امر فضول کی امتناع کی بابت شبہ کم استطاعت رکھتے ہیں لہذا حاکمان اضلاع کو زیادہ تر واجب اور لازم ہے کہ اس کی تکمیل کرنے میں ہمارے مدد و معاون رہیں کیونکہ بدون اس کے جو انتظام کہ گورنمنٹ کے حکم مورخہ 8 مئی 1839 کہ بہ موجب صاحبان عدالت کو عہدہ داران جوڈیشیل کے اخراجات کے امتناع کی بابت کرنا چاہیے سوہراکئیہ محال ہے۔ موزلی اسمتھ رجسٹر۔

سندھ

از روئے مضمون ایک چٹھی صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کے جو کہ اس میں صاحب کمانڈنگ امیر یا سندھ کے [ص 3 کالم 1] تھے یہ حال ظاہر ہوا کہ بہ باعث زیادتی اور بدعت سپاہ اور بھیر و بنگاہ انگریزی کے شہر روری اور سکھر میں امیران خیر پور نے بہت تکرار اور شکایت صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کو لکھی تھی سو صاحب موصوف نے صاحب کمانڈنگ کو لکھا ہے کہ ایسے وقت میں سرداران مذکورین کی رعایا کو ایذا پہنچانی نامناسب ہے بلکہ چاہیے کہ اس وقت میں ان کی بہت خاطر داری ملحوظ رکھیں چنانچہ صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے ایک جمعدار چیراسیوں کا واسطے ہمراہی سرداران روری کے تعین کیا تا کہ بروقت واقع ہونے جھگڑے یا لڑائی کے درمیان رعایائے سندھ اور سپاہ انگریزی کی دونوں کو صاحب پولیٹی کل ایجنٹ یا صاحب اسٹنٹ کے پاس سکھر میں لے جاویں اور صاحب کمانڈنگ کو لکھا کہ آپ سپاہ کو حکم دیں کہ جو کوئی سپاہ میں سے درمیان شہر روری یا سکھر یا گردنواح کے گاؤں میں کوئی کام خلاف آئین کرے گا وہ سزا دہی ہی پاوے گا جیسی کہ تمام کچھریوں میں سرکار کمپنی کے لوگ پاتے ہیں یہ بھی سنا جاتا ہے کہ میر رستم خاں امیر خیر پور نے بھی حیدرآباد میں لکھ بھیجا ہے کہ مجھے صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کہتے ہیں کہ صاحبان جنگلی اور حاکمان سپاہ پر کم نالش کرو۔

فوتِ راجہ کشن گڑھ

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ راجہ مسند نشین ریاست کشن گڑھ کا مرگیا لیکن ابھی حال مفصل بیماری وغیرہ راجہ موصوف کا بخوبی ظاہر نہیں ہوا کہتے ہیں کہ ملک میں راجہ متونی کے بہت بے انتظامی تھی۔ اب اس میں شک نہیں کہ بے انتظامی دو چند ہو جاوے گی۔ سنا جاتا ہے کہ راجہ متونی لا ولد تھا اور نہ کوئی قرابتی اس کا ہے کہ وارث مسند راجہ کا

ہو سکے نظر بریں اغلب ہے کہ یہ ریاست بھی ملک گورنمنٹ میں شامل کیا جاوے گی جو وہ پور میں درمیان
ٹھا کروں اور سپاہ راجہ کے کچھ لڑائی ہوئی اور ہوا چاہتی ہے۔

دوست محمد خان

اخبار کلکتہ مورخہ 4 ماہ گذشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ امیر دوست محمد خان کلکتہ میں داخل ہوئے اور جس دن کہ بابت
سالگرہ ملکہ معظمہ کو نین و کٹور یہ فرمانفرمائے ممالک انگلستان کے جشن طرف ایوان گورنری میں آراستہ تھا اس دن
امیر موصوف بھی وہاں موجود تھے۔ کہتے ہیں کہ امیر دوست موصوف بہت ملاقات کرنے سے متفر رکتے ہیں۔

پنجاب

دریافت ہوتا ہے کہ سرکش سکھ لوگ قریب چار چمنوں اور توپوں کے حال نزدیک آنے سپاہ انگریزی کا سن کر درمیان
پشاور اور اٹک کے دریائے کابل میں کسی جگہ سے عبور کیا اور پکتان بروڈنٹ صاحب کو مع کاروان کے بہ امن و امان
گذرنے دیا چنانچہ توقع تھی کہ قافلہ مذکورہ 28 تاریخ ماہ گذشتہ کو پشاور میں پہنچے گا سپاہ انگریزی جو کہ مراجعت کرتی تھی
جمروں میں پہنچی جنرل اویٹویلہ صاحب ان کی ملاقات کے واسطے تشریف لے گئے بالفعل پشاور اور اس کے گرد و نواح
میں بہت امن و امان ہے اگرچہ تین چار چمنیں منحرف ہیں لیکن صاحبان [ص 3 کالم 2] انگریزوں سے کچھ دشمنی نہیں
رکتے۔ 19 تاریخ برگت انگریزی جو کہ جلال آباد سے آیا تھا پھر علی مسجد کو کوچ کرنے کا قصد کرنے کو تھا لیکن بہ باعث نہ
بہم پہنچنے اونٹوں کے کوچ ان کا ملتوی رہا مگر قریب روانہ ہوگا۔

کلکتہ

صاحب اخبار ماہ منیر لکھتے ہیں کہ ارباب گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ املاک پبلک پر جہاں کہ خاص و عام آن کر جمع
ہوتے ہیں مثل ناچ گھروں انگریزی اور ٹون ہال اور املاک متعلقہ مثل دوکانوں حویلی وغیرہ مسجدوں اور امام
باڑوں اور معابد ہنوز پر بھی ٹیکس مقرر کریں لیکن خاص معابد پر سرکاری ٹیکس مقرر نہیں کرے گی۔ جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں
چنانچہ جس جس معابد سے کوئی دوکان وغیرہ تعلق نہیں رکھتی اس سے کچھ ٹیکس نہیں لیا جاوے گا کیونکہ وہ خانہ خدا ہے
کسی کی ملک نہیں ہے۔ ایک روز بازار دھرم تلہ میں درمیان ملازموں محمد حیدر خان اور اہل بازار کے کچھ جھگڑا فساد
ہو گیا پچیس آدمی بازیوں میں سے زخمی ہوئے۔ ایک عورت محتالہ ایک پرتگیز کی عورت کے لڑکے کو کہ پانچ برس کا
تھا کچھ شیرینی کی طمع سے بہکا کے اور لباس انگریزی پہنا کے واسطے بیچنے کے ایک انگریز کے پاس لے گئے صاحب
مذکور قیمت لڑکے کی حسب دلخواہ دلالہ کو دے کر لڑکے کو لانے لگا لڑکے نے زونا شروع کیا اور ماں کو یاد کرنے لگا۔
آخرش ظاہر ہوا کہ یہ لڑکا کسی اور کا ہے سو بعد بہت سی تحقیقات کے صاحب مذکور نے لڑکے کو مع عورت کے صاحب

عدالت کے پاس بھیج دیا تو مقدمہ زیر تجویز ہے۔

اب سنا جاتا ہے کہ کہار منی گر جا گھر پر دو سو روپیہ اور گریک گر جا گھر پر سو روپیہ اور نئے ناچ گھر پر کہ ساتھ نام پار کر بلڈنگ کے مشہور ہے چھ سو روپیہ ٹیکس کا مقرر کیا گیا ہے اور اشتہار مالکان مکان کے پاس بھیجے گئے ہیں۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار موسومہ ہر کارہ سے واضح ہے کہ محمد علی پھر کوشش کرتا ہے واسطے مقرر کرنے اپنی حکومت کے سیعان میں لیکن اس کے نائب ذوالفقار خان حاکم بامیان نے اُس کے قلعہ پر حملہ کیا حتیٰ کہ محمد علی اور اُس کے بیٹے مقام باجگاہ میں بھاگ گئے۔ حکم ہے کہ بہت سا سامان لڑائی کا فوراً طرف مشرق کے بھیجا جاوے چنانچہ قریب پانچ سو کپہ باروت کے اور اسی قدر گولیوں اور گولوں کے عنقریب جہاز پر لدنے کو ہے۔ اخبار انگلش مین سے واضح ہوتا ہے کہ لکناؤ رانچیف صاحب تمبر کے مہینے میں ایک کشتی دُخانی پر کلکتہ سے سوار ہوں گے اور لہ آباد میں جاویں گے اور درمیان میں یا آخر ماہ اکتوبر تک طرف شمال کی کوچ کریں گے۔ مشہور ہے کہ میجر جنرل سرجان فز جرنل صاحب نے بیچ اختیار کرنے حکومت سپاہ سندھ کے انکار کیا ہے بہ باعث نزدیکی ایام دورہ اسٹیف کے۔ واضح ہوتا ہے کہ نصیر خان پہاڑوں میں جنوبی اور [ص 4 کالم 1] مغربی قلات کے منڈلاتا پھرتا ہے۔ کرنیل سٹیس صاحب قلات میں ہیں اور اکثر پیغام درمیان اُن کے اور مسٹر روس بل صاحب کے جو کہ کوئٹہ میں ہیں ہوتے رہتے ہیں۔ درمیان دینا پور اور غازی پور کے ہیضہ وبائی بہ شدت جاری ہے۔ پچیس تیس آدمی ہر روز مرتے رہتے ہیں۔ صاحب اخبار مدراس بہ موجب مضمون چٹھی موٹین کے حال گرفتاری تین افسران انگریزی سپاہ مدراس یعنی کپتان برٹ اور لٹننٹ ریویل اور لٹننٹ گب کا اس طرح لکھتے ہیں کہ صاحبان مذکورین واسطے شکار کے گئے تھے۔ قضاء سرحدات راجہ برہما میں چلے گئے وہاں ایک گروہ مسلح نے انہیں گرفتار کیا اور سات دن تک قید رکھا بعد ازاں قید سے تو چھوٹے مگر بطور نظر بند ہیں۔ دس روپیہ جو کہ بیچ حراست فتح سنگھ مان متوسل والی پنجاب کے فیروز پور سے طرف پشاور کے روانہ کیا گیا تھا۔ بخیریت تمام متصل راول پنڈی کے پہنچا۔ جنرل معتبر سنگھ فیروز پور میں آن کر کرنیل بارشن صاحب ساتھ واسطے سیر و شکار کے گیا تھا سو بیسویں تاریخ ماہ گذشتہ کو طرف لدھیانہ کے روانہ ہوا۔ نواب بہاول خان ابھی احمد پور میں ہی مقیم ہیں درمیان نواب موصوف اور امیران سندھ کے طریقہ دوستی اور خط و کتابت کا جاری ہے وکیل امیران موصوفین کا مع تحائف کے نواب موصوف کے پاس آیا اور اُن کا ایک دیوان بھی کچھ تحفہ جات واسطے نواب موصوف کے لے کر خان پور تک پہنچا ہے عنقریب بیچ خدمت نواب موصوف کے حاضر ہوگا لیکن ابھی نہیں دریافت ہوا کہ واسطے کس کام کے آیا ہے۔ خبر تھی کہ اہالیان حرم سلطانی خیر آباد سے کوچ کر کے اور مقام اکورہ میں پہنچ کے مقام کریں گے سو اگر پشاور میں مقام نہ کیا ہوگا تو درہ خیبر میں پہنچ گئے ہوں گے۔ اخبار لدھیانہ سے ظاہر ہوتا ہے

کہ باوجود یہ کہ ارباب گورنمنٹ نے بہ باعث لحاظ دوستی کے صلح غوریان کا والی ایران سے کامران شاہ والی ہرات کو دلوا دیا تھا مگر از بس نا احسان مندی کے کامران شاہ نے سرکار انگریزی سے برخلاف ہو کر طریقہ بغاوت کا اختیار کیا ہے۔

بخارا

واضح ہو کہ شاہ بخارا نے جو دیکھا کہ سپاہ بادشاہ روس کی بہ باعث سختی راہ اور ریگستان دشوار گزار کے اس طرف نہ آسکی اور واپس چلی گئی تو صلاح وقت جان کے گورنمنٹ انگریزی سے صلح اور دوستی کی اور کرنیل اسٹوڈرٹ صاحب بہادر کو قید سے رہائی دی کہتے ہیں کہ قیصر روم نے بھی بہ پاس دوستی اور صلح گورنمنٹ کے شاہ بخارا کو لکھا ہے کہ ارباب گورنمنٹ سے صلح کرنی تم کو مناسب ہے۔

بمبئی

ظاہر ہوتا ہے کہ چند بیوں نے مقام بھونگر میں متفق ہو کر ایک دوکان ہنڈوں کی کی تھی ایک روز انہوں نے تین قلیوں کے تیس مع تین ہزار روپیہ کے مقام دھولرا بندر میں ایک سوداگر کے پاس بھیجا۔ راہ میں غارتگروں نے اُن پر حملہ کیا اور [ص 4 کالم 2] تمام روپیہ لوٹ لے گئے۔ قلی لوگ واسطے ظاہر کرنے اس حال کے بھونگر میں آئے بیوں نے یہ گمان کیا کہ قلی روپیہ مارا چاہتے ہیں۔ نظریں اُن کو ایک حویلی علیحدہ علیحدہ قید کیا اور اُن سے حال رکھنے اور چھپانے روپیہ کا پوچھنے لگے۔ جب اس سے بھی کچھ مطلب حاصل نہ ہوا تب اُن کے ناک کان میں تھیلیاں ٹھنڈی چیزوں مثل شورہ وغیرہ کے باندھ دیں بیچارہ غریب قلی اس اذیت [کو] نہ سہہ سکے ایک اُن میں سے تو جلد مر گیا دوسرا اندھا ہو گیا اور تیسرے کی بھی توقع زیست کی نہیں ہے۔ القصہ غریب آٹھ دس آدمیوں کے اس جرم میں ملزم ہیں اور گرفتار ہو کر صاحب مجسٹریٹ احمد آباد کے پاس بھیجے گئے ہیں۔ اغلب ہے کہ ان لوگوں کو بروقت ثبوت جرم کے سزائے سنگین مثل قصاص وغیرہ کے ملے گی۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ایک جوڑی گھوڑیوں کی جو کہ کپتان لارنس صاحب کے طویلہ واقع متھرا میں سے چوری گئی تھی وہ اب تک نہیں پائی ہیں اگرچہ سنا جاتا ہے کہ اُن کا کھوج ریاست دھول پور اور گوالیار میں لگایا لیکن اب سنا جاتا ہے کہ سراغ اُن گھوڑیوں کا ایک گاؤں میں علاقہ ریاست بھرت پور کے لگا مگر ارباب پولیس انگریزی کو اجازت تلاشی کی نہ ہوئی۔ مہاراجہ فرمانروائے گوالیار نے تیس ہزار آدمی واسطے سزا دہی غارت گروں مقام کندولی کے جو کہ کنارہ دریائے جمبل پر واقع ہے بھیجا ہے کیونکہ یہ لوگ رعایا کو بہت ستاتے رہتے ہیں۔

حالاتِ قلعہ مبارک میں اکثر چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں لکھوں لیکن بہ سبب عدم فرصت کے حالِ مفصل لکھ نہیں سکتا اور جو کبھی کچھ لکھتا ہوں تو آپ تمام و کمال اُسے درج اخبار نہیں کرتے چونکہ چھاپہ خانہ خصوصاً اخبار صرف واسطے رفاہِ عام خلق اللہ کے موضوع ہیں اور میں بھی محض بنظر رفاہِ عام کے اکثر اس باب میں لکھتا ہوں اس واسطے میں امید رکھتا ہوں کہ جب کبھی آپ کی خدمت میں اسی قسم کے مضمون کچھ لکھوں تو آپ کو درج اخبار کرنا چاہیے۔

تنخواہ نہ تقسیم ہونے سے قلعہ مبارک کے اعلیٰ اور ادنیٰ بہت حیران و تباہ ہیں بعض اس قسم کے لوگ اب ذیل کار ہوئے ہیں کہ بہت خوف ہے فساد کا بعض وہ لوگ جو سٹیپن صاحب بہادر رزیڈنٹ کے وقت میں قلعہ سے بلکہ شہر سے نکالے گئے تھے پھر اختیار دیے گئے ہیں اور بعض اس قسم کے لوگ مقرب حضور سلطانی ہو رہے ہیں کہ عقلا اور اکثر عاقبت اندیش لوگ خیال کرتے ہیں کہ کچھ تعجب نہیں جو پھر مرزا جہاں گیر بہادر مرحوم کے وقت کا سا معرکہ درپیش آوے اہلکارانِ سرکاری ہوشیاری کریں کہ ایک دن اثر اس کا ظاہر ہوگا تفصیل اس اجمال کی واسطے پرچہ آئندہ کے اب کے آپ کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھی جاوے گی تو مفصل حال منکشف ہوگا۔

الراقم محمد

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

13 جون 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

ممالکِ بنگال کی گورنمنٹ کے حکم مورخہ 27 اپریل 1841 کے رو سے مفصلہ ذیل کے منصفوں نے اپنے عہدہ کے اول درجہ کی ترقی حاصل کی۔ قمر الدین محمد ضلع پٹنہ، آرڈی ٹریس صاحب ضلع چنگام تقرر عہدہ صاحبان صدر دیوانی عدالت کی طرف سے 14 مئی 1841 کا سید بندہ علی جس نے منصفی کی سند حاصل کی گورکھ پور کے ضلع میں موضع کسپا کے ایڈیشنل منصف کے عہدہ پر مقرر ہوا۔ ولیم ہارڈنگ ٹیلر صاحب متھرا کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کو حکم نامہ مورخہ 16 ماہ اپریل کے سے جو رخصت عنایت ہوئی تھی سو بیسویں تاریخ ماہ مذکور کی بجائے 14 ماہ حال سے آغاز ہوئی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈیہ پارٹمنٹ 26 اپریل 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کنسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26 اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 جو قوانین کہ اسباب جنگی کے غیر ملک میں منتقل ہونے کے باب میں مردج ہیں اُن کی اصلاح اور اجتماع کے لیے یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ ہر ایک پریسڈنسی کی گورنمنٹ اپنی اپنی پریسڈنسی کے لیے سرکاری عہدہ دار یا عہدہ داروں کو پروانہ راہداری عنایت کرنے کے لیے مقرر کریں گے اور بدون پروانہ مذکور حاصل کرنے کے اور اُن تمام دستور العمل اور شرائط بجالانے کے جو ہر ایک پریسڈنسی مذکورہ اپنے عہدہ داروں کی ہدایت کے لیے معین فرماوے گی سلاح باروت یا اسباب جنگی علاوہ اُن ہتھیاروں کے جو کہ لوگ اپنے ہی کام کے واسطے باندھ دیتے ہیں۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ممالک میں سے گذرنے نہ پاوے گا اگر کوئی شخص اس قانون کے برخلاف سلاح وغیرہ کے سرکار کی عملداری سے باہر لے جانے میں جرات کرے گا تو وہ قرق ہو جاوے گا اور ہر ایک شخص مذکور جو ایسے جرم کا مرتکب ہوگا تو صاحب مجسٹریٹ کے حضور جرم کے ثابت ہونے پر پانچ سو روپیہ سے زیادہ جرمانہ کا سزاوار نہ

ہوگا۔ حکم ہوا کہ قانون ہذا کا مسودہ جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے مشتہر ہووے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ کی بابت ممالک ہند کے لئے جس لیٹو کنسل کے پہلے اجلاس میں ماہ جولائی آئندہ کی 26 تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 26 اپریل 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کنسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26 اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر۔ [ص 1 کالم 2] 1841 جو سزائیں کہ قانون 25، 1840 کے رو سے ممالک بنگال کی فورٹ ولیم پریسیڈنسی میں آبکاری کے محصول کی حفاظت کے لیے معین ہیں ان کی ترتیب کے بابت یہ قانون ہے۔

1۔ ضمن 14 قانون 25 1840 کے اصلاح کے بابت حکم ہے کہ جو مجرم ضمن مذکورہ قانون مذکور کی سزا کے مستوجب ہیں وہ آئندہ کو دو سو روپیہ سے زیادہ جرمانہ تین مہینے سے زیادہ قید کے سزاوار نہ ہوں گے اور جس حالت میں جزا ادا نہ کریں گے تو یہی معاد مذکور سے زیادہ سزا کے لائق نہ ہوں گے اور آبکاری کے محصول کے صاحب مہتمم کے سوائے جیسا کہ قانون مذکور کی دوسری ضمن میں مندرج ہے اور کوئی اس باب میں سزا کا حکم نہ دے سکے گا حکم ہوا کہ یہ مسودہ اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو حکم ہوا کہ یہ مسودہ ممالک انڈیا کی کنسل کے پہلے اجلاس میں 26 تاریخ ماہ جون کے بعد ملاحظہ کے لیے پھر درپیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

نمبر 807

ممالک مغربی کے صاحبان سول جج کے لیے

اپنی اجرائے ڈگری کے بابت جو احکام صاحبان عدالت موصوفہ نے صادر کیے ان کی کیفیت معیادی کو مرتب کرنے میں ضلع کے صاحبان جج اور ان کے عملے ناحق کو توقف اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے لہذا صاحبان عدالت موصوفہ نے کیفیت مذکورہ کو پہلی تاریخ ماہ جون آئندہ سے بالکل موقوف کیا پہلی تاریخ ماہ جولائی آئندہ سے صدر دیوانی عدالت کی ڈگری ہائے عدم اجراء ہی کے سہ ماہی کیفیات کو نقشہ ملحقہ کے موافق زبان انگریزی اور اردو میں تحریر کر کے جس سے صاحبان عدالت موصوفہ اس امر لابدی کا انتظام مناسب فرما کے اپنی اجرائے ڈگری کی تعداد دریافت کر سکیں، صاحبان جج اس عدالت میں ارسال کیا کریں گے اور اس کے خانہ اخیر میں بیان مفصل جس سے صاحبان موصوفہ کو صاف واضح ہووے کہ اجرائے ڈگری میں کس کی طرف سے توقف واقع ہوا ہے مندرج ہوگا۔ ضلع کی عدالت یا پریوی کنسل کی جن جن ڈگریوں کا اجرا کسی ضلع میں ملتوی رہے گا تو صاحبان جج انہیں

مقدمات کی علیحدہ علیحدہ کیفیات نہ ماہی میں اُن کی بھی مندرج کر کے صاحبانِ عدالتِ مذکورہ کی خدمت میں ابلاغ کریں گے۔

مقام الہ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر۔

پشاور

وہاں کی چٹھیوں مورخہ 19 اور 27 ماہ گذشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ 27 تاریخ ماہ مذکور کو پکتان بروڈنٹ صاحب کا قافلہ طرف کابل کے روانہ ہوا۔ صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ [ص 2 کالم 1] سپاہ جنرل اویطویلیہ صاحب کی بہت چالاک اور تیز سنی جاتی ہے اور صاحب موصوف کی تربیت یافتہ ہے۔ مردمانِ قافلہ نے دیکھا کہ فصیل پشاور پر جا بجا سولیاں کھڑی تھیں اور اُن پر نعشیں آدمیوں کی آویزاں تھیں سنا کہ صاحب موصوف نے واسطے عبرت اوروں کے ان لوگوں کو سزا دی ہے۔ صاحب مذکور نے 18 تاریخ قافلہ مذکور کی دعوت کی واضح ہو کہ باعث شرارت اور گستاخی رجمنٹوں ہمراہی قوم سکھ کے جنہوں نے کہ حکم پکتان بروڈنٹ صاحب کا اور نہ اپنے افسروں کا مانا اُن کو حکم ہوا تھا کہ کپو چھوڑ کر چلے جاویں لیکن انہوں نے یہ بھی نہ مانا اور پیچھے پیچھے قافلہ کے جانے لگے چنانچہ اس بات سے پکتان موصوف کو شک ہوا کہ یہ لوگ شاید ارادہ لوٹنے کا رکھتے ہیں اور کمپ میں یہ افواہ بھی تھی کہ سرکشان مذکورین نے سنا ہے کہ قافلہ انگریزی کے ساتھ پچیس لاکھ روپیہ ہے سو اُسے لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن چند روز بعد ایک رجمنٹ سواروں سکھ کی ملی مگر انہوں نے سوائے اس کے کہ اپنی زبان میں افسرانِ انگریزی کو گالیاں دیں اور کچھ نہ کیا اور ایک اُکالی فقیر ایک انگریز پر حملہ کیا چاہتا تھا لیکن اُس کے رفقائے اُسے مانع آئے جب قافلہ دریائے اٹک پر پہنچا تو دیکھا کہ پُل اکثر جگہ سے توڑ ڈالا تھا اور خراب کر دیا تھا مگر پکتان موصوف نے ایک افسر سپہر نیا کو بھیج کے اُسے درست کروایا اور سب طرح سے اور مستعد رہے کہ در صورت حملہ دشمنوں کے بخوبی مقابلہ کریں اور تین دن تک شلٹن صاحب کے برگٹ کے منتظر رہے اگرچہ سکھ لوگ پر بھی شرارت کرتے رہے اور خوف تھا کہ مبادا حملہ کریں لیکن شاید کہ باعث خیر نزدیکی برگٹ مذکور کے انہوں نے مقابلہ نہ کیا۔ افغانستان کو ہستانی نژاد بروڈنٹ صاحب کے پاس آئے اور درخواست تو کری کی کی چنانچہ صاحب موصوف نے قریب پندرہ سولہ سو آدمی کے نوکر رکھ لیے کہتے ہیں کہ وہ لوگ فن بندوق رانی میں بہت قدر انداز اور چالاک ہیں۔ سنا گیا کہ سپاہ سکھ نے سپاہ گورکھا انگریزی کو بہت ترغیب دی تھی کہ تم نوکری انگریزوں کی چھوڑ دو لیکن گورکھوں نے ہرگز نہ قبول کیا۔

کابل

تمام سپاہ جو کہ بالا حصار میں معین تھی وہ سب وہاں سے اٹھادی گئی تاکہ شاہ والا جاہ حضرت شاہ شجاع الملک کو آسائش ہو چنانچہ اس سبب سختی موسم سے افسر لوگ تکلیف پاتے ہیں ایک مربع قلعہ واسطے میگزین کے اور ایک

چھاؤنی واسطے دور جمنوں کے بنائی جاوے گی چنانچہ لفٹ سٹریٹ صاحب کی بہت تعریف ہوئی جنہوں نے کہ نقشہ ان مکانات کا بنایا ہے۔ میجر ٹاڈ صاحب 15 تاریخ ماہ گذشتہ کو کابل میں داخل ہوئے اور ارادہ کلکتہ کار کھتے ہیں۔

درہ بلند

خطوں سے سپاہِ سندھ کے واضح ہوتا ہے کہ کچھ سوار کرنیل اسکز صاحب بہادر کے بسر کردگی آرہیلڈن صاحب کے ازراہ درہ بلند کوئٹہ کو جاتے تھے ایک روز پیشتر کئی مینہ برسا ہوا تھا سو سواران مذکورین میں سے ایک فٹ [ص 2 کالم 2] پانی پایاب اتر رہے تھے کہ یکا یک ایک سیلاب برف کا بلند یوں پر سے اس شدت سے آیا کہ طغیانی پانی کی دس فیٹ ہو گئی آدمی بھاگ نہ سکے اور ایک جگہ ٹھہرنا ناممکن ہوا الحاصل چار سپاہی دونشی اور سترہ گھسیارے اور ساکس خس و خاشاک کی مانند بہ گئے اور 24 گھوڑے اور تمام مال و اسباب افسران ہندوستانی اور سپاہ کا تلف ہوا۔

غزنین

وہاں کے خط سے واضح ہے کہ درمیان مقام مذکور اور قندھار کے راہ آمد و رفت بند ہے لیکن ابھی کچھ سبب اس کا معلوم نہیں ہوا باعث میجر لیج صاحب کی لڑائی کے جو کہ نزدیک قلات غلجی کے واقع ہوئی بہت لوگ انگریزوں کے دشمن ہو گئے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ ارادہ مقابلہ کار کھتے ہیں در صورت قلعہ بنانے انگریزوں نے اس نواح میں اور اس میں شک نہیں کہ ولایت غلزی میں ایک دفعہ لڑائی ہوگی۔

ایران

شایقان اخبار تازہ ہر دیار و امصار پر واضح ہے کہ شاہزادہ علی شاہ جس نے کہ ساتھ دوے تاج و تخت ایران کے مقام بغداد میں سپاہ جمع کی تھی آخر کار وہ واسطے لڑائی کے معرکہ میں آیا الغرض بموجب حلم شاہ ایران کے ایک سردار مع سپاہ جرار کے واسطے تنبیہ شاہزادہ مذکور کے روانہ ہوا اور ایک ہی حملہ مردانہ میں جمعیت ان دن متفق اور پریشان کر دیا ہزاروں آدمی مارے گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ سپاہ ایران نے بہت مال لوٹا علی شاہ مقابلہ نہ کر سکا اور بھاگ گیا سپاہ ایران نے تعاقب کیا اور گرفتار کر کے حضور شاہ میں حاضر کیا شاہ جم جاہ نے ازراہ ہر پائی اسے معاف کیا اور موافق اس کی گذران کے کچھ روزینہ مقرر کر دیا۔

سندھ

اخبارِ بمبئی سے ظاہر ہے کہ مقام مذکور میں چوری گورنمنٹ کے مال کی بہت ہوتی رہتی ہے۔ 22 تاریخ ماہ گذشتہ

جنرل سپاہ کے پاس چٹھی مسٹروس بل صاحب کی متضمن مستعد رہنے سپاہ کے آئی۔ لکھا تھا کہ بغور اطلاع واسطے حمایت سردار نوشکی کے کوچ کریں۔ کہتے ہیں کہ یہ مقام قریب سو میل انگریزی کے کوسٹہ سے دشت کلاں کے نزدیک واقع ہے باعث اُس کی اعانت کا یہ سنا گیا ہے کہ فاضل خاں نامی ایک سردار مع اپنی قوم کے اُس پر حملہ کیا چاہتا ہے اور چونکہ سردار نوشکی نے گورنمنٹ کی بہت خدمت گزاری کی ہے اس لیے اس کی حمایت کرنی صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے مناسب جانی چنانچہ مئی کو کچھ سوار اور پیادہ اور توپخانہ کوسٹہ سے اور کچھ سوار اور پیادہ مسیونگ سے اُس طرف بھیجے گئے آخر کار سنا گیا کہ سردار مذکور نے جو کہ نوشکی پر حملہ کیا چاہتا تھا سپاہ اپنی واپس بلا لی لیکن جب تک کہ غلہ فصل کا نہ اٹھایا جائے گا تب تک سپاہ انگریزی [ص 3 کالم 1] مقام نوشکی سے نہ بلائی جاوے گی۔ نصیر خاں بیٹا محراب خان متوفی کا چاہتا ہے کہ مسٹروس بل صاحب کے پاس چلا آوے لیکن اُس کے رفقائے اجازت نہیں دیتے۔

مدراس

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیگم نواب مندراس کے ساتھ تہمت خون ایک لونڈی کے گرفتار ہو کر بموجب ضابطہ قانون کے ایک ڈولی پر سوار ہو کر وہاں کی سپریم کورٹ کے محکمہ میں حاضر ہوئی حاکم وہاں کے ایک ہفتہ تک تحقیقات مقدمہ کی کرتے رہے آخر گواہی سے گواہوں کے دریافت ہوا کہ اگرچہ بیگم موصوفہ نے اُسے زد و ضرب بہت سا کیا لیکن قتل اُس کا ثابت نہ ہوا اور چونکہ ثبوت میں شک واقع ہوا اسی واسطے بیگم موصوفہ کو رہائی ہوئی کہتے ہیں کہ اگر جرم قتل عمد بیگم صاحب پر ثابت ہوتا تو بے شک قصاص لیا جاتا۔

رام پور

دریافت ہوتا ہے کہ نواب محمد سعید خان رئیس رام پور کو یہ مد نظر اور منظور ہے کہ ایک مدرسہ واسطے اطفال غربا کے اپنی ریاست میں مقرر کریں چنانچہ مفتی شرف الدین کو جو کہ اُن کی سرکار سابق میں بہت ہی عزت رکھتا تھا اور بہ باعث صادر ہونے کسی خطا کے خارج کیا گیا تھا مدرس اُس مدرسہ کا کیا چاہتے ہیں اور یہ بھی ارادہ ہے کہ واسطے آسائش عام رعایا کے ایک حکیم حاذق ایک دارالشفایں مقرر کریں کہ بیماروں کے معالجہ میں مصروف رہے اور دوا اور غذا سرکار سے ملا کرے خدا تعالیٰ تمام امیروں کو ہندوستان کے ایسی ہی توفیق دے کہ نیک نامی دنیا کی اور ثواب عقبی کا حاصل کریں۔

اخبارات مقامات مختلفہ

28 تاریخ ماہ گذشتہ کو مقام آگرہ میں طوفان عظیم اٹھا محلہ تاج گنج میں اُس ہوا کے صدمہ سے ایک دیوار پختہ سرتا

سرگر پڑی اور اکثر غریب غربا کے چھپروں میں آگ لگتی رہتی ہے۔ موضع سروں علاقہ ضلع ترہت میں رات کے وقت چوروں نے ایک ساہوکار کے ہاں حملہ کیا اس طرح کہ جا بجا اپنے پہرے بٹھاتے چلے گئے جب اندر گھر کے پہنچے تو اول ساہوکار کی بہت تلاش کی وہ نہ ملا بعد ازاں اُس کی بی بی سے کنجیاں لے کر قریب بیس پچیس ہزار روپیہ کے نقد و جنس لے گئے اگر ساہوکار ہاتھ آتا تو اغلب تھا کہ اُسے زندہ نہ چھوڑتے۔

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں مزاج مبارک فرمانروائے اودھ کا کچھ علیل رہتا ہے اور بہت ضعیف ہو گئے ہیں۔ از روئے رپورٹ سپرینڈنٹ پولس بنگال کے صاحب اخبار نے لکھا ہے کہ ان دنوں مقام چمپارن میں اور اضلاع پورنیہ اور بہار میں بہت آدمی باشندوں میں سے قزاقوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور بہت مال اور اسباب لُٹ گیا۔ چٹھیات مورخہ 21/ ماہ گذشتہ سے واضح ہے کہ قافلہ حرم محترم سلطانی کا بہ حراست کپتان بروڈنٹ صاحب کے پشاور میں پہنچا بریگیڈیر شلٹن صاحب اس بات سے بہت ناراض ہوئے کہ بے ضرورت کیوں سپاہ کو طلب کیا۔ ضلع کوئل میں صدمہ سے طوفان ہوا کہ [ص 3 کالم 2] بہت گھر لوگوں کے گر پڑے اور بہت آدمی اُن کے گرنے سے زخمی ہوئے اور مینار جامع مسجد کا بھی ٹوٹ گیا۔ صاحب آگرہ اخبار پرچہ مورخہ 5/ تاریخ ماہ حال میں لکھتے ہیں کہ اہل نیپال پھر سرحدات انگریزی میں دست اندازی کرتے ہیں سو اغلب ہے کہ در صورت بیچ ہونے اس بات کے جنگِ عظیم واقع ہوگی۔ صاحب اخبار ہرکارہ لکھتے ہیں کہ ایڈ میرل سر ڈبلیو پارکر صاحب بہادر سپہ سالاری جہاز ہائے متعینہ چین کی قبول نہیں کرتے۔ بادشاہ جوہانہ جو کہ میڈیگا سکر میں سے نکالا گیا تھا وہ ایک کشتی دُخانی پر کلکتہ میں آیا ہے اس امید سے کہ گورنمنٹ کی مدد سے پھر اپنے ملک کو حاصل کرے۔

سنا جاتا ہے کہ بمبئی میں بھی ہیضہ وبائی شروع ہوا ہے۔ اخبار بمبئی سے ظاہر ہے کہ ایک برگٹ انگریزوں کی کوئٹہ میں چھاؤنی پڑا چاہتی ہے اور بارگیس تیار ہوتی ہیں کیونکہ آب و ہوا بہت خوش آئند ہے۔ مولین نے اخباروں سے واضح ہے کہ اُس طرف مطلق امن و امان نہیں ہے قوم شین برسرِ فساد ہے اور والی ریاست کی سپاہ سے لڑنا چاہتی ہے۔ تحقیق ہوتا ہے کہ میجر جنرل فزجرلڈ صاحب بہادر نے بیچ اختیار کرنے سپہ سالاری سپاہ سندھ کے انکار نہیں کیا بلکہ ارادہ رکھتے ہیں کہ بغور شروع موسم سرما کے عہدہ مذکور پر جائیں۔

بخارا

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ والی بخارا نے کرنیل اسٹورٹ صاحب کو قید سے رہائی دی اور قصد صلح کا ساتھ دیا، گورنمنٹ انگریزی کے رکھتا ہے اور اغلب بھی ہے کہ عنقریب طریق ماصواب مخالفت سے باز رہ کر راہ راست دوستی کی اختیار کرے لیکن جائے تعجب ہے کہ والی موصوف نے محمد اکبر خان خلیف امیر دوست محمد خان کو قطع نظر غور و پرداخت کے کہ شعار بزرگ کردہ ہائے ایزدی کا ہے کیوں قید کر رکھا ہے ایک فلک زدہ خانماں آوارہ نے

تیں نا کردہ گناہ مجبوس اور تباہ و خراب کرنا عقلِ مصلحت اندیش نہیں پسند کرتی خصوص سلاطین کو ایسا نہ چاہیے۔

لاہور

بھائی گورکھ سنگھ کو ارشاد ہوا کہ حساب خرچ شاہراہوں کا ڈلاروش صاحب سے سمجھ لیں تاکہ ظاہر ہو کہ مشارالہ نے غبن کیا ہے یا نہیں دیوان مول راج کے تیں خلعت سات پارچہ کا مع تلو اور ہاتھی اور قلمدانِ طلا کے عنایت کر کے فرمایا کہ کنور پرتاب سنگھ کم سن ہے چاہیے کہ سفر کشمیر [میں] اُس کے رفیق رہو عرضی سردارِ حکم سنگھ ملوی مامورہ مقامِ کلو کے درباب بے اجازت اُٹھ کر چلے جانے سپاہ کے ملاحظہ ہوئی فرمایا کہ سپاہ سرکش کے دلوں میں اب تک خوفِ سیاست سرکار نے اثر نہیں کیا ہے۔ 18 تاریخ مئی کو صبحی مہاراجہ بہادر نے باغِ حضوری میں دربار فرمایا راجہ دھیان سنگھ اور بھائی گورکھ سنگھ اور دیوان دینا ناتھ وغیرہ ارکانِ دولت باریاب مجرا ہوئے بھگت رام بخش نے [ص 4 کالم 1] کچھ واسطے نوکری کے حاضر کیے خود بدولت نے انہیں گولہ اندازوں میں بھرتی کیا۔ دیوان بٹن سنگھ کاردارِ شیخوپورہ نے حاضر ہو کر نذر گذرانی۔ مہاراجہ نے ارشاد کیا کہ تم سے انتظام اپنے علاقہ کا بخوبی نہیں ہوتا۔ سپاہِ قراہینوں متعلقہ کنور نونہال سنگھ کے تیں بعد لینے ایسے موجودات کے حکم ہوا کہ ساتھ صلاح راجہ دھیان سنگھ کے اضافہ تنخواہ تمہاری کا کیا جاوے گا پروانہ جات بنام علاقہ دارانِ قلمرو سرکار کے درباب مرمت مکانات وغیرہ کے صادر ہوئے۔ پروانہ بنام شیخ امام الدین ناظمِ دوآبہ کے جاری ہوا کہ گیارہ سو روپیہ بابت تنخواہ مصدیوں توپخانہ کے مصریہ رام کو دلوادیں۔ 19 تاریخ گلاب سنگھ کرنیل توپخانہ کے نے گولہ اندازوں کو واسطے نوکری کے حاضر کیا مہاراجہ نے انہیں داخل توپ خانہ کیا۔ عرضی سردار فتح سنگھ ان کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی بہ خیریت تمام بادل نپائی میں پہنچا اور عنقریب اٹک میں پہنچے گا۔ پروانہ در جواب صادر ہوا کہ جلد شامل قافلہ حرم سلطانی کے ہو جاوے۔ رام کشن کو حکم ہوا کہ انتظام علاقہ گوجرانوالہ کا بخوبی کرے۔ جواہرل دیوان راجہ سوچیت سنگھ کو تاکید ہوئی کہ آمدنی علاقہ جات مشخصہ کی داخل کرے نہیں تو دستکات موافق دستور کے جاری ہوگی۔ حکم ہوا کہ دس من باروت واسطے زنبور کخانہ جلال جان کمیدان روندہ کابل کے دیں اور ڈھائی سو من جستہ واسطے گولہ کے کارگیران جرنیل گلاب سنگھ کالہ والہ کو دلوادیں۔ 20 تاریخ سوارانِ سردار گینڈا سنگھ کے تیں ملاحظہ کیا۔ ازراہ مہربانی ایک مالا موتیوں کی کنور پرتاب سنگھ کو مرحمت کی۔ بھائی گورکھ سنگھ کو ارشاد ہوا کہ حساب خرچ شاہراہوں کا ڈلاروش صاحب سے سمجھ لیں تاکہ ظاہر ہو کہ منشاء غبن کیا ہے یا نہیں۔

خط

ایک خط آیا ہے گا درباب اہلکارانِ قلعہ مبارک کے اس دفعہ بہ سبب باقی نہ رہے جگہ کے نہیں لکھا گیا انشاء اللہ تعالیٰ پرچہ آئندہ میں لکھا جاوے گا۔

بلب گڑھ

کہتے ہیں کہ راجہ ناہر سنگھ رئیس بلب گڈھ اب سن تمیز کو پہنچ گیا ہے صبح سے پہر رات تک دادری رعایا کی کرتا ہے اکثر اہلکاروں نے جو کچھ خورد برد کیا تھا انہیں قید حساب لیا جاتا ہے بالفعل فوجدار نول سنگھ مامور راجا کے اور کنور دھرم سنگھ کاروبار راجہ کا کرتے ہیں۔

قلعہ مبارک

اخبار قلعہ مبارک سے واضح ہوا کہ نواب حامد علی خاں اور اہلکاران حضور والا سے تصفیہ ہو گیا نواب موصوف نے دس ہزار روپیہ اصل معاملہ میں اور پانچ ہزار روپیہ بطریق نذرانہ عذرمانات مقابلہ ملازمان سلطانی متعینہ کوٹ قاسم مقرر کیے۔ سنا گیا کہ سب باتیں معرفت راجہ دیہی سنگھ کے [ص 4 کالم 2] ظاہر ہوئیں۔ کہتے ہیں کہ حضوران راجہ سے بہت راضی ہوئے اس بات سے 9 تاریخ اس مہینے کی سواری حضور والا کی سلطان جیو کو گئی راجہ سوہن لعل نے بہت کچھ حضور سے عرض فضول کی لیکن کچھ پذیرانہ ہوئی۔

ایلیچ پور

دریافت ہوا کہ ان دنوں نواب مکرم الملک منور الدولہ مرزا احمد علی خان بہادر وزیر معزول سلطان اودھ نے جو کہ واسطے زیارت حرمین شریفین کے جاتے تھے معہ اہالی وادنی اور حشم و خدم کے 18 تاریخ اپریل کو مقام چھاؤنی ایلیچ پور میں مقام کیا روبرٹ اسپرنج صاحب افسر رسالہ پنجم حیدرآباد کے ساتھ نواب صاحب مدوح کے شرائط تنظیم، مکرم بوجہ احسن بجالائے اور ذوالفقار بیگ رسالہ دارکلاں نے شرائط مہمانداری بطور شایستگی۔ اراکین چار روز تک نواب مدوح بہ آرام تمام مقام مذکور میں رونق افروز رہے۔ پانچویں روز آگے کو تشریف لے گئے اور، طمانہ خلعت گراں بہا سے ان دنوں کو افراز اور ممتاز کیا۔

راجہ نکاری

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ واسطے یادگاری مہاراجہ منتر جیت سنگھ متونی کے ایک مکان بلند اور آراستہ کہ زبان انگریزی میں اے مونیومنٹ کہتے ہیں مثل مونیومنٹ جنرل لوئی اختر صاحب متونی کے ہوا۔ میدان دھرم تلہ واقعہ کلکتہ میں بنایا گیا ہے ضلع نکاری میں تیار کریں اور اس کی تیاری کے واسطے چند جاگیر راجہ موصوف میں سے علیحدہ کریں۔

بردوان

ظاہر ہے کہ راجہ مہتاب چندر راجہ بردوان نے کئی ہزار روپیہ خزانہ سرکار انگریزی میں بھیجا ہے اس واسطے کہ بیچ علاج و معالجہ اور ادویات غریب غربا کے صرف کریں اور ڈاکٹروں اور دانیوں کو نو کر رکھیں۔

جودھ پور

اخبار سے دریافت ہوا کہ مہاراجہ والی جودھ پور یہاں تک تنگ آیا ہے کہ مسند راج کو چھوڑ دیا چاہتا ہے بہ باعث اس کے اکثر ٹھا کروں کو اس کے راج کا ممبر یعنی جزو کونسل کیا ہے اور پھر بھی وہ روپیہ گورنمنٹ کا ادا نہیں کر سکتے اگرچہ کپتان لڈلو صاحب نے ٹھا کروں کی بڑی بڑی تنخواہیں کر دی ہیں پھر بھی مہاراجہ مان سنگھ کو کوئی فائدہ معلوم نہیں۔ سنا جاتا ہے کہ ٹھا کر کو چاہیں کا بہت دولت مند ہے اور زر خراج گورنمنٹ کا ادا کر سکتا ہے۔

سنا گیا کہ صاحب ایجنٹ نے راجہ پرتاب پال کو سرکار کی طرف سے خلعت دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

20 جون 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

ج ایم بی بر فرڈ صاحب اعظم گڑھ نے اسٹنٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو جو اختیار کہ ضمن دوسری قانون تیسرے 1821 میں مذکور ہیں عنایت ہوئے الگزینڈر اس صاحب قسمت روہیل کھنڈ کے کمشنر کے اسٹنٹ کو 23 فروری گذشتہ کے حکم نامہ کے بموجب جو رخصت عنایت ہوئی تھی وہ 8 ماہ گذشتہ سے یعنی جس تاریخ سے کہ صاحب موصوف نے سبٹو کے پولیٹی کل ایجنٹ کے اسٹنٹ کا کام اپنے ذمہ لیا منسوخ ہوئی۔ محمد علی نقی یا اور خان اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ صدر امین اعلیٰ موصوف کے سررشتہ کا کام اس کے ایام غیر حاضری میں صدر امین کرے گا۔ سالگرام قانون 1833 کے رو سے ضلع غازی پور کا ڈپٹی کلکٹر بجائے دبی دیال متوتی کے مقرر ہوا آر بی مارگن صاحب بندیل کھنڈ کے بندوبست کے عہدہ دار نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر کے پہاڑ پر جانے کے لیے رخصت چھ مہینے کی پائی جس روز سے صاحب موصوف کام اپنا چھوڑے گا اس روز سے رخصت محسوب ہوگی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ پارٹمنٹ 26 اپریل 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26 اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 عیسوی بنگالہ کے قوانین مروجہ کے قانون تیسرے دفعہ چوتھی ضمن چٹھی 1828 کی ترمیم کے لئے یہ قانون ہے بنگال کے قوانین مروجہ کے قانون 3 دفعہ 4 ضمن 6/1828 کے ترمیم کے بابت حکم ہے کہ جو اسپیشل کمشنر قانون مذکور کے رو سے مقرر ہوا ہے کچھ ضرور نہیں کہ وہ کسی اور ایسے ہی اسپیشل کمشنر کے پاس کوئی مقدمہ رجوع کرے مگر اس صاحب کو آپ ہی اختیار ہے کہ عدالت تابع کی تجویز کو خواہ منظور خواہ تبدیل خواہ مسترد کر کے حکم قطعی نافذ کرے۔ حکم ہوا کہ یہ مسودہ جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار لیا جائے حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالک ہند کی کونسل کے پہلے اجلاس میں 26 جون آئندہ کے بعد پھر ملاحظہ کے لیے درپیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکرٹری گورنمنٹ انڈیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 26 اپریل 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26 اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 شہر کلکتہ کے سپریٹنڈنٹ پولیس کے اختیار کے باب میں جو قوانین ان کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

- 1- حکم ہے کہ مال مسروقہ کے اشتباہ کی بابت [ص 1 کالم 2] خانہ تلاشی کے لیے جو کچھ اختیار کہ صاحبان جسٹس آف دی پیس کو حاصل ہے وہی شہر کلکتہ کے سپریٹنڈنٹ پولیس کو بھی عنایت ہے اور جو قوانین کہ مقدمات مذکورہ میں صاحبان جسٹس آف دی پیس کے لیے مقرر ہیں ان کے بموجب ضروری قسم کہلوانے اور اظہار لینے میں سپریٹنڈنٹ مذکور صاحبان جسٹس آف دی پیس کے موافق اختیار رکھتا ہے۔
- 2- حکم ہے کہ صاحب موصوف تغافل اور عداً خلاف حکمی کرنے کی صورت میں کانسٹیبل داروغہ چوکیدار یا اور عہدہ داران توابعین پر بدون اپیل کے جرمانہ جو دو مہینے کی تنخواہ سے زیادہ نہ ہو، کر سکتا ہے اور جس حالت میں کہ جرمانہ ادا نہ کرے تو مجرم مذکور کو ایک میعاد کے واسطے جو کہ تین مہینے سے زیادہ نہ ہو مقید کرنے کا اختیار ہے۔ حکم ہے کہ جو مسودہ اب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جائے۔
- 3- حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالک ہند کی کونسل کے پہلے اجلاس میں 26 جون آئندہ کے بعد پھر ملاحظہ کے لیے درپیش ہو۔ ٹی۔ ایچ۔ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ جوڈیشیل ڈیپارٹمنٹ۔

سر کیولر نمبر (۹۷۷) قسموں کے صاحبان کمشنر کے لیے

منتخب مفصلہ ذیل مندرجہ ذیل پولیس رپورٹ سال گذشتہ ضلع آگرہ کے رو سے لفٹنٹ گورنر بہادر کو واضح ہوا کہ کسی ضلع کے اہل عملہ خزانچی کے نہایت قرضدار ہیں لہذا جناب ممدوح کمال متاسف ہو کر ارشاد فرماتے ہیں کہ آئندہ جمع عہدہ دار اس امر قبیح سے بہرہ نجات اور استغفار کریں چنانچہ مجھ کو حکم ہے کہ دستور مذکور کے بابت گورنمنٹ کی بالکل نارضا مندی اور تنفر سے آپ کو مطلع کروں اور کہ آپ اپنے تحت حکومت عہدہ داروں کو جو نتائج کہ ایسے امورات مذمومہ سے ظہور میں آتے ہیں محفوظ رکھنے کے لیے متنبہ فرماویں جیمس طامس سکریٹری منتخب مندرجہ پولیس رپورٹ 1840 مورخہ 17 اپریل 1841 کی ایک سو چودہویں دفعہ کا دفعہ 114 دستور مفصلہ ذیل بالفعل اہل عملہ میں مروج ہے یعنی اپنے اپنے خزانچیوں سررشتہ کے سے قرضہ لینا سو گورنمنٹ کے حکم سے قابل اسناد ہے چنانچہ ایسا دریافت ہوا کہ ایک ضلع میں سررشتہ دار سے لے کر عہدہ داران توابعین اور خزانچی کے درمیان بیس ہزار روپیہ تک بچا ہوا تھا پس ایسے رویہ سے کمال ہرج واقع ہوتا ہے اول یہ کہ تمام اہلکار مل کر کسی امر کی اطلاع جس سے

اُن کی تنخواہ ضبط ہونے کا خوف ہو نہیں دیتے دوسرے بڑی حرکتِ ناشائستہ یہ ہے کہ قرض خواہوں کے کہنے سے جن کا اختیار و اقتدار بہت مضرب ہوتا ہے لوگوں کے تقریرِ عہدہ کے واسطے سعی و سفارش کی جاتی ہے لہذا قوانین کہ عہدہ دارانِ عہدہ اور ضلع کے خزانچی کے [ص 2 کالم 1] درمیان داد و سند کی ممانعت کے بابت راجح ہیں سوائے انہیں کا ضلع کے جمیع ملازمانِ سرکاری سے متعلق ہونا لازم ہے بلکہ قبل اس سے امورِ مذکور کی بابت گورنمنٹ کی ناراضی اور اُن کی موقوفی کی اطلاع کو مشتہر کرنا بلا شک مفید ہوگا۔

سرکیولر آرڈرز

- ممالک مغربی کی صدر دیوانی عدالت کا سرکیولر آرڈر ممالکِ مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج کے لیے۔
- 1- تصریح قوانین نمبر 11.09 کے رو سے جو مطبوع ہوئی حکم ہے کہ سرکیولر آرڈر مورخہ 4 اگست 1837 کا صرف ضلع اور شہر کی عدالتوں سے متعلق ہے اور اس جہت سے صدر امینِ اعلیٰ اور صدر امین اور منصفوں کی ڈگریوں کی نقلوں کو جو مقدمات کے کاغذات کے ساتھ داخل دفتر آ رہتی ہیں انگریزی کاغذ پر لکھنا کچھ ضرور نہیں۔
 - 2- تصریح مذکور کی اُس دفعہ کو جو عہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کے باب میں ہے۔
- صاحبانِ عدالت نے دوسری بار غور فرما کر کلکتہ کے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کے مشورہ سے تصریح مذکور میں اتنی ترمیم کرنے کی تجویز فرمائی ہے کہ سرکیولر مذکور کا حکم اُن وجوہات کے بموجب جن کو میں پوری نے صاحبِ جج نے اپنے خطِ مندرجہ تصریح مذکور میں مثبت کیا عہدہ دارانِ مسطور سے بھی متعلق ہووے لہذا حکم ہے کہ آئندہ جو عہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کی ڈگریاں داخل دفتر رہیں سوائے انگریزی کاغذ پر تحریر کی جائیں گی۔
- 3- صدر امین اور منصفوں کی ڈگریاں دفتر میں رکھنے کے لیے ہندوستانی قسم اول کاغذ پر مرقوم ہوا کریں گی۔
- آباد موزلی اسمتھ رجسٹر۔

منتخب

تصریح قوانین نمبر 11.09 کی ترمیم کے باب میں عہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کی ڈگریوں کی نقلوں کا دفتر میں رہنے کے لیے انگریزی کاغذ پر تحریر کیا جانا۔

سرکیولر آرڈر

ممالک مغربی کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کا سرکیولر آرڈر ممالکِ مذکورہ کے صاحبانِ سول اور سیشن جج کے لیے۔

صاحبانِ عدالتِ موصوفہ اطلاع فرماتے ہیں کہ صدر امین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اور اہلی شرع کے رخصت سے بابت

جو سرکیولر مورخہ 27 فروری کا آگرہ گزٹ 16 مارچ گذشتہ میں مشتہر ہوا اُس کی دفعہ اول کو صاحبانِ جج منسور سمجھ کے اُس کے عوض مفصلہ ذیل مندرج کریں گے۔ عہدہ دارانِ توابعین اور اہالی شرع کو رخصت عنایت کرنے کے بابت دستور مرقومہ فی الذیل مقرر ہوا اور آئندہ سے عدالتِ موصوفہ کے تحت حکومت اضلاع میں اسی کی اطاعت کی جائے گی۔

[ص 2 کالم 2] مقام الہ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر 21 مئی سنہ 1841

جنرل ڈیپارٹمنٹ یکم جون 1841

جتنے دفتر کہ ممالکِ مغربی کی گورنمنٹ کے تابع ہیں وہاں سے انڈنٹ یعنی طلب نامہ کاغذ سیاہی قلم وغیرہ کا سال آئندہ کے خرچ کے لیے سالِ روانگی کی ماہ جولائی کی پہلی تاریخ کو سائر خرچ کے سررشتہ میں ارسال ہوا کرے تاکہ اشیاءِ مطلوبہ وقتِ ضروری پر اُس کے پاس پہنچ جائیں۔ لہذا طلب نامہ مذکور 1842 کی بابت ممالکِ مغربی سے سالِ حال کے ماہ جولائی کی پہلی تاریخ کو ارسال کیا جائے گا۔ ممالکِ مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے مشتہر ہوا، ڈبلیو ایڈورڈس اسٹنٹ سکرٹری۔

انگلستان

اخبارِ انگلستان مورخہ پانچویں اپریل سنہ حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں اکثر امرائے انگلستان نے ساتھ امید حاصل کرنے عہدہ گورنری ولایتِ ہندوستان کے بیچ حضور صاحبانِ پارلیمنٹ کے درخواستیں گذرانی ہیں لیکن اب تک کوئی اس عہدہ پر مقرر نہیں ہوا مگر اغلب ہے کہ اب کے جو اخبار وہاں سے آئے گا اُس سے حال مفصل معلوم ہوگا۔

ملکہ انگلستان سننے آوازہ ہر چہا طرف کی فتحوں کے سے بہت خوش ہیں۔ خصوصاً رفع تنازع سے جو کہ درمیانِ سلطانِ روم اور والیِ مصر کے ہو رہی تھی اور اب کہ ساتھ کوششِ سفیر انگلستان اور ایلچیوں اکثر سلاطینِ یورپ کے صلح ہو گئی ہے ارکانِ سلطنتِ ملکہ کو نہایت خوش وقتی حاصل ہے اور یقین ہے کہ عنقریب اربابِ گورنمنٹ امریکہ سے بھی صفائی ہو جائے۔ اسی اخبار سے یہ خبر بشارت اثر ظاہر ہوتی ہے کہ ملکہ انگلستان پھر حاملہ ہیں یقین ہے کہ ایامِ معہود پر کوئی فرزند وارثِ تاج و تخت پیدا ہووے۔

روم و شام

اخباروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوداگر ہر طرف کے باعث لڑائیِ رومیوں اور مصریوں کے ٹٹ جانے مال و متاع اپنے سے خوف کر کے کبھی دیارِ مصر و شام میں نہیں جاتے تھے اب کہ لڑائیاں آخر ہو گئیں اور سلاطینِ فرنگستان میں عہد و پیمان ہو گئے پھر سوداگر ہر ولایت کے اُس طرف جانے لگے ہیں اور خرید و فروختِ اجناس سے فائدہ اٹھاتے

ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ تمام شرطوں میں سے شاہِ روم کی والی مصر نے دو شرطیں نہیں قبول کیں ایک یہ کہ اختیار بحالی برطانیہ امیر ایران سپاہِ مصر کا سلطانِ روم کے وزیروں کو رہے اور اس باب میں والی مصر کچھ دخل نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ بعد وفات محمد علی پاشا کے جس کسی کو قابلِ سلطنت کے دیکھیں اُسے وزیرِ قیصر روم کے مسندِ ریاست مصر پر بیٹھا دیں۔ محمد علی پاشا نے اس بات کو ہرگز قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ [ص 3 کالم 1] اختیار میرے ہی قبضہ میں رہے اور سرداروں سلطانی کو کچھ مقدور دخل کا نہ ہووے۔ چنانچہ اس مقدمہ میں سفیرانِ فرنگ کی رائے بھی والی مصر کی رائے سے مطابق ہوئی اور چونکہ قیصر روم خلافِ مرضی سفیرانِ مذکورین کے کوئی بات نہیں کرتے ہیں پس یقین ہے کہ وہ دونوں شرطیں عہد نامے میں سے خارج ہو جائیں اور اختیارانِ دونوں باتوں کا والی مصر کے قبضہ میں ہی رہے۔ کہتے ہیں کہ ماہِ اپریل میں اکثر ملک شام کے لوگ مرضِ طاعون سے مر گئے۔

کابل

میجر ٹاڈ صاحب بہراہی ڈاکٹر لوجن صاحب کے جب کابل میں پہنچے تو صاحبِ والا مناقب ولیم مکناٹن صاحب بہادر اُن سے بہت اخلاق اور اشفاق سے پیش آئے اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ بسببِ نادرستی معاملات ہرات کے میجر موصوف کی قدر و منزلت میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

میجر پانچر صاحب جنہوں نے کے سابق میں بیچ محافظت ہرات کے بہت کوشش کی تھی 16 تاریخ مئی کو بہراہی اور افسروں کے کابل میں پہنچے کرنیل سٹیسی صاحب طرف قندھار کے روانہ ہوئے واسطے شامل ہونے اپنی سپاہ کے اکثر سردار ولایتی جو کہ بیچ حراست کپتان ناش صاحب کے قید تھے اُن کو حضرت شاہ شجاع الملک نے صاحبِ موصوف سے لے کر نواب نظام الدولہ کے سپرد کیا چنانچہ صاحبِ مذکور بے کار بیٹھے ہیں اور انفنٹ رینجرز کی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ہستان کو بھی شاہِ ممدوح نے معزول کیا بہ باعث نئے انتظام کے۔

کرنال

آگرہ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ کرنال کی چھاؤنی کی سپاہ نے اس مضمون کے حکم پائے ہیں کہ بالفعل تیاری کوچ کی موقوف رکھیں۔ صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ اغلب ہے کہ بعد گزرنے برسات کے درمیان سپاہِ پنجاب گورنمنٹ کے جنگ وجدل واقع ہو ایک اور اخبار سے ظاہر ہوا کہ کرنیل پو صاحب بہادر کو واسطے تیار کرنے ایک اور توپ خانہ کرنال کے حکم آیا ہے یہ بھی ایک دلیل معلوم ہوتی ہے کسی طرف کے عزم کی۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 7 مئی سنہ حال سے ظاہر ہے کہ ایک گروہ نے سردارانِ قوم بلوچ کے متابعت گورنمنٹ کی

اختیار کی اور چلے آئے لیکن نہیں معلوم کہ نصیر خاں کس طرف بھاگ گیا۔ دیناپور میں ہیضہ وبائی اور چیچک کی بہت شدت ہے سینکڑوں آدمی ہر روز مرتے ہیں۔ مقام بلیری مین سے ایک صاحب یہ خبر حیرت افزا لکھتے ہیں کہ مقام مذکور میں ایک بچھیا دس یا گیارہ مہینے کی قریب ڈیڑھ گلاس کے ہر روز دودھ دیتی ہے باوجود یہ کہ ابھی وہ خود بھی ماں کا دودھ پیتی ہے۔ کلکتہ کے اخبار سے ظاہر [ص 3 کالم 2] ہوتا ہے کہ سردار اجیت جو کہ رانی چند کنور کی طرف سے گیا تھا کلکتہ میں پہنچا اور نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقات کیا چاہتا ہے لیکن لوگ خیال کرتے ہیں کہ اُس کا عرض حال نہ سنا جاوے گا۔ مسٹر ریکس صاحب نئے مجسٹریٹ فتح گڑھ میں پہنچے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہوا کہ سکھوں نے چار پانچ لاکھ روپیہ گورنمنٹ کالوٹ لیا جو کہ پنجاب سے گذرتا تھا۔ اخبار موسومہ مدراس اسپیکٹیٹر سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفتنٹ کرنیل اسمتھ صاحب سواران مدراس کے جن کی رو بکاری کورٹ مارشل میں ہوئی تھی۔ وہ بہت عزت سے معاف کیے گئے۔ کابل کے اخبار سے ظاہر ہے کہ اُس طرف اکثر ڈاکیں لٹتی رہتی ہیں اور مسافر روکے جاتے ہیں۔ اخبار سے واضح ہے کہ سردار سرکش چر گونگ کوراجاؤں اور چادیتیا اور لمتیا کے نے مدد دی تھی کہتے ہیں کہ آخر کار یہ سب حال روشن ہو گیا۔ چر گونگ کو تین گھنٹہ تک سپاہ انگریزی نے لوٹا ہزاروں روپیہ نقد اور بہت سا مال اسباب سپاہیوں کے ہاتھ آیا۔ لندن کے اخبار سے واضح ہے کہ خاتون کشورستان ملکہ جہاں کوئین وکٹوریہ بخیریت ہیں مگر پرنس ایلبرٹ کی طبیعت کچھ علیل تھی شاہزادہ ممدوح کو عہدہ نائٹ آف دی گولڈن فلیپس کا ملا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ راجہ دھیان سنگھ یا راجہ گلاب سنگھ کلکتہ میں کنور شیر سنگھ کی طرف سے کچھ نامہ پیام رکھتے ہیں ان دنوں کلکتہ بھی مرجع عام ہے بڑے سردار آن کے رجوع کرتے ہیں۔

آگرہ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ مقام کچی کی لڑائی میں پہلی رجنٹ سواران بمبئی سے بہت نامردی وقوع میں آئی دشمنوں کے سامنے سے مثل ریورٹ بھٹروں کے بھاگ گئے واللہ علم بالصواب۔ الہ آباد میں بہت شدت سے گرمی پڑتی ہے اور سنا جاتا ہے کہ کئی آدمی ہیضہ وبائی سے بھی مر گئے ہیں۔ ان دنوں ایک جہاز انگریزی واسطے شامل ہونے مہم چین کے روانہ ہونے کو ہے اور خبر ہے کہ اس جہاز پر وہ ایڈمیرل یعنی سپہ سالار جہاز جو کہ اب مقرر کیا گیا ہے سوار ہوگا۔ سنا جاتا ہے کہ مسٹر ڈنلوپ صاحب ممبر کونسل نے نوکری سے استعفیٰ دیا ہے اگرچہ بالفعل کام کرتے ہیں مگر سب بیمار رہنے کے ہندوستان میں نہیں رہیں گے اور مسٹر ولیم سن صاحب نے بھی بہ باعث بیماری کے استعفیٰ لکھ بھیجا ہے انگلستان میں سے۔

مرشد آباد

پارس ناتھ نامی دیوان نواب صاحب والی مرشد آباد کا بقضائے الہی مر گیا کہتے ہیں کہ یہ شخص بہت نیک ذات تھا ارکان ریاست کو بہت غم ہوا کہ ایسا آدمی دانا اور خیر خواہ کا بہم پہنچنا بہت دشوار ہوا یہی کوئی اُس عہدہ پر مقرر نہیں

ہوا۔ اگرچہ بہت آدمی ہوس اُس علاقہ کی کرتے ہیں مگر صاحبان گورنمنٹ اس فکر و تلاش میں ہیں کہ کسی شخص عاقل اور نیک خصلت اور [ص 4 کالم 1] جہاندیدہ کے تئیں اس خدمت پر مقرر کریں تاکہ انتظام اُس ریاست کا درستی پاوے۔

قلاتِ غلزی

ہفتہ گذشتہ میں حال جانے سپاہِ انگریزی کا طرف قلاتِ غلزی کے درج اخبار کیا گیا تھا کہ ایک سپاہ واسطے تنبیہ ان سرکشوں کے جو کہ قلعہ انگریزی نہیں بنانے دیتے ہیں بھیجی گئی ہے اب حال تازہ یہ تحقیق ہوا کہ فوج انگریزی جو کہ مشتمل دور جموں شاہ کے سرکردگی پکتان میکن صاحب اور گرن صاحب اور سواران کرشی صاحب اور دو توپوں کے تھی اُس کو تین تین چار ہزار غلزیوں نے گھیر لیا لیکن اُس وقت یہ مناسب تصور کیا گیا کہ پکتان میکن صاحب ان پر حملہ نہ کریں۔ کرنیل ویر صاحب مع چار سو آدمیوں رجنٹ 38 اور باقی سواروں کرشی صاحب کے جو کہ سرکردگی پکتان لیس صاحب کے تھے مع توپوں گھڑ چڑھ اور ذخیرہ کے طرف قلعہ کی بڑھے جب کہ قلعہ سے دو تین مارچ کا فاصلہ رہ گیا تو قوم مذکور قلاتِ غلزی میں سے نکل کے ان پر چلی پکتان میکن صاحب یہ حال سن کر سپاہ لے کر ان کے پیچھے گئے لیکن بہ باعث نہ ملنے قوم مذکور اور نہ پانے ان کی خبر کے رات کے وقت مقام کیا غلزی لوگ کوچ کرتے رہے اور رات کے وقت تین ہزار آدمیوں نے کرنیل ویر صاحب کے کیمپوں پر حملہ کیا۔ سپاہ نے کرنیل موصوف کی انہیں سنگینوں پر لیا اور مار ہٹایا لیکن حریف مکرر اور متواتر حملہ ہائے مردانہ کرتے رہے اور جب اس سے بھی کچھ حاصل نہ دیکھا تو سپاہ انگریزی کے دائیں اور بائیں طرف سے گرے اور سپاہ انگریزی کو طمع انعام بشرط نہ مقابلہ کرنے کے دیتے رہے مگر شجاعان سپاہ انگریزی نے از بس سیر چشمی اور لا پرواہی کے جواب ان کی استدعا کا تیج و تفرنگ اور گالیوں سے دیا اور رفتہ رفتہ انہیں میدان جنگ میں سے بھگا دیا دوسرے روز ستر آدمی دشمنوں سے مرے ہوئے پائے مگر تعداد زخمیوں کی نہیں معلوم ہوئی کیونکہ قوم مذکور اپنے آدمیوں کو اٹھالے گئے تھے کرنیل ویر صاحب کی سپاہ بسبب کمی آدمیوں کے قابل تعاقب کے نہ تھی لیکن اغلب ہے کہ ونگ رجنٹ 16 کا جو کہ سرکردگی کرنیل مککارن کے غزنین سے آتا ہے اور پانچویں رجنٹ لائٹ کیولری سے ملے گا ان سے راہ میں قوم مذکور کا مقابلہ ہوئے۔ حساب مقتولوں اور مجرموں سپاہ انگریزی کا یہ ہے کہ رجنٹ 38 میں سے ایک سپاہی مارا گیا اور دس زخمی ہوئے اور سواران لیس صاحب میں سے تین سوار مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے چار گھوڑے تو پخانہ میں سے مارے گئے اور پندرہ گھوڑے زخمی ہوئے۔

برگپ انگریزی ابھی کامل میں نہیں پہنچا لیکن تھی کہ 10 تاریخ پہنچے گا اور اغلب ہے کہ اس میں سے کچھ سپاہ طرف قلاتِ غلجی کے بھیجی جاوے گی۔

باعث عدم بار برداری کے بہت سا ذخیرہ اور گودام گندک میں پڑا ہوا ہے اور لٹنٹ ڈیاس صاحب مع دو

کمپنیوں پانچویں رجمنٹ کے اس کی حفاظت کے لیے چھوڑے گئے ہیں۔ خبر تھی کہ قریب آخر ماہ مئی کے ایک سپاہ طرف [ص 4 کالم 2] کوہستان کے بھیجی جائے گی واسطے تنبیہ سرکشوں اُس نواح کے۔

قونر

سیدان قونر یعنی سید بہاء الدین وغیرہ وقت جانے سپاہ انگریزی کے اور قبضہ کر لینے تمام پرگنات قونر کے بہت دلگیر ہو کر ملک کافر میں ریاست اختیار کی تھی لیکن چونکہ سرداران قوم کافر سے مراد اُن کی نہ نکلی تو انہوں نے سرداران در بند اور یوسف زئیوں وغیرہ کو لکھا کہ ہمارے بزرگ بموجب عہد و پیمان بادشاہوں سلف کے انہی پرگنات کے حاصل سے اوقات بسر کرتے تھے سو اگر اب تمہاری مدد سے پرگنات مذکور پھر ہاتھ آجائیں تو ہماری مراد برآوے مگر سردارن آس پاس کے نے بخوف سرکار انگریزی کے کمک دینے سے پہلو تہی کیا اور جواب صاف دیا چارنا چار سیدان مذکورین بوسیلہ کپتان میکش صاحب بہادر کے اپنی خطا معاف کروا کے دربار حضرت ظل سبحانی میں گئے ہیں اغلب ہے کہ شاہ ممدوح پھر ان کو بدستور ملک و مال عنایت فرمادے۔

درہ خیبر

اکثر آنے والوں اُس طرف کے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں درہ مذکور میں امن و امان ہے تجار اور بیوپاری بے خوف و خطر آمد و رفت رکھتے ہیں کیا مجال ہے کہ کوئی قزاق بیوپاری کے مال پر آنکھ اٹھا کر دیکھے کیونکہ خود افغان حفاظت راہ کی کرتے ہیں اور علاوہ ازیں جو کہ بد نطفہ لوگ تھے ان کو پکتان صاحب نے جلا وطن کر دیا ہے اور قوم سنگوخیل نے لاچار ہو کر اطاعت گورنمنٹ کی قبول کی ہے۔

در بند

پشاور کے خط سے واضح ہوا کہ پابندہ خان در بند والہ نے اپنی تمام عمر میں تابعداری کسی کی نہیں کی تھی اور کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوا تھا اب کہ کوہستان خیبر پنج قبضہ حضرت شاہ شجاع الملک کے آگیا اور نیچے کا ملک یوسف زئیوں کا مہاراجہ والی لاہور نے لے لیا اور کسی طرف ٹھکانا نہیں رہا اس لیے لاچار ہو کر خان مذکور نے والی لاہور کو پیغام بھیجا کہ پرورش فدوی کی سرکار کو منظور ہو تو فہما اور نہیں تو حضرت شاہ شجاع الملک کی خدمت میں چلا جاؤں۔ مہاراجہ نے یہ حال سن کر ارشاد کیا کہ بدون مرضی صاحبان عالیشان کے قوم افغان کو اپنے ہاں دخل نہ دیا جائے گا کیونکہ اس قوم کے عہد و پیمان پر اعتماد نہیں۔

دہلی

سنا گیا کہ 20 لاکھ 50 ہزار روپیہ اضلاع مختلفہ میں سے جمع ہو کر بہ حراست پکتان بیس صاحب 48 رجمنٹ پیادگان

ہندوستان کے یہاں آتا تھا سو اس میں سے بیس لاکھ روپیہ بیچ حفاظت ایک گروہ سپاہیوں کے بسر کردگی پکتان سواری صاحب کے فیروز پور کو بھیجا گیا۔ چند روز سے بہت گرم لوہیں چلتی رہتی ہیں۔ دن رات غبار کم نہیں ہوتا لوگ نیم جان ہو گئے ہیں اس ہفتہ میں آگ بھی بہت جگہ لگی۔ کہتے ہیں کہ اسپتال واقعہ دریا گنج بھی جل گیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

27 جون 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

چے اے لاک صاحب بنارس کے صاحب مجسٹریٹ کے اسٹنٹ کو جو اختیارات کہ ضمن (1) قانون 3، 1841 میں مذکور ہیں عنایت ہوئے ولایت حسین خان جو قانون 9، 1833 کے بموجب ضلع باندہ کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اس کو اپنے ہی کام کے لئے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی یہ رخصت جس تاریخ کو کہ وہ اپنے مقام سے روانہ ہوگا اسی سے محسوب ہوگی۔ ولیم رچرڈ کونے صاحب فتح پور کے آف شیڈنگ جج کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے کام سپرد کرنے کی تاریخ سے دسمبر آئندہ کی پہلی تاریخ تک رخصت عنایت ہوئی۔ صاحب موصوف کو 18 مئی کے حکم نامہ کے رو سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی تھی سو حکم نامہ ہذا کے رو سے منسوخ ہوئی اینڈ رو اس صاحب قسمت الہ آباد کے کمشنر اسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ جیمس طامسن سکریٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ 12 اپریل 1841 نواب گورنر جنرل بہادر ممالک ہند نے کونسل کے اجلاس میں 12 اپریل 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا۔ لہذا اب بہ پاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے۔

قانون پہلا سنہ 1841 سرکاری مالکداری کو بہ آسانی وصول کرنے کے لیے بابت اور پٹے داری کے محال سے سرکاری مالکداری کے باقی ادا کرنے کے لیے جو نیلام ہوتا ہے اس سے جو جو حقیقت منتقل ہوتی ہے اس کے ثابت کرنے کے واسطے یہ قانون ہے۔

1- قوانین مروجہ حال کی رو سے سرکاری مالکداری کی باقی ادا کرنے کے لیے صرف بندوبست کرنے والے لمبردار کو مجبور کرنے یا اس کی جائداد کو قرق رکھنے کا اختیار ہے اور لمبردار مذکور پٹے دار سے خواہ تالش خواہ قرق کی راہ سے معاملہ کر سکے مگر بہ لحاظ خواص ایسے محال کے پٹے دار کی حقیقت بچانے خواہ سرکار کی مالکداری کو وقت معین پر وصول کروانے کے لئے قوانین مروجہ حال کافی نہیں قوانین مذکورہ میں اور بھی نقص ہے کہ پٹے

داری مجال کی نسبت تصریح کامل نہیں کہ پٹے دار باقیداروں کی پٹی بطور نیلام کے یا اور طرح سے انتقال ہو سکے اور یہ بھی تفصیل نہیں کہ اگر ایسے پٹے کا نیلام ہووے تو اس سے کیا کیا حقیقت پیدا ہوتی ہے۔

2- اس قانون میں پٹے داری مجال کے معنی یہ ہیں کہ جس مجال میں دوپٹی یا اس سے زیادہ شمول ہے یا جس میں کئی مالک ہوں جو علیحدہ علیحدہ جائداد اپنے اپنے تصرف میں رکھتے ہیں اور سرکار کو مالکذاری دیتے ہیں مگر ادائے مالکذاری کا اپنے نام پر قول و قرار نہیں کیا پس [ص 1 کالم 2] جس مالک کا نام بندوبست سرکاری میں داخل ہے وہ لبردار اور جس مالک کا نام داخل نہیں وہ پٹے دار کہلاتا ہے۔

3- حکم ہے کہ جن پٹے داروں کی پٹی یا حقیقت قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے بندوبست کے رو سے ثابت ہوئی وہ مفصلہ ذیل کے بموجب مجبور ہو سکیں گے خواہ پٹے دار مذکور پٹی پر صرف بذاتہ قابض متصرف ہو خواہ کوئی اور اس کا شریک ہووے۔ 1- جیسا قوانین مروجہ حال سے لبردار کے لیے حکم ہے ویسے ہی پٹے دار کے لیے بھی دستک کا جاری ہوتا۔ 2- جس طرح سے لبردار کے حق میں اب حکم نافذ ہے اسی طرح پٹے دار ان مذکور کی گرفتاری اور مزاحمت اور مجبوری اور اشیاء غیر منقولہ کی قرتی یا نیلام کرنے کا اختیار ہوتا۔ 3- بیباق پٹے دار کو باقی پڑی ہوئی پٹی کا بطور مدامی کے سپرد کرنا۔ 4- جو بندوبست باقی پڑی ہوئی پٹی کا ہوا تھا سو منسوخ ہونا اور پٹی مذکورہ کو اور کسی پٹے دار بیباق یا کسی غیر شخص کو اجارہ دینا اسی معیار میں جو پندرہ برس سے زیادہ نہ ہو۔ 5- جس پٹی میں کہ باقی پڑی ہو اس کو از روئے نیلام کے فروخت کرنا اور اس حالت میں اور پٹے دار جو بیباق ہیں ان کو نیلام مذکور کے خرید کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

4- حکم ہے کہ جب کسی پٹی کا نیلام ہووے اور اس کو غیر شخص خریدے تو پٹے دار بیباق یا کوئی شخص سرکار بیباق میں سے پٹی مذکورہ کے لینے کا نیلام کی قیمت معینہ کے بموجب دعویٰ کر سکے گا بشرطیکہ دعویٰ مذکور نیلام کے روز ہو اور صاحب کلکٹری کچہری برخواست ہونے سے پیشتر ہووے اور یہ کہ دعویٰ دار کی سب شرطوں کو وفا کرے۔

5- حکم ہے کہ گورنمنٹ یا حاکمان کلاں تحصیل جو حدود و احکام اپنی اپنی تجویز میں مناسب جانیں سو انہیں حدود اور احکام کے رو سے صاحبان کلکٹری یا کوئی اور جو صاحب موصوف کا اختیار رکھتا ہو تاہم مذکورہ کو عمل میں لاویں۔

6- حکم ہے کہ مجال نیلام کرنے کے بابت جو جو اطلاعی اشتہار دینا یا اختیار حاصل ہونا یا نیلام کا طور ٹھہرانا بموجب قانون کے وقت بوقت جاری ہوگا بے سبب امور پٹی کے نیلام کے باب میں رائج ہوں گے اور جب نیلام مذکور بموجب قواعد کے منظور ہووے تب پٹی بالکل خریدار کے دخل میں رہے گی بشرطیکہ صرف ان رعایا میں سے جن کا اپنی اپنی زمین کے بابت دخل موروثی کی حقیقت کا دعویٰ بندوبست اخیر میں قرار واقعی ثابت ہوا تھا اور بندوبست مذکور میں جس قدر بھیج ان کو دینا پڑے گا اس باب میں دستاویزات مرتب ہو کر

داخل دفتر ہوئیں تو رعایا نے مذکورہ کا بالکل دعویٰ بحال رہے گا۔

7- حکم ہے کہ اگر کسی پٹی کا اجارہ یا انتقال میعاد بطور مذکور بالا کے [ص 2 کالم 1] ہو تو انتقال مذکورہ کو میعاد معینہ میں یا اگر پٹی مذکورہ بالکل نیلام کی جاوے تو ماہ بیساکھ آئندہ سے پٹی منقلہ یا مبیعہ کے شریکوں میں سے کسی کو بدون اس کے کہ بحسب استدعاء مستاجر یا خریدار کے پہلے ادائے زر بھجج کے نوشت خواندہ نہ کر دے کشتکاری کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔ لیکن جو فریقین آپس میں زر بھجج کا قرار و مدار نہ کر سکیں تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ صاحبان کمشنر اور صدر بورڈ رونیو کی اجازت لے کر جیسا کہ قانون نویں 1833 میں دفعہ پانچویں سے دسویں تک جائز ہے قرب و جوار کے باشندوں میں سے اس کا انتظام کرنے کے واسطے ایک پنچایت مقرر کرے۔

8- حکم ہے کہ ہر ایک پٹی سے جو جو تحصیل ہوئی اور جو جو اس میں باقی ہے تو اس کے ثبوت بقایا کے باب میں تحصیلدار کی کھتونی اور جمع واصل باقی کا نقشہ مہری اور دستخطی جس کی پشت پر قانون گوادر پٹواری کی صحیح ہوکانی اور وانی ہوگا اور یہ سب کاغذات صاحب کلکٹر کی رو بکاری کے ساتھ داخل دفتر رہیں گے۔

9- حکم ہے کہ جو سرکار کا اصلی حق ہے کہ اپنی تمام جمع کو سب مالکوں کے زمرہ سے اور کل محال سے یک مشت وصول کرے اور جس وقت از روئے منصفی کے مناسب جانے تو قانون مروجہ کے حال کے بموجب کل محال بیع یا انتقال کروادے سو حق مذکور میں اس قانون کے رو سے کسی طرح تخیل نہ پڑے گا۔ قانون گیارویں 1822 کے اصلاح کرنے کے بابت اب یہ حکم ہے کہ مقدمات مذکورہ میں ہر ایک شرکا کا بالکل حق ملکیت ضبط و نابود ہوگا اور شریکوں میں سے ہر ایک حصہ دار قانون ہذا کے دفعہ پانچویں سے متعلق رہے گا۔

9/9- حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے جس شخص نے پٹی کو خرید کیا یا انتقال لیا ہو تو قانون ساتویں 1822 کی دفعہ 23 تیسری ضمن کے موافق صاحب کلکٹر کو اس کا دخل کروادینے کا اختیار ہے۔

11- حکم ہے کہ گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں اس ضلع میں جہاں کے پٹی وغیرہ کا ایسا رواج ہووے جس کے باب میں یہ قانون جاری کرنا مناسب جانیں باوجود یہ کہ ضلع مذکور میں قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے رو سے کوئی بندوبست نہ ہوا تھا تو اس قانون کی دفعات کو منتشر کر سکیں گے اور ان کے جاری کرنے کے واسطے صرف گورنمنٹ کا حکم کافی ہوگا۔ فقط فی ایچ میڈک سکرٹری گورنمنٹ انڈیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ 24 مئی 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 24 مئی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 صاحبان جسٹس آف دی پیس سے لیاقت کے باب میں حلف لینے کے لئے

یہ قانون ہے از بسکہ صاحبانِ جسٹس آف دی پیس سے کمیشن آف دی پیس کے کام کرنے کے وقت رکھنے کے لیے دستورِ مروجہ حال کے بموجب حلف لینے میں تخیل واقع ہوا ہے لہذا حکم ہے کہ جمیع اشخاص جو کمیشن آف دی پیس کے رو سے مقرر ہیں یا آئندہ ہوں گے سو جس جگہ میں کہ کمیشن مذکور صادر ہوا اُس کی کسی دیوانی [ص 2 کالم 2] یا فوجداری کورٹ آف جسٹس کے صاحبِ مہتمم کے روبرو خواہ صاحبِ ممدوح کورٹ مذکورہ کا جسٹس آف پیس ہو خواہ نہیں وہ حلف جو صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے لیے مقرر ہے اٹھانے اور اظہارِ تحریر کرنے پر موافق مضمون کمیشن مذکور کے صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے جمیع کام کرنے کی لیاقت رکھیں گے اور کورٹ آف جسٹس مذکورہ میں حلفِ مرقوم کی بابت اشخاصِ موصوف کے اظہارات داخل دفتر رہیں گے۔

حکم ہوا کہ مسودہ جونی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار دیا جاوے حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ اگست آئندہ کی 24 تاریخ کو پھر غور فرمایا جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

قلاتِ غلزی

جب سے کہ ہم نے حال لڑائی مذکور کا پرچہ ہفتہ گذشتہ میں مندرج کیا اور بھی خبریں جنگ مذکور کی آئی ہیں مگر ان کے مضمون سے بھی کچھ اور حال تازہ نہیں معلوم ہوتا صرف یہی لکھتے ہیں کہ 19 تاریخ ماہِ گذشتہ کو قوم غلزی نے کرنیل ویر صاحب کی سپاہ پر حملہ کیا۔ 11 گھنٹہ تک لڑائی رہی ستر آدمی دشمنوں میں سے مارے گئے صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ غلزہ قریب پانچ ہزار آدمیوں کے تھے سپاہِ انگریزی میں سے جیسا کہ سابق لکھا گیا اسی قدر کام آئے افسرانِ انگریزی میں سے کسی کو آسیب نہ پہنچا چنانچہ ایک دو افسروں پر دشمنوں نے حملہ کیا تھا لیکن سپاہِ انگریزی نے انہیں مار ہٹایا اس لڑائی میں دُزانی بھی باوجود آپس کی دشمنی کے غلزیوں کے شریک تھے دوسرے دن کرنیل موصوف قلات میں آں کر پکتان میکن صاحب سے ملے۔ دریافت ہوتا ہے کہ مقامِ منگور جو کہ قریب سات منزل کے غرنین سے اسی قدر قلاتِ غلزی سے واقع ہے اس میں چھاؤنی ونگِ رجنٹ 112 اور پانچویں رجنٹ کیولری یعنی سواروں کی رہے گی اس لیے کہ اگر پھر کچھ ضرورت ہو تو موجود رہیں اور یہ بھی مشہور ہے کہ رجنٹ 43 قندھار سے اور کرنیل ویر صاحب کی سپاہ دونوں چھاؤنی مذکور میں آجاویں گی اور یہ تمام سپاہ شروع موسمِ سرما تک وہیں مقیم رہے گی اور اگر اس اثنا میں اُس طرف امنیت ہو جاوے تو 16 اور 43 رجنٹ ہندوستان کو مراجعت کریں گی۔ قلاتِ غلزی کی اب بہت مضبوطی کر لی ہے چنانچہ آدھا تو پختانہ قندھار کا اُس میں تعین کیا جاوے گا اس صورت میں کوئی سپاہِ افغانوں کی اُس کو مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ پہاڑ جس پر کہ یہ قلعہ بنایا گیا ہے سو فیٹ بلند ہے اور ایک چشمہ اُس کے وسط میں جاری ہے۔ سپاہِ مامورہ قلعہ کو اس چشمہ سے بہت آرام رہے گا۔

پنجاب

صاحب آگرہ اخبار از روئے ایک چٹھی لاہور کے لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ شیر سنگھ بہادر سے دس ہزار سپاہ مع تمام سرانجام اور ضروریات کے مانگی ہیں۔ اس ارادہ سے کہ انہیں شروع موسم سرما میں کہیں کام میں لاویں۔ کہتے ہیں کہ [ص 3 کالم 1] یہ خلاف معمول درخواست بطور امتحان دوستی اور وفاداری سکھوں کے ہے اگرچہ بموجب اس عہد و پیمان کے جو کہ پیش از تخت نشینی حضرت شاہ شجاع الملک کے مہاراجہ رنجیت مرحوم سے ہوئے تھے یہ اقرار ہے کہ بروقت ضرورت کے سپاہ سے بھی مدد کی جاوے گی۔ سنا جاتا ہے کہ سپاہ جو کہ مہاراجہ سے طلب کی گئی ہے وہ بعد موسم برسات کے ہرات میں بھیجی جاوے گی بعضے یہ خیال کرتے ہیں کہ مانگنا سپاہ کا والی لاہور سے صرف اسی واسطے ہے کہ امتحان اُن کی دوستی اور وفاداری کا کیا جاوے وگرنہ مہم ہرات وغیرہ میں سوائے فوج انگریزی کے کوئی کام نہیں آوے گی۔ سپاہ قوم سکھ اور افغان پر کچھ اعتماد نہیں۔ لاہور کے اخبار سے ظاہر ہے کہ کنور پرتاب سنگھ بیٹا مہاراجہ شیر سنگھ کا بجائے ناظم کشمیر کے مقرر ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کشمیر میں کنور موصوف کا جانا بہت ضروری اور مناسب تھا کیونکہ وہاں کی سپاہ کا یہ ارادہ ہے کہ سوائے مہاراجہ شیر سنگھ اور اُس کے بیٹے کے دوسرے کی فرمانبرداری ہرگز نہ قبول کریں۔

ایک اور اخبار سے ظاہر ہے کہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ ہر ایک امر میں مہاراجہ شیر سنگھ کے مدد و معاون رہیں اور مہاراجہ بھی ہر ایک درخواست کو گورنمنٹ کی بدل پذیرا کرتا ہے بلکہ گورنمنٹ سے واسطے انتظام اور اہمیت اپنے ملک کے استدعا کی ہے اس صورت میں سپاہ انگریزی پنجاب میں ضرور کوچ کرے گی اور در صورت نجانے پنجاب کے لاہور تک جانے میں سپاہ کے کچھ شک نہیں معلوم ہوتا۔

فیروز پور

9 تاریخ اس مہینے کی مقام مذکور میں ایک طوفان ہوا کا اس زور سے نازل ہوا کہ ہر ایک بنگلہ کو اُس سے ضرر پہنچا بعد ازاں مینہ اس شدت سے برساکہ چھتوں میں سے پانی بہہ نکلا اس واردات سے بہت سے مویشی اور بھیڑ بکریاں ضائع ہو گئیں اور قرب و جوار فیروز پور میں ہزار ہا جانور پرندہ مرے ہوئے میدان میں پڑے تھے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں وہاں بہت شدت سے گرمی پڑتی ہے حرارت آفتاب کی کم آفتاب زور محشر سے نہیں ہے شب روز لوگ بیقرار رہتے ہیں اکثر لوگ بہ باعث عارضہ تب کے مر گئے اور اکثر بیمار ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ اُس طرف ستلج کے مرض سرسام کا بہت غلبہ ہے وہاں کے بوڑھے لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہماری یاد میں کہیں

حرارت آفتاب کی اس شدت اور تیزی سے نہیں ہوئی تھی۔

قافلہ حرم سلطانی

قافلہ حرم سلطانی اور حضرت شاہ زماں کا معہ الخیر سجاہ پنجاب سے عبور کر کے پشاور میں پہنچا اور وہاں چند روز قیام کر کے جلال آباد کو روانہ ہوا۔ افغانانِ درہ خیر نے بخوف گورنمنٹ انگریزی کے قافلہ مذکور کو کوہستان خیبر سے بخوبی عبور کروا کے جلال آباد میں پہنچایا جلال آباد کے باشندوں نے [ص 3 کالم 2] نذریں گزرائیں اہالیانِ حرم سلطانی چند روز وہاں بھی مقام کر کے طرف کابل کے تشریف لے گئے عنقریب ملازمت شاہ والا جاہ کی حاصل کریں گے۔

پشاور

اخبار آگرہ سے واضح ہوتا ہے کہ کرنیل لافونٹ صاحب کہ ایک امیران ریاست لاہور میں سے ہیں پشاور کو جاتے تھے ایک روز اثنائے راہ میں ایک دوست کے مکان میں اترے اور چونکہ صاحب موصوف شکار دوست ہیں چاہا کہ بندوق کو صاف کریں اور اس ارادہ سے گر کو کھینچا قضاے الہی سے بندوق سر ہو گئی اور صاحب موصوف کے شانہ میں ضرب سخت پہنچی اور خون جاری ہو گیا اب بصوابد ید ڈاکٹر صاحب کے علاج و معالجہ ہوتا ہے اغلب ہے کہ جلد صحت پاویں۔

امیر دوست محمد خان

اخبار سے ظاہر ہے کہ امیر موصوف مع اپنے بیٹے کے ابھی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے ہاں مہمان ہیں ارباب گورنمنٹ بیچ تو اضع اور تکریم امیر موصوف کے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھتے سوائے اس کے کہ بروقت پہنچنے امیر موصوف کے سلامی نہ اتاری گئی اور کچھ کمی خاطر داری میں نہیں ہوئی اور سب مراتب عزت کے مانند اور سرداروں کی ملحوظ رکھتے ہیں صاحب سکرٹیر اعظم کونسل کے اکثر اوقات واسطے قلات امیر کے جاتے ہیں اور وضع سنجیدہ اور خوش اخلاقی امیر موصوف سے بہت خوش ہوتے ہیں کپتان نکلسن صاحب جو کہ لدھیانہ سے ہمراہ امیر موصوف کے گئے تھے وہ اب تک رفیق امیر کے ہیں اور جو ضرورت کہ گورنمنٹ سے پڑتی ہے وہ انہیں کی معرفت الصرام پاتی ہے امیر موصوف ہر روز قریب نماز عصر کے سیر گاڑی پر سوار ہو کر واسطے سیر کے تشریف لے جاتے ہیں اور قریب مغرب کے مراجعت کرتے ہیں مزاج طرف نماز اور روزہ کے بہت متوجہ ہے۔

مین پوری

آزہیل ہاربرٹ صاحب کپتان رجمنٹ 3 سواران ملکہ انگلستان سواری ڈاک کرنال کو جاتے تھے واسطے شامل ہونے اپنی رجمنٹ کے۔ 8 تاریخ جون کو جب سواری مقام کرولی میں قریب اٹاواہ کے پہنچی تو کہاروں کے ہر پا

کے صاحب موصوف کو آواز دی کچھ جواب نہ آیا کہا اُن کو واہمہ پیدا ہوا پا لگی کوزمین پر رکھ کے جو دیکھا تو صاحب موصوف کو مُردہ پایا اور کف منہ سے جاری تھے۔ کہا اس حال سے متعجب ہو کر لاش کو صاحب موصوف کی مین پور میں لائے ڈاکٹر صاحب نے یہ تشخیص کیا کہ جون نے بدن میں صاحب موصوف کے جوش مارا سو اس کی صدمہ سے صاحب موصوف جاں بر ہوئے القصہ صاحب موصوف کی لاش کو تجھیز و تکفین کیا اور اُس آفات ناگہانی پر بہت افسوس کرتے رہے۔

[ص 4 کالم 1] اخبار مقامات مختلفہ

مقام آگرہ میں ایک برہمن نے ایک بھلے مانس کے ہاں کو دکر ایک مرد ایک عورت اور [ص 4 کالم 1] لڑکے زخمی کیا عورت تو فوراً مر گئی لیکن مرد اور لڑکا اب تک جیتے ہیں برہمن مذکور گرفتار آیا اور خون اُن کا اُس پر ثابت (کذا) اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بیچ مقدمہ بادشاہِ جناہ کے جو کہ کلکتہ میں آیا تھا کچھ مداخلت نہیں کر سکتی اگرچہ شاہِ موصوف نے پیش از روانگی کے کلکتہ سے نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سے ملاقات کی کہیں ہیں کہ انفصال اُس کے مقدمہ کا گورنمنٹ جزیرہ مارلشیش کو سپرد کیا گیا۔

اخبارِ مدراس سے ظاہر ہے کہ واسطے جہاز پر سوار ہونے رانفل کمپنی کے جو کہ مسلی پنن سے چین کو بھیجی جاوے گی بہت تیاری ہو رہی ہے۔ سلاح اور تمام سامان لڑائی کا بہت افراط سے تیار ہے۔ مردمانِ کمپنی مذکور بھی باعث استعمال قواعد کے بہت چالاک ہو گئے ہیں اگر چین والے اُن سے مقابل ہونگے تو اغلب ہے کہ اُن کے ہاتھوں سے بہت صدمہ اٹھادیں گے۔ اخبارِ ممبئی سے واضح ہے کہ بلگام میں ایک اور حملہ ہوا چاہتا ہے کیونکہ قریب دو ہزار سرکشوں کے ایک قلعہ میں قریب دس کوس کے فاصلہ پر مقام مذکور سے جمع ہوئے ہیں، تین کمپنیاں ساتویں رجمنٹ پیادگانِ مدراس کی مقامِ کلاو جی میں جو کہ دشمنوں کے قلعہ سے دو منزل کے فاصلہ پر واقع ہے بھیجی گئی اس لیے کہ تا آنے سپاہِ بلگام کے سرکشوں کو قلعہ میں روک رکھے۔ اخبارِ موسومہ انگلش مین سے ظاہر ہے کہ بابوستیانہ تھامس صاحب نے کچھ روپیہ واسطے مدرسوں، ہندو کالج اور میڈیکل کالج وغیرہ کو دیا ہے۔ ایک قندھار کی چٹھی سے معلوم ہوا کہ سپاہِ مقامِ گرشنک کی قندھار میں مراجعت کرے گی کیونکہ گرشنک میں آب و ہوا بہت ناقص ہے۔ اخبار سے واضح ہے کہ مقامِ پٹیگ میں یہ افواہ ہے کہ کشن صوبہ دار کنھون کو پھانسی ملی۔ سنا جاتا ہے کہ مسٹر ہنری ٹارنس صاحب بہادر سکرٹری بورڈ کشم نمک اور ایفون کے استعفیٰ دینا چاہتے ہیں اور جب نواب گورنر جنرل بہادر انگلستان کو تشریف لے جاویں گے تو صاحب موصوف بھی ہمرکاب جاویں گے۔

دریافت ہوتا ہے کہ سرہنری پانچر صاحب ایک کشتی دخانی پر ہندوستان کو آویں گے اور بجائے پاکستان ایٹ صاحب کے کشن ہونگے اور خانگی چھٹیوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف دربار شاہِ چین میں بطور

اپنی کے ملکہ انگلستان کی طرف سے رہیں گے۔ اب ڈاک انگلستان کی ہندوستان میں بہت جلد پہنچنے کی ہے کل 41 روز میں لندن کی چٹھیاں آگرہ میں پہنچیں۔ ٹھا کر لعل جیو سردار ہر سول کا مر گیا دو بیٹے چھوڑے راجہ گجرات نے بڑے بیٹے کو گدی کا حکم دیا چھوٹے نے اپنے بڑے بھائی کے مارنے کے واسطے دو آدمی بھیجے لیکن وہ آدمی اُسے مارنے نہیں پائے تھے کہ پکڑے گئے۔ کریم خان جو نواب حسن علی خان کی طرف سے لندن کو گیا ہے واسطے اپیل کے وہ لندن میں ہی رہتا ہے لارڈ میر صاحب کے ہاں اُس کی ضیافت ہوئی اور اُس کی طرف لوگ بہت متوجہ ہیں۔

کلکتہ

اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں اہالیانِ سرکار کمپنی نے ایک دارالشفامحض واسطے [ص 4 کالم 2] معالجہ عورات حاملہ لاوارث ہر ایک قوم کے بنایا ہے اور ایک حکیم حاذق مقرر کیا ہے اذن عام ہے کہ جس قوم کی عورت درِ دِزہ میں مبتلا ہووے اور بسبب مفلسی کے مقدور دوا دارو کا نہ رکھتی ہووے تو اگر رات ہو یا دن اُسی وقت دارالشفامحض میں چلی آوے جس قوم کی وہ عورت ہوگی اُسی قوم کی ایک عورت اُس کی خدمت کے واسطے مقرر کی جاوے گی اور یہ بھی ارادہ گورنمنٹ کا ہے کہ واسطے غربا کے بھی ایک مکان بناویں اور ان کے واسطے کچھ وظیفہ مقرر کریں تاکہ فقیر لوگ کوچہ گردی شب و روز سے نجات پائیں اور ایک مکان میں آرام سے بسر کریں کہتے ہیں کہ بیچ تیاری اس مکان کے پچاس ہزار روپیہ اندازہ کیا گیا چنانچہ اب تک اکیس ہزار سات سو روپیہ بطریق چندہ کے جمع ہوئے ہیں۔ صاحب والا مناقب کمانڈران چیف صاحب ایک کشتی دہلی پر سوار ہو کر پانچویں تاریخ ستمبر کو کلکتہ سے روانہ ہوں گے اور چند روز الہ آباد میں قیام کر کے واسطے ملاحظہ چھاؤنی ہر ایک جگہ کے ازراہ لدھیانہ اور فیروز پور دورہ کرتے ہوئے شملہ کو تشریف لے جاویں گے اور گرمی کے موسم تک وہیں رہیں گے۔

برہما

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بارود خانہ میں مقامِ امراپورہ دارلسلطنت شاہ برہما کے آگ لگ گئی ایک لحظہ میں تمام بارود اور بارود خانہ اڑ گیا مگر یہ خیر ہوئی کہ وہ بارود خانہ آبادی سے بہت دور تھا اگر نزدیک ہوتا تو ایک عالم کو جلا دیتا۔ والی آوا اس حال سے بہت متعجب ہوا اور نجومیوں سے اس قابل بدکا حال پوچھا کوئی جواب نہ دے سکا مگر اپنے پیر کو رنگون سے بلوایا ہے ارادہ شاہ موصوف کا یہ ہے کہ چند مدت رنگون میں ہی جا کر قیام کرے وہاں ایک مکان شاہانہ اُس کے واسطے تیار کیا گیا ہے۔

مدراں

22 تاریخ مئی کو مقام مذکور میں ایسے تند ہوا چلی کہ کثرت گرد و غبار سے جہاں تاریک دکھائی دینے لگا بعد ازاں

مینہ بہت سختی سے برسنے لگا الغرض ہوا کی تیزی اور موج کے طمانچہ سے رسیاں جہاز کے لنگروں کی ٹوٹ گئیں اور کشتوں کے تختہ ریزہ ریزہ ہو گئے۔ اکثر ملاح ڈوب گئے اور جتنے جیتے رہے انہوں نے بڑا صدمہ اٹھایا بہت سا مال اسباب سودا گروں کا ضائع ہوا ایک پہر تک اس حادثہ سے شور قیامت برپا رہا اور سنا جاتا ہے کہ ان دنوں مقام کیپ اور سنگاپور اور مولین اور جزیروں اور لنگرگا ہوں میں بھی ایسی ہی واردات واقع ہوئی۔

دہلی

دو تین ہفتوں سے حرارت آفتاب کی بہت شدت پر تھی لوگوں کو رات دن بیتابی اور بیقراری عاید حال تھی مگر صبح جمعہ سے ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک مینہ اس شدت سے برساکہ عالم آب ہو گیا اور اس دن سے تقاطر اور ترشح رہتا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پینگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

4 جولائی 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

مولوی محمد شکور فتحپوری کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت حکم نامہ مورخہ 28 جنوری گذشتہ کے رو سے حاصل ہوئی تھی اس پر سترہ روز کی اجازت اور بھی مرحمت ہوئی آریہل جے۔ سی۔ رسکن صاحب کرنیل ایچ۔ ٹی۔ ٹیپ صاحب کی عوض سبائو کے پولیٹی کل ایجنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے عطاء اللہ خاں حصار کے صدر امین کو صحت حاصل ہونے کے لیے پہلی تاریخ ماہ حال سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ گنیش رائے ماہ دسمبر گذشتہ کی پہلی تاریخ سے سیونی کے صدر امین کا کام کرنے کے لئے مقرر ہوئے۔ مولوی قادر بخش قانون نویس سنہ 1833 کے رو سے پرگنہ سہاگ پور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا میر سلامت علی قانون نویس سنہ 1833 کے رو سے مولوی قادر بخش مذکور کے عوض جس کی ترقی ہوئی نرسنگھ پور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا۔ تقرر عہدہ ہائے مذکورہ کا ماہ دسمبر گذشتہ کی پہلی تاریخ سے آغاز ہوا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ پارٹمنٹ 10 مئی 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 10 مئی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 قانون 25/1836 کی دفعات کی تشریح کے لیے یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ جتنی سے یا شراب پیپون میں درآمد کے وقت رجسٹر ہوگی اسی پر بدون وضع کے اس کی درآمد کا محصول ٹھہرایا جائے گا بشرطیکہ قانون 25/1836 کے رو سے ہر ایک گودام کے محافظ کو جس مدت کے لیے سے یا شراب مذکور گوداموں میں رہے گی فیصدی دس روپیہ سالانہ کے حساب سے عنایت ہوگا۔ حکم ہوا کہ مسودہ جو بالفعل پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں 10 اگست 1841 کے بعد پھر ملاحظہ فرمایا جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کے گورنمنٹ کا سکریٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ پارٹمنٹ 7 جون 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 7 جون

1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 جو اپیلیں ممالک بنگال فورٹ ولیم کی پریسی ڈنسی کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت میں دائر ہوتے ہیں اُن کی روکاریوں کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ صدر دیوانی اور نظامت عدالتیں جو ممالک بنگال فورٹ ولیم [ص 1 کالم 2] کی پریسی ڈنسی کی عملداری کے تحت حکومت ہیں اُن کے حاکموں کو اختیار ہے کہ ایک حکم نامہ کے رو سے جس پر عدالتوں مذکورہ کے صاحب رجسٹر کے دستخط ہو صاحب رجسٹر موصوف کو مقدمات اپیلی فیصلہ کے لیے مرتب کرنے اور عدالتہائے موصوفہ کی ڈگری اور احکام کو اجرا کرنے کا عہدہ تفویض کریں اور کہ صاحب موصوف کو احکام ضروری صادر کرنے اور اُن کی بابت جو دستور العمل قوانین مجاریہ سرکاری میں مندرج ہیں اُن کو عمل میں لانے کی اجازت دیں بشرطیکہ صاحب رجسٹر موصوف عہدہ دار معہد ہووے اور دس برس سے کم کا ملازم نہ ہووے۔

2- حکم ہے کہ صاحبان صدر دیوانی اور نظامت عدالت مذکورہ کو اختیار ہے کہ دیوانی اور فوجداری کا جو اختیار قوانین کی رو سے اُن کو حاصل ہو اُس کے اجرا کرنے کے لیے ایسے دستور العمل اور احکام جن کی وقت بوقت احتیاج پڑتی ہو مرتب کر کے ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور کونسل کے اجلاس میں منظوری کے لیے ارسال کریں اور کہ جب دستور العمل اور احکام مذکورہ کو نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں منظور فرمادیں تو اسی طرح واجب الاطاعت ہوگا جیسے کہ گویا قانون ہذا میں مندرج تھا۔ حکم ہوا کہ مسودہ جو بالفعل پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں 7 تاریخ ماہ اگست آئندہ کے بعد فرمایا جائے۔ ٹی۔ ایچ۔ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکرٹری۔

خبر حیرت افزا

واضح ہوتا ہے کہ بہا عث بھونچال اور ہلنے زمین کے ایک بہت بلند پہاڑ جڑ سے اکھڑ کے دریائے ابا سین یعنی انک میں گر پڑا دریائے مذکور باعث سد راہ ہونے اُس پہاڑ کے چلنے سے رہ گیا اور پایاب ہو گیا کشتی اور ملاح کی کچھ احتیاج نہ رہی بسبب بند ہونے راہ دریا کے تعلقہ بیلان کہ اٹھارہ لاکھ روپیہ اُس تعلقہ میں سے حاصل ہوتے ہیں تمام و کمال ڈوب گیا باشندوں نے اُس علاقہ کے بخوف جان علاقہ گیلان میں جا کر سکونت اختیار کی۔ 9 تاریخ جون کو پانی نے دریائے مذکور کے ایسا زور و شور کیا کہ اُس پہاڑ کو دریا میں سے اٹھا کر بہت دور پھینکا پھر توڑ کے ہوئے پانی نے ایسا زور کیا کہ پانچ پانچ کوس تک دیہات کو پانی میں ڈبو دیا اور بہت آدمی مر گئے اور جو کہ اپنے مال اور اسباب کو چھوڑ کر پہاڑ پر چلے گئے وہ البتہ اُس طوفان بلا سے بچ گئے قصبہ خیر آباد کا اور اُس کا قلعہ تمام برباد ہو گیا کچھ نشان اُن کا نمودار نہیں ہوتا کہ کہاں وہ واقع تھے۔ قصبہ مذکور کے باشندوں میں سے قریب تیس آدمیوں کے ڈوب گئے اور باقیوں نے بھاگ کے برج راجہ ہوری متونی پر قرار پکڑا صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ

شدت سیلاب اس قدر تھی کہ پانی نے قلعہ کی دیوار سے گذر کے اکثر اندر کے مکانوں کو مسمار کر دیا بعد ازاں پانی وادح چھنی کے زور کیا اور زراعت کنارہ پر دریائے اٹک اور لُنڈہ کے تیس غارت کیا بخوف اس نمونہ طوفانِ نوح کے تمام کشتیاں دریائے اٹک کی طرف سندھ اور ملتان کے روانہ کی گئیں اور اکثر کشتیاں متصل کالہ باغ کے قلعہ کوہ پر لنگر انداز ہوئیں۔ القصہ اس طوفان نے دس دس کوس تک کے دیہات کو برباد اور ویران کر دیا۔ شاہ پسند خان بیٹا سردار سید محمد خان باز کری کا جو کہ مقامِ کوہاٹ میں رہتا تھا زور و شور دریائے لُنڈہ کا دیکھ کے اسی وقت مع غلام قادر اپنے معتمد کے بھاگ گیا مگر تمام عیال و اطفال اور مال و اسباب اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ سردار موصوف کے بہہ گئے۔

کوئٹہ

واضح ہو کہ مندرجہ ذیل ایک چٹھی مقامِ کوئٹہ مورخہ 27 تاریخ ماہ گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ عنقریب نصیر خان سے فیصلہ ہو جاوے۔ صاحبِ چٹھی لکھتا ہے کہ ہم بائیسویں تاریخ مع میر محمد اعظم خان اور عیسیٰ خان وغیرہ آٹھ دس سرداروں کے کوئٹہ میں پہنچے اور یہ لوگ واسطے اختیار کرنے متابعت گورنمنٹ کے آئے ہیں۔ نصیر خان نے صاحبِ پولیٹی کل ایجنٹ کو بخوبی یہ ذہن نشین کروا دیا کہ ایک منشی جو کہ کمپ جنرل بردکس صاحب میں عہدہ مخبری کا رکھتا تھا جنرل موصوف کی طرف سے مقامِ باغ واڑہ میں آیا اور اُس نے دربار میں خان موصوف اور سرداروں سے کہا کہ میں اس بیل صاحب کی طرف سے جاسوس ہوں لیکن چونکہ مسلمان ہوں پیروان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز دغانہ دوں گا اور بیان کیا کہ اگر تم اب صاحبِ پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس جاؤ گے تو سب کے سب گرفتار کیے جاؤ گے یہ حال سن کر انہیں بہت وسوسہ اور خوف ہوا جلد گھوڑوں پر زین رکھا نصیر خان نے تو بصلاح وقت طرف مقامِ نال کے کوچ کیا اور میر عیسیٰ خان کو مع خطوطِ مضمون مذکورہ بالا کے روانہ کیا اسی شخص مخبر نے کہ قادر بخش نام رکھتا تھا قلات میں میر عیسیٰ خان سے بھی کہا کہ مسٹر اس بیل صاحب کی طرف سے میں جاسوس ہوں الغرض اُس کا فریب کچھ پیش نہ گیا یہ خبر صاحبِ موصوف کو ہوئی صاحبِ موصوف نے بہ مجرد پہنچے سرداروں مذکورین الصدر کے اُن سے کہا کہ ہم قادر بخش کو نہیں جانتے کہ کون ہے اور نہ کبھی ہم نے اُسے اس عہدہ جاسوسی پر یا اور کسی پر مقرر کیا تھا۔ القصہ بعد تجویز مقدمہ کے قادر بخش پر جرم ثابت ہوا یقین ہے کہ سزائے [ص 2 کالم 2] سنگین پاوے گا سواب صاحبِ چٹھی لکھتا ہے کہ ہم نصیر خان کے لینے کو جاتے ہیں اگر اُس کی مرضی ہوگی تو اُسے لے آویں گے کہتے ہیں کہ وہ تو آنے کو مستعد ہے مگر اکثر لوگ اُسے مانع آتے ہیں۔

پنجاب

ہفتہ گذشتہ کے پرچہ میں ہم نے بموجب ایک اخبار کے حال درخواست دس ہزار سپاہ کا مہاراجہ شیر سنگھ سے ساتھ اربابِ گورنمنٹ کے درج اخبار کیا تھا اب ایک اور اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ خبر محض بے سرو پا ہے مانند

اس کہ اور بھی بہت سی افواہیں سنی جاتی ہیں کہ تا تحقیقات انہیں درج اخبار کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا چنانچہ مشہور ہے کہ بعد برسات کے ایک بڑی سپاہ فیروز پور میں جمع ہوگی اور کوئی جنگ عظیم درپیش ہے۔

کرنال

ایک چٹھی مقام مذکور مورخہ 21/ ماہ گذشتہ کے رو سے واضح ہے کہ ایک سپاہی رجنٹ 19 پیادگان ہندوستانی کا بہ باعث کسی خطا کے نسبت کسی اپنے افسر کے قید کیا گیا تھا چنانچہ وہ کہتا پھرتا تھا کہ جب میں میعاد قید پوری کر چکوں گا تو اٹھیں اور کوارٹر ماسٹر کو مار ڈالوں گا القصد 20/ تاریخ ماہ گذشتہ کو جس وقت کہ چھ صاحب لوگ مسکوٹ گھر میں بیٹھے تھے وہ سپاہی وہاں چلا گیا دو تلوار اور ایک پستول باندھ کے اور شک میں اٹھیں مذکور کے ایک نوجوان انگریزی افسر میڈوگل صاحب کی گردن پر دوزخم تلوار کے پہنچائے اور اپنے عندیہ میں ایک دشمن سے فراغت حاصل کر کے طرف کوارٹر ماسٹر کے گیا یہ صاحب اول تو اپنے تئیں ایک کرسی سے بچاتے رہے بعد ازاں سپاہی کو اسی کرسی سے گرا دیا اس اثنا میں میڈوگل مجروح نے بھی ہوش و حواس درست کر کے سپاہی مذکور سے اس کی تلوار چھین لی اور ایک ہی ضرب میں کام اس بد عاقبت کا تمام کیا صاحب مذکور کی گردن میں پشت کی طرف سے دوزخم لگے ہیں کہتے ہیں کہ اگر اطراف میں گردن کے اس طرح کے زخم پہنچتے تو بیشک صاحب مذکور مر جاتے مگر یہ صاحب بہت بہادر سنے جاتے ہیں اگرچہ نوجوان ہیں۔

پشاور

خزانہ سرکار کمپنی کا جو کہ بہ حراست سردار فتح سنگھ مان متوسل مہاراجہ والہی لاہور کے فیروز پور سے طرف پشاور کی روانہ ہوا تھا تیسویں تاریخ سنہ حال کو پشاور میں داخل ہوا بعد ازاں صاحب والا مناقب کپتان میکشن صاحب بہادر نے خزانہ کو ہمراہ لفٹنٹ ڈون صاحب کے طرف کابل کی روانہ کیا سردار فتح سنگھ مان نے کہ کپتان موصوف کی ایک گھوڑا تواضع کیا صاحب موصوف نے بھی بروقت روانگی سردار مذکور کے واسطے ہزار روپیہ بطریق ضیافت بھجوائے اور بہت خاطر داری کی۔

کلکتہ

[ص 3 کالم 1]

اخبار سے ظاہر ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے مصارف امیر دوست محمد خان کے بیس ہزار روپیہ مہینہ مقرر کیا ہے اور علاوہ اس کے جو جاگیریں امیر موصوف کی قدیم سے کابل وغیرہ میں تھیں محصول ان کا بھی امیر کو معاف کیا امیر موصوف ان عنایات سے بہت شکر گزار ہے لیکن ابھی نہیں معلوم ہوا کہ واسطے رہنے امیر موصوف کے کونسا شہر تجویز کیا گیا ہے۔

ان دنوں ارباب گورنمنٹ کلکتہ کے ارادہ رکھتے ہیں کہ تحریر بنگلہ اور اردوئے دفتر خانوں بنگالہ اور ہندوستان کے سے یک قلم موقوف ہو جاوے اور بجائے اُس کے بطور سابق تحریر فارسی کی جائز رکھیں چنانچہ اس باب میں ایک قانون تیار کر کے حکام دیوانی کے پاس بھیجا ہے اور رائے اکثروں کی صاحبان صدر دیوانی میں سے طرف تحریر فارسی رجوع کرنی ہے اس صورت میں ایسا ثابت ہوتا ہے کہ حکام موصوف نے زبان اردو اور بنگلہ میں کاغذات دفتر کو کچھ درست نہ پایا ہے کہ پھر طرف زبان فارسی کے رغبت فرماتے ہیں۔

فرخ آباد

دسویں تاریخ جون سنہ حال کورات کے وقت آدمی قوم اہیر میں سے لشکر سے طرف شہر کی جاتا تھا راہ میں چار آدمی اُس کے دشمنوں میں سے جو کہ مدت سے اُس سے عداوت رکھتے تھے اور ہمیشہ اُس کی گھات میں رہتے تھے اُس سے جا لپٹے اور مارے گنڈاسوں سے اُسے نیم جاں کر دیا اور بھاگ گئے مجروح نے ہر چند غل مچایا لیکن چونکہ مکان آبادی سے بہت دور تھا کوئی اُس کی فریاد کو نہ پہنچا چونکہ مجروح نے از بس زخم کاری کھائے تھے دوسرے دن اس جہاں فانی سے کوچ کیا اگرچہ بیچ تلاش قاتلوں کے بہت کوشش ہوئی ہے لیکن اب تک سراغ اُن کا نہیں ملا ایک اور شخص نے بھی ایک آدمی کو بہ باعث کسی دشمنی کے مار ڈالا اور آپ سے ارباب پولیس کے ہاتھوں قید اور گرفتار ہوا چنانچہ یہ دونوں مقدمہ محکمہ فوجداری میں دائر ہیں۔

اخبار مقامات مختلفہ

چھتیاں خانگی سے دریافت ہوتا ہے کہ جنرل بواند صاحب بیمار ہو کر پھر شملہ کو گئے ہیں کہتے ہیں کہ صاحب موصوف کی بیماری کا یہ سبب ہوا کہ عین شدت گرمی میں وہ مقام مذکور سے آئے تھے۔ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں مقام کولابہ میں ایک جہاز انگریزی تجارت کا ڈوب گیا مگر آدمی بچ گئے اور کچھ اسباب بھی نکال لیا۔ اگرہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ جھنگوراؤ سندھیا فرمان فرمائے ریاست گوالیار پھر بہت بیمار ہوئے جاتا ہے کہ مین پوری میں درباب ایک شوالہ کے روپیہ کے لوگوں میں آپس میں کچھ جھگڑا فساد ہوا یعنی [ص 4 کالم 2] دو گروہوں نے اُس پر دعویٰ کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک گروہ کی سرداری میں ایک زمیندار بھی ہو گیا تھا۔ اخبار چین مورخہ 26 اپریل سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ مذکور تک سپاہ انگریزی نے کچھ نہ کیا تھا اور ہر طرف سے امن تھا کنون میں بہت سے سپاہ واسطے حمایت اور صاحبان انگریز کے رکھی گئی ہے کہ اگر اہل چین اُن پر حملہ کریں تو سپاہ مذکور اُن کی مدد کرے کشن ناظم کنون کو فغفور چین نے مع اُس کے وابستوں کے حکم قتل کا دیا اور لن ناظم سابق کو پھر بلایا ہے اور بہت عنایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اب کے دفعہ میں خود لڑونگا۔

اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ کپتان آرتھر کالٹی صاحب ساتھ عہدہ ایچی مری کے ممتاز ہو کر ہرات کو جا دیں

گے اور شیکسپیر صاحب بہم کسی عہدہ پر مقرر ہو کر خیوہ میں بھیجے جائیں۔

کونسل کلکتہ

زبدۃ الاخبار سے تحقیق ہوتا ہے کہ چونکہ نواب گورنر جنرل بہادر کے تئیں بخوبی ثابت اور متحقق ہوا کہ باعث ضبطی آراضی کے لاخراجی داروں کا حال بالکل تباہ ہو گیا ہے اور جن کا مدار معاش صرف محاصل زمین پر تھا وہ روٹی سے محتاج ہو گئے تو بمقتضائے رعیت پروری کے ان کے حال پر رحم کیا اور اجلاس کونسل میں تجویز فرمائی چنانچہ ارباب کونسل کی رائے یہ ہوئی کہ پیش از کوچ گورنر جنرل ممدوح کے معافی داروں کے مقدمہ میں کوئی قانون بنایا جاوے۔ چنانچہ ساتھ تجویز کونسل کے قانون مذکور مرتب ہوا مضمون اس کا یہ ہے کہ جو کوئی پچاس بیگہ زمین معافی 1793 سے اپنے دخل میں رکھتا ہے اور وہ زمین معافی خواہ بخشش بادشاہ یا ناظم یا عامل کی ہووے اگر سند اس کی آگے مالک کی ہووے یا نہیں اور تحقیقات اس کی بذریعہ ڈپوٹی کلکٹروں کے ہوئی ہو یا نہیں حکام بورڈرونیوں کے تئیں لازم ہے کہ اس کی واگداشت کے واسطے حکم ناطق صادر کریں تاکہ رعایا کے مصیبت زدہ فقر و فاقہ سے نجات پادیں اور فکر معاش سے فارغ البال ہوں جب قانون مذکور تیار ہوا تو بموجب ضابطہ کے واسطے مطابقت رائے کے حکام بورڈرونیوں کے پاس بھیجا سو اس باب میں جو کچھ رائے نے حاکموں کی اقتضا کیا اور جو کچھ کہ انہوں نے حضور گورنر جنرل بہادر میں لکھا خلاصہ اس کا ذیل میں مندرج ہے۔

بورڈرونیو کلکتہ صاحبان بورڈ کلکتہ نے مسودہ قانون مذکور کو ملاحظہ کر کے جیسا کہ حضور گورنر جنرل بہادر میں لکھا خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جس قدر روپیہ کہ سرکار کمپنی کے خزانوں میں سے بیچ تنخواہ حاکموں اور عملہ خراج کے صرف ہوا ہے اب تک تیسرا حصہ بھی اس کا وصول نہیں ہوا اس صورت میں ارباب کونسل نے کیا مصلحت دیکھی ہے کہ ایسے قانون کے جاری کرنے میں توجہ فرمائی ہے اور باوجود یہ کہ تمام رعایا بنگال جیسے ہندوستان تک [ص 4 کالم 1] دس بیگہ زمین کی واگداشت سے بہت راضی اور شاکر ہیں اور گورنمنٹ دعا کرتے ہیں اور اگر بموجب مضمون اس نئے قانون کے پچاس بیگہ زمین معافی داروں کو چھوٹ جاوے اور کچھ تحقیقات نہ ہوئے تو یقین ہے کہ جس قدر زمین لاخراج معافی داروں کی ضبط ہوئی ہے سرکار کے تصرف سے نکل جاوے گی اور اس صورت میں اخراجات محکمہ ڈپوٹی کلکٹروں اور کمشنر خاص کے کون سی طریق سے وصول ہوں گے۔ چاہیے کہ ارباب کونسل اس کا جواب لکھیں فقط سود لکھا چاہئے کہ ارباب کونسل اس کا کیا جواب لکھتے ہیں۔

24 پرگنہ

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں قزاق وہاں کے قریب پچاس آدمیوں کے جمع ہو کر قریہ بلور یہ تعلقہ 24 پرگنہ میں آدھی رات کے وقت دروازہ مکان بلورام نامے ایک برہمن ذی دول کا توڑ کر اندر چلے گئے اور اکثروں کو مار پیٹ کر اور

بعضوں کو رسی سے باندھ کر ڈال دیا اور تمام مال اسباب لوٹ لے گئے داماد نے برہمن مذکور کے کچھ مقابلہ کیا سو اُسے بھی مجروح کر گئے کہتے ہیں کہ اگرچہ لوگوں نے تھانہ میں خبر کی تھی مگر ارباب پولیس بخوف جان اُن کا مقابلہ نہ کر سکے اور عداً طرح دے گئے۔

نیپانی

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ نیپانی متعلقہ بلگام جو کہ چند مدت سے بیچ قبضہ، تصرف گورنمنٹ انگریزی کے آگیا ہے اُس کے انتظام کے واسطے ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ ایک کمشنر اور ایک مجسٹریٹ مقرر کریں کیوں کہ بدون مقرر ہونے ان عہدہ داروں کے سرکش اُس نواح کے فساد سے باز نہیں آنے کے سویقین ہے کہ عنقریب ایک کمشنر اور ایک کلکٹر اُس طرف روانہ کیا جاوے گا۔

قزاقی

سلطان الاخبار سے ظاہر ہے کہ رہزنوں نے ایک ہرکارہ کو ڈاک کے درمیان گوسائیں گنج اور حیدر گنج کے مار کر لاش اُس کی ایک گڈھے میں ڈال کے دبا دی اور خطوں کو جلا دیا جب یہ خبر وہاں کے حاکم نے سنی بہت تلاش سے اُس لاش کے تیس اُس گڈھے سے نکالا اور واسطے گرفتاری قاتلوں کے بھی بہت کوشش کی جاتی ہے لیکن اب تک وہ لوگ گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔

غارنگراں پنجاب

سنا جاتا ہے کہ ایک گروہ نے غارنگراں ملک پنجاب میں کے ستلج سے عبور کر کے ایک گاؤں کو علاقہ گورنمنٹ انگریزی کے لوٹ لیا لیکن [ص 4 کالم 2] ابھی کچھ حال راست و دروغ اس خبر کا تحقیق نہیں ہو اور (کذا) ہوا کہ کس قدر اسباب لوٹ لے گئے۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ اُس طرف امساک باران بدرجہ کمال ہے نسبت سابق کی موسم اعتدال پر ہے اتنی گرمی کی شدت نہیں۔

باندہ

دریافت ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں ہوا ہیضہ وبائی کی شدت جاری ہے انگریز اور ہندوستانی سب کو یہ ہوا اثر کرتی ہے۔ چنانچہ 22 تاریخ ماہ گذشتہ کو لفٹنٹ کرنیٹ صاحب روینوسروے کے اس مرض سے مر گئے۔

سندھ

اُس طرف کے اخبار سے اب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ نواز خان نے خط درباب طلب کے پائے ہیں واسطے جانے

کے پاس صاحب پولیٹی کل اجنٹ کے مقامِ شمال میں نصیر خان مقام کدجی میں مقیم ہے اور اس کی والدہ نے کوٹریا میں مراجعت کی ہے کوٹریا میں مرضِ تپ وغیرہ کی بہت شدت ہے اور سپاہ بہت تکلیف پاتی ہے۔ دریائے سندھ بہت جوش اور طغیانی پر ہے چنانچہ فصلِ ربیع کا بہت اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔

حضورِ والا

مرزا مغل بہادر مرشدزادہ جو کہ چند روز سے خفا ہو کر درگاہ میں جا بیٹھے تھے انہوں نے ہمراہ مرزا ابلاقی بہادر مرشد زادہ کے حاضر ہو کر پانچ روپیہ بطریق نذر گزارنے حضور انور نے عنایات فرما کے اور دیدہ پوشی کر کے کئی تھان پارچہ پوشاکی کے مرحمت کیے۔ عرض ہوئی کہ شدتِ باد تند سے چوکی سنگِ مرمر بیش قیمت کی جو کہ دیوانِ خاص میں تھی زمین پر گر پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی حضور انور یہ حال سکر بہت متفکر ہوئے۔ انواہا حال ٹوٹنے اس چوکی کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ باعثِ تعجب ہوتا ہے یعنی غلامِ گردش میں دیوانِ خاص کہ یہ چوکی کہ عرض اُس کا سواگز اور طول اڑھائی گز تھا بچھی ہوئی تھی اور اگرچہ ہوا بھی اُس روز بہت تیز و تند نہ تھی مگر پھر بھی جائے تعجب ہے کہ یکا یک اتنی بڑی چوکی اپنی جگہ سے پلٹ کر قریب دو گز کے فاصلہ پر جا پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

بارانِ رحمت

یومِ جمعہ تاریخِ پچیس (25) جون سے یومِ پنج شنبہ گذشتہ تک ہر روز متواتر مینہ برستارہا مگر دو روز سے نہیں برسا لیکن آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کل میں پھر بارانِ رحمت نازل ہو۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

18 جولائی 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

مرزا آقا نواب کو جو قانون نویں 1833 کی رُو سے ضلع جو نیور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اپنے ہی کام کے لیے جس روز سے کہ مقام مذکور سے روانہ ہو، پانچ دن کی رخصت عنایت ہوئی۔

ممالک مغربی کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے سرکلر آرڈرس ممالک مذکور کے صاحبان سول اور سیشن جج اور صاحبان مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کے لیے۔

قانون تیسویں 1840 کے مضامین کے بابت احکام مفصلہ ذیل عندالضرورت ہدایت اور اطلاع عام کے لیے اشتہار کیے جاتے ہیں۔

1۔ عدالت دیوانی خواہ فوجداری کا ہر ایک حکم نامہ ملفوظہ کلکتہ کے شرف کے پاس بسبیل ڈاک یا کسی چپراسی یا کسی اور ملازم سرکاری کے ہاتھ مع ایک خط کے جو مفصلہ ذیل (A) کے موافق ہے ابلاغ کیا جائے گا۔

2۔ جس جس زرنقہ کے ڈپٹی مشیرف موصوف کے پاس پہنچنے کی احتیاج ہے اُس کے بابت ضلع کا صاحب کلکٹر بل جنرل ٹریزری یعنی خزانہ عام پر ارسال کرے گا۔

3۔ جمیع جوڈیشیل عہدہ داران توابعین یعنی صدر امین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اپنی اپنی عدالتوں کے حکم نامے جن کا قانون تیسویں 1840 کے رُو سے جاری ہونا لازم ہے ڈپوٹی شیرف کے پاس آئندہ اپنے حاکم صاحب انگریز کی معرفت ارسال کیا کریں گے۔

4۔ جمیع حکم نامہ موسومہ حکم نامہ (B) اور (C) کے موافق خواہ اس طور پر جو وقت بوقت صاحبان صدر دیوانی اور نظامت عدالت مشتہر کریں مرتب کیے جائیں گے۔

5۔ جو شخص کسی گواہ کی طلبی کی درخواست گزارنے اُس کو جس قدر روپیہ کہ جناب عالیہ ملکہ کی سپریم کورٹ کے صاحبان جج گواہ مذکور کے اخراجات کے واسطے تجویز شایستہ سے ٹھہرائیں اسی قدر ادا کرنا پڑے گا۔

6۔ ضلع کی عدالت کے صاحبان جج اور مجسٹریٹ کو احتیاط رکھنی چاہیے کہ اُن کے حکمنامے صحیح مرتب کیے جائیں۔ اور کہ عہدہ داران توابعین کے حکمنامے سے جو اُن کے حضور ڈپوٹی شیرف کے پاس بھیجنے کے لیے

ارسال کئے جاویں سو بھی احکام ہذا اور سرکار کے قوانین مجاریہ کے بموجب ہوں۔ مقام الہ آباد مزرلی اسمتھ رجسٹر A کلکتہ کے صاحب شرف کے لیے اس چٹھی کے ساتھ ہیں آپ کے پاس ایک طلب نامہ اس ارادہ سے بھیجتا ہوں کہ جن کے نام [ص 1 کالم 2] اس میں مندرج ہیں ان پر جاری کیا چاہیے۔ لہذا آپ مہربانی کر کے قانون 23، 1840 کی رو سے جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی سپریم کورٹ کے صاحبان جج کے آگے درپیش کیجئے۔ 2۔ جو کچھ کہ اس حکم کے جاری کرنے کے بابت صرف ہوگا تمہاری اطلاع دینے پر ایک بل جنرل ٹریزری یعنی خزانہ عام پر آپ کے پاس بھیجا جائے گا اور جو اسامی کہ اشتہار میں مندرج ہیں ان کے بتانے کے لیے ایک شخص اُس کے پیچھے آپ کے حضور حاضر ہوگا یا اس چٹھی کے ساتھ ایک شخص پہنچے گا۔ ضلع۔ جنوری 1841 جج یا مجسٹریٹ یا ایک اشتہار اس ارادہ سے بھیجتا ہوں کہ جن کے نام اس میں مندرج ہیں ان کے گھر کے صدر دروازہ پر لگایا جائے یا جو گواہ کہ اس میں مندرج ہیں ان کی طلب کے لئے ایک ہفتہ یا جو گواہ کہ اس میں مندرج ہیں ان کی گرفتاری کے لیے ایک وارنٹ یعنی دستک B احکام فوجداری نمبر 1 سمنس رادھن مستری ساکن کولونولہ واقع شہر کلکتہ کے لیے از بسکہ شیخ رمضو ساکن سیالہ نے جو چوبیس پرگنہ کے علاقہ میں واقع ہے تمہارے نام پر زد و کوب کی بابت نالش کی ہے۔ لہذا تم کو حکم ہے کہ 15 اپریل 1841 کو یا اس کے پیشتر اس نالش کی جوابدہی کے لیے 24 پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ (یا صدر الصدور یا صدر امین) کے آگے حاضر ہو اس میں تاکید جانو مورخہ 2 اپریل 1841 اے بی مجسٹریٹ نمبر 2 وارنٹ یعنی دستک مع ضامنی کے چوبیس پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے از بسکہ رام پرشاد کہاڑ نے زد و کوب اور مجروح کرنے کے بابت جان برون سیالہ کے ساکن پر نالش کی ہے لہذا تمہیں حکم ہے کہ جان برون مذکور کو گرفتار کر کے 20 اپریل 1841 کو یا اس سے پیشتر عدالت مذکورہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر ہونے کے لیے پانچ سو روپیہ کی ضمانت لے لو اور اگر جان برون مذکور ضمانت نہ دے تو تمہیں حکم ہے کہ عدالت مذکور کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور اُسے حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 4 اپریل سنہ 1841 اے بی مجسٹریٹ نمبر 3 وارنٹ یعنی دستک چوبیس پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے از بسکہ عبداللہ گاڈیبان ساکن کرہاہیر پیر بخش ساکن سیالہ کے اظہار سے خون کے جرم کی بابت نالش ہوئی ہے۔ لہذا تمہیں حکم ہے کہ عبداللہ گاڈیبان مذکور کو گرفتار کر کے عدالت مذکورہ صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 5 اپریل 1841 [ص 2 کالم 1] نمبر 4 خانہ تلاشی کا پروانہ 24 پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے از بسکہ رامدول ساکن مانک ٹولہ نے اظہار کر کے اطلاع دی اور نالش کی کہ اشیائے مندرجہ ذیل یعنی دو برنجی لوٹے سونے کی مالا اور دو تھان لائگ کلاٹھ کے میرے گھر سے جو کہ مانک ٹولہ مذکور میں واقع ہے چوری گئے اور کہ میرا شبہ ہے کہ اشیاء مذکور

ککور چندمک ساکن چورباغ واقع شہر کلکتہ کے گھر اور احاطہ میں چھپی ہوئی ہیں۔ لہذا تم کو حکم ہے کہ تم ایک ضروری ٹیکڑن کے وقت ککور چندمک مذکور کے گھر اور احاطہ میں داخل ہو اور جو مال سرودہ وہاں پایا جائے اُسے مع ککور چندمک مذکور کے اس عدالت میں حاضر کرو آج کے دن 6 اپریل 1841 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے دیا گیا۔

مقام مہراے بی مجسٹریٹ

نمبر 5 سفینہ شیخ پیر بخش ساکن کولوٹولہ واقع شہر کلکتہ کے لیے

از بسکہ شیخ مسکین ساکن سلکھیا کے زدوکوب کے مقدمہ کے بابت گواہی دینے کے لیے تمہارا حاضر ہونا ضرور ہے۔ لہذا تمہیں لازم ہے کہ تم اصالتاً صاحب مجسٹریٹ (یا صدر امین اعلیٰ) 24 پرگنہ کے ضلع کے حضور 6 اپریل سنہ 1841 کو حاضر ہوں اس میں تاکید جانو۔ مورخہ 2 اپریل 1841 مقام مہراے بی مجسٹریٹ۔

نمبر 6 گواہوں کے لیے وارنٹ یعنی دستک 24 پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے۔ از بسکہ زدوکوب کے مقدمہ کے بابت شیخ مسکین سلکھیا کی طرف سے گواہی دینے کے واسطے شیخ پیر بخش ساکن کولوٹولہ واقع شہر کلکتہ کے نام پر ماہ اپریل کی چوتھی تاریخ 1841 کو سفینہ جاری ہو اور کہ شیخ رضو پیادہ کے اظہار سے جس نے کہ سفینہ مذکور کے دستور کے موافق جاری ہونے کی بابت بھی اظہار دیا ہے واضح ہے کہ شیخ پیر بخش مذکور کو اپنے خرچ اخراجات کے لیے پانچ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے اور کہ شیخ پیر بخش مذکور کے سفینہ مذکور کے موافق حاضر ہونے میں انکار اور تغافل کیا۔ لہذا تم کو حکم ہے کہ شیخ پیر بخش مذکور کو گرفتار کر کے عدالت مذکورہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 7 اپریل 1841 مقام مہراے بی مجسٹریٹ۔

نمبر 7 جس آسامی پر فوجداری کے جرم کی بابت نالش ہے اُس کے حاضر ہونے کے لیے اشتہار ضلع 24 پرگنہ کی فوجداری کا اشتہار از بسکہ رام دھن ساکن سیالہ نے نالش کی ہے اور کہ ایک وارنٹ 7 اپریل 1841 کی گرفتاری کے لیے جو ابھی کے واسطے جاری ہوا تھا اور کہ محمد ناظم ناظر کی رپورٹ مورخہ 12 اپریل 1841 سے واضح ہے کہ رام دھن مذکور روپوش ہو گیا جس سبب سے وارنٹ مذکور اُس پر جاری نہیں ہو سکتا۔ لہذا قانون نویں دفعہ چوتھی 1796 کے بموجب اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر رام دھن مذکور پندرہویں مئی سنہ 1841ء یا اس سے پیشتر جوابدہی کے لیے حاضر نہ ہوگا تو جمع سزاؤں مندرجہ قانون ہذا کا سزاوار اُس 2 سالہ 2 ماہ 20 روزہ مورخہ 14 اپریل 1841 مقام مہراے بی مجسٹریٹ نمبر 8 از بسکہ شیخ جانو ساکن سلکھیا نے پیر و سالن سیالہ پر زدوکوب کی نالش کی ہے اور مدعی (یادعا علیہ) نے مجھے گواہ نمبر آیا ہے لہذا یہ چلکا لکھ دیتا ہوں کہ 12 اپریل 1841 کو یا اُس سے پیشتر گواہی دینے کے لیے ضلع 24 پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر

ہوؤں گا اور کہ امر مذکور میں اگر کچھ قصور کروں تو جو کچھ جرمانہ کہ صاحب مجسٹریٹ تجویز کر کے فرماویں اور اُس کے علاوہ جو صرف کہ میری غیر حاضری کے سبب سے واقع ہو سرکار میں ادا کرونگا اس میں عذر و حیلہ نہ کروں گا۔ مورخہ 7 اپریل سنہ 1841 العبد شیخ رمضان ساکن دھرم ٹولہ واقع شہر کلکتہ۔

نمبر 9 آسامی کے حاضر ہونے کی حاضر ضامنی

از بسکہ سیفو ساکن سیالہہ پر زد و کوب کا اتہام درپیش ہے اور اس کی جوابدہی کے لیے 5 اپریل سنہ 1841 کو یا اُس سے پیشتر ضلع 24 پر گنہ کے صاحب مجسٹریٹ حضور اسے حاضر ہونے کا حکم ہے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ سیفو مذکور کو تاریخ مذکور پر صاحب مجسٹریٹ موصوف کے حضور حاضر کروں گا اور جب تک کہ حکم قطعی اتہام مذکور کے بابت صاحب مجسٹریٹ کے حضور سے نافذ نہ ہوگا اُس کے حاضر کرنے کا ذمہ دار ہوں اور اگر اُسے حاضر نہ کروں تو سو روپیہ سرکار میں جرمانہ دوں اور کچھ اس میں عذر و حیلہ نہ کروں۔ مورخہ 5 مارچ سنہ 1841 العبد پیر بخش۔

فتح گدھ

چند روز ہوئے ایک شخص ہندو جو کہ بظاہر بہت بد مظنہ معلوم ہوتا تھا مع ایک تلوار اور ایک خنجر کے درمیان لین کے سارجنٹ اسٹوک صاحب کے بنگلہ میں گھس گیا اور بیوجہ اور بے واسطہ سارجنٹ مذکور اور اُس کے بیٹے کو مارنے لگا اور اگر ایک سپاہی جو کہ متصل پہرہ دے رہا تھا اُن کی مدد کو نہ پہنچتا تو سارجنٹ مذکور مع بیٹے کے مارا جاتا۔ الغرض سپاہی مذکور نے سنگین بندوق سے قاتل سارجنٹ مذکور کو زخمی کیا اور بعد ازاں گرفتار کر کے کو توالی میں پہنچایا۔ کہتے ہیں کہ زخم سارجنٹ کے بیٹے کا اور زخم سنگین کا جو کہ قاتل کو لگا ہے بہت کاری ہیں لیکن سارجنٹ کو صرف زخم خفیف لگا ہے سبب عزم قتل صاحب مذکور ساتھ قاتل مذکور کے اب تک ظاہر نہیں ہوا مگر مشہور ہے کہ وہ شخص واسطے قتل کلکٹر صاحب بہادر کے آیا تھا اور کچھری کے شبہ میں اُس نے بنگلہ میں صاحب مذکور الصدر کے جا کے انہیں اور ان کے بیٹے کو زخمی کیا۔ واضح ہوتا ہے کہ ان پچھلے تین مہینوں میں مقام مذکور میں قریب بیس خون کے ہوئے ہیں یقین ہے کہ صاحب مجسٹریٹ وہاں کے اب ارباب پولیس پر بہت تاکید اور تشدد رکھتے ہوں گے۔ یہ امید کیا جاتا ہے کہ دو چار دفعہ کا دورہ صاحب موصوف کا ضلع میں اور ملاحظہ کرنا احوال پولیس کا ارباب پولیس کو [ص 3 کالم 1] خواب غفلت سے بیدار کرے گا اور ضلع میں امن و امان ہو جاوے گا کو توالی شہر بعلت آمیزش کے کسی خون کے مقدمہ میں معطل کیا گیا ہے۔

محکمہ اجنٹ دہلی

اخبار محکمہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سے واضح ہوا کہ 7 ماہ حال کو ایک خط بیگم صاحبہ زوجہ نواب فیض محمد خان والی سابق جھجر کے نام جاری ہوا۔ خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ خط نواب فیض علی خان بہادر کا بجواب میرے خط کے بمقدمہ

تنخواہ مدعا بہا تمہاری کے اس مضمون کا آیا کہ معاش اور مصارف سب عیال و اطفال محل کا شامل تھا ہمیشہ کی و ہمیشہ اُس کی رئیس کے اختیار میں رہتی ہے۔ چنانچہ تاحیات نواب فیض محمد خان مرحوم اور بعد انتقال اُن کے یہی طریقہ جاری رہا اب یہ بہ اغوا مغویان مال و متاع وغیرہ موجودہ تو شانہ محل اپنے تصرف میں لائیں اور اہل و عیال رئیس حال کو انواع ایذا رسانی اختیار کی اور تیاری چھاؤنی جدید اور انہدام چھاؤنی قدیم میں لکھا روپیہ کا نقصان ہوا۔ ناچار زرحصہ معاش اُن کا اور بھائی بہن علاقہ کا اُن کے پاس بھیجا انہوں نے بہ تکرار کی ہمیشہ نہ لیا اور شکایت کی بہر کیف اکثر بموجب شروط مندرجہ خط کار بند ہوویں تو رئیس موصوف کو تعمیل میں دریغ نہیں ہوگا لیکن وہ یہ چاہتے ہیں کہ وجہ معاش سب کی تنہا لیں اور تنخواہ بھائی بہن علاقہ کی علاوہ اُس کے تو واسطے اخراجات ضروریات رئیس اور تنخواہ داران فوج کے محالات وغیرہ کی کہاں سے آوے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد تصفیہ وجہ معاش بطور حسن علی خان بہادر ہر ایک دادخواہ ہے۔

مجھ کو پرداخت لو احقان سے بموجب حال داخل مخارج علاقہ کے عذر نہیں در صورت کہ وہ اور بھائی بہن علاقہ دعوائے بیجا سے باز رہ کر نقد و مال ریاست کا مجھ رئیس کو دیں بموجب معمول قدیم کے معاش اُن کی بقدر مع یحتاج ایک رقم مقرر کی جاوے اور بہ تقرر معاش جداگانہ مستدعی ہوں تو ایسا تجویز کیا جاوے اور اس حال میں ان کو واجب ہوگا کہ بہ تجویز مجھ رئیس کے راضی و شا کر ہو کر کچھ شکایت اہالی سرکار کے آگے پیش نہ کریں فقط اس واسطے پاس اطلاع تمہاری کے لکھا گیا۔ سنا گیا کہ صاحب ایجنٹ سے اس باب میں بیگم موصوفہ بھی راضی اور شا کر ہیں اور نواب صاحب والی جھجر بھی راضی یقین ہے کہ حسن تدبیر صاحب ایجنٹ کی سے انکار معاملہ بوجہ احسن فیصل ہو۔

پنجاب

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سپاہ سکھوں کی سرکشی اور فتنہ انگیزی نہیں کرتی ہے بلکہ متابعت اور خدمت گذاری میں مصروف ہے نظر بریں مسٹر کلارک صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ کو توقع ہے کہ اب ریاست مذکورہ کو استحکام حاصل ہو گیا ہے اور دوستی گورنمنٹ کی مہاراجہ والی لاہور سے جاری رہے گی۔

افواہ ہے کہ آئرہیل کورٹ آف [ص 3 کالم 2] ڈائریکٹرس نے ارادہ کو دست اندازی اور مزاحمت معاملات پنجاب کے ناپسند اور نا منظور کیا ہے اور درباب جمع ہونے سپاہ کے کرنال اور چھاؤنی فیروز پور میں بہت ملامت کی ہے۔

ہرات

صاحب آگرہ اخبار لکھتے ہیں کہ صرف تسخیر ہرات ہی باعث مہم اور بھیجنے سپاہ کا بیچ افغانستان کے ہوا تھا اور یہ ٹونڈ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ہرات پر قبضہ شاہ ایران کا ہو جائے اور صرف اسی کے واسطے گورنمنٹ کو طرح طرح کی تالیفیں اٹھانی

پڑیں اور پھر بھی بموجب مضمون اخبارِ بمبئی کے تکلیف اور خونریزی سپاہِ گورنمنٹ کی کچھ کام نہ آئی اور ظاہر نہیں تو باطن میں تو درحقیقت شاہِ ایران ہرات پر قبضہ رکھتا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اخراجِ میجر ٹاڈ صاحب کا پیشتر سے تجویز کیا گیا تھا اور کامران اور اُس کے وزیر کا ارادہ یہ تھا کہ شاہِ ایران کے ہاں ہی پناہ لیوں چنانچہ اپنے خط کتابت میں والی ہرات شاہِ ممدوح کو لکھتا ہے کہ ہم نے کافروں کو اپنے ملک سے نکال دیا ہے صاحبِ اخبار مذکور کی یہ رائے ہے کہ اب گورنمنٹ کو یا تو ہرات کو فتح کرنا مناسب ہے یا افغانستان میں سے بھی اٹھ آ جانا چاہیے کیونکہ بیچ اختیار کرنے پہلے امر کے تو گورنمنٹ کی اصلی تدبیر پوری ہوتی ہے اور چھوڑ دینے میں مہم افغانستان کے دقتوں اور مشکلات سے حصولِ نجات متصور ہے اور جب کہ ہرات ایرانیوں کے قبضہ میں آ جاوے گا تو پھر کچھ تدبیر نہیں بن آوے گی۔ صاحبِ اخبارِ بمبئی بموجب چٹھی مورخہ 8 جون کے لکھتے ہیں کہ مسٹر ریاک صاحب طہران دارالخلافہ ایران میں واسطے انفصال اس مقدمہ کے گئے اور بہت تعظیم اور تواضع ہوئی اور درستی معاملہ کی ہوگئی اور جب کہ صاحبِ موصوف مشہد کو چلے گئے تو بیٹا بھائی کامران شاہ کا شاہِ ایران کے پاس گیا کہ ہم نے کفار کو یہاں سے مار کے اٹھا دیا اگرچہ ظاہر میں شاہِ موصوف نے غوریان اہل ہرات کو دے دیا لیکن حقیقت میں تمام ریاستِ ہرات پر قبضہ رکھتا ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ شاہِ ایران نے فلیاہ دارالخلافہ ملک چاب کو لے لیا اور محمد تقی خان سردار باجتری کے تیس گرفتار کیا ہے اور مرزا قمر سردارِ بابہان کو بھی گرفتار کیا چاہتا ہے دو ڈھائی سو سپاہ شیراز میں بھی آئی ہے۔

بحرِ ایران

وہاں کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں اور ہراتیوں میں منصوبہ بندی ہو رہی ہے اور غوریان دے دیا گیا ہے مگر کامران شاہ نے متابعت شاہِ ایران کی قبول کی ہے علی شاہ کی طرف سے اب کچھ دغدغہ نہیں رہا ہے اور قیصر روم نے بموجب ایلچی انگریزی کے تمام سلاطینوں آوارہ گرد بغداد سے قسطنطنیہ میں اپنے تحتِ حکم رکھا ہے مرزا قمر سردار بابہان چند مدت سے علانیہ سرکشی کر رہا ہے اور کئی شکستیں کھا چکا ہے مگر اب مشہور ہے کہ اُس سے کچھ معاملہ ہوا چاہتا ہے اور یہ بھی شہرت ہے کہ مرزائے مذکور ایک لڑائی اور بھی لڑے گا اس عزم سے کہ [ص 4 کالم 1] یا تو پھر بابہان کو مسخر کرے یا بالکل ہاتھ سے کھودے۔ کرمان میں آغا قادر افسران شاہ پر فتیاب ہوا ہے اور شاہِ ممدوح نے بہت سی سپاہ وہاں بھیجی ہے لیکن کہتے ہیں کہ شاہِ ممدوح کے پاس روپیہ نہیں ہے سپاہ سے موافق اپنی مرضی کے کام نہیں لے سکتے ہیں تنخواہ سپاہ کی برس زیادہ بھر سے چڑھ گئی ہے جہاں کہیں وہ جاتے ہیں لوٹتے ہیں پھر بھی ان کا گزارا نہیں ہوتا اس لیے یقین کیا جاتا ہے کہ شاہِ ممدوح طرفِ صلح کر لینے کے مائل ہیں ڈاکٹر ریاک صاحب نے بھی مشہد سے مراجعت کی ہے حاکم بوشہر کا بھی بجائے خود تیاری طرف دریا کے کرتا ہے سامنے رزینسی کے اُس نے قد آدم دیواریں واسطے توپوں کے بنوائی ہیں اور قلعہ کو مستحکم کرنا جاتا ہے اس ارادہ سے کہ حتی الامکان انگریزوں کو دور رکھے۔

امرت سر

وہاں کے ساہوکاروں کی چٹھیوں سے واضح ہوتا ہے کہ ملک مانچھا میں بہ باعث شدت مینہ کے لوگوں کا بہت نقصان ہو گیا اور ہزار ہا جانور درختوں پر سے زمین پر گر پڑے اور صبح کے وقت جنگلوں میں ہرن اور لومڑیاں اور گیدڑ وغیرہ سینکڑوں مرے ہوئے دیکھے گئے۔

ہم اس حال کے سُننے سے بہت افسوس کرتے ہیں کہ ڈیڑھ سو آدمی غریب الوطن جو کہ بتلاش روزگار لاہور میں وارد ہو کر قلعہ کی دیوار کے نیچے اترے ہوئے تھے قریب پہر رات گئے بسبب زیادتی بارش اور تندے ہوا کے دیوار مذکور اُن پر گر پڑی سب دب کر مر گئے اور فکرِ معاش سے فارغ ہوئے۔

افغانستان

وہاں کی چٹھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قومِ غلزی نے پھر سر اٹھا رکھا ہے اور مستعدِ جنگ و جدل ہیں اور سپاہ انگریزی بیچ لینے قلعوں اور تنبیہ غلزیوں کے مصروف ہے قوم بورونی جو کہ پیشتر قومِ غلزی کے دشمن تھے اب وہ بھی اُن کے شریک ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنے ملک میں سے ہم کافروں کو نکال دیں گے سو دریافت ہوتا ہے کہ میجر لیچ ملک ایران میں تعینات تھے وہ وہاں کے پولیٹی کل ایجنٹ ہوں گے سنا جاتا ہے کہ یہ صاحب بہت دانا اور کار کردہ ہیں اور اس عہدہ کے تیس بخوبی سرانجام کریں گے۔

خیوہ

پکتان کالنی صاحب سفیر گورنمنٹ کی چٹھیاں آخر ماہ اپریل تک کی متضمن خیر و عافیت صاحب موصوف کے آئیں۔ یہ صاحب لکھتے ہیں کہ خان خیوہ میری بہت تواضع اور خاطر داری کرتا ہے واضح ہو کہ درمیان پکتان موصوف اور کرنیل اسٹوڈرٹ صاحب سفیر انگریزی متعینہ بخارا کے بھی خط کتابت ہوتی رہتی ہے سفیر بخارا بھی عنایات والی بخارا کے بہت شکر گزار ہیں ہم امین کرتے ہیں کہ یہ دونوں سفیر اپنی خدمت مفوضہ کو بخوبی سرانجام کریں گے۔

بمبئی

[ص 4 کالم 1]

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ 11 تاریخ جون کو قریب چار کوس کے فاصلہ کے مقام روری سے ڈاک آمد بمبئی کی لٹ گئی زبانی ہرکارہ ڈاک کے یہ دریافت ہوا کہ چار آدمی مسلح اُس سے دو چار ہوئے اور بعد بہت سی زد و کوب کے اُسے ایک درخت سے باندھ دیا اور پاکٹوں کو کھول کے دیکھنا شروع کیا جب اُن میں سے کچھ نہ نکلا تو کاغذات جنگل میں پھینک کے چلے گئے۔

شملہ

مقام مذکور میں ایک ایسا واقعہ تازہ ظاہر ہوا کہ جس کسی نے اُسے سنا بہت ہنسا اور بہت متعجب ہوا۔ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے اوباشوں میں سے وہاں کے مزدوروں کے کانوں میں یہ پھونک دیا کہ صاحبان انگریز مزدوروں کو مزدوری کے بہانہ سے طرف کابل کے لے جا دیں گے اور وہاں اُن بیچاروں کو مار ڈالیں گے اور ان کے چربی کی مومیائی تیار کر کے واسطے معالجہ زخیموں کے کام لاویں گے سو جس دن سے یہ خبر مزدوروں نے سنی ہے اُس دن سے طائر ہوش و حواس نے اُن کے قفس سر سے ایک دفعہ ہی پرواز کیا اور خوفِ جان سے چھپ رہے اور آبادی سے بھاگ کے جنگلوں اور پہاڑوں میں چلے گئے۔ القصد مزدوروں کے کم ہو جانے سے بہت کام بند ہو گئے ہیں مگر اغلب ہے کہ اب وہاں کے حاکموں نے اس باب میں کچھ تدبیر کی ہوگی جس سے کہ مزدوروں کے دلوں میں سے بھی وسوسہ دور ہو۔

کلکتہ

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ سپہ سالار فوج انگریزی نے حکم ناطق جاری کیا ہے کہ امیران سپاہ انگریزی میں سے جو شخص کہ داڑھی اور موچھیں رکھتے ہیں مُنڈ واڈالیں اور پھر کبھی نہ رکھوائیں۔ چنانچہ اس حکم سے اکثر صاحبوں نے جو کہ موچھیں رکھتے تھے مُنڈ واڈالیں لیکن دلوں میں بہت غمگین ہوئے الحق مردوں کو داڑھی اور موچھوں سے بہت محبت ہوتی ہے سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ حرفِ شکایت زبان پر رکھتے ہیں مگر کیا کریں بندگی بیچارگی ہے سوائے متابعتِ علاج نہیں۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے ایک چٹھی واسطے والی لاہور کے بھیجی ہے اور اُس چٹھی سے انہیں بہت خوشی ہوئی اور تمام لاہور میں ضیافتیں ہوئیں مہاراجہ نے سپاہ کی تنخواہ دے کر انہیں تین مہینے کی رخصت دی ہے۔

کرنل پو صاحب تو پخانہ کے مدت سے ایک منصوبہ کر رہے ہیں واسطے رکھنے دُخانی گاڑیوں کے بڑی سڑک پر پہلے تو بنارس سے کرنال تک اور بعد ازاں درمیان کلکتہ اور یار کے۔ کانپور میں ہیضہ وبائی جاری ہے اگرچہ بہت شدت نہیں ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

15 اگست 1841 یوم یکشنبہ

فورٹ ولیم

[ص 1 کالم 1]

لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ 14 جون سنہ 1841 نواب گورنر جنرل بہادر ممالک ہند نے کونسل کے اجلاس 14 جون 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا۔ لہذا پاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 7/1841 کا غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کے دستور سابقہ کو بیشتر اصلاح اور یکساں کرنے کے واسطے یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ ہر پریسیڈنسی میں غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کے بابت جتنے قوانین اور ان کی دفعات مروج ہیں وہ سب قانون ہذا کے رو سے منسوخ ہوئے۔

2- حکم ہے کہ جو عدالتیں سرکار کمپنی بہادر کی عملداری میں ہیں ان کو ہر ایک صاحب حج کو جائز ہوگا کہ جو دیوانی مقدمہ عدالت مذکورہ میں دائر ہو اس کے بابت متخاضمین میں سے کسی فریق کی درخواست پر عدالت موصوفہ کے کسی عہدہ دار یا کسی اور شخص یا اشخاص کے روبرو جن کے نام کہ حکمنامہ صادر ہو ان گواہوں کے سوال و جواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے زبان بندی لیے جانے کے واسطے جو کہ اسی عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ دائر ہے حکم صادر کرے یا گواہان مذکورہ کے سوال جواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے گواہی لینے کے لیے کسی عدالت تابع کے نام کمیشن جاری کرے یا جو گواہ اس مقام یا مقامات کے ہوں جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہیں ان کے سوال جواب کے طور پر یا کسی طرح سے گواہی لینے کے لیے کسی اور عدالت کے نام کمیشن نافذ کرے اور حکم مذکور یا کسی اور حکم احکام کے رو سے جو پیچھے صادر ہوں خواہ اسی عدالت کا علاقہ ہو جس میں کہ مقدمہ مذکور دائر ہے خواہ غیر علاقہ جو احکام کہ گواہی مذکورہ کے لینے کے بابت واجب اور لازم متصور ہوں صادر کرے واضح ہو کہ جس عدالت کے نام کمیشن مذکورہ بالا جاری ہو وہ جمیع مقدموں میں جن میں کہ گواہ حاضر ہو سکتے ہیں اور کسی قانون یا مرضی عدالت کے رو سے عدالت میں حاضر ہونے سے معاف نہیں ہیں برسر اجلاس گواہی لے اور کمیشن مذکورہ بالا ان گواہوں کی گواہی لینے کے

بابت جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہیں جس وقت کہ عدالت موصوفہ جس نے کمیشن مذکور جاری کیا مناسب سمجھے عدالت کے سوائے اور کہیں اجرا کرے اور کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی ہر ایک عدالت کے جمیع کمیشن اور احکام مصدورہ جن کا اجرا کرنا جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی کسی سپریم کورٹ کے علاقہ میں مطلوب ہو حسب مرقومہ الذیل مرسول ہوں۔

3- حکم ہے کہ جب قانون ہذا کے رو سے اُن لوگوں کی زبان بندی کے [ص 1 کالم 2] واسطے حکم صادر ہو جو اُس عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ مذکور دائر ہے تو عدالت مذکور یا اُس کے ہر ایک صاحب جج کو جائز ہوگا کہ پہلے حکمنامہ جو اس کے بابت مرسول ہووے یا اور کسی حکمنامہ کے رو سے جو پیچھے ارسال کیا جاوے جس شخص کا نام کہ حکم نامہ مذکور میں مرقوم ہے اُس کے حاضر ہونے کا حکم فرماوے اور کہ شخص مذکور کو اپنے ہی مکان پر یا اگر مناسب جانے تو کسی اور جگہ پر حاضر ہونے اور جو کاغذات یا اسناد کہ ضروری ہوں اُن کے پیش کرنے کے لیے ارشاد کرے اور جو کوئی کہ جان بوجھ کر ایسے حکم نامہ پر عمل نہ کرے گا تو وہ عدالت کی عدول حکمی کے جرم کا مجرم ٹھہرے گا اور جو سزا کہ گواہی دینے کے انکار یا غفلت کے بابت واجب ہے اُس کا مستوجب ہوگا واضح ہو کہ ہر شخص کو جس کے واسطے کہ قانون ہذا کے بموجب حاضر ہونے کا حکم ہے اُس کے اخراجات اور تضرع اوقات کار و پیہ اُن مقدمات کے طور پر جن میں کہ بالفعل وہ اخراجات جائز ہیں عدالت میں حاضر ہونے کے بابت عنایت کیا جائے۔

4- حکم ہے کہ ہر ایک عدالت یا شخص کو جسے کسی حکم یا کمیشن کے اور سے جو قانون ہذا کے بموجب جاری ہوا ہے زبان بندی لینے کا اختیار حاصل ہے اُس کو زبان بندی کا لینا جائز ہوگا اور اُن کو حکم بلکہ لازم ہے کہ زبان بندی مذکورہ بحلف لے ویں یا یہ اظہار و اقرار جب کہ مقدمہ کے دائر ہونے کے وقت اقرار و اظہار مذکور جائز اور پر ضرور ہوں اور اگر کوئی شخص حلف یا اظہار و اقرار کر کے دیدہ و دانستہ یا رشوت لے کر جھوٹی گواہی دے گا تو حلف دروغی کا مجرم ہوگا اور جو شخص کہ کسی اور سے حلف دروغی کروا دے گا وہ ارتشاء حلف دروغی کا مجرم ٹھہرے گا۔

5- حکم ہے کہ جب کوئی حکم یا کمیشن قانون ہذا کے بموجب کسی گواہ کی زبان بندی کے بابت صادر ہو تو صاحب عدالت یا صاحب جج کو جو حکم یا کمیشن مذکور جاری کرتا ہے اُس کے نافذ کرنے سے پیشتر اپنی خاطر جمعی کرنی چاہیے کہ فی الحقیقت گواہ مذکور عرصہ معمولی میں بسبب غیر علاقہ میں ہونے یا بیماری یا اور کسی باعث مجاز قانون کی زبان بندی کے واسطے حاضر نہ ہو سکے گا اور جب کوئی عدالت ایسا کمیشن جاری کرے تو اُسے لازم ہے کہ کمیشن مذکور کے عنایت کرنے سے پیشتر تحقیقات کرے کہ جس میں گواہ کے کمیشن مذکور کے بموجب اظہار لیے جائیں گے اُس کی بالفعل بود و باش کہاں ہے اور کون سی عدالت عدالت مذکورہ کے برابر یا کم درجہ کی گواہ کے مقام بود و باش کے قریب ہے اور کمیشن مذکورہ ہمیشہ جس عدالت چھوٹی یا بڑی میں کہ تعمیل اُس کی

بہ آسانی مقصود ہو اس میں ارسال کیا جائے مگر جس صورت میں کہ بالتحقیق معلوم نہ ہو کہ کونسی عدالت برابر یا کم درجہ کی اس کے [ص 2 کالم 1] ارسال کے لیے نزدیک تر ہے تو (کذا) ہے کہ جس ضلع میں کمیشن مذکور تعین کیا جائے گا وہاں کے صاحب جج کے پاس ارسال کیا جائے اور صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ خواہ اُسے اپنی کچہری میں جاری کرے خواہ اپنے ضلع کے کسی کچہری تابع میں ابلاغ کرنے کہ اس صورت میں یہی قانون ہذا کے جمیع مقاصد گویا کہ کمیشن مذکور اول ہی اس ہی کچہری تابع پر ابلاغ ہوا تھا حاصل ہو جائیں گے اور جب تک کہ یہ متحقق نہ ہو کہ وہ گواہ جس کی زبان بندی ہوئی ہے عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہے یا فوت ہو گیا ہے یا بیماری یا ضعف بدنی کے سبب حاضر نہیں ہو سکتا ہے یا مقام عدالت سے بلاریب و فریب پچاس کوس کے فاصلہ پر ہے اور یا قانون کے رو سے یا مرضی عدالت کے بموجب عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے سے محفوظ ہے یا جب تک کہ عدالت مذکورہ اپنی مرضی سے امور مسطورہ کے ثابت کرنے سے درگزر کرے یا کسی گواہ کے اظہار باوجود یہ کہ اُن کے لینے کی وجوہات اُن کی سماعت کے وقت متعدم ہو گئے ہوں بطور گواہی کے پڑھے جانے کا حکم دے تب تک کوئی اظہار علاوہ اظہارات مرقومہ الذیل کے بے رضامندی اُس فریق کے جس کے خلاف وہ دیا گیا بطور گواہی کے پڑھانے جاوے گا اور جب کہ گواہ مذکور حاضر ہو کر کہ گواہی دے چکے تب عدالت ممدوحہ کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو اظہار مذکور کے پڑھے جانے کا حکم دے اور جمیع اظہار جو قانون ہذا کے بموجب لیے گئے اور حسب ضابطہ تصدیق کیے گئے ہیں عدالت موصوفہ کی مرضی پر بے ثبوت دستخط پڑھے جاسکتے ہیں۔

6- حکم ہے کہ جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی عدالتوں کے سوائے ہر ایک عدالت اور اُس کا ہر ایک صاحب جج کمیشن مذکور اور وہ احکام جو قانون ہذا کی دفعہ دوسری اور تیسری میں مندرج ہیں جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی ہر ایک عدالت کے حدود میں جاری ہونے کے لئے ارسال کر سکتا ہے اور جمیع کمیشن اور احکام مذکورہ جب کسی عدالت میں ارسال کرنے مطلوب ہوں تو اُس کورٹ آف ریکورڈس میں جس کا علاقہ حدود مذکورہ یا اُس کے کسی جزو میں واقع ہو ارسال کئے جاویں۔

7- حکم ہے کہ جن راجاؤں اور سرکاروں کا ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر سے ارتباط ہے ان کی عملداری میں بھی قانون ہذا کی رو سے کمیشن اور احکام مذکورہ جاری ہو سکیں گے اور عملداری مذکورہ میں جو سرکار کمپنی بہادر کے ملازم ہیں اُن کو حکم ہے کہ حسب مراد قانون ہذا کے کمیشن مذکور کی اطاعت کریں اور اگر اُس کی عدول حکمی کریں گے تو جس وقت کہ اُس عدالت یا صاحب جج کے علاقہ میں جس نے کہ کمیشن یا احکام مذکورہ کو اجرا لیا ہے دستیاب ہوں گے تو اسی طرح سے مثلاً عدالت موصوفہ ہی کے علاقہ میں مرتکب جرم مذکور کے ہوئے تھے قابل سزا کے ہوں گے اور کمیشن یا احکام مذکورہ کے رو سے اظہار لیے جانے کے وقت اگر کوئی جھوٹی گواہی دے گا تو

سرکار کمپنی کے علاقہ کی ہر ایک عدالت سے قابل سزا کے ہوگا۔

[ص 2 کالم 2]

8- حکم ہے کہ جب کوئی مقدمہ کسی عدالت میں درپیش ہو اور اس میں ایک شخص کی گواہی جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہے مطلوب ہو اور کسی عدالت کے نام کمیشن ارسال کیا جائے تو عدالت موصوفہ کو اگرچہ حکم مذکور انہوں نے جاری نہیں کیا پھر بھی جتنی کہ گواہی دینے کے تغافل اور انکار کے مقدمات میں سزا واجب ہے اسی ہی کمیشن مذکور کی عدول حکمی کے بابت سزا دینے کا اختیار ہے۔ فقط ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری فقط۔

سر کیولر آرڈرز

ممالک مغربی کے صاحبان صدر بورڈ رونیو کے پرمٹ کے بابت نمبر 1/1841 صاحبان کلکٹر کو حکم ہے کہ جب تک حکم ثانی صادر نہ ہو جو شخص کہ آبکاری کی فروخت کے مجاز ہیں ان کے ہاتھ ایم فی سیر جو آستی تولہ کا ہوس روپیہ چھ آنہ کے حساب سے کم بیچیں کیونکہ کلکتہ کے نیلام میں سنہ حال کے اوائل مہینوں میں شے مذکورہ اس نرخ پر فروخت ہوئی ہے فقط ممالک مغربی کے صاحبان صدر بورڈ رونیو کے حکم سے اشتہار کیا گیا۔ مقام الہ آباد ہنری میوزالیٹ سکریٹری 20 جولائی 1841۔

بریلی

ایک خط سے بریلی کے دریافت ہوتا ہے کہ حکام صدر الہ آباد نے چند سوالات واسطے امتحان لیاقت اور استعداد مسٹر برکلی صاحب صدر الصدور اور خان بہادر خان صدر امین بریلی کے صاحب جج بریلی کے پاس بھیجے ہیں اور چار صاحبوں یعنی سیشن جج اور صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ بریلی اور سیشن جج شاہجہان پور وغیرہ کے تیس ممتحن مقرر کیا ہے سو یقین ہے کہ امتحان ان صاحبوں کا پہلی تاریخ اگست کو بیچ حضور صاحبان موصوفین کے ہوا ہوگا ابھی دریافت نہیں ہوا کہ امتحان میں کامل نکلے یا نہیں اگر کامل نہ نکلے ہوں گے تو عجب نہیں ہے کہ اس منصب بلند سے معزول ہوویں سنا جاتا ہے کہ اور اضلاع میں بھی امتحان صدر امینوں اور صدر الصدوروں کالیں گے اگر کامل نکلیں گے تو فیہا وگرنہ عہدہ سے معزول ہوں گے کہتے ہیں کہ اس خبر کے سننے سے وہ لوگ جو کہ حقیقت میں کچھ جوہر ذاتی اور تمیز و شعور سے بہرہ نہیں رکھتے اور صرف خوبی قسمت سے بہ باعث سعی سفارش کے اس منصب عالی پر پہنچے ہیں انہیں خوف عظیم دامن گیر حال ہوگا کہ خدا خیر کرے۔

اکبر آباد

ٹھا کر سمیر سنگھ رئیس کو ٹلہ ایک مرض مہلک میں مبتلا تھا جب توقع زندگی کی منقطع کی تو قصد متھرا کا کیا اس اعتماد پر کہ مرنا اُس مقام پر باعث نجاتِ عقبیٰ کا ہے لیکن منزل مقصود پر نہیں پہنچا کہ اثناءِ راہ میں ہی گیا صاحبِ زبده الاخبار لکھتے ہیں کہ دو دن سے بارانِ رحمت الہی شہر اور نواحِ اکبر آباد میں نازل ہے۔

[ص 3 کالم 1] مسٹری گرانٹ صاحب مجسٹریٹ دہلی

واضح ہو کہ صاحبِ ممدوح بجائے ایف او لڑ صاحب کے اکاؤنٹ جنرل شمال مغربی اضلاع کے ہوئے اور 10 تاریخ یہاں سے کوچ کر کے آگرہ کو تشریف لے گئے صاحبِ ممدوح بہت منتظم اور منصف ہیں طرفِ درستی اور مرمت سڑک اور راہوں کے بہت توجہ رکھتے تھے چنانچہ سڑک شہر کی اور راہیں چھاؤنی اور قطب صاحب کی اس خوبی سے مرمت کروائیں کہ لوگ انہیں دیکھ کر صاحبِ موصوف کو یاد کیا کریں گے دو برس کے عرصہ سے نل کشتیوں کا باندھا ہے دریائے جموں پر لیکن باعث انتظام صاحبِ موصوف کے اُس کی بہت حفاظت رہی تو کبھی صدمہ امواج دریائے اُس پر اثر نہ کیا۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

کلکتہ کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ ایک وارداتِ جلسازی کی وہاں واقع ہوئی اس طرح پر کہ ایک سردار بیر یعنی سرگروہ کہا روں پرنسپ صاحب کا جو کہ فی الجملہ زبانِ انگریزی سے بھی واقف تھا اُس نے ایک نوٹ جعلی لکھا اور اس پر صاحبِ موصوف کی طرف سے دستخط کر کے بینک بنگال میں لے گیا لیکن چونکہ بدلہ اعمال بد کا بُرا ہی ہوتا ہے اُس نے بہ باعث کم استعدادی کے نام کو صاحبِ موصوف کے غلط لکھا اس سبب جلسازی اُس کی ظاہر ہو گئی اور اربابِ بینک مذکور نے اُسے گرفتار کر لیا۔ خبر تحقیق ہے کہ اس بل صاحب چند روز میں واردِ سکھر ہوں گے میجر اوٹوٹیم صاحب جو کہ بجائے اُن کے مقرر ہوئے ہیں حیدرآباد سے اپنے علاقہ پر روانہ ہونے کو ہیں بروقت پہنچے ان صاحب کے بل صاحب اس طرف تشریف لاویں گے۔ نصیر خان خلف محران خان اب تک نہیں آیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں بینک آگرہ بہت ترقی پر ہے یعنی ساڑھے گیارہ روپیہ سینکڑا سالیانہ ہر ایک حصہ دار کو منافع ہوا ہے اکثر صاحب لوگ اس بینک میں اپنا روپیہ بھیجتے ہیں اور چھ سو روپیہ سو سالانہ کے دریافت ہوتا ہے کہ تین مہینے کے عرصہ میں تین تین لاکھ روپیہ اُس بینک میں جمع ہوا ہے۔

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں نے پھر ہرات پر قبضہ کیا ہے اور یہ خبر بحریران کے اخبار سے بھی ثابت

ہوتی ہے۔ ایک چٹھی سے غزنین کی معلوم ہوتا ہے کہ ایک چٹھی سرکاری کمپ انگریزی میں آئی ہے اور اس میں درخواست پانچ ہزار سیر باروت کی ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس قدر باروت کس واسطے طلب کی گئی ہے۔

فیروز پور میں رجمنٹ 64 پیادوں ہندوستانی کی واسطے روانگی افغانستان کے تیاری کر رہی ہے اور خبر ہے کہ (کذا) تاریخ نومبر کو کاروان انگریزی کے ساتھ کوچ کرے گی اور (کذا) 52 لڈھیانہ سے دوسرے کاروان کے ساتھ جاوے گی دریافت ہوتا ہے کہ پندرہ سوانٹ محمولہ اسباب کسریٹ [ص 3 کالم 2] اور سامان میگزین وغیرہ کے کاروان مذکور کے ساتھ جاویں گے۔ سنا جاتا ہے کہ ایک سارجنٹ (کذا) نے 31 تاریخ ماہ گذشتہ کو رات کے وقت اپنے تئیں طنپہ مار کے ہلاک کیا کہتے ہیں کہ صاحب مذکور کو چند روز سے سودا ہو گیا تھا۔

کوئٹہ اور کوٹریا میں مرض تپ اور دستوں کا اب تک جاری ہے لیکن اب کچھ ہوا میں تبدیلی ہوتی جاتی ہے یقین ہے کہ بیماری بھی کم ہو جاوے گی سپاہ بریگیڈر سوپٹ صاحب کی جو کہ جنگ نوشکی میں کام میں آئی تھی اس نے دوسری تاریخ ماہ گذشتہ کو مراجعت کی کہتے ہیں کہ 25 ہزار روپیہ باعث مر جانے اور چھوڑ دینے اونٹوں بار برداری کے اس مہم میں تلف ہوا اور پچیس ہزار روپیہ بیچ کر ایہ بار برداری کے صرف ہوا۔

ارباب سپریم گورنمنٹ نہیں ارادہ رکھتے ہیں کہ شاہ نواز کو مسند ریاست قلات پر بیٹھادیں اور نصیر خان باوجود طلب صاحبان پولیٹیکل کے نہیں آیا ہے پس قلات میں ایجنسی مقرر کی جاوے گی یعنی کچھ آدمی بطریق نیابت کے کام کیا کریں گے۔

بہاول پور اور احمد پور اور اس کے گرد و نواح میں سنا جاتا ہے کہ ایک قطرہ مینہہ کا نہیں برسا زراعت کا حال تباہ ہے۔

مقام پاک پٹن اور اس کے گرد و نواح میں بیماری ہیضہ شدت جاری ہے اکثر لوگ مر گئے اور بہت سے بستر رنجوری پر پڑے ہیں گنپت رائے کاردا ز وہاں کا کہ مرد لیتیق اور ہوشیار تھا مرض مذکور سے مر گیا۔

ٹیکس

کہتے ہیں کہ بسبب جاری ہونے ٹیکس کے کہ جو لوگ قدیم سے ایک ٹکا دیتے تھے اب انہیں دو آنہ تین آنہ دینے پڑے چاروں طرف آوازہ فریاد الغیث داد بیدار عایا کا بلند تھا اور نوبت یہاں تک پہنچی تھی کہ غریب مفلسوں کی چکی جرخہ برتن تک اہلکاران بخشی چوکیدار قرق کرتے تھے اور باوجود یہ کہ 1822 سے قانون چوکیدارہ سنا جاتا ہے لیکن آج تک یہ زیادتی کبھی نہیں گوش زد ہوئی تھی جواب پیش آئی لیکن رعایا تو یہاں کی بہت ہی عقلمند ہے واقفیت آئین و قوانین سے جیسا کہ رکھتی ہے ظاہر ہے بادشاہ صاحب سے اکثروں نے استعانت چاہی اور جو کہ مکانات تعلقہ شاہی میں رہتے تھے ان سے مدد چاہی حال ذی ہوشی اور آئین دانی اہلکاران شاہی کا بھی اظہر من الشمس ہے

کہ اگر کوئی آئین قانون اُن کے سامنے پڑھے تو وہ انجام کو یہ کہیں کہ یہ گاتے ہیں بہر کیف شقہ شاہی بھی صاحب اجنٹ کو گیا لیکن پرچہ 14 ماہ حال اخبار سلطانی سے ظاہر ہوا کہ مستغیثوں کو فہمائش کی گئی کہ صاحب اجنٹ آئین عدالت میں مثل ان امور کے مجبور ہے کوئی قانون تازہ صدر سے اس امر میں پہنچا ہوگا اس امر میں لفٹنٹ گورنر کے پاس [ص 4 کالم 1] مرافعہ کریں حضور سے بھی شقہ جاری ہوگا۔ لیکن اکثر لوگوں نے صاحب حج (کذا) اور بحوالہ چٹھی لفٹنٹ گورنر بہادر نمبر 2539 مورخہ 27 اگست 1840 اور چٹھی طامس صاحب سکرٹری نمبر مورخہ (کذا) جون کہ اس سے ظاہر ہے کہ زیادتی رعایا پر نہیں چاہیے اور وہ خوش راضی ہوں تو جاری کرنا اس حکم کا لازم ہے حاکموں کے کان تک یہ تمام حال پہنچا اور فی الحقیقت حال رعایا کا بھی یہ پہنچا کہ اپنی جان سے تنگ آئی انجام کار خدائے تعالیٰ نے حاکموں کے دل میں رحم ڈالا اور یہ ظلم زیادتی موقوف کی گئی ایک اشتہار بھی واسطے تکلیف رعایا کے جاری ہوا لوگ بہت شکر کرتے ہیں۔ اب اور گویا کہ جان تازہ اُن میں آئی ہے۔ فی الواقع رعایا کو اس طریقہ کے جاری ہونے سے نہایت تکلیف تھی اور اس میں شک نہیں کہ اگر یہ طریقہ جاری ہوگا تو نصف شہر سے زیادہ برباد اور تباہ ہو جاوے گا بسبب بے روزگاری اور گرانی غلہ کی مدت سے ہے خلقت پہلے ہی سے تباہ ہے اس بوجھ اٹھانے کی طاقت ان کو نہیں اور جو اسی طرح کی زیادتی اور ظلم رہے گا تو ہر چند یہاں کے لوگ قابلِ مقابلہ اور تمردی کے تو نہیں ہیں لیکن جب ان کا اثاثہ البیت تک چھن کر واسطے ادائے چوکیدارہ کے نیلام ہو جاوے گا تو ظاہر ہے کہ مرنا کیانہ کرتا جب نوبت محتاجگی کی حد سے گذر جاوے گی تو یقین ہے کہ لاچار سب چوری کریں گے۔ بد معاشی کریں گے تب خوب حسن انتظام سرکاری ظاہر ہوگا۔ مقصود سرکاری رفاہ اور تہذیب رعایا ہے جس کے بالعکس یہ نتیجہ ظاہر ہوگا یقین ہے کہ حاکمانِ اعلیٰ اس بات کو کبھی نہیں پسند کریں گے۔ جو بات رعایا کے واسطے ہووے اُن کی رضامندی اُس میں ضرور ہو سکر کبھی نہیں پسند رکھتی کہ اُن کی نارضامندی اُن کے حق میں ظلم سے مجبوری کی جاوے۔

قلعہ مبارک

سنا جاتا ہے کہ تنخواہ کی بڑی واویلا ہو رہی ہے چھ 6 مہینے میں دو مہینے بڑی مشکل سے ملتے ہیں اُس پر بھی کٹوتی کا ڈپچھالہ لگا ہوا ہے کہتے ہیں کہ مختار برائے نام ہے ایک حکیم کا محکمہ بہت گرم سنا جاتا ہے یا دو ایک بیوں کی بن آئی ہے۔ یہ حال کبھی قلعہ کا نہیں سنا جاتا تھا جو اب روزمرہ سنتے ہیں۔ حضرت عرش آرام گاہ کے وقت میں کتنی سرکاری نامی تھیں اور اسی تنخواہ میں ریل پیل رہتی تھی مرزا بابر بہادر کا کیا کارخانہ تھا مرزا سلیم کی کیا سرکاری نواب ممتاز محل کا ہزار ہا روپیہ کا علاقہ تھا علیٰ حد القیاس مرزا تیمور شاہ وغیرہ۔ آمدنی کچھ کم نہیں ہوئی سرکاروں کا حال (کذا) پھر نہیں معلوم کہ یہ واویلا اور کمی کا کیا سبب ہے ہاں (کذا) سب مختار مشیر سلطنت عقیل تھے مختار راجہ سوہن لعل مرزا تجربہ کار تھا حکیم مشورت کار سلطنت امام الدین خان (کذا) مدبر عالم فاضل دانائے بے بدل [ص 4 کالم 2] ۲۰

ان لوگوں کو اب کوئی پوچھتا ہی نہیں جہاں حکیم نوجوان ہوں مہتمم کارڈ کے ہوں تو یہ حال نہ ہو تو کیا ہو۔

قمار بازان

سنا گیا کہ ان دنوں تھانہ گذر قاسم جان میں مرزا نوشہ کے مکان سے اکثر نامی قمار باز پکڑے گئے مثل ہاشم علی خان وغیرہ کے جو سابق بڑی علتوں میں دورہ تک سپرد ہوئے تھے کہتے ہیں کہ بڑا قمار ہوتا تھا لیکن باسبب رعب اور کثرت مردمان کے یا کسی طمع سے کوئی تھانہ دار دست انداز نہیں ہو سکتا تھا اب تھوڑے دن ہوئے کہ یہ تھانہ دار جو قوم سے سید اور بہت جری سنا جاتا ہے مقرر ہوا ہے یہ پہلے جمعدار تھا بہت مدت کا نوکر ہے۔ جمعداری میں بھی یہ بہت گرفتاری مجرموں کی کرتا رہا ہے بہت بے طمع ہے۔ یہ مرزا نوشہ ایک شاعر نامی اور رئیس زادہ نواب شمس الدین خان قاتل ولیم فریزر صاحب کے قرابت قریبہ میں سے ہے یقین ہے کہ تھانہ دار پاس بہت رئیسوں کی سعی اور سفارش بھی آئی لیکن اُس نے دیانت کو کام فرمایا سب کو گرفتار کیا۔ عدالت سے سب پر جرمانہ علی قدر مراتب ہوا۔ مرزا نوشہ پر سو روپیہ ایک ہفتہ میں نہ دے تو اور حکم ہوگا۔ چودہ آدمیوں پر تیس تیس روپیہ نہ ادا کریں تو چار مہینے قید۔ لیکن ان تھانہ دار کی اب خدا خیر کرے دیانت کو تو کام فرمایا انہوں نے لیکن اُس علاقہ میں بہت رشتہ دار متمول اس رئیس کے ہیں کچھ تعجب نہیں کہ وقت بے وقت چوٹ پھیٹ کریں اور یہ دیانت ان کی وبال جان ہو حکام ایسے تھانہ دار کو چاہیے کہ بہت عزیز رکھیں ایسا آدمی کیا بھوتاتا ہے۔

امساک باران

دو ہفتہ کے عرصہ سے مینہ بخوبی شہر شاہجہاں آباد اور قرب و جوار میں بھی نہیں برسا اگرچہ اس علاقہ میں ابھی کچھ ضرر زراعت کا حال نہیں سنا گیا لیکن کہتے ہیں کہ اگر چند روز اور بھی خدا نخواستہ اس نہج پر کشش مینہ کی طرف سے رہی تو کھیتوں کا بھی حال تباہ ہو جاوے گا اور بیماریاں بھی زور پکڑیں گی۔

بنارس

ایک خط سے بنارس کے صاحب مہتمم اخبار آگرہ یہ تحریر کرتے ہیں کہ نہج پر گنہ سلون کے ایک گانوں میں ایک ابر سرخ میں سے قطرات سرخ مانند ارغوان کی بر سے اور وقوع اس حال کا باعث تعجب اور حیرت دیکھنے والوں کا ہوا چنانچہ حاکم بھی وہاں کا اُسے دیکھنے آیا اور ساتھ ملاحظہ آثار سرخ مینہ تھے متحیر ہوا باعث سرخی رنگ مینہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابر بخارات کان گندک وغیرہ سے جمع ہوا ہو جیسا کہ صاحب اخبار مذکور (کذا) کیا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

22 اگست 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

ایچ ایم نیشن صاحب پیادگان ہندوستان کے جو کہ رجمنٹ 23 کے لفٹنٹ تھے کپتان گراہیم صاحب کی جگہ ڈکیتوں کی گرفتاری کے صاحب کمشنر کا اسٹنٹ اور ضلع آگرہ کا جوائنٹ مجسٹریٹ بطور ایکٹنگ کے مقرر ہوا اور تقرر اس عہدہ کا صاحب موصوف کی کام کرنے کی تاریخ سے آغاز ہوا اینڈرور اس صاحب قسمت الہ آباد کے صاحب کمشنر کے اسٹنٹ نے تاکہ وہ اپنے مقام پر پہنچے ایک مہینے کی رخصت پائی۔ جے ایم بی برمرڈ صاحب الہ آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کی جگہ بطور ایکٹنگ کے مقرر ہوا۔ ٹریورجان چھلی پلوڈن صاحب میرٹھ کے کلکٹر اور مجسٹریٹ کو 20 ماہ حال سے اپنے ہی کام کے لیے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی جو ایڈمنسٹرن صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر صاحب موصوف کی ایام غیر حاضری میں مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ اس ایم گریٹھ صاحب فتح پور کے سول اسٹنٹ سرجن کی رخصت بجائے دسویں کے اٹھائیسویں تاریخ ماہ گذشتہ سے آغاز ہوگی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 7 جولائی 1831 نواب گورنر جنرل بہادر ممالک ہند نے کونسل کے اجلاس میں 7 جون 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا لہذا پاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 6/1841 فورٹ ولیم کی پریسیڈنسی واقعہ بنگالہ میں (کذا) یازم شرب کی درآمد کے امتناع کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص قانون ہذا کے جاری ہونے کے اور پریسیڈنسی فورٹ ولیم واقعہ بنگالہ کی گورنمنٹ کے اضلاع متعلقہ میں زرم یازم شراب جو کہ ملک غیر کی کشید ہے یا کسی ملک مقبوضہ سرکاری جس میں کہ زرم یا شکر کی درآمد از روئے قانون کے جائز ہے دریا کی راہ سے لے جا کر اتارے گا یا لے جا کر اتارنے کا مذر کرے گا۔ یا خشکی کی راہ سے لے جائے گا تو صاحب پدمٹ یا جو عہدہ دار کہ بیرونہ مال کو گرفتار اور قبضہ کرنے

کے لئے مقرر ہے رَم یا رَم شرب مذکور کو گرفتار اور قبضہ میں کرے گا اور تب رَم یا رَم شرب مذکور جو قانون کے مال بیرونہ کی ترقی کے بابت جاری ہیں اُن کے روقرق کی جائے گی بشرطیکہ جس ضلع میں رَم یا رَم شرب مذکور درآمد ہوئی ہے یا جس میں اُن کی درآمد کرنے کا عزم کیا گیا ہے وہ اُن اضلاع میں سے نہ ہوگا جن میں کہ گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں درآمد اُن چیزوں کی جائز کی ہے اور کہ گورنر جنرل بہادر کے اجلاس میں اختیار ہے کہ ملک مذکور متعلقہ میں چاہیں۔

2- اور کہ گورنر جنرل بہادر..... کے اجلاس میں اختیار ہے کہ ملک مذکور متعلقہ میں چاہیں..... مشتہر کر کر..... کہ ملک مذکورہ بالا..... مذکورہ میں سے [ص 1 کالم 2] صاحب کلکٹر یا کسی اور عہدہ دار سے جس کو گورنر جنرل بہادر نے کونسل (کذا) سرٹی فیکٹ مذکورہ عنایت کرنے کے واسطے مقرر فرمایا ہے حاصل کیا چاہے اُس مالک یا نائب کو لازم ہے کہ جس عہدہ دار سے سرٹیفیکٹ مذکور (کذا) کیا چاہیے اس کے حضور ایک اظہار نامہ نقشہ ملحقہ کے بموجب لکھ دے (کذا) عہدہ دار سرکاری سے کہ وہ صدر بھٹی جس میں کہ رَم یا رَم شرب مذکور کشید ہوئی ہے متعلق ہوگی اُس کی ایک سرٹیفیکٹ اظہار نامہ مذکور کے ہمراہ اُس کی تصدیق کے لیے نقشہ مذکورہ 1 کے طرز مندرجہ پر (کذا) کی جائے گی۔

3- حکم ہے کہ اگر کوئی ضلع اس طرح کا ہو جس میں کہ گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں غیر ملک کی شکر یا رَم کی درآمد یا (کذا) مقبوضہ کار کے جہاں کہ ملک غیر کہ شکر یا رَم از روئے قانون کے درآمد ہو سکتی ہے کسی (کذا) جائز نہیں کی ہے تو جس عہدہ دار کے آگے کہ اظہار نامہ مذکور لکھا گیا ہو گا وہ ایک سرٹیفیکٹ نقشہ ملحقہ ب کے بموجب اپنی مہری اور خطی اظہار دہندہ کو عنایت کرے گا۔

4- حکم ہے کہ جو کوئی شخص ممالک مذکورہ کے علاقہ میں سے انگلستان کے کسی اطراف میں رَم یا رَم شرب جہاز پر لا کر لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے اُسے اجازت ہے کہ ایک سرٹیفیکٹ حسب مرقومہ بالا مقام مذکور کے کلکٹر پرمٹ یا کسی اور عہدہ دار کے حضور ہو کہ کلکٹر پرمٹ کی جگہ اپنے اپنے علاقہ کی پریسڈنسی کی گورنمنٹ کی طرف سے اُن کے ملاحظہ کے لیے متعین ہیں پیش کرے اور جس عہدہ دار کے حضور کہ سرٹیفیکٹ مذکور پیش کی ہے اُس کے آگے ایک اظہار نامہ نقشہ ملحقہ کے موافق لکھ دے۔

5- حکم ہے کہ جس عہدہ دار کے حضور سرٹیفیکٹ مذکور پیش ہو اور اظہار نامہ مذکور لکھ دیا جائے اُسے لازم ہے کہ اگر اظہار مذکور میں ناراستی یا سازش کا گمان نہ ہوتا ہو تو اظہار دہندہ کو ایک سرٹیفیکٹ نقشہ ملحقہ کے بموجب عنایت کرے۔

6- حکم ہے کہ کسی مالک یا اُس کے نائب کو کسی رَم یا رَم شرب کے بابت جس کے کہ وہ قانون ہذا کے بموجب برآمد کیا چاہتے ہیں سرٹیفیکٹ مندرجہ قانون ہذا عنایت نہ کی جائے گی جب تک کہ رَم یا رَم شرب مذکور کشید

کسی ایسی صدر بھٹی کی نہ ہوگی جس میں کہ بموجب اجازت صدر بورڈ یا کسی اور عہدہ دار کے جس کو کہ محصول آبکاری کا اختیار ہے ولایتی طریق پر کشید ہوتی ہے۔

7- حکم ہے کہ جو رَم یا رَم شرب انگلستان کو لے جانے کے ارادہ سے قانون ہذا کے بموجب کسی اجار تہی بھٹی میں تیار کی جائے چاہیے کہ چانول اور چنے کی شرب سے خالص اور بے آمیزش ہو۔ یعنی گنے اور چھوہارے اور کھجور کے درخت کے سوائے اور کسی چیز سے نہ بنی ہو اور کہ جائے کشید کی سرٹیفیکٹ کی حصول کے وقت نقشہ ملحقہ 1 ر کے بموجب خالص اور کی جائے۔

8- حکم ہے کہ اگر کوئی رَم یا رَم شرب کچھری آمد کے لیے لائی جائے گی اور امتناع ہذا کے خلاف — رَم یا رَم شرب مذکور معہ تمام پیپوں وغیرہ کے قرق ہوگی [ص 2 کالم 1] کے اظہار پر کہ قانون ہذا کے بموجب اُس برآمد کی اجازت کے لیے — دی گئی ہوگی یا جس شخص یا جن اشخاص نے اُس کی تصدیق کی ہوگی اُن سے اظہار بطریق مذکورہ ذیل (کذا) کیا جائے گا۔

9- حکم ہے کہ اگر کوئی شخص قانون ہذا کے بموجب اظہار — دروغ گوئی کرے گا تو (کذا) عدالت کو کہ حلف دروغی کے بابت — مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہوگا اُس کے حضور ثابت ہونے پر حلف دروغی کے مقدمہ کے موافق سزا کا مستوجب ہوگا اور جو شخص کہ اس طرح گواہ کا ذب بہم پہنچائے گا وہ رشوت دہی اور حلف دروغی کی سزا پاوے گا اور جو عہدہ دار سرکاری کہ اظہار کی ونا راستی سے واقف ہو کر اُس کے سچ ہونے کی شہادت کرے گا وہ گواہ کا ذب کی سزا کا مستحق ہوگا اور عہدہ سرکاری سے برطرف کیا جائے گا۔ ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکرٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ 28 جون 1841 عیسوی قانون مفصلہ ذیل ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے کونسل کے اجلاس میں 28 تاریخ ماہ جون 1841 کو صادر ہوا لہذا اب اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 9، 1841 کا جو جرمانے کہ قانون پچیسویں 1840 کے رو سے فورٹ ولیم ممالک بنگال کی پریسڈنسی میں آبکاری کے محاصل کو پیشتر محفوظ رکھنے کے لیے مقرر ہیں ان میں سے بعضے جرمانوں کی تصحیح کے لیے یہ قانون ہے۔

1- قانون پچیسویں 1840 کی دفعہ چودھویں کے ترمیم کے باب میں حکم ہے کہ جو مجرم قانون مذکور کی دفعہ مرقومہ کی رو سے قابل سزا کے ہیں وہ جرمانہ کے جن کی تعداد دو سو روپیہ سے یا قید کے جس کی میعاد تین مہینے سے زیادہ نہ ہو سزاوار ہوں گے اور اگر جرمانہ ادا نہ کریں گے تو مستوجب قید کے ہوں گے مگر اُس کی میعاد

ایام مذکورہ بالا سے زیادہ نہ ہوگی اور ہر حالت میں حاصل آبرکاری کا صاحب مہتمم حسب مندرجہ قانون مرقومہ کی دوسری دفعہ کے سزا کا حکم صادر کرے گا فقط ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ۔

چین

ایک جہاز نمروڈ نامی چٹھی تاریخ ماہ حال کو چین سے کلکتہ میں لنگر انداز ہوا اس کی چٹھیوں سے دریافت ہوتا ہے کہ 23 تاریخ مئی کو بیڑہ جہازوں کا اور سپاہ انگریزی طرف کنون کے بڑھی اور سپاہ انگریزی میں یہ خبر پہنچی کہ اہل چین نے یہ تجویز کیا ہے کہ کشتیاں اور بیڑے آتشی بھجوا کر انگریزی جہازوں کو جلادیں الغرض لڑائی شروع ہوئی کئی ہزار سپاہ تاتار کی باہر شہر کے قیام رکھتی تھی اور 37 ہزار آدمی اندر شہر کے مستعد اور مسلح تھے سات دن تک لڑائی ہوتی رہی آخر کار سپاہ انگریزی فتحیاب ہوئی لیکن بڑے بڑے افسران کے کام آئے سر فلمینگ اسٹن ہوس سپہ سالار سپاہ جہازی اور میجر پیچر صاحب کو ارٹرماسٹر جنرل تاب مشقت اور تھکاوٹ اور تکلیفات..... جنگ کی [تاب] نہ لاکر مر گئے اور قریب.... ہوئے اور چھ سات افسروں نے... بعد جنرل یانگ سپہ سالار افواج نے.... [ص 2 کالم 2] چنانچہ سر ہف گف صاحب اور ایف سن ہوس صاحب نے انہیں— (کذا) اور یہ شرط ہوئی کہ اہل چین ایک کڑور دس لاکھ ڈالر جو کہ سکے چین ہے عوض شہر کنون کے دیں چینیوں نے یہ منظور کیا اور روپیہ بھیجو دیا اور بیچ عوض ایک جہاز ملک اسپین کے جس کو کہ انہوں نے بخیاں جہاز انگریزی کے جلادیا تھا سولہ ہزار ڈالر (کذا) اور یہ شرط بھی کی گئی کہ سپاہ تاتار کنون میں سے کوچ کر جاوے اور ساٹھ کوس پر بغیر کھولنے پھریوں اپنے جھنڈوں کے جاٹھہرے اور سو جہاز جنگی اور پانچ چھوٹے جہاز اور اکہتر توپیں چین کی تڑواڈالیں اور خراب کر دیں ایک گاؤں جلادیا اور ہزاروں گٹھے روئی کے خاکستر کردئے اور بہت سا اسباب خصوص مثل ذخیرہ غلہ وغیرہ کے غارت اور تباہ کر دیا۔ واضح ہوتا ہے کہ دو ہزار آدمی چین کے اس (کذا) مارے گئے اور سپاہ انگریزی میں سے ستر آدمی تو سپاہ جہازی میں سے مارے گئے اور بیالیس زخمی ہوئے اور سپاہ خشکی میں سے نو آدمی مارے گئے اور ستر زخمی ہوئے سپاہ خشکی اور جہازات جنگی واسطے تسخیر جزیرہ چوزان کے بھی بھیجے گئے ہیں۔

قندھار

ایک چٹھی قندھار مورخہ 25 ماہ گذشتہ سے واضح ہوا کہ قوم غلزی ابھی شکست و پستی سے راضی نہیں ہوئی ہے اور برسر کردگی سلطان خان کے جمع ہوتے جاتے ہیں۔ خان مذکور نے ایک خط میجر لیچ صاحب کو اس مضمون کا لکھا تھا کہ اگر چہ فرنگی مالک میدانوں کے ہو گئے ہیں لیکن وہ اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ مجھ کو پہاڑوں میں سے نکال دیں سو کہتے ہیں کہ میجر موصوف نے یہ در جواب لکھا کہ گورنمنٹ کا عزم یہ ہے کہ اسے پہاڑوں میں سے نکال دینا ضرور

ہے اس میں کتنا ہی روپیہ اور سپاہ خرچ ہو چنانچہ صاحب موصوف نے دو ہزار سیر باروت قندھار سے منگوائی ہے واسطے اوڑا دینے بعض قلعوں ملکِ خلجی کے۔ نصیر خان اب تک کوئٹہ میں نہیں آیا ہے اگرچہ وہاں سے کل تیس کوس پر تھا۔ پکتان اوڈرن صاحب کی سپاہ ملکِ زمندور میں اختر خان کا تعاقب کرتی جاتی ہے لیکن کہتے ہیں کہ خان مذکور بالفعل تاب مقابلہ نہیں رکھتا ہے۔

سندھ

خطوطِ مقامِ کوئٹہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل بروکس صاحب اور بریڈریو ویلینٹ صاحب اب تک وہیں ہیں اور یہ توقع ہے کہ وہ ماہِ آئندہ تک وہاں سے کوچ کریں گے اور اخبارِ سکھر سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد حسین نائب کچی جو کہ بالفعل مقامِ شوراہ میں جو کہ چالیس میل انگریزی طرف جنوب قلات کے واقع ہے قیام رکھتا ہے سو اس نے اپنے بھائی نائب (کذا) کو لکھا ہے کہ میں تحقیق جانتا ہوں کہ نصیر خان مسٹر اس بل صاحب کے کرنیل سٹیسی صاحب سے قلات میں کہ گل محمد..... ہو گیا..... آوارہ پھرتا ہے لیکن..... اس کے ساتھ ہیں..... گل محمد قریب المرگ ہے اگر یہ حال سچ ہو تو..... [ص 3 کالم 1] ہو جاوے گی... کیونکہ یہی شخص سدا راہ ہے (کذا) کہ سپاہ (کذا)..... میں ہوتی ہے وہ اٹھادی جاوے گی۔ ایک اخبار صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈبلیو مکناٹن صاحب بہادر نے پانچ رجنٹیں ہندو تانی واسطے افغانستان کے اور بھی طلب کی ہیں باعث کسی ضرورت کے۔

اخبار مقاماتِ مختلفہ

اخبارِ کلکتہ میں ایک خط تھا اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ہادی حسین جو کہ سابق طالب علم مدرسہ انگریزی کا تھا اور حال میں کوئٹہ فیروز پور کا اے (کذا) گورنمنٹ کی چھوڑ کر (کذا) نوکری مہاراجہ شیر سنگھ کی اختیار کی۔ (کذا) میں ایک شکاری جو کہ نوکر پکتان (کذا) صاحب کا تھا اس پر وقت شکار کھیلنے کے ایک شیر نے حملہ کیا (کذا) صاحب جو کہ پاس تھے انہوں نے نزدیک شیر کے..... اس پر سر کیا شیر فوراً مر گیا لیکن باوجود علاج معالجہ کے شکاری بھی جانبر نہ ہوا اس لیے کہ زخم کاری کھائے تھے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ بیچ کلکتہ کے بجائے (کذا) جلاب نمک کے زہر بکتا ہے چنانچہ ایک غریب عورت بیچ ہسپتال کلکتہ کے بہت تباہ حالت میں لائی گئی تھی بسبب اس کے کہ اس نے اس زہر کو جلاب سمجھ کر کھالیا تھا ڈاکٹر اوشانی صاحب نے لوگوں کو واسطے کھانے بازار کی ادویات کے منع کیا ہے۔

صاحب کلکٹر جنوبی آرکٹ کے عہدہ سے موقوف کئے گئے اور ایک کمشنر خاص وہاں بھیجے گئے ہیں واسطے تسلی اور ولد ہی نارضا مند مظلوموں کے اخبار ممبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ نصیر خان بانے سے صاحب اجنٹ کے نہیں آیا ہے اور مسند قلات پر شاہ نواز کو بٹھانا (کذا) نہیں مناسب معلوم ہوتا، اس لئے ایک گروہ مفصلہ ذیل بطریق

ٹائپوں کے واسطے جاری ہونے کا روبرو ریاست کے مقرر ہوں گے۔ بی بی کجن محمد حسین رحیم خان بھائی محراب خان متونی کا جنرل ناٹ صاحب نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیا بسبب نا اتفاقی اُن کے ہمسروں کے اور اس بل صاحب سرٹی فیکٹ ماندگی پر رخصت حاصل کی ہے۔ نزدیک کوئٹہ کے چھ سات گھسارے جو کہ پہاڑوں میں واسطے گھاس لانے کے گئے تھے اُن کو دشمن گرفتار کر کے لے گئے اور خدا جانے کیا کیا۔

سیلن یعنی سرانڈیپ کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ دارچینی جو کہ اب تک وہاں کی بڑی اشیائے تجارت میں سے تھی اب چونکہ خواہش اس کی بہت کم ہے اس لیے (کذا) کچھ قدر نہیں رکھتی اور کچھ پرداخت اُن کی نہیں ہوتی۔

مقام کیمپی میں ڈکیتوں نے دو..... حملہ کیا اور اسباب قریب تین بوٹ لے گئے.... جملہ... معلوم.....

[ص 3 کالم 2] آگرہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل او صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ (کذا) اور میجر جنرل رپہر صاحب اُن کی جگہ پر مقرر ہوں گے اور یہ بھی (کذا) صاحب سپرینڈنٹ ڈکیتی مقرر ہوں گے کہتے ہیں کہ ان صاحب کا (کذا) بہت زیادہ مفید ہے کیونکہ یہ صاحب انتظام ڈکیتی سے بہت واقف ہیں اگر گورنمنٹ تنخواہ ان صاحب کی یہیں بڑھادے تو بہت مناسب ہووے۔ دریافت ہوتا ہے کہ حیدرآباد دکن میں بارہ سو آدمی ہیضہ وبائی سے مر گئے مقام بنکوٹ میں بہ باعث طغیانی دریا کے بہت کشتیاں بہ گئیں اور ستر آدمی ڈوبے..... صاحب اخبار ہرکارہ گورنر بنگالہ سے درخواست کرتے ہیں (کذا) آف ڈائریکٹرس کو وہ لکھیں کہ واسطے ہندوستان کے پادری بہت کم ہیں اور (کذا) بھیجے جاویں اس صورت میں ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحب (کذا) موصوف بھولتے نہیں کہ خرچ تنخواہ پادریوں کا جو کہ مختلف اضلاع ہند (کذا) میں مقرر ہیں کتنا زیادہ ہے اور کتنی بڑی بڑی تنخواہیں ہیں ہاں اگر بہت سے پادری بہ تنخواہ قلیل مقرر کیے جائیں اسی قدر خرچ میں جو کہ اب ہے تو بہت فائدہ اُن سے نکلتا ہے۔

انگلستان کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر ڈائرس سومیر صاحب بیٹا بیگم (کذا) کا جو کہ انگلستان کو گیا تھا بیچ زمرہ اعیان پارلیمنٹ یعنی کونسل کلاں ملکہ معظمہ (کذا) انگلستان کے مقرر کیا گیا لیکن ایسا دریافت ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگ اُس کے ہونے سے بہت ناراض ہوئے اور کہتے ہیں کہ یہ صاحب بزور زر مقرر ہوئے ہیں کچھ لیاقت ایسے عہدہ جلیلہ کی نہیں رکھتے۔

کلکتہ

چند مدت سے سردار اجیت سنگھ سفیر رانی چند کنوار بانوئے مہاراجہ کھڑک سنگھ کا کلکتہ میں وارد ہے چنانچہ ذکر اس کا پہلے ہی درج اخبار کیا گیا ہے الغرض اب بھی سردار مذکور از رو ملازمت نواب گورنر جنرل بہادر کی رکھتا ہے تاکہ درباب اخراج مہاراجہ شیر سنگھ اور مسند نشینی رانی مذکورہ کے کچھ عرض معروض کرے اور بیچ حاصل کرنے اس مطلب کے مدد چاہے لیکن ارباب گورنمنٹ بموجب قاعدہ مسترہ اپنے کے خیال بھی نقص عہد و پیمان کا نہیں کرتے

ہیں۔ سفیر مذکور نے اگرچہ اس باب میں بہت کوشش کی لیکن کوئی موثر نہ ہوئی اور سب طرف سے مایوسی ہوئی اور اگرچہ یہ عقدہ اُس کا لائنل ہے پھر بھی سفیر مذکور کلکتہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔

کابل

...کہ مالکذاران علاقہ چارہ کار ادائے حصہ.... بھاگ گئے ہیں اور کئی کمپنیاں پلٹن.... ہندوستانی کے واسطے تنبیہ اُن [ص 4 کالم 1]..... اُس طرف روانہ ہوئے لیکن ابھی کچھ حال وہاں کا نہیں معلوم ہوا،..... بہت ہے فی روپیہ دو سیر آٹا اور ڈھائی سیر گیہوں اور تین سیر جو بکٹے ہیں۔... میوے نہایت گراں ہیں میوہ خشک فی چھناک اور میوہ تر روپیہ سیر بکتا ہے کوچہ اور بازار میں ایسی بد بو آتی ہے کہ تعفن سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے صاحب خط لکھتے ہیں کہ عمارتیں امیران کابل کی بدتر گھروں سے فقیران ہندوستان کے ہیں صبح سے شام تک (کذا) کی افراط سے آدمیوں کو قرار و آرام نہیں ہوتا اور رات کو مجھروں اوپتوں سے نیند لوگوں کی حرام ہو جاتی ہے الغرض یہاں کے لوگوں کو وہاں بہت تکلیف ہے شب و روز دست بدعا ہیں کہ وہ کون سادن ہوگا کہ پھر جیتے [جی] ہند کو پھریں گے۔

بخشی چوکیدارہ

سنا گیا ہے کہ دبائے گس ہے تو لوگوں نے بالفعل نجات پائی لیکن یہاں کے لوگوں کا (کذا) (کذا)..... کہ اب اہالیان چوکیدارہ کے نیچے پٹ پڑے ہیں یہ مرض اپنے سر لگایا ہے ہر روز جوق جوق بتلائے عدالت ہیں بقول اہل ہند (کذا) پر بس نہ چلا گدھیا کے کان ایشٹھے بخشی وغیرہ پر ناشی ہیں کہ اسباب قرق کیا زبر..... (کذا)..... یہ نہیں جانتے کہ حکم حاکم مرگ مفاجات بخشی وغیرہ کیا کرتے..... نوکر مجبور ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ لوگ بھی پاؤ سیر کامن کر دیتے ہیں۔ مگر اتنا جیسا کہ لوگوں نے ظاہر کر رکھا ہے یقین ہے کہ حکام بانصفت کے روبرو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نکل آئے گا۔

کورٹ آف ڈائریکٹرس

مسٹر آرایم مارٹن صاحب نے دو سوال اونیر بل کورٹ آف ڈائریکٹرس میں پیش کئے ہیں اول یہ کہ کورٹ موصوف سے درخواست کی جاوے کہ درستی اور تدریجاً اجازت دینے زمینداروں اور مزارعوں ممالک برٹش انڈیا کی وانٹ چھڑانے لینڈ ٹیکس یعنی محصول زمین کے خیال اور تجویز میں رکھیں اور دوسرے یہ کہ کورٹ موصوف خیال کرے درستی اور استعمال کو بیچنے ناممکن الزراعة زمین کے جو کہ گورنمنٹ انڈیا سے تعلق رکھتی ہے تھوڑے محاصل پر اس طور پر جیسے کہ سیلن اور ممالک انگریزی میں اختیار کیا گیا ہے اور صاحب موصوف نے کہا کہ میں اس حال سے واقف ہوا

چاہتا ہوں کہ آیا کورٹ آف انڈیا ڈائریکٹرز نے ان مطالبوں کو سوچا تھا اور اگر سوچا تھا تو آیا اس نے ارادہ کیا تھا رکھنے کو اس سوال کے نتیجہ کو آگے کورٹ موصوف کے اور بیان کیا کہ میں کچھ ارادہ مداخلت کا بیچ اجرائے امور کورٹ موصوف کے نہیں رکھتا ہوں اور اگر کورٹ موصوف سوالات مذکورہ بالا پر غور اور تامل فرماوے گی۔ تو میں پھر اس وقت کچھ زیادہ تر اس پر نہیں کہوں گا سو چیئر مین یعنی وکیل کورٹ نے کہا کہ کورٹ نے اس بات پر سوچا بھی ہے اور اس پر غور بھی کرے گی اور جب کہ (کذا) لکھی جاوے گی تب وہ آگے کورٹ کے رکھی..... مسٹر مارٹن صاحب (کذا) اطلاع دی کہ میں سہ ماہی جنرل..... یہ کہ گورنمنٹ انگریزی کسی —

[ص 4 کالم 2] ہر بار کی جمع بندی پیداوار (کذا) پر بموجب صرف مرضی گورنمنٹ کے جو ہے (کذا) اور بونے والوں کے حقوق مالکانہ زمین کو فوت کرتی ہے اس میں.... جاتا رہتا ہے قدر و قیمت اس کی جاتی رہتی ہے حاصل ملک کم ہو جاتا ہے اور گورنمنٹ انڈیا کی ناپائیدار 3۔ یہ کہ یہ زمیندار بونے والے زمین کے مستحق ہیں حاصل کرنے کو برٹش گورنمنٹ سے ایک مقررہ جمع بندی اور ایک اقرار نامہ اور ذمہ داری مورثی زمینداری کی تاکہ سرکار آئندہ کو ان سے زیادہ جمع بہ نسبت اقرار نامہ کے طلب نہ کرے اور ہر دفعہ جمع بڑھا کر نئے پٹے ایک سال یا زیادہ کے نہ لکھو الیا کرے فقط فی الواقع رائے مارٹن صاحب کی جس کسی نے سنی نہایت پسند کی ہماری رائے بھی اسے نہایت پسند کرتی ہے بلکہ بہت مناسب ہے کہ وہ قاعدہ مستحسن جاری کیا جاوے کہ عوض حاصل ۲۵ سالہ کے زمین اور محال دے دئے جاویں (کذا) دو ائم کے افسران سرکاری کو ہر آن اور ہر لمحہ بہ دل و جان اس میں کوشش اور مصروفیت لازم اور واجب ہے اس سے بہتر کوئی خیر خواہی واسطے قیام حکومت سرکاری کے عقل دور بین نہیں تصور کر سکتی لیکن افسران سرکاری کی البتہ اس میں کساد بازی متصور ہے جب ظہور تام اس کوشش کا صورت پکڑے گا تو ظاہر ہے کہ احتجاج عہدہ داران مال کی نہیں رہے گی بورڈ اور کمشنر اور کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلدار وغیرہ کس مرض کی دوا رہیں گے لیکن سب کو لازم ہے کہ رفاہ عام اور خیر خواہی اپنے سرکار ولی نعمت کو مقدم جانیں سرکار کے قیام میں اور صد ہا طرح کے عہدوں پر قائم ہو سکتے ہیں۔ رزق ان کا حسب تقسیم قسام ازل پیش و کم نہیں ہو سکتا ہم بہت خوش ہیں جو اثر اس تدبیر کا جلد جلوہ ظہور پکڑے۔

خط — صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہ

بموجب ضمن پہلی دفعہ بارہویں قانون (کذا) کے بیچ عدالت صاحب بیج بہادر کے واسطے اس بات کے کہ مقدمات ان کی کچھری میں جلد ترتیب پادیں اور متخامین یا ان کے وکلا وجہ ثبوت اپنی اپنی (کذا) عرضی نالش اور جواب دہی کی جلد داخل کریں یہ تدبیر مقرر ہے کہ اول آٹھ روز پہلے متخامین کو اطلاع اس بات سے دی جاتی ہے کہ تمہارا مقدمہ فلانی تاریخ روبر کار ہوگا چاہے کہ اس روز واسطے داخل کرے دستاویزات اور قرار دینے اپنے

گواہوں کے اور پیش کرنے اور امورات کے جو واسطے انکشاف حقیقت مقدمہ کے ضرور ہوں مستعد ہوں فقط اور اگر متخاصمین یا ان کے وکلاروز معین میں تعمیل اس حکم کی نہ کر سکیں اور کوئی عذر معقول بھی نہ پیش کریں تو بموجب ضمن تیسری دفعہ مسطور کے اول مرتبہ ان سے جرمانہ کہ ایک ربع قیمت کاغذ عرض نالش سے زیادہ نہ ہو لیا جاتا ہے اور دوسرے مرتبہ کے تغافل میں جرمانہ حسب اقتضائے حاکم کے متخاصمین سے لیا جاتا ہے اور بموجب چٹھی (کذا) نمبری 868 مرقوم یکم جنوری 1834 کے ایسے جرمانے کے وصول کرنے کا صدر امین اعلیٰ اور صدر امین کو بھی اختیار ہے اور منصفوں کو نہیں ہے اور منصفوں کو (کذا) مقدمات کے واسطے بموجب ضمن اول دفعہ (کذا) 1814 کے یہ ہدایت ہے کہ جن مقدمات میں... ایک اشتہار... لکھ کر اپنی کچہری میں آویزاں کرادیں اس... عرصہ میں اگر مدعی.. مقدمہ یک طرفی تجویز ہوگا۔

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

29 اگست 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

فریڈرک اوکٹولیس ولس صاحب ممالک مغربی کے اکاؤنٹ کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے حصول صحت واسطے کوہ منصور پر جانے کے لیے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ رخصت مذکورہ جس تاریخ سے کہ صاحب موصوف اپنی خدمت تفویض کریں گے اُس دن سے محسوب ہوگی اور سی گرانٹ صاحب صاحب ممدوح کی جگہ ممالک مغربی کے اکاؤنٹ کا کام کرے گا ایف ایچ اسپین صاحب بطور ایکٹنگ کے حصار کا مجسٹریٹ اور کلکٹر معین ہوا جو ہیں کہ صاحب ممدوح بجنور کے کار بند و بست سے جہاں وہ بالفعل مامور ہے اس قدر فراغت حاصل ہو کہ بعد اُس کے ہرج واقع نہ ہو، وہیں وہ حصار کو روانہ ہوگا صاحب موصوف کے جانے کے بعد ایف اس ہیڈ صاحب بجنور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کی خدمت بجالاتے گا ڈبلیو کنگہم صاحب متھرا کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ماہ آئندہ کی پہلی تاریخ سے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 5 جولائی 1841 ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں 5 جولائی 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا لہذا اب اطلاع عام کے واسطے اشتہار دیا جاتا ہے قانون نمبر 11، 1841 کا سرکار کمپنی کی ہندوستانی عہدہ داروں اور سپاہیوں کے باب میں جو قوانین کہ لشکری کورٹ آف ایکوسٹس کی بابت رائج ہیں اُن کی اصلاح اور مجتمع کرنے کے لیے یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے لشکری کورٹ آف ریکوسٹس کی بابت جمیع قوانین اور دفعات مروجہ منسوخ ہوئیں مگر مدراس اور بمبئی کی پریسڈنسی کے دستور العمل مجاریہ کے رُو سے چھاؤنی اور جس مقام پر کہ پرلکی ڈنسی مذکور کا لشکر وارد ہے وہاں کے بازار لشکری کے مقدمات خفیہ کو جو عہدہ دار واحد کہ انفصال کرنے کے لیے مقرر اور مجاز ہے اُس میں قانون ہذا کوئی حکم نخل نہ ہوگا یا مدراس کی پریسڈنسی کے قوانین مجاریہ کے رُو سے کسی اہل فوج کے نام پر نالش ہووے تو اس مقدمہ کے فیصلہ کو پچایت کے رُو سے تجویز کرنے میں بھی کسی

طرح سے ممانعت نہ کرے گا۔

2- بقید شرائط مذکورہ بالا کے حکم ہے کہ سرکار کمپنی بہادر کی عملداری میں جو ہندوستانی عہدہ دار خواہ سپاہی خواہ کوئی اور شخص سرکار موصوف کی ہندوستانی افواج کی آئین لشکری کے تابع ہیں یا جو شخص کہ کسی مقام لشکر یا چھاؤنی میں بود و باش رکھ کے کسی طرح کی تجارت یا اور کام لشکری بازار میں کرتے ہیں اگر ان کے نام پر داد و ستد یا اور مقدمات کی بابت جو کہ (کذا) ذات سے متعلق ہیں نالش ہو تو بشرطیکہ شے متنازعہ کی مالیت دو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور مقدمہ کی بنا اور اس کے رجوع ہونے کے وقت [ص 1 کالم 2] مدعی علیہ اشخاص مذکورہ بالا کی تصریح کے موافق ہو تو مقدمہ کا انفصال لشکری عدالت میں ہوگا اور کہیں نہ ہوگا مگر قانون ہذا کی رو سے کسی لشکری عدالت میں کوئی مقدمہ تنازع ذات برادری یا دعویٰ شے غیر منقولہ کے بابت فیصلہ کے واسطے دائر نہ ہوگا۔

3- حکم ہے کہ ہر مقام لشکر یا چھاؤنی کے یا جو فوج کہ معرکہ میں ہووے اس کے کسی حصہ کے کمان افسر یعنی سردار مختار کو لشکری عدالت کے مقرر کرنے کا اختیار ہے اور عدالت موصوفہ میں اسی پریسڈنسی کے سپہ سالار کے احکام سے جس میں مقام یا چھاؤنی مرقومہ واقع ہے یا اگر ایسے احکام صادر نہ ہوں تو اسی کی جامع عہدہ دار کی مرضی کی موافق تین صاحبان انگریز اہل ہند سے کم اجلاس نہ کریں گے لیکن ہندوستانی عہدہ داران مذکورہ کے ساتھ ایک صاحب انگریز بھی جو پانچ برس سے کم عرصہ کا ملازم نہ ہو رویداد کی ترتیب اور سربراہی کرنے کے لئے مقرر ہوگا واضح ہے کہ جس مقام یا چھاؤنی میں تنازع واقع ہو یا جس جگہ مدعا علیہ کی بود و باش ہے اگر وہاں عہدہ داران انگریزی یا ہندوستانی عدالت مذکورہ کے تقرر کے واسطے کافی نہ ہوں تو مقدمہ مذکورہ اس سے نزدیک ترین مقام لشکر یا چھاؤنی میں جہاں حسب ضابطہ مرقومہ الصدر کے لشکری عدالت کا تقرر ممکن ہو انفصال پاوے گا۔

4- حکم ہے کہ عدالت موصوفہ کا ہر مہینے میں تقرر عمل میں آئے گا اور طلب بننے سے پیشتر کسی فرصت کے دن اجلاس ہوگا۔

5- حکم ہے کہ سرکار کمپنی بہادر کی ہندوستانی افواج کی کورٹ مارشل کا مقدمات کی تجویز میں جو رواج ہے وہی حتی الامکان عدالت مذکورہ کا بھی ہوگا اور جو کہ کورٹ مارشل کا گواہوں کے طلب کرنے میں اختیار ہے وہی اس عدالت کو بھی حاصل مگر عدالت مذکورہ کو ہر مقدمہ میں متخامین کے اظہار لینے اور اپنی مرضی سے ان کو طلب کرنے خواہ نہ کرنے کا اختیار ہے اور قانون ساتویں 1841 کے رد سے غیر حاضر متخامین اور غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کرنے میں سرکار کمپنی کی دیوانی عدالتوں کو جو اختیار ہے وہی اس عدالت کو بھی ہوگا مگر جو اظہار اس کمیشن کے بہ موجب جو کسی لشکری کورٹ آف ریکوشس سے صادر ہو لیے جائیں گے وہ

ایک کورٹ آف ریکوسٹس میں جو اس کے بعد اجلاس کرے بطور گواہی کے منظور ہونگے اور قانون ہذا کی رو سے لشکری کورٹ آف ریکوسٹس سے کمیشن قانون ساتویں 1841 کے بہ موجب باوجود یہ کہ جس عدالت میں کمیشن مذکورہ مرسل ہوں وہ لشکری عدالتوں مذکورہ کے علاقہ سے باہر نہ ہووے، صادر ہو سکتے ہیں۔

6- حکم ہے کہ جو گواہ حاضر ہونے میں تغافل خواہ گواہی دینے کا انکار کریں خواہ جھوٹا حلف اٹھائیں اور جو شخص گواہوں کو جھوٹا حلف اٹھانے کے لئے ترغیب دیں (کذا) لشکری کے تابع ہوں تو ان کی تحقیقات اور سزا کورٹ مارشل کی معرفت ہوگی اور جو احکام کہ آئین لشکری کے تابع مجرموں کے واسطے لشکری مقدمات کی تحقیقات اور سزا کے بابت میں اشخاص مذکورہ ان ہی کے تابع ہوں گے اگر گواہان مذکورہ [ص 2 کالم 1] آئین لشکری کے تابع نہ ہوں تو ان کی تحقیقات و سزا سرکار کمپنی بہادر کی نزدیک ترین عدالت فوجداری کے صاحب (خواہ وہ عدالت مقدمات فوجداری شخص موصوف پر حسب معمول اختیار رکھتی ہو یا نہیں) اسی طور پر کریں گے جیسے کہ صاحبان عدالت موصوف بہ لحاظ ان جرائم مذکورہ کے جو کہ انہی کے علاقہ میں واقع ہوں کر سکتے ہیں۔

7- حکم ہے کہ جو شخص خواہ لشکری خواہ اس کے غیر خواہ انگریز یا ہندوستانی کسی طرح کے الفاظ یا اشارات یا حرکات دہشت انگیز یا کسی اور طرح سے لشکری کورٹس آف ریکوسٹس کی رویدادیں (خود حاضر ہو کر یا نہ ہو کر) خلل انداز ہووے اگر وہ شخص آئین لشکری کے تابع ہو تو کورٹ مارشل سے والا سرکار کمپنی بہادر کے نزدیک ترین عدالت فوجداری سے (خواہ وہ عدالت مقدمات فوجداری میں شخص مذکور پر حسب معمول اختیار رکھتے ہوں یا نہیں) اسی طور پر سزا پائے گا گویا کہ جس عدالت میں سپرد ہوا اسی کے اجلاس کے وقت جرم مذکور کا صادر ہوا تھا۔

8- حکم ہے کہ ہر مقدمہ کی رویداد جو لشکری کورٹ آف ریکوسٹس کے حضور دائر ہو تحریر ہو کر داخل دفتر رہے گی اور جن گواہوں کی کہ زبان بندی ہوئی ان کی گواہی کا مضمون اور جن کی زبان بندی قوانین کے رو سے قابل جواز نہ ہونے یا اس سے سزا کار نہ رکھنے یا کسی اور وجوہات سے نہ ہوئی ان سب کی کیفیت رویداد مذکورہ میں مندرج ہوگی اور اس پر اہالیان عدالت مذکورہ بالا اپنی صحیح کریں گے اور مقدمات کی تجویز کے عدالت موصوف کا ہر ایک میر مجلس انگریزی عہدہ دار رویداد مذکورہ یا اس کی نقل مقام لشکر یا چھاؤنی سردار مختار کو حتی الامکان جلد ارسال کرے گا۔

9- حکم ہے کہ جو دعویٰ دو سو روپیہ سے زیادہ کا ہو یا کئی دعوے علیحدہ علیحدہ جن کی تعداد زائد مذکورہ سے زیادہ ہو تو مدعی یا مدعیان کو مدعا علیہ سے دو سو روپیہ سے زیادہ قابل الوصول نہ ہوں گے اور فیصلہ کورٹ آف ریکوسٹس کا ہر ایک دعویٰ کے بابت ہر ایک عدالت میں اس کے یا اسی بناء پر مقدمہ میں اس سے زیادہ یا کسی اور دعویٰ

کی سماعت کا مانع ہوگا بشرطیکہ عدالت لشکری میں رجوع ہونے سے پیشتر ہی شے متنازعہ واجب الادا ہو اور اگر اُس کے خلاف مدعا علیہ دعویٰ کرے تو ہر ایک عدالت لشکری کو اُس میں تجویز کرنے کا اختیار ہے اور جو سو کہ متخامین نے آپس میں قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ ملک کے رواج سے زیادہ نہ ہو لشکری عدالت کو اُس کے وصول کرانے کا اختیار ہے اور بعد اجرائے قانون ہذا کے اجناس کی خرید و فروخت کے سوائے جو عہد و پیمانہ کہ زر قرضہ کی بابت ہوگا اگر بیس روپیہ زیادہ ہو تو اس کی تصریح مدعا علیہ کی زبان میں ایک کاغذ پر تحریر ہوگی اور اُس پر آپ یا بہ جز مدعی کے کسی اور کی معرفت اپنا العبد کرادے گا واضح ہو کہ جو قرض چھ برس سے زیادہ کا ہو اگر عرصہ مذکور میں اور مقدمہ کی رجوع ہونے سے پیشتر اُس کے ادا کا اقرار کرنا ثابت نہ ہو تو کسی کورٹ آف ایکوسٹس کو قرضہ مذکور کے دعویٰ کی سماعت کا اختیار نہ ہوگا۔

10- حکم ہے کہ متخامین میں سے اگر کوئی شخص اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہووے یا لشکری عدالت کے حکم کے بہ موجب گواہوں کو حاضر نہ کرے تو صاحبان عدالت اتنا اطمینان حاصل کر کے کہ فریق مذکور ان کے حکم مصدرہ سے فی الواقع آگاہ ہو گیا ہے۔ [ص 2 کالم 2] اُس کی غیر حاضری میں ہی مقدمہ کا انفصال کریں اور اگر اس صورت میں مدعی کے خلاف ڈگری صادر ہو تو پھر اُس کو مقدمہ مذکور کے از سر نو دائر کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

11- حکم ہے کہ جس سردار مختار کو مقدمہ کی رویداد مذکور کو اُسی یا کسی اور لشکری کورٹ آف ریکوسٹس میں نظر ثانی کے واسطے ابلاغ کرے اور ہر ایک مقدمہ مذکورہ میں بشرطیکہ قانون کی رو سے کچھ ہرج واقع نہ ہو تو صاحب عدالت موصوفہ کا حکم ثانی قطعی ہوگا اور اگر ہو تو افواج سرکار کے سپہ سالار کی خدمت میں مقدمہ مذکور مرسل ہوگا اور سپہ سالار مدوح کو اُس کے مسترد کرنے کا اختیار ہے الا مقدمہ مذکورہ کے از سر نو دائر کرنے میں کچھ تخیل واقع نہ ہوگا واضح ہو کہ صاحبان عدالت اُس کو ابھی کو جو تجویز سابقہ کے وقت نہ ہوئی تھی تجویز جدیدہ کے وقت لے سکتے ہیں۔

12- حکم ہے کہ ہر ایک مدعی اپنا دعویٰ لکھ کر چھاؤنی کے اسٹیف افسر عرف بریگیڈ میجر کو گزارنے اور دعاوی مذکورہ فہرست میں مندرج ہو کے صاحب موصوفہ کی معرفت پلٹن کے ایڈجوٹنٹ یا مالک سررشتہ پاس عدالت کے اجلاس سے اقل درجہ دو دن پیشتر مرسل ہوں گے اور جو مدعا علیہ پلٹن یا سررشتوں مذکورہ سے متعلق ہو اُس کی طلبی کی جواب دہی صاحبان ایڈجوٹنٹ یا مالک سررشتہ کے ذمہ جو جس سے متعلق ہے ہوگی۔

13- حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ایکوسٹس کی ہر ایک ڈگری اجرا ہونے سے پیشتر چھاؤنی کے حکم نامہ میں مشتمل ہوگی۔

14- حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ایکوسٹس کی ڈگری صاحبان عدالت کے حکم بہ موجب عموماً خواہ خصوصاً اجرا ہوگی مگر چھاؤنی کے سردار مختار کو باوجود صاحبان عدالت موصوفہ کے حکم کے اپنی مرضی سے ڈگری کے عموماً

خواہ خصوصاً جاری کرنے کا اختیار ہے۔

15- حکم ہے کہ عموماً اجرائے ڈگری کے ہونے پر اگر قرض مذکور فوراً ادا نہ کیا جاوے تو چھاؤنی کے سردار مختار کے حکم دستخطی سے قرض دار جتنا اسباب مع مکانات یا اور عمارات واقع مقام لشکر یا چھاؤنی کے جو مقام یا چھاؤنی مذکور کی حدود میں ہیں یا اور کہیں پایا جاوے وہ سب قرق ہو کر ادا کیا جائے گا اور باوجود اس کے اگر قرض مذکور ادا نہ ہو سکے تو قرض دار مرقوم اگر سپاہی نہ ہووے حسب مراد قانون دوسری 1840 کے مقام لشکر یا چھاؤنی کی نزدیک ترین یا کسی اور مجلس مناسبہ میں جو اسی کے حدود میں واقع ہو بہ میعاد دو مہینے کے اگر زر قرضہ اس عرصہ میں ادا نہ کر دے تو گرفتار ہو کر مقید رہے گا اور اُس کے پیچھے یہی اگر اس کا اسباب مقام لشکر یا چھاؤنی کی حدود کے اندر یا کسی اور جگہ پر ملے گا تو ادائے زر قرضہ کے واسطے قرقی اور نیلام کے لائق ہوگا اور اگر سپاہی نہ ہووے اور اُس کی اشیا کا نیلام ادائے زر قرضہ کو وفا نہ کرے تو زر بقایا ادا کرنے کے لئے وفعات مفصلہ ذیل کے رو سے حکم ہوگا کہ لزومات ساز اور وردی کے اُس کی تنخواہ میں سے ہر مہینے روپیہ وضع ہوتا ہے۔

16- حکم ہے کہ اگر اجرائے ڈگری خصوصاً ہو تو زر قرضہ اور کسی طرح سے نہیں مگر قرض دار طلب اور (کذا) وظائف بالائی میں سے ادا کیا جائے گا اور ڈگری کی سارٹیفکیٹ اور جو حکم اور ارشاد کہ ڈگری مذکورہ میں مندرج ہیں وہ سردار مختار کے دستخط سے قرض دار کے ماہیانہ سے روپیہ وضع کرنے کے لیے کافی ہوں گے مگر اہل سند [ص 3 کالم 1] عہدہ دار کی نصف تنخواہ اور بے سند عہدہ دار یا سپاہی کی چہارم تنخواہ سے زیادہ کسی مہینے میں ضبط نہ ہوگی۔

17- حکم ہے کہ جو مقام لشکر سرکار کمپنی بہادر کی عملداری سے باہر ہیں ان میں (کذا) سند یا اور مقدمات جو کہ انسان کی ذات سے متعلق نہیں ان کے بابت کتنے ہی کی مالیت ہو لشکر کی عدالت موصوفہ اشخاص مرقومہ بالا کے نام نالش ہو سکے گی بشرطیکہ عدالت مذکورہ کے اہل مجلس انگریزی عہدہ دار ہوں اور کہ اگر زر دعویٰ دو سو روپیہ سے زیادہ ہو تو اُس کا اپیل نزدیک ترین پریسیڈنسی کی صدر عدالت کے حضور اُن ہی احکام کے رو سے ہوگا جو دیوانی عدالت ہائے توابع کے مقدمات کی اپیل کے بابت مروج ہیں۔

18- حکم ہے کہ قانون ہذا کے اجراء ہونے سے پیشتر جو مقدمہ کہ دائر ہوا اُس سے قانون مذکور سروکار نہ رکھے گا اور نہ کسی اُس مقدمہ سے جو ماہ اگست آئندہ کی دسویں تاریخ کے پیشتر آغاز ہو۔ فقط ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری۔

پولیس

تھانہ دار گذر کشمیری دروازہ نے ایک چور کو مع مال مسروقہ جو سات سواڑ میں روپے نو آنہ نوپائی کا سنا جاتا ہے گرفتار

کیا۔ کہتے ہیں کہ یہ تھانہ دار بھی بہت ہوشیار اور دیانت دار منتخب تھانہ داروں میں ہے۔ یہ تھانہ دار بھی اسی نسل اور وطن میں سے ہے جس نسل اور وطن کا تھانہ دار گذر قاسم جان کا تھا جس نے قمار بازوں کو گرفتار کیا تھا بلکہ قرابت قریبہ آپس میں رکھتے ہیں فی الواقع یہ چند سید ہم جدی دیکھنے میں آئے ان سب کو دیانت دار اور ہوشیار پایا اس میں شک نہیں کہ یہ تھانہ دار اگر طمع کو راہ دیتا تو یا چور کو چھوڑ دیتا یا مال مسروقہ میں تصرف ممکن تھا صورت گرفتاری ایسی ہی سنی گئی اس کو بہت گنجائش تھی لیکن اسے حفظ دیانت بہت سنا جاتا ہے اکثر مجرم سابق بھی گرفتار کئے ہیں اور سزایاب ہوئے ہیں۔ ایک بھائی ان کا کوتوالی میں محرر سنا جاتا ہے کہتے ہیں وہ بھی دیانت میں (کذا) ہے کچھ شان الہی ہے بعضی قوم کا اور جگہ کا خاصہ اس نے ایسا ہی پیدا کیا ہے (کذا) کے اور جگہ کے سب اچھے ہوتے ہیں الحق تعز من تشاء و تذلل من تشاء۔

وفات راس بل صاحب

ہم بہت افسوس کرتے ہیں ظاہر کرنے کو کہ راس بل صاحب پولیٹی کل ایجنٹ سندھ نے پہلی تاریخ ماہ حال کو مقام کوشہ میں مرض تپ اور بلغم وغیرہ سے وفات پائی۔ کہتے ہیں کہ صاحب موصوف بہت بلند عزم، دانا اور ذی لیاقت تھے لیکن اکثر (کذا) اور (کذا) کام کرتے تھے اور مزاج صاحب موصوف کا بہت غصہ ناک تھا۔

قندھار

وہاں کی چٹھی مورخہ 26 جولائی سے حال مارے جانے مسٹر اوگورن صاحب کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مذکور صبح کے وقت ہوا خوری کے لئے گئے تھے ایک افغان جو کہ قابو اور موقع دیکھ رہا تھا اس نے برابر آن کر (کذا) چاقو صاحب مذکور کی آنتوں میں مارا اور دوسرا زخم بھی پہنچانے کو تھا کہ اس میں ایک سپاہی رجمنٹ (کذا) کا جا پہنچا اور ایک لاٹھی کی ضرب سے اسے زمین پر گرادیا اور اسے گرفتار کر کے [ص 3 کالم 2] حاکمان سول کے پاس پہنچادیا حاکمان موصوفین نے اسے توپ سے اڑادیا لیکن صاحب مذکور بھی اس زخم کاری سے جانبر نہ ہوئے مجرم مذکور نے پیش از لے جانے کے یہ بیان کیا کہ میں ایک اور فرنگی کے پالکی کے پیچھے بھی بہ ارادہ قتل کے گیا تھا لیکن قابو نہ پایا آخر پھرتے ہوئے اس فرنگی کو قتل کیا کہتے ہیں کہ اس پالکی میں ڈاکٹر جیکب صاحب 38 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے تھے اور زبانی افغان مذکور کے یہ بھی ظاہر ہوا کہ میرے ساتھ کے سات آدمی اور بھی ہیں اور انہوں نے قسم قرآن کی کھائی ہے کہ ہم جہاں کہیں فرنگی کو اکیلا دوکیلا پادوں کے قتل کریں گے بعد اس کے ایک اور واردات بھی ایسی ہی واقع ہوئی کہ ایک سوار مسلح قوم افغان رات کے وقت شہر میں آنے لگا سنتری نے منع کیا سوار نے اس پر پستول سرکی سنتری بچ گیا اور سنگین سے بندوق کی اسے روکنے لگا سوار نے متواتر تین تلواریں اسے ماریں قصہ سوار گرفتار کیا گیا اور پھانسی پائی۔ کہتے ہیں کہ قوم افغان بہت سرکش ہے اور قوم انگریزی کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔

کنٹون

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ خشکی اور جہاز کی جزیرہ ہونگ کوئنگ میں مقیم ہے اور وہاں شدت بیماری کی سُنی جاتی ہے (کذا) اشتہار واسطے مطلع کرنے سوداگروں انگریزوں کے متضمن چلے جانے کے کنٹون سے جاری ہوئے ہیں چین والوں نے پھر اکثر قلعہ جات ہونگ کوئنگ پر قبضہ کیا ہے شرارت اُن لوگوں کی اس قدر سُنی جاتی ہے کہ تھوڑی دیر بعد لڑائی کے وہ لوگ سوداگروں انگریزی کے پاس واسطے ملاقات کے آئے اور جان و مال کی طرف سے انہیں بہت تسلی کی وہاں کے کمشنر نے اپنے بادشاہ کو لکھا ہے کہ اگرچہ بالفعل میں نے انگریزوں کو روپیہ دیا ہے لیکن بعد مرمت فصیل وغیرہ کے میں اُن کی جڑیہاں سے اُکھاڑ ڈالوں گا چنانچہ زال وغیرہ کی کشتیاں واسطے جلادینے جہازوں انگریزی کے تیار ہوتی ہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ گردنواح کنٹون کے 90 گاؤں کے لوگوں نے عہد کیا ہے کہ ہم انگریزوں کو غارت کر دیں گے سلاح طرح طرح کے جمع کئے ہیں اور اشتہار واسطے جمع اور مستعد اور مسلح ہونے لوگوں کے جاری ہوئے ہیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ باعث طغیانی دریائے اٹک کے اکثر گاؤں اور قصبہ مقام مذکور کے بھی جو کہ کنارہ پر دریائے مذکور کے تھے غرق ہو گئے لوگوں کے گھروں میں سیلاب چلا گیا اور تمام اسباب اور مویشی اُن کی غارت ہو گئی۔

سردار روح اللہ خان معتمد اور مختار نواب شاہ نواز خان منگیرہ وال کا مہاراجہ والی لاہور سے انحراف اختیار کر کے پہاڑوں میں رہتا تھا اور مسافروں اور سپاہ لاہور پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لے جاتا تھا اور افغان بھی اُس کے شریک تھے اب بعد وفات اُس کی اُس کے بیٹے نے بھی وہی شیوہ اختیار کیا تھا مگر دیوان لکھی مل کا رد دار والی لاہور نے ازراہ کاردانی اُسے راہ راست پر لا کر اُن حرکات سے باز رکھ کر مطیع کیا اب سوداگر اور مسافر بہ امن و امان اُس راہ سے آمد و رفت کرتے ہیں۔

[ص 4 کالم 1] خط ————— صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی اردو اخبار سلمہ

تمہارے اخبار مورخہ 22/ ماہ حال سے (کذا) کہ مارٹن صاحب بہادر بہ نظر رفاہ عام رعایائے ہندوستان کے تین باتیں کورٹ آف ڈائرکٹرز میں پیش کیا جاتے ہیں اول لوگوں کو دے ڈالنا زمینوں اُفتادہ کا دویم بیج ڈالنا زمین خالصہ کا اور تیسرے ٹھیکہ دے دینا زمینوں خالصہ کا اور قبولیت پٹہ دوام کے سونزدیک عقل ناقص میری کے وقوعی ان امور کا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ لوگ اس ملک کے بہت مفلس ہیں اور کبھی نہیں زمین کو خرید سکتے ہیں

اور جو مفلس نہیں وہ فائدہ آئندہ پر نظر نہیں رکھتے بالفعل (کذا) فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور اس میں بالفعل فائدہ نہیں۔ وہ طور جس پر کہ بندوبست محالات کا ہوتا ہے وہ اکثر اس عقیدہ پر ہوتا ہے کہ جتنا ممکن ہو سرکار کا فائدہ اور نفع متصور رہے اور کچھ خیال اور لحاظ زمینداروں کے فائدہ کا نہیں اس سبب سے ہم نہیں دیکھتے کہ زمیندار آسودہ حال رہے چنانچہ بہت زمین بے زراعت پڑی ہے اور بے زراعت پڑا رہنا اس قدر زمین ہندوستان کا ایک صاف اور ظاہر دلیل ہے واسطے مفلسی رعایا کے کیونکہ اگر رعیت یہاں کی آسودہ حال ہوتی تو اس قدر زمین بغیر تردد اور زراعت کے نہیں پڑی رہتی۔ باوجودیکہ ملک ہندوستان کا اس قدر آباد ہے پھر بھی زراعت بہت کم ہے برخلاف اور ملکوں مثل انگلستان وغیرہ کے جہاں کے باوجود کم آبادی کے بہت سی زمین میں زراعت ہوتی ہے نسبت اس ملک کے۔ چنانچہ حال اس پچھلے دنوں کے قحط کا لوگوں کو یاد ہوگا کہ اچھے اچھے زمیندار بلکہ لبردار سرکاری بہ سبب مفلسی اور گرسنگی کے سڑکوں وغیرہ پر واسطے حاصل کرنے وجہ معاش کے کام بیل داری اور مزدوری کا کرتے تھے جو کام کے سرکار نے واسطے پرورش غریب اور محتاجوں کے تجویز کیا تھا اور ہزاروں زمیندار اپنے گاؤں چھوڑ چھوڑ کر ممالک دور دراز میں چلے گئے اور بہترے مارے بھوک کے سڑکوں پر مر گئے اگر سرکار ان پر رعایت کرتی اور ان کو کچھ گنجائش چھوڑتی تو یہ ان کا حال کبھی نہیں ہوتا تو ایسی ایسی وجوہات سے یہ قیاس میں نہیں آتا کہ ایسے لوگ خریدار زمینوں افتادہ کے ہو سکیں اور اس میں اپنے خاص روپیہ سے تردد کروائیں یا واسطے دوام کے پتہ لکھو ایویں۔ بندوبست دوام میں اگرچہ بیشک بہت فائدہ ہے اور یہ ممکن بھی ہے لیکن بندوبست کرنا اوپر ان جمعوں کے جو کہ اب مقرر کی گئی ہیں واسطے زمینداروں کے بہت مضر ہے اس میں شک نہیں کہ یہ جمع بہت سنگین ہے ہر ضلع میں ہر سال ان پر بہت باقی رہتی ہے اور ہمیشہ ہم یہ حال دیکھا کرتے ہیں کہ اس سبب سے آخر کو ان کے بسوہ نیلام ہو جاتے ہیں اور پٹے فسخ ہو جاتے ہیں اور جس صورت میں کہ جمع دس یا بیس سال کے ٹھیکہ کی ان سے بیباق نہیں ہو سکتی تو ہمیشہ کی مالکداری سے وہ کیونکر عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ بالفرض مارٹن صاحب کے کہنے سے تمام زمین بک گئی تو بھی ہم کو طمانیت اور خاطر جمعی کیونکر ہو کہ سرکار اور ٹیکسوں کو نہیں لے گی سب ملکوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اتنی آمدنی لیتی ہے جتنا کہ خرچ ہے لیکن اس ملک میں اس کے برخلاف ہوتا ہے یعنی جتنا سرکار لے سکتی ہے لیتی ہے چنانچہ خرچ بیچ پریسڈنسیوں بنگال، مدراس اور بمبئی کے مئی 1838 سے اپریل 1839 تک ایک کروڑ 35 لاکھ 49 ہزار 9 سو 16 روپیہ اور 1839 سے 1840 تک 18 کروڑ 49 لاکھ 12 ہزار چھ سو تیس روپیہ تھا اور آمدنی مئی 1838 سے اپریل 1839 تک 21 کروڑ 79 لاکھ 41 ہزار 7 سو 29 روپیہ اور 1839 سے 1840 تک 20 کروڑ 48 لاکھ 5 ہزار ایک سو کیا دن روپیہ تھا چھوڑتے ہوئے ایک نفع واسطے ان دو سال کے پانچ کروڑ 3 لاکھ 34 ہزار تین سو 31 روپیہ کا باوجودیکہ دونوں سال قحط سالی کے تھے آمدنی بھی سالہائے گذشتہ سے بہت کم ہوئی اور خرچ بھی باعث مہم افغانستان کے زیادہ ہوا تو بھی بغیر تامل کے کہہ سکتے ہیں کہ سالانہ نفع سرکار کا بعد وضع اخراجات

کے پانچ کروڑ روپیہ کا کم سے کم ہوگا جس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ملکیں قدیمی غریب معافی داروں کی ضبط ہوتی جاتی ہیں اور نیا بندوبست تخفیف سے نہیں ہوتا کہ بہترے نوگاؤں نیلام ہوتے ہیں تخفیف سے ہو تو نیلام کیوں ہوا اگرچہ عملداری سرکار کمپنی کی بہت لحاظوں میں ہزاروں درجہ سابق کی عملداریوں سے بہتر ہے ایسی اہمیت جان اور مال رعایا کی کسی وقت میں نہیں تھی جیسے کہ اب ہے لیکن بہ لحاظ مذکورہ بالا کے رعایا کا بہت نقصان ہوتا ہے اور رعایا کا تباہ ہونا ہی درحقیقت انجام کا نقصان سرکار کا ہے بالفعل تو مارٹن صاحب بہ حسب اتفاق بہ باعث خوش اقبالی رعایائے ہندوستان کے انگلستان میں قیام رکھتے ہیں۔ اور ان کی بہبودی میں ساعی ہیں لیکن یہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ بعضے صاحبوں دانا اور تجربہ کار کے تئیں (کذا) طرف سے بطور اپنے وکیلوں اور مرہیوں کے مقرر کریں تاکہ وہ لوگ بیچ برآمدان کی عرضیوں اور فائدوں کے ہمیشہ کوشش کیا کریں اور ہر امر میں ان کے حامی اور مددگار رہیں لیکن یہ عقل اور ہوش انہیں کہاں یہ رقص و سرود اور مرغ بازی اور تماشہ بینی کو سب پر فائق جانیں ان سے یہ بات کب ہو سکے۔ الراقم دوست ہندوستانی۔

خط ————— صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ

میں نے چند خطوط مضامین (کذا) اب کے آپ کے اخبار کے واسطے لکھے تھے لیکن اتفاق سے وہ سب گم ہو گئے چونکہ میں نے آپ سے اقرار کیا ہے کہ ہر ہفتہ میں کچھ نہ کچھ لکھتا رہوں گا اور چونکہ ع۔ مخبر صادق پہ ہوں دل سے نثار۔ کیوں کہ نہ پھر میں صادق الاقرار ہوں اور یہ دم اخیر (کذا) اس واسطے چند اشعار متفرق ایک تذکرہ شعرائے ہندو فارس میں سے واسطے تفریح طبع کے جو میرے زیر نظر (کذا) اس کے عوض میں لکھے۔ فقط۔ اشعار۔ مطلع۔

کیا صوفی و کیا میکش مرے دونوں ہیں
پر مذہب و مشرب سے غافل میرے دونوں ہیں
دانہ خرمن ہے ان میں قطرہ ہے دریا ہم کو
(کذا)

کل کا تماشا ہم کو
اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہم کو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہم کو

(کذا)

اور وہ انسان بتاتا ہم کو
تھا مگر خاک میں اس ڈھب سے ملاتا ہم کو
پس مکدر (کذا)

ہم نے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہم کو
نہ اُنھیں شور قیامت سے بھی وہ مست ہیں ہم
جب تلک کھولے نہ تم تم لب مینا ہم کو
ہم تو کرتے نہیں جون کوہ سخن میں سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنے گا جو کہے گا ہم کو
ذوق بازی گہہ طفلان ہے سراسر یہ زمیں
ساتھ لڑکوں کے پڑا کھیلنا گو یا ہم کو
ایک دم میں ضربِ نالہ سے پتھر کو توڑ دوں
پتھر تو کیا ہے سدِ سکندر کو توڑ دوں
گر میں غرورِ دانش و جوہر کو توڑ دوں
آئینہ خیال مکدر کو توڑ دوں
ہر موجِ غمِ عشق کو یہ بل ہے بل پے زور
کہتی ہے دستِ وپائے شناور کو توڑ دوں
کیا دورِ جام ہو کہے جب سر پہ دورِ چرخ
گر چاک پر پھرے تو میں ساغر کو توڑ دوں

احسان ناخدا کے اوٹھائے میری بلا
 کشتی خدا پہ چھوڑ دوں لنگر کو توڑ دوں
 نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
 میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں
 غافلوں میں ہوں نہ میں ہشیار ہوں
 لیک اس کا طالب دیدار ہوں
 قطعہ

ناصحا مجھکو ملامت تو نہ کر
 کس طرح میں عشق سے بیزار ہوں
 دل کو میرے عشق بازی کا ہے ذوق
 کیا کروں میں ذوق سے لاچار ہوں

باہتمام موتی لعل پرنٹر پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

5 ستمبر 1841

احکام

[ص 1 کالم 1]

(کذا) اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت ماہ جون گذشتہ کی 26 تاریخ کو عنایت ہوئی تھی اُس پر دو مہینے کی اور بھی مرحمت ہوئی عطا (کذا) حصار کے صدر امین کو رخصت ماہ جولائی گذشتہ کی دسویں تاریخ کو مرحمت ہوئی تھی اُس پر بہ ذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے اگست کی پہلی سے اکتوبر کی پہلی تاریخ تک اور بھی عنایت ہوئی۔ جے اے لوگ صاحب بہ طریق ایکٹنگ بنارس کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے ڈبلیو ایس کنگم صاحب کانپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے جو رخصت کہ صاحب ممدوح کو تین مہینے کے لیے 12 تاریخ ماہ حال کو عنایت ہوئی تھی اسی کی درخواست کے بہ موجب موقوف ہوئی۔ جارج ڈیوی ریکس صاحب متھرا کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے آر بی تھورنہل (کذا) کے فتح پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے۔ ٹی ایچ سمپسن صاحب بجنور کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بہ ذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے ماہ گذشتہ کی 30 تاریخ سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی صاحب موصوف اپنی خدمت (کذا) جس کو تفویض کریں گے۔ ڈبلیو پی مینس صاحب باندہ کے مجسٹریٹ اور (کذا) 19 ماہ گذشتہ کے تکم نامہ کے بہ موجب جو رخصت عنایت ہوئی تھی اُس پر تین دنوں کی اور بھی مرحمت ہوئی۔ فتح اللہ خان جو قانون نویس 1833 کے بہ موجب ضلع کانپور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اُس کو حصول صحت کے واسطے لکھنؤ جانے کے لیے جس تاریخ کو خان مذکور اپنے مکان کو چھوڑے گا اُس دن سے ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی سی گرانٹ صاحب نے اطلاع دی کہ (کذا) ممالک مغربی کے صاحب اکاؤنٹ کی جگہ میں نے کام کرنا شروع کیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 19 جولائی 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 19 جولائی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 خاص (کذا) کے قوانین کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ قوانین بنگال میں سے قانون 26/1814 کی دفعہ 2 کی ضمن 2 اور 4 اور قانون 19/1817 کی

دفعہ ساتویں اور قانون نویں 1819 کی دفعہ دوسری تیسری چوتھی اور چھٹی اور قانون پانچویں 1831 کی دفعہ 28 کی ضمن پہلی اور آئین 25/1837 کی دفعہ چھٹی منسوخ ہوئیں۔

2- حکم ہے کہ — تاریخ — مہینے 1841 کے بعد جو لمبری اپیل کے مقدمہ کہ دیوانی عدالت میں فیصلہ ہوئے ہیں ان کی اپیل خاص کلکتہ اور الہ آباد کے صدر دیوانی عدالتوں میں جو (کذا)..... حسب مرقومہ الذیل رجوع ہوگی۔

حکم ہے کہ اپیل خاص کی منظوری..... درخواست علاوہ ان درخواستوں کے (کذا)..... یا ضلع کے (کذا)..... سب جج کے لمبری..... عرصہ کہ اپیل (کذا)

[ص 1 کا لم 2]

وہاں کے صاحب جج کے حضور.....

ایک ہی صاحب جج سے قابل سماعت..... فیصلہ جس کی نسبت اپیل رجوع کی گئی ہے..... کے اس میں کچھ شک تصور نہ ہوگا تب تک کسی مقدمہ کا اپیل..... کہ جس صاحب جج کے حضور اپیل خاص کی درخواست منظوری کے لئے درپیش ہو اسے..... خاص کرنے والوں یا اس کے وکیل یا نائب کو اپنے حضور طلب کرے اور جو کو اغذ کہ مثل مقدمہ میں سے اپنی رائے (کذا) مناسب سمجھے طلب کر کے پڑھے اور کو اغذ مذکورہ اور تحقیقات (کذا) جو اسے مناسب متصور ہوں وہ وجہ یا وجوہات مشخص کرے جن کے باعث کہ قانون ہذا کے مطابق اپیل مذکور خاص صدر دیوانی عدالت کے قابل تجویز ہے اور (کذا) وجوہات مذکور (کذا) سرٹیفیکٹ کے طریق پر تحریر کر کے اردو زبان میں ایک انگریزی ترجمہ کے ساتھ جس پر کہ (کذا) دستخط اور کچہری کی مہر ثبت ہوں مع اپیل خاص کی منظوری کے درخواست اور احکام مصدورہ کی نقلوں کے صاحبان صدر دیوانی عدالت کی تجویز کے لیے ان کے صاحب رجسٹر کے نام (کذا) اور صاحب جج کو اپنی رائے پر ہی ایسی درخواست کو نامنظور کرنے کا اختیار ہے اور اس کا (کذا) اپیل خاص کی درخواست کا قطعی اور نافذ ہوگا۔

6- حکم ہے کہ جو مقدمہ صاحبان (کذا) عدالت کے پاس ارسال کیا جائے گا وہ اس میں وجہ یا وجوہات مثبتہ کی تجویز اور تشخیص سوائے اس کے کسی اور جزو کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔

7- حکم ہے کہ صدر دیوانی عدالت کے (کذا) کہ جس مقدمہ میں ضلع یا شہر کے صاحب رجسٹر کے وجوہات مرسلہ کو اپیل خاص کی منظوری کے بیجا اور ناقص کہیں تو سرٹیفیکٹ مذکور تصحیح کے لیے واپس ارسال کریں اور (کذا) کہ سرٹیفیکٹ مذکور محض بیجا متصور ہو تو اپیل خاص کرنے والے اس کے وکیل (کذا) طلب کرنے کے بغیر اس کو یک قلم نسخ کریں۔

8- حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے یہ (کذا) کہ قانون نویں 1831 اور آئین ساتویں 1838 کے رو سے جو اختیار کہ (کذا) عدالت کے ہر ایک صاحب جج یا شہر یا ضلع کے صاحب جج کو قانون اور (کذا) طریق پر مقدمات کی تجویز ثانی کرنے کی یا (کذا) عدالت تابع کے نام حکم (کذا) اُس میں کچھ تبدل واقع ہوا۔

9- حکم ہے کہ جو اہل خاص کے مقدمے آئین (کذا) نافذ ہونے کے وقت منظور کیے گئے اور دائر ہوں گے اُن کی تجویز میں کچھ تغیر واقع نہ ہوگا وہ اس طرح سے تجویز کیے جائیں گے گویا کہ آئین ہذا جاری ہی نہیں ہوا تھا۔

حکم ہے کہ..... جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جائے۔

حکم ہے کہ..... مذکور..... ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے (کذا)

[ص 2 کالم 1]

..... کے اجلاس میں..... 1841 کا قانون 1839/23..... ہے۔

حکم ہے کہ جن..... سپاہی ہو قانون 23 / 1839 کی رو سے قابل سزا کے ہوتا ہے اگرچہ..... ان لشکر میں سے جن کی تصریح قانون بیسویں - 18 مروجہ..... میں ہوئی کوئی شخص قانون مرقومہ بالا کے جرائم مندرجہ بالا کا ملزم ہووے تو وہ بھی اسی قانون کے رو سے قابل سزا کے ہوگا والا اور کسی قانون کے بہ موجب سزا پائے گا اور جو ہمراہ بیان لشکر قانون ہذا کے رو سے (کذا) ہوں تو اُن سے دوسرا قانون 1840 کا منسوب ہوگا فقط حکم (کذا)..... مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے مشتہر ہو حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ پر ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہ نومبر آئندہ کی دوسری تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ فقط فی ایچ میڈوک۔

سر کلر آرڈر

صاحبان عدالت چاہتے ہیں کہ تمامی صاحبان جج اپنے اضلاع کے منصفوں کو قانون 23 / 1841 کی دفعہ 21 کی ضمن دوسری کی طرف متوجہ کر کر حکم دیں کہ وہ تفسیر قانون نمبر 775 کی مراد کے بہ موجب جس میں کہ اطلاع نامہ کے حامل اور اُس کے اجرا کے گواہوں کے اظہار لینے کی بابت تاکید ہے مقدمہ کی یکجانب تجویز کرنے سے پیشتر اطلاع نامہ کے مدعی علیہ پر جاری ہونے کی بابت جس کی معرفت اور جن گواہوں کے آگے کہ وہ جاری ہوا اُن سے تحقیقات کریں کیونکہ صاحبان عدالت کو یقین متصور ہے کہ بعض ضلعوں میں قانون مذکورہ بالا کے بموجب عمل نہیں ہوتا۔ فقط موزلی اسمتھ رجسٹر۔

گوالیار

..... سے حال سرکشی سپاہ کا بیچ مقام مذکور کے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ 21 تاریخ ماہِ حال کو تین سپاہی یکہ ایک بنیا کی دوکان پر بیٹھے تھے۔ نمباجی حضور باخدمتگار نے مہاراجہ کے انہیں گالیاں دیں ان میں سے ایک دست بہ قبضہ ہوا لیکن چونکہ اُس کے ساتھ بہت سے آدمی تھے اُس کی پاکی بچالے گئے اور یوں میں سے چار آدمیوں کو وہیں ہلاک کیا اور تین زخمی ہوئے باقی یوں کونواب ہمت بہادر کے جو کہ قریب اسی آدمیوں کے تھے اور جو کہ ترک روزگار کر کے انیس¹⁹ (کذا) کی طلب مانگتے تھے بموجب حکم کہ چھ رجمٹوں پیادگان ہندوستانی نے مع بارہ توپوں کے گھیر لیا۔ مہاراجہ نے فوراً میجر ڈیوڈ جہلب صاحب کو مع چار کمپنیوں پیادوں کے حضور یہ مذکور کے گھر پر واسطے بلانے کے بھیجا اور بہت مشکلات سے میجر موصوف اُسے سامنے مہاراجہ کے لائے کیونکہ وہ یوں کے ڈر سے باہر نکلنے میں انکار کرتا تھا (کذا) مہاراجہ نے بفور دیکھنے حضور یہ مذکور کے اٹھ کر اُسے بغل گیر کیا اور..... عزیز خدمتگار..... اسی پیر میں..... رجمٹوں کو حکم کہ یوں پر فیر کریں لیکن..... کے..... ساتھ فہمیش کے یوں سے.....

[ص 2 کالم 2]

الغرض یہ تمام واردات ایک خدمتگار کے واسطے ہوئی..... چار کونوں پر لشکر مہاراجہ کے درختوں سے لٹکادی گئی پاؤ اوپر اور سر نیچے..... عبرت ہو اور کبھی سرکشی نہ کریں لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ وہاں کی سپاہ کو اب عبرت ہوگئی کہ جو کوئی نوکری کر کے تنخواہ طلب کرے گا اُس کا یہی حال ہوگا۔ اس زمانہ میں ہماری ہندوستانی ریاستوں میں جہاں کہیں سنا جاتا ہے یہی سنا جاتا ہے کہ تنخواہ کی داویلا رہتی ہے کہ کہیں چھ مہینے چڑھے ہیں کہیں ایک برس کہیں دو برس سے تنخواہ نہیں ملی اور جب ملتی بھی ہے تو کہیں بیس اکیس مہینے میں دو ماہ سہ ماہ تقسیم ہوتا ہے جائے غور ہے کہ اس صورتوں میں کیونکر سپاہی کا گزارا ہو۔ کیا تو آپ کھائے کیا گھر بھیجے اور کیا بنیا کو دے جس سے کہ ادھار کھایا ہے اور کیا سلاح درست رکھے الحق یہی سبب ہیں زوال ریاست ہائے ہندوستان کے کیونکہ سپاہ بے دل رہتی ہے اور وقت پر دعا دے جاتی ہے بقول شیخ علیہ الرحمۃ

زربدہ مرد سپاہی راتا (کذا)

وگرش زر ندھی سر بنہد در عالم

ایک اور خط سے جو کہ اب آیا ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُن اسی یوں میں سے جو کہ تو پخانہ (کذا) میں آدمی تو پا بہ زنجیر ہو کر قلعہ چندیری میں واسطے قید رہنے کے بھیجے گئے اور بیس (کذا) میں قید کیے جاویں گے اور یہی علی ہذا القیاس صاحب خط لکھتا ہے کہ وہ..... وہ ساتھ ارادہ قتل حضور ہائے مذکور کے نہیں گئے تھے بلکہ اُس کی پاکی کے (کذا) عرض حال کرنے گئے تھے اور جب کہ ہمراہی حضور یا کے انہیں مارنے لگے تو وہ سب واسطے اپنے بچاؤ

کے بھی سلاح کو کام میں نہ لائے صرف ایک مرد مسلمان جو کہ سب سے پیچھے مارا گیا ہتھیار کیا اب اُن کیوں پر یہ الزام رکھا گیا ہے کہ (کذا) نے مہاراجہ کے انہیں واسطے مار ڈالنے حضور یا کے (کذا)۔

افغانستان

خطوں سے رجنٹ 16 پیادگان ہندوستانی وغیرہ کے جو کہ درمیان غزنین (کذا)..... پڑی تھی ایسا حال ایک لڑائی کا جو درمیان غلزیوں اور سپاہ انگریزی کے واقع (کذا) اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ پھر قوم غلزی نے جمع ہو کر ارادہ حملہ کا سپاہ انگریزی (کذا) نظر بریں پہلی تاریخ ماہ گذشتہ کو سپاہ مذکور بالا نے طرف دشمنوں کی کوچ کیا مگر دشمن وہاں سے (کذا) دو میل کے فاصلہ پر ایک درہ میں چلے گئے تھے آخر کار کچھ سپاہ سوار پیادہ مع تین توپوں کے اُس گھاٹی میں گئی۔ الغرض پانچویں تاریخ تک دشمن قریب تین ہزار آدمیوں کے جمع ہو گئے کہ اس کنھون پر تاخت لائے تب چوتھے رسالہ سواروں کے لیے بسر کردگی لفٹنٹ واکر صاحب کے اُن پر حملہ کیا اور دو آدمیوں کے قریب دشمنوں میں سے مارے اور پانچویں (کذا) کے نے بھی بسر کردگی لفٹنٹ (کذا) صاحب کے ایک اور گروہ پر حملہ کیا اور (کذا) قتل کیے مگر واجب موصوف کے (کذا) ایک گولی کا..... اور لفٹنٹ..... کا گھوڑا مارا گیا آخر کار..... گئے اور فوج..... انتخاب ہوئی اور سپاہیوں انگریزی نے.....

[ص 3 کالم 1]

واضح ہوتا ہے کہ ان سائن کنگ صاحب بہ باعث نہ رہنے سامان جنگ کے مارے گئے یہ بلند یوں پر بڑھتے جاتے تھے قوم مذکور ان پر آن پڑی اور ان کو مع دو تین آدمیوں کے مار ڈالا کہتے ہیں کہ صاحب موصوف بہت صاحب عزم تھے۔

چین

اُس طرف کے حال کے اخباروں سے واضح ہے کہ اہل چین نے از بس بے ایمانی کے اُس عہد و پیمان کو توڑ ڈالا جو کہ کنھون میں کیا تھا انہوں نے بحر چین میں (کذا) گاڑ دیے اور تیاریاں بھی کرتے جاتے ہیں اس لیے کہ جہاز اُس طرف سے نہ گذرنے پاویں چنانچہ افسر کلاں جہاز نے اپنی سپاہ کو اوپر کی طرف دریا کے ہٹالیا ہے اور ان صاحب نے جس جس گاؤں کے قریب دریا میں لٹو گڑے ہوئے پائے ان کو جلا دیا اور بہت سے چینیوں کو مار ڈالا اور وقت مراجعت کے قلعہ دنگ ننگ کو جو کہ بوگ کے قلعوں میں سے باقی رہا تھا مسمار کر دیا ابھی آمد و رفت لنگر گاہ کی نہیں بند ہوئی ہے اور مقام امواہ کی چٹھیوں سے واضح ہے کہ جہازوں نے ملکہ انگلستان کے 26 تاریخ اگست کو بعد بہت سے کشت و خون اور مقابلہ کے قلعوں اور زخیروں کو مقام مذکور کے تباہ کر دیا اور سنا جاتا ہے کہ جزیرہ چوران بھی پھر بہ آسانی لے لیا۔ ان دنوں تجارت بہت سُست ہے پچھلی چٹھیوں سے فتح کرنا مقام امواہ کا بخوبی ثابت

ہوتا ہے اب اُس کے فتح ہونے میں کچھ شک نہیں ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

سپاہی سپاہ بنگال کے بہت مشتاق ہیں کہ ہندوستان میں مراجعت کریں چونکہ سب سرداروں نے ہزارہ کے متابعت اختیار کی ہے اور اقرار ڈھادینے اپنے قلعوں کا کیا ہے۔ اکرم خان ابھی مستعد مقابلہ ہے لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ عنقریب یا تو لڑے گا یا بھاگ جاوے گا۔

حکم ہے کہ ذخیرہ سامان ہر ایک قسم کے مدراس سے مولین میں بھیجے جاویں مگر زینہ چوہی وہیں تیار ہوتے ہیں اور معرفت کپتان بڑیو صاحب کے ہاتھی واسطے تو پخانہ کے سدھائے جاتے ہیں..... واسطے تیاری آکلینڈ نام ایک جہاز دُخانی کے بہت کوشش ہو رہی ہے اور کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے عرصہ میں مولین کے بھیجا جاوے گا۔ دادر کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لفٹنٹ بالکم صاحب جو کہ واسطے تعاقب قوم مری کے جو کہ

بھیر و بنگاہ کا اسباب لوٹ لے گئے تھے بھیجے گئے تھے انہوں نے چھ آدمیوں کو بموجب نشاندہی مردمان بھیر کے گرفتار کیا۔ کہتے ہیں کہ قوم مذکور نے بیس گھیاروں کو مار ڈالا تھا اور بہتوں کو زخمی کیا تھا۔ ان قیدیوں میں سے ایک لڑکا قریب پندرہ برس کی عمر کا بیان کرتا ہے کہ میں نے بھی اپنے ہاتھ سے دو آدمیوں کو مار ڈالا تھا اور اُس نے [ص 3 کالم 2] یہ بھی بیان کیا کہ خالق داد خان سردار اور لوگوں کو ترغیب فتنہ انگیزی کیا کرتا ہے چنانچہ سردار مذکور قید کیا گیا اور ایک کمیٹی واسطے تحقیق کرنے اُس کے چلن کے مقرر کی گئی اور ایک سو ڈاگروٹوں کا بھی ماخوذ ہے جو کہ گورنمنٹ کے ہاتھ اونٹ بیچا کرتا ہے اُس کا سازش رکھنا بھی دشمنوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لٹے ہوئے اونٹ غارتگروں سے خرید کے پھر اُن کے ہاتھ بیچتا ہے چٹھی رجنٹ پیادگان کو ابھی بہت کام ہے لیکن ہر ایک سپاہی خوش اور تندرست ہے۔

جیمس سٹی جی جی بھوئے اسکوار نے واسطے اسپتال بمبئی کے پچاس ہزار روپیہ اور بھی پیش کیا۔ واضح ہو کہ انہوں نے لاکھ روپیہ پہلے بھی دیا تھا اور گورنمنٹ نے بہ مطابقت رائے کورٹ آف ڈائریکٹرس کے ارادہ کیا ہے کہ یہ عمارت بابوئے موصوف کے نام مشہور ہو۔

فتویٰ موت کا جو کہ واسطے قیدیوں مقام بادامی کے جاری ہوا تھا وہ منسوخ ہوا اور زنگھ راؤ سردار سرکشوں کا قلعہ احمد آباد میں واسطے مدت العمر کے قید کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اندھا ہونا باعث اُس کی زندگی کا ہوا بہ مقتضائے ترحم کے... چٹھی تاریخ ماہ حال کو درمیان نصیر خان والی قلات اور اہالیان گورنمنٹ کے عہد و پیمان ہو گئے اور اُسے اُس کی موروثی تخت پر جانشین کیا۔ تمام صاحبان پولیٹی کل اور سپاہ کے وہاں اُس وقت وہاں موجود تھے خان موصوف کو درمیان میجر اوٹریم اور بر گیا پرائیڈ صاحب کے بٹھا دیا اور سلامی شاہانہ اُناری گئی تو پخانہ انگریزی سے....

معلوم ہوتا ہے کہ تھارا وادی شاہ برہمارنگون میں جہاز پر سے اتر چاہتے ہیں ایک قلعہ جنگی بنوایا ہے اور ارادہ جنگِ عظیم کارکھتا ہے۔

مرلی دھر سوداگر نے پانچویں ماہِ حال کو ذمہ ڈاک انگریزی کالیا۔ ڈاک الہ آباد سے چھٹی تاریخ ساڑھے آٹھ گھنٹہ بجے رات کے روانہ ہوئی اور کانپور میں 7 تاریخ ڈیڑھ بجے شام کے پہنچی کہ بعد وضع پون گھنٹہ ٹھہرنے فتحپور کے نی گھنٹہ آٹھ میل پہنچی۔

وزیر معزول ریاست لکھنؤ نے ساتویں تاریخ بمبئی سے ازراہ جدہ مکہ معظمہ کو کوچ کیا دو سو پچیس ²²⁵ آدمی ہمراہ ہیں۔... ملازمانِ پوسٹ آفس یعنی ڈاکخانہ گوالیار کے نے بہ باعث نہ ہونے گواہی کے رہائی پائی اگرچہ صاحبِ مجسٹریٹ کو ذہن نشین ہے کہ وہ بیشک مجرم ہیں اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بابو نے ایک پارسل کھول کے موتی نکال لیے تھے اور پورا وزن کرنے کو کوڑا بھردیا تھا۔

کہتے ہیں کہ اس مقدمہ میں ایک بابو اور منشی اور ایک انگریزی رائٹر یعنی محرر اور ایک چیراسی پر الزام لگایا گیا تھا اگرچہ یہ جرم ان پر ثابت نہیں ہوا لیکن نوکری سے معزول ہوئے۔

[ص 4 کالم 1]

خط — صاحبِ مہتممِ دہلی اردو اخبار سلمہ

میں اطلاع دیتا ہوں آپ کو کہ قتل گنگا بشن میں جو خبر آپ نے لکھی ہر چند وہ مجمل ہے لیکن آپ نے بہت راست اور درست لکھا ظاہر آپ کو مفصل حال نہیں پہنچا اس لیے میں کچھ حال لکھتا ہوں کہ اس مقدمہ میں خدا شاہد ہے کہ مجھ پر بہتان ہے اور سبب اس بہتان کا میں کوئی امر نہیں خیال کر سکتا سوائے اس کے کہ میں ایک مالکذاری نامی ہوں اور مشہور مالدار ہوں بجز طمعِ نفسانی ابنائے دنیا کے کہ خدا کو بالکل بھولے ہوئے ہیں اور کوئی وجہ نہیں۔ گنگا بشن میرا ہم قوم نہیں تھا رشتہ دار نہیں تھا کوئی معاملہ ورثہ کا تر کہ کا داد و ستد کا کوئی تنازعہ کسی معاملہ کا مجھ سے نہیں تھا جو مجھ پر گمان بھی ہو سکے۔ سنا ہے کہ جن لوگوں نے قتل کیا وہ قوم کے رائٹرز ہیں اور عداوت کا ان کی حال کہ ان کا بسوہ مقتول سے خرید اور ان کو خارج کیا گاؤں سے اور زمین چھانی کی یعنی ان کے مردہ جلانے کی جگہ میں زراعت کرنی چاہی اور گالیاں دیں اور عمل بھی سخت شدت سے لیا اور وہ قوم اس قسم کی ہے کہ آدمی کا مار ڈالنا کم پشہ سے نہیں جانتے انہوں نے مار ڈالا مجھ سے کیا واسطہ کہ مجھ پر ایسے بہتانِ عظیم کا خیال بھی کیا جاوے۔ موضع ما کرولہ جس سے تنازعہ اُس کے گاؤں کا کہا جاتا ہے وہ گاؤں میری زمینداری کا نہیں چند روز ٹھیکہ داری میں بہ شراکت لالہ تھمسل اور ہزاری سنگھ دو اور شخصوں کے ہے۔ حاکمانِ عادل اور منصفانِ عاقل غور کریں گے کہ اُس گاؤں کا تیسرے حصہ کا ایک

جزوی ٹھیکہ دار میں بھی ہوں اور تنازعہ بھی وہ پہلے ہمارے ٹھیکہ سے ہے یعنی اگر کچھ زمین بالفرض فیصلہ پنچوں میں جاتی تو ہمیں جمع میں سے مجرائی ہوتی اور زمین ہماری بسوہ دارائی کی نہیں جو ہمارا رنج تصور کیا جائے اور جان کا مارنا یا شریک ہونا جان کے مارنے میں کہ اس سے زیادہ کوئی جرم عند اللہ اور عند الناس نہیں ہے سو کسی بڑی عداوت مالی یا ملکی کے نہیں ہو سکتا۔ میں سنتا ہوں کہ اہالیان پولیس نے اول نو آدمی اصل مجرم لکھے سو ان میں سے ایک بھی گرفتار نہیں ہوا بلکہ کوئی تیس چالیس آدمی سو ان کے پکڑ لے آئے اور گواہ پیش کیے گئے ہیں میری نسبت تہمت کر کے کہ ہتھیار اور روپیہ دیا واسطے قتل کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگر کسی ہندوستانی کی عملداری ہوتی تو اس میں شک نہیں کہ اس طرح بے جرم مجرم ٹھہرا لیا جاتا۔ بہت شکر ہے حاکمان وقت کا کہ یہ حق و باطل کو خوب دیکھتے ہیں اور غرض کوئی کو خوب پہچانتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ حکام نصف کار اور عقلاء معدلت شعرا اول تو وجہ عداوت اور تنازعہ ہی کو غور کر لیں گے اور بھی غور کریں گے کہ اگر بغرض محال کوئی شخص کسی کے مارنے کا خدا نخواستہ باعث ہو تو عقل اسے باور کر سکتی ہے کہ چار پانچ گواہوں کے سامنے روپیہ اور ہتھیار کسی کو دیوے واسطے قتل کسی کے۔ عقل اسے باور کر سکتی ہے کہ نو اصل مجرم جو پہلی رپورٹ میں ہوں ان میں سے ایک بھی گرفتار نہ ہو اور تیس چالیس اور 4 ص 4 کا لم 2] اقراری مجرم گرفتار ہوں۔ عقل اسے باور کر سکتی ہے کہ زخم تو مقتول کے ڈاکٹر صاحب انیس بیس لکھیں اور مارنے والے اس قدر ہوں یعنی 9 مفرد اور تیس چالیس گرفتار واسطے ایک تنہا آدمی کے جب کہ کوئی اس طرف سے مقابلہ کرنے والا نہ ہووے۔ اگر یہ سب قاتل ہیں تو نہیں معلوم کہ ان اتنے قاتلوں کے زخم کہاں غائب ہو گئے۔ میں نہیں دیکھتا کوئی وجہ کہ زمینداران دھول کوٹ خاص جن کے صد ہا بیگھہ کا تنازع اب بھی اس گانو سے گنگا بٹن کے درپیش تھا اور اسی کے مدارک مشہور ہے کہ گنگا بٹن گیا تھا اور نوبت تنازع کی ان سے یہ کہ فوجداری عدالت میں سال گذشتہ میں نوبت بلوہ اور ہنگامہ کی پہنچی کہ طول طویل مثل دفتر میں موجود ہے اور پھر ان کا تو نام بھی زبان پر نہیں آوے اور میری نسبت یہ تہمت عظیم اٹھائی جاوے مگر یہ کہ مفلس محتاج ہنگوٹ بند ہیں اور میں مشہور مالدار، عزت دار۔ فقط میں امید رکھتا ہوں کہ اپنے پرچہ اخبار میں اس خط کو مندرج کیجئے گا۔ الراقم۔ د۔

19 نومبر 41ء۔

اسمال پوکس

یعنی چیچک۔ یہ بیماری وبائی اور متعدی ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔ علاج اس کا کہیں نہیں الا انگریزوں نے جو علاج اس کا نکالا ہے اس سے بہتر کہیں نہیں سنا۔ ایک ترکیب یہ ہے کہ جس لڑکے کو چیچک نکل رہی ہے اس کا ایک دانا آٹھویں دن چیچک نکلے سے توڑ کر اس کی پیپ دوسرے لڑکے کے جس کو چیچک کبھی نہیں نکلی ہو بازو پر ذرا نشتر دے کر لگادی جاوے تو یقیناً کچھ بخار اسے ہو کر کچھ دانے نکل آئیں گے لیکن کم ایک سودانہ سے نکلیں گے

اور صحت ہو جاوے گی اور پھر کبھی نہیں نکلے گی۔ اور اس پیپ کو گائے کی چچک سے رکھ بھی چھوڑتے ہیں تو اس کو بھی استعمال کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ لڑکا بد صورت نہیں ہوتا داغ نہیں رہتے اور چونکہ اس بیماری سے بہت لڑکے تلف ہوتے ہیں تو سرکار نے ہر ایک شہر میں دو دو چار چار آدمی صرف اس کام کے واسطے مقرر کر دیے ہیں واسطے رفاہ عام رعایا کے ان کو ویکسی نیٹر کہتے ہیں۔ چنانچہ اس شہر میں بھی بیچ خیراتی اسپتال کے دو ویکسی نیٹر مقرر ہیں۔ پورب کی طرف بہت رواج اس کا جاری ہو گیا ہے اور بہت لوگ اس علاج سے فائدہ قرار واقعی اٹھاتے ہیں دیکھئے یہاں کے لوگوں کو کس دن عقل آئے گی اور کب تک پوجنے اور ٹونکے کو اس دوا پر غالب سمجھے جائیں گے نعوذ باللہ من وساوس الشیطان۔

فتح گرٹھ

مقام مذکور میں ایک بابو ذی عزت پالکی میں سوار چلا جاتا تھا اثناء راہ میں ایک بھینسے نے اُسے مار ڈالا۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

12 ستمبر 1841

احکام

[ص 1 کالم 1]

..... سے مولوی نعمت اشرف جلال پور واقع ضلع باندہ نے... رخصت عنایت فرمائی مسٹر آچھا لڈ اسپیرس۔ کے صاحب حج کو بہ ذریعہ چھٹی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے 23 ماہ گزشتہ سے چار مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ صاحب موصوف اپنا کام صدر امین اعلیٰ کو تفویض کرے گا جس میں صاحب اسپیرس صاحب کی ایام غیر حاضری میں یا تا صدور حکم ثانی کانپور کے صاحب حج کا کام کرے گا اسے اس صاحب سبائو کے ایکٹنگ پولیٹیکل اسٹنٹ کو ولایت کی روانگی کی تیاری کے واسطے پریسڈنسی میں (کذا) کے لیے بذریعہ چھٹی ڈاکٹر صاحب کے چار مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ رخصت مذکور جس روز سے کہ صاحب موصوف کے عہدہ کا کام کسی اور کو تفویض ہو محسوب ہوگی۔ آزیبل (کذا) صاحب ماہ جولائی گزشتہ کی پہلی تاریخ سے کرنیل ایچ ایف کی جگہ سبائو کے پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے۔ ای ٹی کالون صاب دہلی کے مجسٹریٹ اور کلکٹر مقرر ہوئے تقریر اس عہدہ کا ماہ حال کی نویں تاریخ یعنی جس... سے کہ صاحب موصوف نے صاحب کمشنر کے حکم کے بہ موجب کام اپنے ذمہ لیا محسوب ہوگا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ 1-2 اگست 1841۔ قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 2 اگست 1841 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1841 کا ایٹ انڈیا کمپنی کی بعض عدالتوں میں جو داد دہی میں تحلیل واقع ہوتا ہے اس کی یادداشت کے... از بسکہ موانعات داد دہی کی بازداشت کے لیے... بعضے عدالتوں میں واقع ہوتے ہیں کافی تدارک نہیں ہے اور کہ... عالیہ ملکہ انگلستان کی عدالتوں کے عدول حکمی کے بطور نامزد ہیں اور انہی عدالتوں سے سزا کے قابل ہیں انھیں عدالتہائے مذکورہ بالا کو سزا دہی کا اختیار دینا مناسب متصور ہوا لہذا حکم ہے کہ جو کوئی شخص کسی ضلع یا شہر کے صاحب مجسٹریٹ یا ایٹ انڈیا کمپنی کی عدالت اعلیٰ یا کسی اور عدالت یا کسی صاحب کلکٹر کے حضور جو کہ عدالت کا کام کرتا ہے حرکات یا الفاظ دہشت انگیز یا کسی اور طرح سے داد دہی کا ہارج ہوگا تو عدالت

مذکورہ سے جرمانہ کا جو دوسروں پر یا قید کا جس کی میعاد ایک مہینے سے زیادہ نہ ہو مستوجب ہوگا مگر عدالت ضلع یا شہر کی کسی عدالت تابع سے ایسے مقدمات میں جو سزا تحریر ہو اس کا اپیل سول یا سیشن جج کے حضور رجوع ہوگا اور صاحب جج کے حکم کا اپیل صدر عدالت میں..... کیا جائے گا اور کہ بے لحاظ قانون ہذا کی شرائط کے جو..... ملکہ انگلستان کی [ص 1 کالم 2] سپریم کورٹ... جس عدالت میں کہ جائز ہے اور سوائے اس کے اور صورتوں میں..... اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جائے..... کنسل کے پہلے اجلاس میں نومبر آئندہ کی..... پھر پیش ہو فقط ٹی ایچ میڈوک سکرٹری گورنمنٹ.....

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈیپارٹمنٹ 9 اگست 1841۔ قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کنسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ (کذا) 1841 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1841 شہر کلکتہ میں افیون اور مسکرات کی فروخت کا بیشتر انتظام کرنے کے لیے یہ قانون ہے حکم ہے کہ جمع آئین اور قوانین جن کے اسے پٹہ حاصل ہونے کے بغیر شہر کلکتہ میں ہر قسم کی شراب کے بیچنے کے لیے امتناع ہے اور جن میں کہ پٹہ جات مذکورہ کے (کذا) اور ان کی شرائط کے توڑنے یا پٹہ کے حاصل ہونے کے بدون شرائط بیچنے کے (کذا) سزا دہی کے احکام مندرج ہیں وہی شہر کلکتہ میں افیون اور مسکرات کی فروخت کے بابت یہی عمل در آمد ہوں گے فقط حکم ہوا کہ یہ مسودہ جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جائے۔ حکم ہوا کہ مسودہ ہذا ممالک ہند کی لے جس لیٹو کنسل کے پہلے اجلاس میں ماہ اکتوبر آئندہ کی نویں تاریخ کے بعد ملاحظہ ثانی کے لیے پھر پیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکرٹری گورنمنٹ انڈیا

سر کیولر آرڈرس

ممالک مغربی کے صدر دیوانی عدالت کے ممالک مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے (1) منصفوں کی عدالتوں کی رویداد کے بابت جہاں کہ رواج نا جائز مستعمل ہوں ان کی اصلاح دینے کے لیے صاحبان عدالت نے مناسب تصور فرمایا کہ تصریحات مفصلہ اطلاع عام کے واسطے اشتہار کی جاویں (2) تصریح قانون نمبر 98 کے رو سے واضح ہو کہ چونکہ قانون پانچویں 1831 کی دفعہ نویں کی ضمن دوسری کے روپے کاغذات جواب درجہ جواب و جواب الجواب وغیرہ اور متخامین کی طرف سے دستاویزات کے داخل اور گواہوں کے حاضر کرنے کی درخواست اور منصفوں کے فیصلوں کی نقلوں کو اسٹاپ کے کاغذ پر لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ لہذا صاحبان عدالت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عرایض منصفوں کی اجراء ڈگری کے واسطے قانون ساتویں 1832 کی دفعہ ساتویں نے رو سے گزریں وہ اور ان کے سررشتہ کے مقدمات کے وکالت نامہ بھی سادہ کاغذ پر داخل کیے جائیں..... دستور العمل (کذا)

..... ہو..... احتیاج نہیں.... اگست ۱۸۴۱ء کے (کذا).... نام سے منصفوں کی عدالتوں میں داخل ہوتے..... سادہ کاغذ پر تحریر..... تاریخ 26 جون.... کے رو سے حکم ہوا کہ منصفوں کی اجراء ڈگری میں... کے عذرات کی عرضیاں منصفوں کے محکمہ میں.....

..... 6- (کذا) عدالتِ موصوف اس امر کا ارشاد فرماتے ہیں.... قانون پچیسویں 1837 کی دفعہ پانچویں کی رو سے... ہوں گے جن کے فیصل کرنے کا اگرچہ منصفوں کو اختیار ہے لیکن صاحبِ حج ان کو (کذا) کے لیے صدر امین یا صدر امین (کذا) کی جن کو مقدمات مذکورہ میں دستور العمل مرقومہ پر عمل کرنا چاہیے سپرد کرے۔ صاحبانِ حج کو چاہیے کہ دستور العمل مذکورہ بالا سے اپنے علاقہ کے عہدہ داروں کو مطلع فرماویں تاکہ عہدہ دارانِ مذکور اپنی عدالت کے ہر ایک رواج کو جو دستور العمل مرقوم کے خلاف (کذا) ہو مقام الہ آباد۔ موزلی اسمتھ رجسٹر۔ 13 اگست 1841۔

کابل

رجسٹ 16 اور 43 پیادگان ہندوستانی کی بالفعل کابل کو نہیں جاویں گی۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ بہ باعث ضروری کاموں کے ان رجمنٹوں کا حاضر ہونا قندھار میں یا اُس کے گرد و نواح میں ضرور ہے کم سے کم درمیان مہینوں ستمبر، اکتوبر اور نومبر کے یہ امید کیا جاتا ہے کہ سپاہِ مذکور پہلی تاریخ دسمبر کو ساتھ ارادہ مراجعت ہندوستان کے ازراہ درہ بولان قندھار سے کوچ کرے گی لیکن یہ بات بے تحقیق معلوم ہوتی ہے کیونکہ گورنمنٹ کو یار محمد وزیر والی ہرات کے ارادہ کی طرف سے کچھ خاطر جمع نہیں ہے۔ خبر تھی کہ پہلا برگٹ کابل سے پہلی تاریخ اکتوبر کو طرفِ کمپ کی کوچ کرے گا اور پندرہویں تاریخ روانہ ہندوستان ہوگا۔ سپاہی برگٹ مذکور کے اس طرف کی روانگی سے بہت خوش ہیں اور شوقِ ملاقات اپنے خویش و اقارب کا روز افزوں رکھتے ہیں۔ اب ایک اخبار سے بموجب مضمون ایک چٹھی معتبر کے واضح ہوتا ہے کہ اُس لڑائی میں جس کا ذکر ہفتہ گزشتہ میں درج کیا تھا کل تین سو غلزیوں نے پانچویں رجسٹ سواروں کے گراس کنون پر حملہ کیا تھا اور جب کہ سوارانِ رجسٹ مذکور نے انھیں مار ہٹایا تو اُس زود (کذا) میں اٹھارہ آدمی دشمنوں میں سے مارے گئے۔ واضح ہوتا ہے کہ تعداد اُن کی جمعیت کی تین ہزار (کذا) اور حال مارے جانے اُن کے دو سو آدمیوں کا محض افسانہ تھا۔

تبت

زور آور سنگھ اور اُس کی سپاہ قوم سکھ کی تبت میں فتیس کرتی جاتی ہیں مگر گورنمنٹ کے دستوں سے کچھ نہیں بولتے (کذا) واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے 2 تاریخ ماہ جون کو... [ص 2 کالم 2]..... جو کہ نزدیک ویسا کے واقع

ہے۔..... دشمنوں کو شکست..... بارہ ہزار آدمیوں کو شکست دی۔

بریلی

واضح ہوتا ہے کہ اہل بریلی بھی بیچ تعمیر مدرسہ اور اسپتال مقام مذکور صاحبان ذیشان کی مدد و معاون ہوئے ہیں۔ سات ہزار آٹھ سو واسطے مدرسہ کے چندہ میں جمع ہوئے ہیں اور چھ ہزار دو سو چالیس روپیہ واسطے شفا خانہ مذکور کے نواب رام پور نے بھی پانچ ہزار روپیہ واسطے (کذا) دونوں عمارتوں کے دیا ہے۔ الغرض اس بات سے ہم بہت خوش ہیں کہ ہندوستانیوں نے بھی صاحبان انگریز سے اس کار خیر میں قدم ہمت پیچھے نہ رکھا۔ حق تعالیٰ انھیں ہمیشہ یہی توفیق رفیق کرے۔

علی گڑھ

اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں بندوبست عملہ کلکٹری اور فوجداری اُس ضلع (کذا) اور بعض بندوبست میں رعایت تخفیف کی ملحوظ رکھیں گے۔... حاصل کریں 30 تاریخ اگست سنہ حال کو (کذا) چپراسیوں... اور 37 چپراسیوں اور گیارہ جریب کشوں کے تیس صرف زائد سمجھ کر موقوف کر دیا۔ ابھی اہل قلم کے لیے کچھ تجویز نہیں ہوئی ہے ایسی ہی عملہ ہائے پرگنات (کذا) اُس طرف مینہ بہ اعتدال برستا ہے اور زراعت سرسبز ہے۔

بھرت پور

مہاراجہ عالی جاہ والی بھرت پور نے ایک مہینے تک سیر ڈیکھ اور گوردھن کی اور (کذا) وہاں کی رعایا کا کر کے ان دنوں دارالریاست بھرت پور میں پھر مراجعت فرمائی (کذا) کہ گوردھن کے میلہ کے روز تمام برہمنوں کی جو کہ میلہ میں حاضر تھے دعوت کی (کذا) ایک ایک روپیہ نقد مرحمت کر کے رخصت کیا۔

اکبر آباد

ان دنوں ایک روز کو توالی آگرہ میں خبر ہوئی کہ گنگا نام ایک فاحشہ عورت اپنے گھر میں مری ہوئی پڑی ہے۔ فی الفور عملہ پولس واسطے تدارک کے گئے اور اُس کو خالی گھر میں مردہ پایا لیکن اُس کے نقد و جنس میں سے وہاں کچھ نہ پایا۔ عندا تحقیق دریافت ہوا کہ سالگرام نامی ایک شخص اُس سے دوستی رکھتا تھا وہ متھرا کو گیا ہے کو تو وال نے فرمایا۔ واسطے اُس کی گرفتاری کے بھیجے اور نعش عورت کی ڈاکٹر پاس بھیجی ڈاکٹر نے کچھ اثر سمیت کانہ پایا آخر اُسے تہنہ و تکفین کیا۔ اس میں پیادہ سالگرام کو بھی متھرا سے گرفتار کر لائے اُس نے ظاہر کیا کہ عورت متونی سے میری دوستی تھی اور وہ چند روز سے بیمار تھی... مایوس ہو کر اُس نے تمام زیورات اپنا مجھے دے دیا میں نے اُسے لے جا کر متھرا...

نیچ ڈالا اور اُس سے اشرفیاں لیں اور..... [ص 3 کالم 1] قریب پچاس آدمیوں کے اور بھی.... سپاہ نصرت پناہ....
لاہور

(کذا) کار سپانڈنٹ کے خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ 24 ماہ ساون کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر داخل لاہور ہوئے سلامی اتاری گئی۔ ایک عرضی مقام ملک یوسف زئی کی ہوئی کہ وہاں قریب پچاس ہزار آدمیوں کے قوم افغان میں سے جمع ہوئے تھے سو مہاراجہ پر جو کہ اُس طرف معین تھی تاخت لائے دو تو ہیں اور کچھ اسباب (کذا) لے گئے سپاہ مہاراجہ میں سے قریب دو سو آدمیوں کے مارے گئے اور قریب تین سو کے زخمی ہوئے (کذا) صاحب خط لکھتا ہے کہ سپاہ مہاراجہ کی مقام میں صرف دو ہزار تھی اور دشمن قریب پچاس ہزار اور اس پر یہ کہ رات کے وقت غفلت میں اُن پر حملہ کیا مگر حق یہ ہے کہ سپاہ مذکورہ نے داد شجاعت دی اور دشمنوں کو مار ہٹایا اگر یہ پہلے سے خبردار ہو جاتے تو اغلب ہے کہ... سنا جاتا ہے کہ سردار چھتر سنگھ اٹاری والہ مع ایک سپاہ جزار کے بد عاقبتوں کے مامور ہوا ہے (کذا) انھیں سزائے سخت ہوگی۔

لداخ

سکھوں کا... اُس طرف لداخ کے حدود چین میں گیا اور اُس نے... دغیرہ نے جمع ہو کر انھیں... اپنے حدود میں سے نکال دیا اور قریب بیس سکھوں کے قتل اور اسیر کئے اور ایک خط سے جو کہ اخبار کلکتہ میں درج تھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بے شک سپاہ نے سکھوں کی تبت پر حملہ کیا..... میں قبضہ کر لیا ہے جس میں سے کہ سونا پیدا ہوتا ہے اور نمک اور نو صادر کی کانوں پر بھی..... اور خط کے مضمون سے یہ بھی ظاہر ہے کہ درمیان سپاہ چین اور..... سکھ بیان کرتے ہیں کہ سپاہ چین کی بہت ڈر پوک ہے تلوار دیکھتے ہی بھاگ گئی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بیس ہزار گورکھا واسطے مدد سکھوں کے گئے ہیں اور تبت والوں نے متابعت سے شاہ چین کے انحراف کیا ہے۔

چین

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹرائف اسٹن ہوس صاحب نے وفات پائی اور کپتان..... حال یہی اس سے ظاہر ہوا۔ اہل چین کا یہ حال ہے کہ پھر جمع کر کے سپاہ اور مضبوط (کذا) قلعوں کے مصروف ہیں جنگ کٹھن کے بعد سے بہت بیماری جاری ہے اور اس سبب یقین ہے کہ بالفعل مہم مقام آمانی کا بھی ملتوی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعد... ساٹھ لاکھ... افیون کے بھی..... اپنے جہازوں کو..... آئندہ کو اُس ضلع..... [ص 3 کالم 2] وہاں کے... واسطے پہنچانے..... ڈاک کا ٹھیکہ لیا ہے ہر چوکی پر دو گھوڑے... سات یا آٹھ میل کی ڈاک دیا کرے گی۔ ٹھیکہ دار جواب دہ ہوگا قصہ اس ٹھیکہ کے ہو جانے... اور مقاموں کے بھی ٹھیکہ مقرر کیے جاویں..... ٹھیکہ لے لے دیں....

بروں نامی ایک انگریز نے ایک سوداگر مال انگریزی مسمی گلاب سنگھ کو ایسی زد و کوب کی کہ اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا

سو (کذا) 25 تاریخ ماہ حال کو وہاں کے صاحب مجسٹریٹ کے (کذا) پیش ہو صاحب موصوف نے بعد تحقیقات کے انگریز مذکور الصدر پر تین سو روپیہ جرمانہ اور در صورت نہ ادا کرنے جرمانہ کے دو مہینے کی قید تجویز کی ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

خطوط اندور سے معلوم ہوتا ہے کہ اس برس درمیان مالوہ کے بہت مینہ ہوا حتیٰ کہ گیارہ دن تک درمیان (کذا) اور اندور کے آمدورفت ڈاک کی بند ہو گئی کہتے ہیں کہ (کذا) ابتداء عملداری انگریزی سے آج تک ایسا کبھی اتفاق نہیں ہوا تھا۔ صاحب اخبار ہر کارہ از روئے ایک چٹھی کابل کے لکھتے ہیں کہ کپتان اوڈرن صاحب کو توقع ہے کہ اختر خاں سے پھر مقابلہ ہو جاوے گا چنانچہ کچھ سوار اور پیادہ اور بھی واسطے مدد صاحب مذکور کے پہنچ گئے ہیں۔ قوم نجر نے ملک کو ہستان میں دست غارت دراز کر رکھا ہے۔

- اضلاع مدراس میں غارت گروں کا بہت زور و شور ہے ایک آدمی کو مار ڈالا ایک گھر پر حملہ کر کے دس ہزار روپیہ کا اسباب لوٹ لے گئے۔ اخبار تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ سر جس گریہم صاحب بہادر بجائے لارڈ آک لینڈ صاحب بہادر کے گورنر جنرل ہندوستان کے ہوں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ مختلف قومیں بلوچوں کی پھر مستعد بلوہ پردازی ہیں۔ یہ مشہور ہے کہ اُس سپاہ کو جو کہ غزنین میں تھی ایک تمنغہ عنایات کا ملکہ انگلستان کی طرف سے مرحمت ہوگا۔ اخبار مولین سے واضح ہوتا ہے کہ قوم برہماتاخت کرنے سے قوم کائن کے ہار گئی کیونکہ جو سپاہ انھوں نے وہاں بھیجی اس میں سے کچھ تو بہ باعث بیماری کے اور کچھ بہ باعث صدمات دشمنوں کے مر گئی۔ باقی مجبوری پھر آئی۔ اخبار موسومہ انگلش مین سے تام (کذا) ارباب پولیس مقام دیناج پور کا اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ بادل بیگ نامی (کذا) مقام مذکور (کذا) چند عورات سے..... کہ اُس سبب اُن کے بچے ہو گئے القصہ..... (کذا) کے.....

[ص 4 کالم 1]

اخبارات مولین سے..... سترہ ہزار سپاہ..... صاحبان متعینہ اُس نواح کو..... کو بھیجا جاوے گا مویشی جمع کی جاتی ہے..... کہ نصیر خاں نے پہلے اپنے تئیں..... واضح ہو کہ سپریم گورنمنٹ نے..... کا حصول معاف کر دیا ہے اور بجائے اُن کے اور پیداوار پر محصول مقرر کیا ہے۔ خطوط مورخہ 12 تاریخ مقام کوئٹہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل مسٹی صاحب اُس تاریخ تک وہاں نہیں آئے اور مسئلہ نگ میں ہی مقیم تھے۔ میجر اوٹیم صاحب وہاں آنے کو تھے سنا جاتا ہے کہ جنرل ناٹ صاحب ہندوستان کو تشریف لے جاویں گے اور بریگیڈر ہلٹن صاحب بجائے اُن کے مقرر ہوں گے۔ افواہ ہے کہ کرنیل اسٹورٹ صاحب پھر بخارا میں (کذا) اور کپتان کالی صاحب پر بھی عتاب ہے۔ مسٹر اودن صاحب کشنر ضبطی آراضی معافی کے بہت بیمار ہیں اور منصوری کو جایا چاہتے ہیں اور مسٹر کیسی

صاحب بجائے اُن کے کام کریں گے۔ سیتا پور اودلی میں پانچویں تاریخ ماہ گزشتہ تک مینہ نہیں برسا اور گرمی شدت سے پڑتی ہے۔ ہیضہ وبائی وہاں بھی شروع ہوا ہے لیکن کل دو چار آدمی مرے ہیں خیر آباد میں جو کہ صرف آٹھ کوس پر اُس مقام سے واقع ہے ہیضہ وبائی کی بہت شدت ہے۔

فیروز پور کے اخبار سے ظاہر ہے کہ تین سواریوں کی میں سے بھاگ گئے تھے وہ لاہور میں سے گرفتار آئے اب ان کی روب کاری ہوگی اور اغلب ہے کہ اُن پر بہ موجب قانون کے پوری سزا دی جاوے گی خبر تھی کہ قریب پہلی تاریخ ستمبر کے تو پچنانہ طرف سکھر کے روانہ ہوگا یہاں غلہ بیس سیر بکتا ہے اور توقع ہے کہ فصل بھی اچھی ہوگی۔ کابل میں بیچ سپاہ انگریزی کے بیماری کا بہت غلبہ ہے ڈاکٹر لوگ معالجہ سے بہ تنگ آئے ہیں اور کچھ باعث اس کا نہیں پاتے یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ پہلا برگٹ از راہ خیبر اس طرف آوے گا اور ماہ ستمبر میں وہاں سے روانہ ہوگا ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جنرل ناٹ صاحب کا برگٹ از راہ درہ زُرمت کے متحرک ہوگا اور ضلع خیبر میں بشمول پہلے برگٹ کے کام کرے گا ایک عورت قوم انگریزی کابل سے تنہا از راہ پنجاب فیروز پور میں آئی ہے وہ بیان کرتی ہے کہ راہ میں اُس سے سکھ لوگ بہت اخلاق اور تواضع سے پیش آئے اس سے ظاہر ہے کہ سکھ صاحبان انگریز سے اب بہ دل و جان دوستی رکھتے ہیں۔ صاحب آگرہ اخبار لکھتے ہیں کہ سانوں مل ناظم ملتان نے مہاراجہ شیر سنگھ سے سرکشی اختیار کی ہے اور راہ راست متابعت سے انحراف کرتا ہے۔

دہلی

... اس کثرت اور شدت سے برسا کہ سالہا سال سے.... بجالاتے ہیں... ہو جاوے گی [ص 4 کالم 2]..... کہتے ہیں اکثر شہر کے لوگوں کو.... بہت شہر کے لوگ وہاں.... حکیم موصوف کی بحال صفار و کبار اور امیر و غریب کے مہذول رہتی.... صحت پاتے ہیں چنانچہ دو چار مریض بعارفہ امراض مہلک سب طبیبوں.... مایوس ہو کر حکیم موصوف پاس رجوع لائے اور ان حکیم صاحب کے علاوہ (کذا) علاج کیا کریں یقین ہے کہ اگر ایسے دو چار طبیب شہر میں اوپر حال ہر ایک بیمار کے — تو شہر کے لوگوں کو بہت آسائش اور آرام ہو کہتے ہیں کہ اکثر علاج.... جن کا علاج مشکل ہو یہ طبیب دستگاہ تام رکھتے ہیں... معدہ (کذا)، جذام، مالی خولیا، جنون، ورم الکبد، سرطان۔

نیلام ڈگریات صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ

سبب جاری ہونے تو اعد نیلام (کذا) کے بعلت ڈگری عدالت کے بہت (کذا) مدعی لوگ عدالت کے جن کی ڈگریاں سالہا سال سے اُن..... سوائے بسوات کے اور کچھ نہیں (کذا) اور بہت سنا کرتے ہیں مصنف (کذا) اور مصنف سرکلر نمبر 2 صدر بورڈ روئیو کو۔ مدت سے جن مدعیوں کی ڈگریاں کھٹائی میں پڑی تھیں خراب اور (کذا)

تلخ کام تھے اب اُن کو حلاوت نالش اور حصول ڈگری..... منہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن جو طریقہ نیلام کا ہو رہا ہے اس میں..... انجام کو بہت تلخ کامی اٹھاویں گے اور نتیجہ اُس کا انجام کارسرا سر تکلیفِ حکام (کذا) اور خلل وصول محصول رو نیوسر کار کا ہوگا ہاں اہل عملہ جو ممنوعات کو ناجائز نہیں سمجھتے البتہ گل چھڑہ اڑائیں گے کیونکہ بقول اہل فارس دو جرع خنک (کذا) جس قدر دو گروہ میں خرخشہ واقع ہوگا وہی..... بلا حفظ رعایت ضروری نیلام عمل میں آتے ہیں اس میں شک..... اور مشتری اور قابض سابق کے بھائی بند اور افسرانِ مال نہایت..... ہم نہیں دیکھتے کہ بموجب دفعہ 152 سرکلر نمبر 2 صدر بورڈ رو نیو کے کوئی کیفیت کلکٹر کے (کذا) حسب الطلب عدالت کے جاتی ہو یا حاکمانِ عدالت (کذا) دفعہ 4 مہم قانون 1825/7 کے نشاندہی جائداد مدعا علیہ کے پابند ہوں حالانکہ یہ از جملہ ضروریات و واجبات ہے۔ بعضے محتاط صاحبانِ عدالت بہ موجب لکھے مدعی کے جائداد مدعا علیہ سے (کذا) لکھ دیتے ہیں گو کہ وہ کاغذات بند و بست سے مطابق ہو یا نہ ہو۔ بہتیرے (کذا) عدالت سے دریافت کرتے ہیں حق مدعا علیہ کا نہ خود لکھتے ہیں نہ مدعی بلکہ صرف (کذا) کہ حق مدعا علیہ (کذا) نیلام ہو۔ افسرانِ مال کو بہت نظر اوپر..... معلوم ہوتی ہے یقین ہے کہ صاحبان..... وجہ کریں..... کے بفور..... اُن کو جو..... دے گا۔ الراقم م۔ ب۔

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے گیا رہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

10 اکتوبر 1841 یوم یک شنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

اے ایچ کاکس صاحب کو جوڑ وہیل کھنڈ کی قسمت کے صاحب کمشنر نے ایف ایس ہیڈ کی (کذا) غیر حاضری کے لیے مراد آباد کا ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر کیا تھا سو منظور ہوا۔ قاضی سید سرفراز علی الہ آباد کے صدر الصدور کو دوسرے کے ایام تعطیل بہر رخصت عنایت ہوئی مفتی غلام محمد خاں بندیل کھنڈ کے صدر الصدور کو عرصہ مذکور کے لیے جیمس کیمپر صاحب بنارس کے ایڈیشنل صدر الصدور کو عرصہ مذکور کے لیے سید الہی بخش اعظم گڑھ کے ایکٹنگ صدر امین کو عرصہ مذکور کے لیے سید ولایت علی خاں بلند شہر کے صدر الصدور کو دوسرے کے تعطیل کے سوائے اور دس دن کی رخصت عنایت ہوئی۔ جارج وائٹ صاحب قانون نویں 1833 کی رو سے ضلع بنارس میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا فدا علی قانون نویں 1833 کی رو سے ضلع شاہجہاں پور میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا نصیر اللہ خاں جو قانون نویں 1833 کی رو سے ضلع بجنور میں ڈپٹی کلکٹر ہے اُس کو اپنے ہی کام کے لیے پہلی تاریخ ماہ آئندہ سے چار مہینے کی رخصت عنایت ہوئی جو رخصت کہ بنارس صاحب گوڑگانوہ کے مہتمم بندوبست کو 28 جولائی گذشتہ کے حکم نامہ کی رو سے عنایت ہوئی تھی سو منسوخ ہوئی۔ ڈبلیو جانس صاحب جو قانون نویں 1833 کی رو سے ضلع اٹاوا میں ڈپٹی کلکٹر ہے اُس کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے ایک برس کی رخصت عنایت ہوئی رخصت مذکور جس تاریخ سے کہ صاحب ممدوح اپنے مقام کو چھوڑیں گے اُس دن سے محسوب ہوگی (کذا) آر بانس صاحب غازی پور کے مہتمم بندوبست کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے (کذا) جانے کے لیے ایک برس کی رخصت عنایت ہوئی رخصت مذکور جس تاریخ سے کہ صاحب ممدوح اپنے مقام کو چھوڑیں گے اُس دن سے محسوب ہوگی۔ قانون 16/1840 کا جو ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے کونسل کے اجلاس میں 3 تاریخ اگست 1840 کا صادر ہوا جو جو قیدی کہ اُن اضلاع کو جو سرکار کمپنی بہادر کی عملداری میں واقع ہیں جلاوطن کیے جاتے ہیں اُن کے انتظام کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ از بسکہ جو جو قیدی اضلاع واقعہ سرکار کمپنی کی عملداری میں جلاوطن کیے جاتے ہیں از روئے قوانین اُن کے

انتظام کی بابت اشتباہ واقع ہوئے ہیں اور کہ جو قوانین قیدیوں مذکور کے بندوبست کی بابت پیشتر مروج تھے ان کی اصلاح اور ترمیم کرنی مناسب متصور ہے۔ لہذا حکم ہے کہ جس وقت کوئی مجرم اُس مقام میں جہاں کہ وہ جلاوطن کیا گیا اُس شخص یا اشخاص کی تفویض ہو جو کونسل کے اجلاس میں نواب گورنر جنرل بہادر کی طرف سے معین ہیں تو مجرمان مذکور سے [ص 1 کالم 2] ان کی جلاوطنی کی معیاد تک خدمت لینے کے شخص یا اشخاص موصوف مختار ہوں گے۔

2- حکم ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو کونسل کے اجلاس میں اختیار ہے کہ سرکار کمپنی کی عملداری میں کسی جگہ پر گورنر یا کوئی اور حاکم خواہ ایک یا کسی (کذا) مقرر فرماویں تاکہ قیدی جلاوطنی کے ایام مقتضی ہونے تک انہی کے تفویض رہیں اور احکام سابقہ کے بموجب ان ہی کو قیدیوں مذکور سے خدمت لینے کا اختیار ہوگا۔

3- حکم ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو کونسل کے اجلاس میں اختیار ہے کہ (کذا) (خواہ)، گورنر خواہ حاکم خواہ مہتمم مذکور کو وقت بوقت احکام صادر کریں جن کی تعمیل قانون ہذا کی رو سے مہتممان موصوف کو بخوبی کرنی واجب اور لازم ہوگی اور نواب گورنر جنرل ممدوح کو قیدیوں کی تفریق کرنے اور قید رکھنے اور نظم و نسق فرمانے کی بابت اور کوئی امر شایستہ اور بد معاملی اور غفلت ظہور میں آئے یا جن شخصوں کو کہ ان سے خدمت لینے کا اختیار ہو ان کے حکم سے ترمذ اور سرتابی (کذا) تعزیر کرنے کے باب میں دستور العمل مرتب کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

4- حکم ہے کہ جمیع اشخاص جو سرکار کمپنی کی عملداری میں کسی جگہ پر قانون ہذا کے اجراء سے پیشتر جلاوطن کیے گئے اور ان کی جلاوطنی کے ایام منقضی نہیں ہوئے وہ بھی قانون ہذا کے احکام کے پابند ہوں گے اور جو حسب مراد قانون ہذا کے یا احکام خاص یا سرکار کی منظوری سے جلاوطن ہوئے ان کی نسبت جو امر اس سے پیشتر ظہور میں آیا اس کی سماعت کسی عدالت میں نہ ہوگی۔

فورٹ ولیم

ممالک بنگال کی پریسی ڈنسی میں جو مقدمات اپیل مفلسانہ کے دائرہ ہوتے ہیں ان کے لوازم اور مراتب کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

حکم ہے کہ قوانین مروجہ ممالک بنگال کے قانون 28/1814 کو دفعہ پانچویں کی ضمن پہلی کے احکام جو زمان محترم کی نسبت ہیں سو فورٹ ولیم ممالک بنگال کی پریسی ڈنسی کی صدر دیوانی عدالتوں کی مرضی سے ان شخصوں سے بھی متعلق ہوں گے جو عدالتوں مذکور میں اپیل مفلسانہ کرنے کا ارادہ کریں فقط۔ قانون 20/1840 عیسوی کا۔ قوانین مروجہ ممالک بنگال کے قانون 11/1822 کی دفعہ 21 کی رو سے جس آراضی کی بندوبست استمراری

ہوا اُس کے نیلام کے خریدار کے مواخذہ کی نسبت جو احکام مروج ہیں اُن کی توضیح کے واسطے یہ قانون ہے۔

1- از بسکہ باقی زر مالکذاری کے بابت جس آراضی کا نیلام ہوا اُس کے ڈاک نیلام اول کی نسبت نیلام ثانی میں جو کی ہووے اُس کے نیلام کے خریدار سے قانون 11/1824 (کذا) دفعہ 21 کے بہ موجب جو مواخذہ ہوتا ہے سو اُس کی بابت اشتہار واقع ہوتے ہیں [ص 2 کالم 1] کہ آیا مواخذہ مذکور قانون 7/1830 کی دفعہ 21 کے رو سے موقوف ہو یا نہیں لہذا حکم ہے کہ مواخذہ مذکور کی نسبت جو قانون 11/1822 کی دفعہ 21 کے رو سے جائز ہے قانون 7/1830 کی (کذا) کسی طرح کی تبدیلی اور تردید نہیں ہوئی ہے بلکہ قانون 11/1822 کی دفعہ 21 میں مواخذہ مرقوم ہے وہ اسی طرح حالت اصلی پر بحال و برقرار رہے گا گویا کہ قانون 7 مذکور جاری ہی نہیں ہوا تھا۔

قانون 21/1840 کا جو مقدمہ قانون 4/1840 کے اجرا سے پیشتر یا اُس کے جاری ہونے کے وقت قانون 49/1793 کی رو سے دائر اور زیر تجویز تھے اُن کی بابت یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ جو مقدمے قانون 4/1840 کے اجرا کے وقت میں قانون 49/1793 کی رو سے اولایا اپیل کے طور پر دائر اور زیر تجویز تھے اُن سے قانون مذکور متعلق نہ ہوگا بلکہ جمیع مقدمات مذکور کا اسی طرح انفصال اور تجویز ہوگی گویا کہ قانون 4، 1840 جاری ہی نہیں ہوا تھا قانون 22/1840 کا۔ شہریائے کلکتہ اور مدراس اور جزائر بمبئی اور کولابا میں جو بھکاری حرکات زشت اور کارہائے متنفر سے بھیک مانگتے ہیں ان کو سزا کے باب میں یہ قانون ہے۔

1 از بسکہ شہر کلکتہ اور مدراس اور جزائر بمبئی اور کولابا میں جو بھکاری حرکات زشت اور کار متنفر اور مکروہ کی رو سے بھیک مانگتے ہیں کہ جس سے اکثر تصدیع ہوتا ہے لہذا حکم ہے کہ شہروں مذکور میں اگر کوئی شخص بیماری یا کوئی اور آفت بدنی اور اور کار زشت یا حرکات فاحش سے یا بدن چیر کر یا چیرنے کی دھمکی دکھا کر بھیک مانگے تو وہ شخص جسٹس آف پیس کے حضور ثبوت جرم کے بعد ایک مہینے کے اندر تک با مشقت یا بدون مشقت مستوجب قید کا ہوگا۔

2- حکم ہے کہ جو شخص جرائم مذکورہ الصدر میں سے اگر کسی جرم کا دوسری بار مرتکب ہو تو وہ جسٹس آف پیس کے حضور ثبوت جرم کے بعد پہلی دفعہ سے دو چند مدت تک مشقت شدید سزاوار جس کا ہوگا اور ویسے ہی جرم کا پھر مجرم ثابت ہونے پر اسی میعاد تک مقید رہے گا۔

3- حکم ہے کہ جو شخص جرائم مذکورہ الصدر میں سے کسی جرم کا مبادر ہو کر گرفتاری کے وقت میں عملہ پولیس کے ساتھ جبراً سرتابی کرے تو وہ جسٹس آف پیس کے حضور ثبوت جرم کے بعد با مشقت یا بدون مشقت تین مہینے کے اندر تک مستوجب قید کا ہوگا۔

4- حکم ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو کونسل کے اجلاس میں اختیار ہے کہ سوائے مقامات مذکورہ کے گزٹ انگریزی میں وقت بہ وقت اور شہر یا ضلع میں قانون ہذا کے احکام کو (کذا) اور نافذ فرماویں فقط۔

اشتہار ممالک مغربی کے صدر بورڈ رو نیو کا

1- از بسکہ صاحبان صدر بورڈ رو نیو کو (کذا) متصور ہے کہ جو معافی انہوں نے قانون 2/ 1838 کے احکام سے اپنے سرکلر آرڈرس مورخہ [ص 2 کالم 2] 2 اپریل 1828 کے بموجب شورہ کے کھلاڑیوں کے لیے عنایت کی سو کھلاڑی ہائے مذکورہ میں ناجائز نمک خوردنی کے مناخت کے باعث ہوئی۔ لہذا صاحبان ممدوح ارشاد فرماتے ہیں کہ آئندہ سے نمک مذکور پر جو محصول کہ قانون کے رو سے معین ہے، لیا جائے گا اور (کذا).... مذکورہ کے مالکوں کی ایسی ہی مرضی ہو تو نمک مذکور ایک عمدہ عہدہ دار سرکاری کے حضور طلب کیا جائے گا۔

2- جو نمک کہ شورہ کے کھلاڑیوں میں تیار ہوتا ہے اس کا محصول وصول کرنا اور جب ایسی کھلاڑیاں جاری ہوں تو ان کے صاحب پر مٹ اور ضلع کے صاحب کلکٹر کو جو کہ قریب ہو اطلاع دینی بالکل تحصیل داروں کے ذمہ ہے۔ (کذا)

اخبار مقامات مختلفہ

کابل کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اب کے ارادہ حضرت شاہ شجاع الملک کا یہ ہے کہ ایام سرما کو کابل میں ہی بسر کریں اب چونکہ یہ نہیں تشریف لے جاویں گے تو جانا ایک رجمنٹ انگریزی کا بھی جلال آباد کو بے ضرورت ہوگا۔ اخبار تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سپاہ مشتمل تین یا چار رجمنٹوں پیادگان ہندوستانی اور ایک کمپنی توپ خانہ کے آگرہ سے اور چند اتواپ قلعہ شکن کے ساگر سے جمع ہوگی۔ واسطے مہم بندیل کھنڈ کے اس موسم سرما میں واسطے سرم دہی اور چا اور اور سرداروں قوم بندیلہ کے سنا جاتا ہے کہ سپہ سالار اس فوج کے میجر جنرل ہالوک صاحب ہوں گے اور سپاہ متعینہ بندیل کھنڈ بھی اس سپاہ کے شامل کام کرے گی۔ سنا گیا کہ چھترمل خزانچی پر مٹ آکرہ پر قصور نکال لینے روپیہ خزانہ پر مٹ اور رکھنے کم وزن کے روپیہ کا بجائے اس روپیہ کے معلوم ہوا ہے کہتے ہیں کہ اگر اس کے اثبات کے واسطے کافی دلیل حاصل ہو سکے گی تو خزانچی مذکور سزا پاوے گا اس میں شک نہیں کہ جاری ہونا کم وزن کے روپیہ کا باعث بہت تکلیفوں کا تمام فرقوں کو ہے۔ خصوصاً سوداگران اور مزدوروں کو بہت ناگوار ہوتا ہے۔ اخبار آگرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہفتہ گزشتہ میں جناب لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب کی دعوتیں ہوتی رہیں مسٹر فرینکو صاحب اور سراڈ منڈ صاحب اور رجمنٹ انگریزی نیزہ داروں اور نوین رجمنٹ وغیرہ سب نے دعوت صاحب ممدوح کی کی۔ پیشتر بھی سنا گیا تھا کہ درمیان سکھوں اور نیپالیوں کے تبت میں کچھ جھگڑا ہوا ہے اب یہ

دریافت ہوتا ہے کہ آزیبل مسٹر اسکن صاحب پولیٹی کل ایجنٹ شملہ نے حال بڑھنے سکھوں کا اضلاع گڑھ وال اور کماؤں پر اور لداخ سے ازراہ اوڈالوہ گڈٹو کی کے منظور اور ندی تک لکھا ہے ابھی نتیجہ اس خط کتابت کا کچھ نہیں معلوم ہوا لیکن لوگ یہ یقین کرتے ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے پولیٹی کل ایجنٹ موصوف کو درباب گفتگو مقدمہ سکھوں اور نیپالیوں کے مختار کیا ہے اور کچھ عجب نہیں اگر بہ باعث [ص 3 کالم 1]... دریافت کرے اس حال سے ایک..... مجسٹریٹ متھرا کے پاس بھیجی گئی ہے اور..... سے ظاہر ہوتا ہے کہ اغلب ہے کہ مسٹر طامس صاحب بہادر سکرتر... کے بطور ایک ممبر بورڈ کے مقرر ہوں گے اور مسٹر ہملٹن... کمشنر آگرہ بجائے ان کے عہدہ سکرٹری پر مامور ہوں گے۔

انگلستان

(کذا) مورخہ 5 جولائی سنہ حال سے ظاہر ہے کہ ان دنوں تجویز حاکموں والا مقام ہرنواح کی یہ ہوئی ہے کہ ہر ایک رجمنٹ انگلستان میں جو کہ یہاں مقرر ہیں ڈیڑھ ڈیڑھ سو سپاہی (کذا) کیے جاویں گے تاکہ جمعیت سپاہ کی زیادہ ہو جاوے اور عہدے افسروں کے بدستور رہیں گے۔ مزاج مبارک ملکہ معظمہ فرمانفرمائے ممالک انگلستان کا بہمہ وجوہ مائل بہ صحت ہے اور ارکان دولت کو امید قوی ہے کہ ماہ اکتوبر تک کوئی بیٹا جو کہ وارث تاج و تخت کا ہووے پیدا ہو۔ ان دنوں تیاری سامان شادی شہزادہ کلیمین میں شہزادہ (کذا) نے زوج ملکہ مستشمہ کے بھائی ساتھ ایک عورت خاندان اُس سلطنت کے درپیش ہے۔

راجہ ستارا

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ (کذا) راجہ معزول ستارا نے تین آدمیوں کو اپنی طرف سے وکیل مقرر کر کے انگلستان میں بھیجا ہے تاکہ وہ لوگ مقدمہ اُس کا کورٹ آف ڈائریکٹرز میں پیش کریں چنانچہ وکلائے مذکورین نے وہاں پہنچ کر ایک درخواست متضمن (کذا) گورنر جنرل بمبئی کے پارلیمنٹ میں گزرائی ہے دیکھنا چاہیے کہ انجام کار اُس کے واسطے کیا تجویز ہوتا ہے اُس کے وکیلوں کی طرف سے تو بہت کوشش ہوتی ہے

اخبار مقامات مختلفہ

صاحب اخبار انگلش مین بہوجب ایک چٹھی کابل کے لکھتے ہیں کہ پوتے نے حضرت شاہ شجاع الملک کے ایک ذی عزت افسر انگریزی کو ازراہ گستاخی مارا سو وہ افسر بھی (کذا) پیش آئے چنانچہ اس باب پر ایک کورٹ آفس انکواری مقرر ہونے کو ہے۔ دریافت ہوتا ہے کہ واسطے احتیاط اور حفاظت پاکٹوں پوسٹ آف کے آئندہ کو بجائے موجامہ کے ایک نئی قسم کا کاغذ جو کہ مقام دارجلنگ میں بنایا جاتا ہے اور اس پر پانی اثر نہیں کرتا کام میں آیا کرے گا۔ افواہ ہے کہ دور جمنٹیں ہندوستانی اور بھی مدراس سے چین کو بھیجی جاویں گی۔ اخبار ہر کارہ مورخہ 25 ماہ

گزشتہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ گولہ اندازوں نے ہیڈ کوارٹر سے حکم پائے ہیں تیاری کرنے کو واسطے روانگی مولین کے اور اوپر اتواپ جہاز ہائے جنگی کے بھرتی ہوں گے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ حرکات و سکنات کو شاہ برہما کے دیکھتے رہتے ہیں۔ گزٹ بمبئی سے (کذا) خاندیس کے (کذا) عداوتِ قدیمی اپنی کے پھر سرکشی اور شرارت کرتے ہیں (کذا) اُس طرف کا کوہستان ساپورہ کے ایک قلعہ میں جا بیٹھا ہے (کذا) انگریزوں کو بہکاتا ہے۔ [ص 3 کالم 2] سو کچھ سپاہی... کوچ کر کے... کے... فرنڈ آف صاحبان بورڈ سپاہ نے حال... لکھتے ہیں کہ رقم تمام خرچ مرمت اور درستی شاہراہوں اور کلکتہ سے کشن گڑھ تک اور مقام سلہٹ سے گوہاٹی تک... 73722 و 5 روپیہ ہے اور بہ لحاظ اُس روپیہ کے جو کہ بیچ... تمام زر جو کہ گورنمنٹ کا آخر اپریل 1841... محصول ہے وصول ہو گیا بلکہ چھ ہزار روپیہ سالانہ... رہے گا اور نہروں سے زمینداروں کو بھی بہت فائدہ رہے گا کیونکہ یہ نہریں لاکھ بیگھہ زمین کے پانی دینے کو کافی ہیں۔

خبر ہے کہ آئندہ سے دو کشتیاں دُخانی ہر مہینے میں انگلستان سے ہندوستان (کذا) آیا کریں گی اور اس میں ہندوستان کا بہت فائدہ متصور ہے۔ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ملک ارکان کا ان دنوں بہت آباد اور بہتر حالت میں ہے آبادی اور محاصل زمین دونوں میں ترقی ہوتی جاتی ہے تمام افتادہ زمین (کذا) زراعت ہوتی ہے پیشتر عملداری انگریزی سے وہ لوگ بیرونی تجارت کے نام سے بھی واقف نہ تھے اب ہر چار طرف کے سودا گروں کو (کذا) سے اُن کی تجارت جاری ہے اور آنے ہوا بھی نسبت سابق کے بہت بہتر ہے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہوا کہ وزیر شاہ اودھ کا جو کہ ساتھ ارادہ زیارت مکہ معظمہ کے جاتا ہے خبر تھی کہ 26 ماہ گزشتہ تک بمبئی میں پہنچے گا۔

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ امیر دوست محمد خاں بہ باعث ناموافقت آب و ہوا کے کلکتہ کے قیام سے بہ تنگ آئے ہیں اور عنقریب طرف لدھیانہ کے روانہ ہوں گے اور ہمیشہ لدھیانہ میں رہا کریں گے۔
دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں سلطان عبدالجید شاہ قیصر روم بہ باعث علالتِ طبیعت کے ایک مقام میں حدیث یورپ کے تشریف لے گئے ہیں کیونکہ وہاں کی آب و ہوا اچھی ہے اور اپنی والدہ اور قبائل کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔
کوہ درمک

اُس طرف کے خط سے صاحب اخبار لدھیانہ لکھتے ہیں کہ پیشتر افغانان کوہ درمک ریاست کابل اور قندھار میں آن کر پوشتین جانوروں کی مثل سمور وغیرہ کے حضور بادشاہ وقت میں نذر گزارا کرتے تھے اب کہ حضرت شاہ شجاع الملک نے اپنے قدم مہمنت لروم سے اُس ملک کو رونق بخشے اور جا بجا تھانہ قائم کیے افغانان مذکورین نے ہرگز متابعت اختیار نہ کی اور بہ مقابلہ پیش آئے لیکن (کذا) کچھ سپاہ انگریزی گئی تو اس لیے کہ انہوں نے کبھی میدان جنگ نہ دیکھا تھا (کذا)۔

(کذا) سے بھاگ گئے بعد (کذا) مذکور آن کر آباد ہو گئی (کذا) مگر... اور سرکشوں کو قید کر لیا۔

[ص 4 کالم 1] چھاپہ..... مقرر کرنے کا ہے..... جو حضور صاحب..... انھوں کے بیچ (کذا)... اس کی (کذا) واسطے... منسوخ ہے (کذا) سید محمد خان ساکن شاہجہاں پور آبادام... کے واقع گزر..... شیخ ثابت علی وغربی جنوبی آن..... بہ شارع عام..... صاحب و معین الدین ریاست.... سید عبدالغفور کے بیٹے مہتمم چھاپہ خانہ..... عبدالغفور پرنٹر و پبلشر ہے بتاریخ سویم اگست 41ء۔

(کذا) دہلی

سنا جاتا ہے کہ مسٹر مارٹن جیمس صاحب کہ دہلی تشریف لائیں گے واسطے (کذا) عہدہ مجسٹری کے خزانہ چار لاکھ روپیہ کلکتہ سے اور 90 ہزار روپیہ کلکتہ سے (کذا) پور سے بحراست کپتان ایچ ڈی وین ہومری صاحب رجمنٹ 48 پیادگان ہندوستانی (کذا) کو یہاں پہنچا 14 لاکھ روپیہ کلکتہ سے آیا تھا مگر اس میں سے پانچ لاکھ روپیہ کانپور میں بھیجا گیا اور (کذا) شہر میں واسطے خزانہ میرٹھ کے اس لیے صرف چار لاکھ یہاں پہنچا۔

استعفیٰ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چند صاحبوں نے جو کہ مدت سے سرکار کمپنی کی نوکری میں بہ دیانت و امانت مصروف تھے ان دنوں ساتھ آرزوئے مراجعت وطن مالوف کے ارادہ کیا ہے کہ اوائل ایام سرما میں اپنی خدمات سے مستعفی ہو کر طرف انگلستان کی روانہ ہوویں اور باقی عمر بیچ وطن مالوف کے اپنے عزیزوں اور اقربا میں بسر کریں تفصیل صاحبان موصوفین کی ذیل میں مندرج ہے اول جیمس ہائل صاحب جنھوں نے کہ 48 برس نوکری سرکار کمپنی کی بہ دیانت و امانت کی، دوسری جارج بین دارن صاحب کہ تیس برس ملازمت سرکار کمپنی میں بسر کیے، تیسرے جان ٹرائر پان صاحب نے بھی تیس برس خدمت گزاری کی، چوتھے ڈبلیو متکلن پانچویں آر آر میکویل، چھٹے جی ای ویلکناس ان تینوں صاحبوں نے تیس تیس برس نوکری بہ دیانت کی اور بہت نیک نام رہے، ساتویں آرا ایچ اسکاٹ صاحب انھوں نے 26 برس نوکری کی آٹھویں آرنیبل آر کرولس صاحب جس نے پچیس برس کام کیا نویں ان اسمیتھ اور دسویں ایچ (کذا) جن کی حسن خدمات سے سرکار بہت راضی ہے اور گیارھویں ہنری بسٹ جنھوں نے کہ 23 یا 22 برس تک بہت دیانت اور امانت سے کام سرکار کا سرانجام کیا۔

الور

واضح ہوتا ہے کہ مرزا اسفندیار بیگ نام اہلکار ان ریاست الور سے ہیں انھیں بیچ بنانے عجائبات اور مخترعات کے بہت دست گاہ ہے چنانچہ انھوں نے ایک طلسم ایسا بنایا ہے کہ واسطے دفع زہر مار کے بہت مفید ہے اور تریاق سے بھی فوقیت رکھتا ہے کیونکہ تریاق تو (کذا) سے فائدہ کرتا ہے (کذا) یہ محض (کذا) سے (کذا) یہ طلسم ایک عجیبہ ہے۔ [ص 4 کالم 2]... صورت ایک اثر دہا کی اس پر کھینچی ہے۔..... اس کے خواص کا اس طرح....

اس نواح کے تئیں مانند آئینہ کی مقابل مارگزنہ کے
 تصویر اژدہا پڑتی ہے فی الفور اثر اس زہر کا رفع ہو جاتا ہے
 آدمیوں کے اُس نواح سے اچھے ہوئے ہیں

صاحب کلان بہادر

3 تاریخ ماہ حال کو تنخواہ آمد جھجر کی نواب حسن علی خان کے خطوط درباب تلاش ایک قیدی مفرور کے بنام جاگیر داروں کے جاری ہوئے 5 تاریخ رو بکاری صاحب گیرائی ٹھگوں کی آئی کہ میر نصر اللہ رسالدار اور تحصیل دار امرتسر نارنول ملازمان رئیس جھجر نے ٹھگوں کو گرفتار کروایا ہے اُن کے لیے بیس بیس روپیہ انعام پہنچتے ہیں سو خط بنام فیض علی خان کے مع روپیہ کے بھیجا گیا۔ یوم دو شنبہ کو دربار عام کیا لالہ سکین چند ساہوکار اور نواب فتح اللہ بیگ خان اور نواب محمد میر خان اور بخشی نواب مرزا وغیرہ سردار اور وکیل ملاقات اور عرض حال (کذا) 8 تاریخ ہزار روپیہ آمد بہادر گڑھ بابت تنخواہ کے وکیل نواب شیر جنگ خان کو عنایت کیے (کذا) اہل کاران معزول بلب گڑھ کے آگرہ کو روانہ کی خط نواب محمد میر خان (کذا) اس مضمون کا آیا کہ اُس چٹھی کی نقل مجھے عنایت ہو جو کہ درباب تقرر تنخواہ میرے بیٹے کے آئی ہے (کذا) جواب گیا کہ نہیں ملے گی (کذا) نواب گورنر جنرل بہادر کا بنام مہاراجہ ہندوراؤ کے کلکتہ سے آیا کہ تعلقہ تمہارا آگرہ سے ہے (کذا) بھیجے ہوئے والی گوالیار کے تمہیں مقام گوالیار سے وصول ہوا کریں گے سو مع ایک خط کے مہاراجہ موصوف کے یا س روانہ کیا گیا 10 تاریخ خبر ہوئی کہ چودھری گنگا بشن ٹھیکہ دار مارا گیا قاتلوں نے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

کلکتہ

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ موجب کاغذات رپورٹ (کذا) پر مٹ کلکتہ کے ظاہر ہوتا ہے کہ بیچ 1840 اور 1841 یعنی ایک سال اسباب کی باہر سے کلکتہ میں ایک کڑور 27 لاکھ 32 ہزار سات سو نو روپیہ کی ہوئی اور اسباب ایک کڑور 26 لاکھ 33 ہزار آٹھ سو پچتر روپیہ کا وہاں سے اور ملکوں میں پہنچا گیا ہے خزانہ میں آمدنی کم ہوگئی 27 لاکھ دس ہزار تین سو دو روپیہ اب کم آتے ہیں اور خزانہ جو کہ باہر کے ملکوں میں بھیجا جاتا ہے وہ 61 لاکھ 53 ہزار تین سو چار روپیہ زیادہ ہو گیا ہے۔

ضلع 24 پرگنہ میں ایک صاحب انگریز کا اسباب اور زیور نقری اور طلائی مالیت بیس ہزار (کذا) کا چوری ہو گیا اگرچہ بہ باعث کوشش عملہ پولیس کے چور گرفتار ہو گئے (کذا) مال اسباب دستیاب نہیں ہوا ہے۔

باہتمام پنڈٹ موتی لعل پرنٹر و پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

24/ اکتوبر 1841

احکام

[ص 1 کا 11]

اے سی رینی صاحب سبائو کے اسٹنٹ پولیٹی کل ایجنٹ کو جو رخصت ماہ اپریل کی 28 تاریخ کو عنایت ہوئی تھی سو ماہ دسمبر آئندہ کی پہلی تاریخ تک (کذا) اور بھی مرحمت ہوئی۔ جے گریسیم صاحب 50 ہندوستانی پلٹن کا کپتان صاحب ممدوح کی جگہ جس تاریخ سے کہ اسے اس صاحب اُس کا قائم مقام خدمت تفویض کرے گا کام کرے گا۔ محمد علی نقی یادو اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت 18 اگست گزشتہ کی رو سے عنایت ہوئی تھی سو اُس پر تین مہینے کی اور مرحمت ہوئی۔ سید تصدق حسین خاں مرزا پور کے صدر امین اعلیٰ کو دسہرہ کے ایام تعطیل بھر رخصت عنایت ہوئی خان بہادر خان بریلی کے صدر امین کو اسی عرصہ کے لیے، سرب سکھ رائے بجنور کے صدر امین کو اسی عرصہ کے لیے، محمد عطا اللہ خان حصار کے صدر امین کو اسی عرصہ کے لیے کریم اللہ متھرا کے صدر امین اور منصف کو اسی عرصہ کے لیے، بنی یادو خان گورکھ پور کے صدر امین کو اسی عرصہ کے لیے، میر حسین بخش گورکھ پور کے دوسرے صدر امین اعلیٰ کو اسی عرصہ کے لیے مولوی محمد لطیف گورکھ پور کے صدر امین اسی عرصہ کے لیے، محمد رضی الدین خان دہلی کے دوسرے صدر امین کو دسہرہ کی تعطیل بھر رخصت مرحمت ہوئی (کذا صاحب قانون نویں 1833 کے بموجب ضلع کانپور میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا) (کذا امین پوری کے صدر امین اعلیٰ کو دسہرہ کی تعطیل کے سوائے 15 جنوری 1842 تک اپنے ہی کام کے لیے رخصت عنایت ہوئی محمد کریم قلی مقام مذکور کا منصف تعطیل کے بعد صدر امین اعلیٰ مذکور کا کام کرے گا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 13 ستمبر 1841 جو احکام کہ اب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ میں 13 ستمبر 1841 کو صادر فرمائے سو ان کا منتخب فیصلہ ذیل اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے۔ قانون مفصلہ ذیل مورخہ 28 جون 1841 کا مسودہ ماہ مذکور کی تیسویں تاریخ کو قوانین مروجہ بنگالہ اور مدراس کے ان قانونوں کی بابت جو سوال و جواب میں کرنے کے سبب مقدموں اور اپیلوں کے ڈمس کرنے

کے لیے جاری ہیں کلکتہ نے (کذا) ہوا دوسری دفعہ پڑھا گیا۔

نواب گورنر جنرل بہادر کنسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلہ ذیل جس کی اصلاح ہوئی اطلاع عام کے لیے از سر نو اشتہار کیا جائے۔ قانون نمبر- 1841 کا جو قانون کہ قوانین مروجہ بنگال اور مدراس میں [ص 1 کالم 2] سوال و جواب میں (کذا) تغافل کرے (کذا) اور اپیلوں کے ڈمس کرنے کی بابت جاری ہیں ان کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے:

1- حکم ہے کہ جب کسی عدالت میں مدعی یا اپیلانٹ اپنے مقدمہ یا اپیل کے سوال و جواب میں چھ ہفتہ تک تغافل کرے گا تو مقدمہ یا اپیل مذکور ڈمس ہو جائے گا اور مدعی یا اپیلانٹ کو مقدمہ یا اپیل مذکور کے ڈمس کرنے سے پیشتر اس کی اطلاع دینے کی کچھ احتیاج نہیں اور مدعی یا اپیلانٹ نے ایک سوال خاص کی رو سے چھ ہفتہ سے زیادہ مہلت کے عنایت کرنے کے بابت صاحبان کورٹ کی خاطر جمعی نہ کی ہوگی تو مقدمہ یا اپیل مذکور چھ ہفتہ کے ملتقطی ہونے کے بعد عدالت کی تحقیقات اور مدعی علیہ کی جوابدہی اور کسی وجہ کے تعین کے بدون ڈمس کیا جائے گا اور جن مقدمات میں کہ زیادہ مہلت کی اجازت عنایت ہو ان میں صاحبان عدالت کو اپنی رو بکاریوں میں اجازت مذکور کی بابت وجوہات مفصل تحریر کرنی لازم ہیں مگر زیادہ مہلت کی درخواست کی نامنظوری کی وجوہات کو ترقیم کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

2- حکم ہے کہ جمیع مقدمہ یا اپیل جو دفعہ مذکورہ بالا کے بموجب ڈمس ہوں ان میں جو خرچہ کہ مدعی علیہ یا رسپانڈنٹ کو عاید ہو سو صاحب عدالت دلوادیں مگر مقدمہ یا اپیل کا اس طرح سے ڈمس ہونا بشرطیکہ ڈمس ہونے کے سوائے میعاد کا ملتقطی ہونا اور اور وجوہات ہارج نہ ہوں اس کے افسر نور جو ع ہونے کا مانع نہ ہوگا اور کہ جو مقدمہ یا اپیل ڈمس ہوئے سو مقدموں کی میعاد کے قوانین کی رو سے جو میعاد مقرر ہے اس میں قانون ہذا مداخلت نہ کرے گا۔

3- حکم ہے کہ قوانین مروجہ بنگال میں سے قانون 23/1814 کی دفعہ 27 کی ضمن 2 منسوخ ہوئی اور جو مقدمات کہ قانون ہذا کی ضمن بالا کے بموجب فیصل ہوئے ان کی سوائے سرسری اپیل کے جو مقدمے کے سوال و جواب نہ کرنے کی بابت ہو کہیں اپیل نہ ہوگی۔ حکم ہوا کہ مسودہ ہذا ممالک ہند کی لے جس لیٹو کنسل کے پہلے اجلاس میں ماہ دسمبر آئندہ کی 13 تاریخ کے بعد ملاحظہ ثانی کے لیے پھر پیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکرت۔

سر کیولر آرڈرس

ممالک مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے جو شے اجرائے ڈگری کی بابت جس کا وقوع اجراء ڈگری کے غیر ضلع میں ہے (کذا) مشتہر ہو اس پر دعویٰ کے فیصلہ کے لیے کون حاکم مجاز ہیں سو.... (کذا) مورخہ 8

مئی 1840 نمبر 933 میں مندرج ہے مگر اُس سے [ص 2 کالم 1]

(کذا) کہ دستور العمل مذکور (کذا) عدالت ہائے ضلع سے (کذا) عدالت ہائے.... (کذا)..... مغربی کے..... (کذا) صدر دیوانی عدالت نے امورات (کذا) واسطے دستور العمل مذکور کو (کذا) توابع سے منسوب کرنا مناسب تصور فرمایا (کذا)..... اُس کی (کذا)..... اطلاع دی جاتی ہے۔

2- حاکمان عدالت ہائے توابع کو سرکیولر مرقومہ الصدر کے حسب قواعد تصریح قانون نمبر 1235 کی تعمیل کرنی چاہیے صدر امین اعلیٰ اور صدر امین درخواست کو اسی ضلع یا شہر کے صاحب جج کے پاس جس کے علاقہ میں شے مذکور واقع ہو مع اپنی رو بکاری مہری اور دستخطی کے ارسال کریں گے اور منصف اپنے اپنے ضلع کے صاحب جج کے دستخط اور اُس کے ذریعہ سے درخواست مذکور کو ابلاغ کریں گے۔

3- صاحبان جج سرکیولر ہذا کے مضمون سے اپنی اپنی عدالت ہائے توابع کو فہمائش کریں گے۔ مقام الہ آباد 24 ستمبر 1841 موزلی اسمتھ رجسٹر خلاصہ۔ جو شے اجرائے ڈگری کی بات جس کا وقوع اجراء ڈگری کے غیر ضلع میں ہے نیلام کے ہی لیے مشتہر ہو اُس کے باب میں سرکیولر مورخہ 8 مئی 1840 کو عدالت ہائے توابع سے متعلق کرنا۔

سرکیولر آرڈرس

ممالک مذکورہ کے صاحبان مجسٹریٹ کے لیے۔ از بسکہ جاڑے کی آمد میں جیل خانوں میں کثرت کثرت مہمات جو واقع ہوتی ہے سو سبب تبدیلی موسم کے تصور ہے اور کہ اُس کی مدافعت کے لیے ہر طرح کی تدبیر عمل میں لانی مناسب۔ لہذا صاحبان عدالت صاحبان مجسٹریٹ کو نظامت عدالت کے سرکیولر مورخہ 14 اکتوبر 1836 عیسوی کی طرف متوجہ کر کر ارشاد فرماتے ہیں کہ جمیع قیدی جو جاڑے کے موسم میں بندی خانہ میں ہوں اور انھیں کبل نہیں تقسیم ہوئے اُن کو عنایت ہو ویں مگر مناسب ہے کہ 15 اکتوبر کو یا اُس سے پیشتر ہمیشہ تقسیم ہو جایا کریں مقام الہ آباد۔ 24 ستمبر 1841 موزلی اسمتھ رجسٹر۔

خلاصہ۔ صاحبان مجسٹریٹ کو سرکیولر مورخہ 14 اکتوبر 1836 کی جو قیدیوں میں کبل تقسیم کرنے کی بابت ہے متوجہ کرنا۔

گوالیار

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ عالیجاہ فرمان فرمائے گوالیار اب تک بدستور بستر بخوری پر پڑے ہیں اور تمام وہاں کی قومیں یہ بیان کرتی ہیں کہ ہما جی حضور یا خاص خدمت گار مہاراجہ کا بہ باعث چشم پوشی دادا خاص کے کہ بہ باعث ان تمام تکلیفات مہاراجہ کا ہے رشوت ستانی کا بازار بہت گرم ہو رہا ہے قریب پندرہ بیس روز کے گزرے کہ

پہماجی مذکور نے چالیس ہزار روپیہ بلونت راؤ خلف مادھوراؤ مرحوم سے رشوت (کذا)

[ص 2 کالم 2]

(کذا) کہ میں تجھے حکم تین رجمنوں کا دلوا دوں گا اور (کذا) واویلا سپاہیوں نے (کذا) متابعت سے (کذا) آخر کو بہت سی مشکلات اور فہمائش سے وہ بظاہر راضی ہوئے بلونت سنگھ مذکور نے بعد مقرر ہونے کے عہدہ مذکور پر (کذا) سے کہا کہ اگر تم فقط مجھے ہی حکم (کذا) توپ خانہ کا دلوا دو جو کہ بالفعل نیچے حکم کرنیل بیلسٹ صاحب کے ہے تو میں تمہیں لاکھ روپیہ اور دوں۔ قصہ یہ بات کرنیل موصوف نے سنی بہت ناگوار ہوا چنانچہ افواہ ہے کہ انہوں نے استعفیٰ گزارنے کا ارادہ کیا ہے اور دو ہزار روپیہ یعنی آدھی تنخواہ بطریق پیشن لیا کریں گے۔

دشوتیشونی سبھا

کلکتہ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بموجب ایک اشتہار اخبار موسومہ پر بھا کر کے 26 تاریخ ماہ گزشتہ کو بیچ مقام کروں گا کے حویلی بابو کوئل بوس میں ایک محفل ہندوستانی اشرافوں کی جمع ہوئی واسطے مطلب سوچنے ایسے ذریعوں کے جو کہ ان کی ملکی حالت کے تئیں بہتر کریں۔ واضح ہو کہ یہ محفل مہتممان اخبارات ہندوستانی نے جمع کی تھی اور اس میں بہت سے امیر اور تو نگر آئے تھے نوشت خواند اس محفل کی بنگلہ میں ہوئی اور اکثر تجویزیں بہ مطابقت رائے آپ کے جاری ہوئیں چنانچہ چند تجویزیں جو کہ منتخب اور برگزیدہ تھیں اس میں مندرج ہیں اول یہ کہ سوسائٹی یعنی محفل مذکور شامل ہووے اور بالاتفاق کام کرے ساتھ برٹش انڈیا سوسائٹی کے واسطے حاصل کرنے اپنے مطلوبوں کے دوئم یہ کہ ایک انگریزی اخبار مقرر کیا جاوے واسطے ظاہر کرنے حقوق ہندوستانیوں کے۔ تیسرے یہ کہ ایک عرضی پارلیمنٹ ملکہ انگلستان میں بھیجی جاوے متضمن دادرسی ان کی فریادوں کے۔ چوتھی یہ کہ تمام آدمی بغیر تمیز اور فرق رنگ اور مذہب یا قوم کے سوسائٹی مذکور میں مقرر کیے جاویں۔ پانچویں یہ کہ 24 آدمی سال بہ سال چنے جاویں واسطے کمیٹی یعنی محفل مذکور کے قصہ بعد مقرر ہونے ان تجویزوں کے 24 آدمی واسطے کمیٹی اس سال کے چنے گئے اور یہ بھلے مانس بہ باعث دینی لیاقت کے قابل عہدہ مفوضہ کے خیال کیے گئے ہیں۔

کلکتہ

چند مدت ہوئی کہ بابو موتی لعل سیل نام ایک تو نگر ساکن کلکتہ نے انعام دس ہزار روپیہ کا دینا کیا تھا اس شخص کو جو کہ ہندو اور نو جوان ہووے اور کسی بیوہ عورت سے بیاہ کرے لیکن اب تک کسی شخص نے (کذا) میں جرات نہیں کی تھی مگر واضح ہوتا ہے کہ اب یہ حالت پیش ہونے کو ہے یعنی ایک ہندوستانی عزت دار نو جوان آدمی جس نے کہ مدرسہ انگریزی معروف بہ ہندو کالج میں تربیت پائی ہے وہ ایک جوان رائڈ عورت سے [ص 3 کالم 1] (کذا) کے

ہاں کی سنی جاتی ہے بیاہ کیا چاہتا ہے اور سنا جاتا ہے کہ (کذا) عورت دونوں دونوں ایک دوسرے کے مشتاق (کذا) لواحق عورت کے ہیں کچھ اس بات کے مانع نہیں ہیں القصد یہ ایک پہلا نمونہ ہے (کذا) رکی کا درمیان درمیان شرقائے ہند کے اور کچھ عجب نہیں کہ اوروں کو بھی سند ہو جاوے۔

کابل

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 8 ستمبر سے واضح ہوتا ہے کہ سپاہ انگریزی مفصلہ ذیل نے تاریخ مذکور کو بسر کردگی کرنیل اولیور صاحب پانچویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے مقام گروس کو کوچ کیا تین برنجی اور دو آہنی 9 پونڈر توپیں اور ایک 21 پونڈر ہوٹ زر کہ ایک قسم توپ کی ہے بسر کردگی کپتان امیٹ صاحب اور لفٹنٹ دوار برٹن صاحب کے تیس کپنیاں سپرینا شاہ والا جاہ کی بسر کردگی کپتان (کذا) صاحب کے دو سپاہی رجمنٹ 44 ملکہ کے پانچویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چٹھی رجمنٹ پیادگان شاہ کی دو سالہ سواران اینڈ رسن صاحب اور یہ سپاہ ساتھ سو اوروں لفٹنٹ مارش صاحب اور کپتان ہے صاحب سواران قوم افغان کے بھی مدد کے جاوے گی۔ مطلب اس تمام فوج کے کوچ کا یہ ہے کہ قریب چار پانچ قلعہ تسخیر نہ کرنے پیش نہاد خاطر ارباب گورنمنٹ ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب کمانڈر ان چیف بہادر ساتویں تاریخ ماہ حال کو موٹگیر میں پہنچے اور وہاں سے اس طرف کو روانہ ہوئے چٹھیا سے پہاڑوں کی معلوم ہوتا ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر 15 مارچ ماہ حال کو منصورہ سے (کذا) کو کوچ کریں گے۔

آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ وہاں جو ارنامہ ایک برہمن سے کہ ماہ جون گزشتہ میں ایک عورت کو مار ڈالا تھا اور وکیل کو زخمی کیا تھا۔ 11 تاریخ کو اس مہینے کی اُسے پھانسی ملی۔ اخبار مولین مورخہ 12 تاریخ ستمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ والی برہمانے دو لاکھ سوار اور پیادوں سے نازدہ جنگ دار الخلافہ سلطنت سے کوچ کیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو کہ آنے سے والی برہمانے آگاہ ہوئی ہے کہ اس قدر آدمیوں سے آتا ہے اس نے (کذا) جہاز کو ملکہ انگلستان کے حکم بھیجا ہے جانے کو طرف مولین کے اور (کذا) رجمنٹ مذکور جہاز دخانی انڈیا نام پر وہاں جاوے گی اور رجمنٹ مدراس کی جو کہ مدناپور میں ہے وہ بھی مولین میں بھیجی جاوے گی اور ایک رجمنٹ بارکپور کی بجائے اُس کے بھیجی جاوے گی اور کلکتہ اخبار سے واضح ہے کہ در صورت دشمنانہ پیش آنے (کذا) برہمانے اور تیاریاں گورنمنٹ کی طرف سے [ص 3 کالم 2] کی جاویں گے ایک رجمنٹ مدراس کی کو (کذا) کو بھی حکم روانگی کا ہے در صورت کہ اُس کی خبر..... (کذا)....

تاریخ ماہ حال سے معلوم ہوتا ہے کہ (کذا) اور تھیلیس نام دو جہاز مقرر کیے گئے ہیں واسطے لے جانے (کذا)

رجمنٹ کے مولین کو اور خبر ہے کہ چار پانچ جہاز اور بھی 14 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو وہاں لے جاویں گے۔
 اخبار بھٹی سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں حیدرآباد کے لیے بعد ایک تھوڑی سی جنگ و جدل کے جس میں کہ
 تین یا چار سپاہی سرہندی کرنیل بلیر صاحب کے مارے گئے اپنے تئیں سوئپ دیا اور اطاعت قبول کی اور ان کو
 اجازت کوچ کر جانے کی ان کے قلعوں سے ہوئی اس شرط سے کہ اپنے سلاح چھوڑ جاویں۔ ہندوستانی اہل کار جو
 کہ کچھریوں گورنمنٹ کلکتہ میں ہیں انہوں نے عرضی دے کر بارہ دن کی چھٹی ڈرگا پوجا کی حاصل کی بجائے آٹھ
 دن کی چھٹی کے جو کہ سابق سے دستور تھا۔ آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنا استعفیٰ
 انگلستان کو روانہ کیا ہے بجز دستے اس بات کے کہ وزرائے سابق بدلے گئے ہیں۔

دہلی

واضح ہو کہ شہر اور چھاؤنی میں اب تک بیماری کی بہت شدت ہے کوئی گھر نہیں جس میں ایک دو چار آدمی بیمار نہیں
 ہیں۔ دسویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم چھاؤنی میں قریب تین سو آدمیوں کے بیمار ہیں اور بائیسویں رجمنٹ
 میں آٹھ سو آدمیوں میں سے چار سو قابل خدمت گزاری کے نہیں ہیں اور رجمنٹ 46 پیادگان ہندوستانی میں تین سو
 ساٹھ آدمی فہرست بیماروں میں مثبت ہیں۔ اور یہ رجمنٹ چار شنبہ گزشتہ کو طرف بارکپور کے روانہ ہوئی مگر سنا جاتا
 ہے کہ ان تین سو ساٹھ آدمیوں کو جو کہ بیمار تھے یہاں ہی چھوڑ گئے ہیں اور اسی سبب کئی افسر بھی یہاں رہ گئے ہیں۔

الہ آباد

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ مقام مذکور میں ایک واردات عجیب واقع ہوئی جس سے پندرہ آدمی
 مر گئے اور اکثر زخمی ہوئے حال یہ ہے کہ یہ لوگ جو کہ تیل دار تھے نزدیک ایک پرانے میگزین کے حقہ پی رہے
 تھے اتفاق سے ایک چنگاری آگ کی بعضے پھیلے ہوئے دانوں پر بارود کے جا پڑی اور تمام بارود خانہ اڑ گیا۔ خبر تھی
 کہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر 20 تاریخ کو اور سردار دوست محمد خاں 10 تاریخ ماہ حال کو الہ آباد میں پہنچیں
 گے۔ 9 تاریخ ماہ حال کو بہت سامان توپ خانہ کا آگرہ سے اجمیر کو بھیجا گیا۔

شعلہ پور

(کذا) مورخہ 30 ماہ گزشتہ سے واضح ہے کہ عرصہ (کذا)

[ص 4 کالم 1]

(کذا)..... اضلاع ملک (کذا)..... مرہٹہ میں مستعد فتنہ و فساد ہیں..... (کذا)..... حکم کچھری انگریزی

کے مارا جائے گا اُس کی جان کے عوض (کذا) انگریزوں کی جان لیں گے صاحب خط لکھتا ہے کہ اُن کے اس ارادہ سے افسرانِ رجمٹ اور سپاہ (کذا) سول اور (کذا) عیال و اطفال کو اُن کے ہاتھوں سے بہت خوف ہوا ہے خصوصاً حالتِ مسافرت بیچ ملک مذکور کے جب کہ کافی پہرہ بھی ساتھ نہیں ہوتا یہ عرب اکثر ملکِ نواب نظام میں سے آتے ہیں اور تمام سرحدات میں پھیل گئے ہیں۔ وزیرِ نواب موصوف کا نہ تو ان لوگوں کو راضی کر سکتا ہے اور نہ اُن کو اُن کی حرکات سے باز رکھوا سکتا ہے کچھ عجب نہیں جو گورنمنٹ اس کے تدارک میں متوجہ ہوں۔

احمد نگر

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ وہاں کے ڈاک خانہ کے اہلکار بعلتِ خیانت گرفتار ہوئے ہیں اور حاکم درپے تدارک اور تحقیقات کے ہے اغلب ہے کہ بروقت ثبوتِ جرم کے طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہوویں۔ کہتے ہیں کہ مدت سے وہ لوگ لوگوں سے محصول لے کر اپنے کام میں لاتے تھے اور خطوں کو پھاڑ کر پھینک دیتے تھے یہ رازِ سرستہ آخر کار کھل گیا ایک مخبر نے حاکم کو خبر کر دی سو حاکم برسرِ تدارک ہے۔

مقام احمد آباد میں کپتان ویفین صاحب کو کہنا خدا جہاز کا تھا قزاقوں نے مار ڈالا اور بھاگ گئے مگر تلاش اور جستجو سے ایک آدمی گرفتار آیا ہے سو وہ کہتا ہے کہ اگر مجھ سے قصاص نہ لو تو میں قاتلوں کو گرفتار کروادوں گا۔

قزاقی

واضح ہو کہ قزاق اور پھانسی دینے والے تمام ممالک ہند اور بنگالہ اور دکن و شمال میں دورہ کرتے رہتے ہیں اور مسافروں کے تئیں مار ڈالتے ہیں اور مال اسبابِ رعایا کا لوٹ لے جاتے ہیں خصوصاً سپاہیوں انگریز کے تئیں جو کہ رخصت لے کر اپنے گھروں کو جاتے ہیں اکثر مار ڈالتے ہیں اس قیاس سے کہ ان لوگوں کے پاس روپیہ ہوگا۔ نظر بریں سپرنٹنڈنٹ محکمہ ٹھنگی نے سپہ سالار (کذا) کو لکھا کہ اس باب میں کوئی تدبیر نیک نکالی جاوے تاکہ سپاہی قزاقوں کے ہاتھ سے بچیں سپہ سالار نے بھی غور کیا تو جانا کہ یہ عین مصلحت ہے اور اسی واسطے جرنیلوں اور کرنیلوں اور کپتانوں وغیرہ کو جا بجا حکمِ ناطق بھیجا کہ بنگالہ سے فیروز پور تک اور الموڑہ اور گورکھ پور سے (کذا) مدراس تک تمام امیر فوج کے اس حکم کی تعمیل کریں اور ان کئی نصیحتوں کو یاد رکھیں اول یہ کہ اثنائے راہ میں کبھی کسی سے ملاقات نہ کریں اور (کذا) دوستی پر اعتماد نہ کریں دوسرے یہ کہ کسی کے ہاتھ (کذا) نہ پیویں تیسرے یہ کہ (کذا)

[ص 4 کالم 2] اور زمینداروں کے (کذا) اجناس (کذا) لیا کریں چوتھی یہ کہ (کذا) راہ کے (کذا) پاس رکھیں (کذا) ہندوی کر کے گھر میں بھیج دیا کریں مگر با احتیاط رکھیں کہ ہندوی سپاہی گم نہ ہووے اور نشانِ ضلع اور گاؤں سپاہی کا واضح کر کے لکھنا چاہیے اور ہمیشہ سپاہی کے حال کے جو یار ہیں کہ آیا بخیر و عافیت گھر میں پہنچایا

انہیں اگر اس باب میں غفلت کریں گے تو ان سے باز پرس کی جاوے گی۔

کمانڈر انچیف صاحب بہادر

صاحب ممدوح الصدر دسویں تاریخ ماہ حال کو مع اپنے ہم راہیوں کے شام کے وقت دینا پور میں پہنچے اور خبر تھی کہ دوسرے دن 21 رجمنٹ کی موجودات اور قواعد ملاحظہ کریں گے مگر دوسرے دن بھی بہ باعث کسل طبیعت کے صاحب ممدوح بے ملاحظہ قواعد وہاں سے روانہ ہو گئے (کذا) پہنچے اور وہاں بھی بہ باعث بیماری کے کشتی سے نہ اتر سکے مگر کرنیل ڈنلپ صاحب اور مسٹر کرپچی صاحب نے صرف دو رجنٹوں مقام مذکور کی قواعد ملاحظہ کی وہاں سے 15 تاریخ صاحب ممدوح نے طرف الہ آباد کے کوچ کیا اور افواہ ہے کہ الہ آباد سے صاحب ممدوح شمال کی طرف کوچ کریں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ کپتان نکلسن صاحب مع امیر دوست محمد خان کے الہ آباد میں پہنچے اور بیٹے خان موصوف کے بھی ان کے ساتھ ہیں۔

غزل شیخ ابراہیم ذوق

مری جو موت کے عاشق بیاں کبھو کرتے
غرض تھی کیا تیرے تیروں کو آب پیکاں سے
عجب نہ تھا کہ زمانے کی انقلاب سے ہم
اگر یہ جانتے جن جن کے ہم کو توڑیں گے
سمجھ یہ دار و رن تاروسون اے منصور
نہ رہتی یوسف کنعان کی خوبی بازار
یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبحی کش
سراغ عمر گزشتہ کا ڈھونڈھئے مگر ذوق

اشعار حضور والا

سمجھو دم حضور اپنے تیس
ورنہ دکھلاتا ہے وہ اپنا ظہور اپنے تیس
پھر وہ کیا شئے ہے کہ جس (پر) ہو [غور] اپنے تیس
گر پئے وہ سے تو آئے ہے سرور اپنے تیس
جھونکے ہی دیتی ہے جان ناصبور اپنے تیس

غانفلوں کیوں کھینچتے ہو اُس سے دور اپنے تیس
اپنی ہستی ہو فقط آئینہ داری کے لیے
ہم توں مشبہ خاک ہیں اور خاک کا ہو کام بجز
ہو گئے ہم وہ محبت میں دو قالب ایک جان
فعلہ رخسار پر اُس کے ظفر پروانہ وار

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس سالانہ

14 نومبر 1841 یوم یک شنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومہ الذیل بھیج کر منگالیں انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ آئندہ میں تمام وکمال تیار ہو جاوے گا بالفعل قیمت 3 روپے۔

احکام

روہیل کھنڈ کی قسمت کے ایکٹنگ کمشنر نے جو جے میر صاحب کے علیل ہونے کے سبب اے ایچ کا کس صاحب کو مراد آباد کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر کیا تھا سو تا صدور حکم ثانی منظور ہوا۔ ڈی بی مورسین صاحب قسمت بنارس کے کمشنر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا جیمس میر لی صاحب میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو بذریعہ چھٹی ڈاکٹر صاحب کے کیپ آف گڈ ہوپ یا نیوساؤتھ ویلز کو جانے کے لیے دو برس کی رخصت عنایت ہوئی رخصت مذکور جس تاریخ کو کہ صاحب موصوف نے مراد آباد کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام تفویض کیا اسی دن سے محسوب ہوگی۔ مولوی خادم حسین خان کانپور کے صدر امین کو اپنے ہی کام کے لیے ایام دسہرہ کی تعطیل کے علاوہ تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ محمد متقی کانپور کی دوسری قسمت کا منصف تعطیل مذکور کے بعد صدر امین مذکور کا کام کرے گا۔ کالن مکنزی صاحب بندیل کھنڈ کے ایکٹنگ ایڈیشنل سیشن جج کو اول کلکتہ اور کلکتہ سے بمبئی جانے کے لیے تاکہ جس واسطے اُس نے رخصت طلب کی ہے اُس کی تیاری کرے ماہ آئندہ کی پندرہویں تاریخ سے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی آر جے ٹیلر صاحب مرزا پور کے جج کو جو رخصت کہ ماہ ستمبر کی (کذا) تاریخ کے حکم نامہ کی رو سے عنایت ہوئی تھی سو بجائے ماہ ستمبر کی پہلی تاریخ کے ماہ نومبر کی 22 تاریخ سے آغاز ہوگی سو بجائے ماہ ستمبر کی پہلی تاریخ کے ماہ نومبر کی 22 تاریخ سے آغاز ہوگی۔

زبان اردو میں

(کذا)

کتب

انگریزی معتبر کتابوں (کذا) کی ہوئیں ہیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت (کذا) درست کی گئیں

(کذا) صاحب کے (کذا) واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں جو بعد تیار ہونے کے خریدیں۔

اصول دھرم شاستر	3 روپے	4 روپے
ایضاً ایضاً آئین	3 روپے	4 روپے
[ص 1 کالم 2]		

اردو ترجمہ سراجی کا (کذا) محمد کا کیا ہوا

(کذا) وڈ صاحب اسٹنٹ مجسٹریٹ کا گائڈ

پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین دیوانی کے

جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک

7 روپے 9 روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

کابل

راہیں کابل کی اب تک مسدود ہیں اور بالفعل کھلنے کی کچھ توقع نہیں ہے ڈاکیں جو کہ ہندوستان سے گئی ہیں سب مقام گندک میں پڑی ہیں۔

کہتے ہیں کہ اُس لڑائی میں جس میں کہ 22 تاریخ کو جنرل سیل صاحب اور اور کئی افسر انگریزی زخمی ہوئے دشمنوں میں سے صرف دو آدمی مارے گئے بعد ازاں دشمنوں نے ایک اور چھاپہ مارا لیکن سپاہ انگریزی نے از بس شجاعت انھیں مار ہٹایا اُس کے بعد دشمنوں نے ایک شب خون اور بھی مارا جس میں کہ اونٹ اور گھوڑے اور بہت سا اسباب دشمنوں کے ہاتھ۔ لگا واضح ہو کہ یہ لڑائی قریب مقام ترین کے واقع ہوئی۔ سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ ارادہ شب خون کا مقام گندک پر بھی رکھتے ہیں ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان لڑائیوں میں کون کون شامل تھے لیکن اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کرنل مون ہٹھتہ صاحب سالار سپاہ تھے ایک اور اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مہم غلز یوں کا اب ختم ہونے کو ہے اور یہ امید کیا جاتا ہے کہ خط کتابت اور آمد و رفت کابل کی عنقریب پھر جاری ہو جاوے۔

ایک اور چھٹی سے ظاہر ہو کہ جگہ درہ ترین میں انسان لیگ رجمنٹ 13 ملکہ کے اور تین انگریز اور مارے گئے اور آٹھ دس آدمی اور بھی زخمی ہوئے مگر اس لڑائی میں ایک قلعہ دشمنوں کا مسخر ہوا اور ارادہ تھا کہ 23 تاریخ کو اور قلعوں پر بھی سپاہ انگریزی حملہ کرے مگر بہ باعث بعضے اتفاقات کے ملتوی رہا اس میں دشمنوں نے بھی

کچھ گفتگو پیش کی ملگر یگر صاحب اور پکتان پٹین صاحب اُن کے لشکر میں گئے سردار دشمنوں کے اُن کے جانے سے بہت خوش ہوئے اور بعد بہت سے تامل اور سوچ کی شرطیں قبول کر لیں اور 24 تاریخ شام کے وقت یرغمال یعنی اول بھی دیے۔

مہم غوراج نے یونہی فیصلہ پایا کرنیل اولیور صاحب نے ایک بندوق بھی سر نہ کرنے پائے۔ لفٹننٹ والیس صاحب کا اسباب درہ بولان میں حملہ کیا گیا اگرچہ اُس کے ساتھ پہرہ سوراان پونا اور اور سپاہیوں اور کازوں کا کہتے ہیں کہ قزاق قوم مری میں سے تھے پہلے تو انھوں نے ایک ہزار روپیہ طلب کیا بعد ازاں [ص 2 کالم 1] سو روپیہ تک مانگا اس شرط سے کہ ہم تمہارے اسباب سے نہیں چھڑیں گے لیکن چونکہ انھوں نے نہ مانا تو وہ لوگ اونٹوں کو مع تمام اسباب کے ہنکالے گئے۔

اخبار مقامات مختلفہ

مقام بارکپور میں 29 تاریخ ماہ حال کو ایک گینڈا اپنے تھان پر سے چھوٹ گیا اور ایک سپاہی کو رجمٹ 200 پیادگان ہندوستانی کے ہلاک کیا اور دو چار گاڑیوں کا بھی پیچھا کیا تھا خصوصاً بیچ گاڑی بریگیڈیر صاحب کا جس پر کہ ان کے لڑکے بالے سوار تھے مگر سب اس کے حملہ سے بچ گئے۔ کہتے ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر سپاہی مذکور کا حال سن کر بہت افسوس کیا اور چاہتے ہیں کہ اس کے عیال و اطفال کو تحقیق کر کے ان کے واسطے کچھ روزینہ مقرر کریں۔ ڈاکٹر ڈبلیو او شانیسی صاحب جو کہ پروفیسر میڈیکل کالج یعنی مدرسہ طبابت کلکتہ کے ہیں انگلستان کو جائیں گے۔ مدرسہ میں چھٹی تاریخ ماہ گزشتہ کو ایک عورت کو ایک عجائب طرح کا لڑکا پیدا ہوا یعنی اس کا منہ پیچھے کی طرف سر کے تھا اور چار آنکھیں تھیں دوسرے پیچھے اور دو پیشانی پر اور سر پر دو قبہ مثل سینگوں کے نکلے ہوئے اور گردن بہت پتلی تھی مگر سارا جسم مانند آدمی کے تھا سو بعد پیدا ہونے کے بہت تھوڑی دیر زندہ رہا۔ بوشہر کی ایک چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ درمیان شاہ ایران اور گورنمنٹ انگریزی کے صلح اور دوستی ہو گئی ہے ضلع غوریان کو شاہ ممدوح چھوڑ دیا اور گورنمنٹ انگریزی بھی مقام کرک کو جس پر کہ اب تک جھگڑا ہوا تھا حوالہ شاہ کے کر دے گی کہتے ہیں کہ شاہ ایران نے بجائے خود اپنی غلطی دریافت کر لی کہ میں ناحق فریبوں میں سفیران شاہ روس کے آ گیا جو کہ ہمیں انھیں ایسی باتیں سمجھاتے رہتے تھے، جن سے کہ درمیان شاہ ایران اور گورنمنٹ انگریزی کے نزاع رہے۔ بعض کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحبان ذیشان کا ارادہ یہ ہوا ہے کہ دریائے فرات پر بذریعہ کشتیوں و خانی کے آ رہے اور رفت جاری کریں مشہور ہے کہ جنرل ناٹ صاحب نے 18 تاریخ ماہ گزشتہ کو اپنے تئیں اس سپاہ کے پاس پہنچایا کہ ایک ہفتہ پیشتر قندھار سے واسطے تنبیہ سرداروں و ہراوت اور نہریں کے گئی تھی افواہ ہے کہ جنرل ناٹ صاحب افغانستان میں نہیں رہیں گے اور جنرل لفٹننٹ بہ باعث بیماری کے نوکری چھوڑا چاہتے ہیں۔ خبر ہے کہ بجائے

کے جنرل سیل صاحب کام کریں گے۔

لے جس لیٹو کونسل میں ایک قانون اس مضمون کا جاری ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص چھ برس کی میعاد کے اندر جائداد پر کسی دیوالیہ کی [ص 2 کالم 1] نالاش نہیں کرے گا تو جائداد مذکورہ... (کذا)... (کذا) نالاش پہلے سے کی تھی۔ چھٹیا سے مقام منصوری کی واضح ہوتا ہے کہ جناب لفٹنٹ (کذا) مع اپنے ہمراہیوں کے کماؤں کو جانے کو ہیں۔ مسٹر لٹنگ صاحب کمشنر کی چٹھی کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ زور آور سنگھ سردار سکھوں کا جو کہ ملک چین اور تاتاری سرحدات پر حملہ کرتا جاتا ہے وہ صاحب موصوف سے بڑے تپاک سے خط و کتابت رکھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ میں تمہاری درخواستوں کو منظور کروں گا۔

اخبار سے واضح ہے کہ سر رچرڈ شیکسپیئر صاحب جو کہ روسیوں مقید کے تیس رہائی دلوا کر خیوہ سے سینٹ پیٹرز برگ دار الخلافہ روس میں لے گئے تھے ان کو ملکہ محترمہ انگلستان کے ہاں سے درجہ نائٹ کا مرحمت ہوا۔ عدن کے خطوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجارت اور آبادی وہاں کے لنگر گاہ کی روز افزوں ہے اکثر باشندے ملکہ کے بھی بہ باعث ظلم وہاں کے ناظم کے چلے آتے ہیں۔ اخبار موسومہ انگلش مین سے دریافت ہوتا ہے کہ بارہ چھیلیں پادری اور بھی باہر بھیجنے کو ہیں۔ راہوں میں افغانستان کے قوم کا کاکر مری اور بروہی جمع ہو کر مسافروں اور ڈاک والوں کو لوٹ لیتے ہیں اخبار بمبئی سے ظاہر ہے کہ صاحب رزیدنٹ حیدر آباد نے اقرار کیا ہے کہ میں تمہارے سب عربوں کی تنخواہ انھیں دے دوں گا دو ضلع اس روپیہ کے وصول کرنے واسطے مجھے ملیں۔ بموجب حکم مصدورہ انگلستان کے رزیدنٹ سے (کذا) کی موقوف کی گئی بہ باعث طلب صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کے کچھ سپاہ منی پور سے بھی طرف ملک برہما کے بھیجی گئی افواہ ہے کہ سر ویلم مکناٹن صاحب بہادر نے چاہا تھا کہ سپاہ کو جو کہ اضلاع افغانستان میں متعین ہے آدھا بھتہ ملا کرے لیکن سپاہ نے بیچ قبول کرنے اس امر کے بہت استادگی کی چنانچہ صاحب ممدوح نہ بھتہ ان کا پھر (کذا) جاری رکھا۔ سنا جاتا ہے کہ کپتان مکناٹن صاحب سپرینڈنٹ اجیر کے بجائے کرنیل روبنسن صاحب کے پولیٹی کل ایجنٹ میواڑ کے مقرر ہوں گے اور کپتان ڈکس صاحب کپتان مکناٹن صاحب کی جگہ مقرر ہوں گے اور کپتان جیمس ایبٹ صاحب اسٹنٹ کپتان ڈکس صاحب کے کمانڈر میر داڑا لوکل سپاہ کے ہوں گے۔ مسٹر ہوج سن صاحب نے جو اسکول یعنی مدرسہ انگریزی (کذا) دوار کانا تھا ٹھا کرنے پندرہ سو روپیہ سے مدد کی اور آئندہ کے (کذا) بھی اقرار اعانت کا کیا ہے اور اس کے بھائی نے بھی پانچ سو روپیہ دیار جنٹ 6،40 تاریخ اکتوبر کو کوئٹہ سے طرف قندھار کے روانہ ہوئی (کذا) مذکور وہاں کے کوچ سے بہت خوش ہوئی کیونکہ بہ باعث بیماری کے ایک [ص 3 کالم 1] ایک افسر اور 31 سپاہی ان کے کوئٹہ میں مر گئے مگر اثنائے راہ میں ان کو بہ باعث فراز و نشیب (کذا) کے بہت تکلیف ہوئی تو پوں کے پٹے ٹوٹ گئے اور اکثر اونٹ گڈھوں میں گر پڑے۔

مسٹر ایچ ڈبلیو گائی صاحب نے 3 تاریخ ماہ حال کو دفتر کمشنری آگرہ کا (کذا) بجائے مسٹر چلٹن صاحب کے۔ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ غفور خان نام ایک سردار نے درہ بولان کو لوٹنا شروع کیا ہے اکثر قافلوں پر حملہ کرتا رہتا ہے اور اسباب لوٹ لے جاتا ہے اور سردار بھی مطیع نہیں ہوئے ہیں۔

بھرت پور

20 تاریخ اکتوبر سنہ حال کو مسٹر مور لینڈ صاحب کلکٹر اکبر آباد اور بخشی پلیس صاحب نے وارد بھرت پور ہو کر چار باغ میں قیام کیا۔ کار گزاران سرکار بھرت پور نے سامان رسد اور حفظ و حراست میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا دوسرے دن صاحبان موصوفین واسطے ملاقات راجہ صاحب کے گئے۔ راجہ صاحب نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور بعد ازاں بہ تواضع عطر و پان رخصت کیا۔ 23 تاریخ ماہ مذکور کو صاحب رجنٹ مجسٹریٹ ضلع متھرا کے بھی وارد بھرت پور ہوئے اور صاحبان موصوفین کے پاس اترے۔ باون راؤ نامی ایک شخص کہ فنون سپاہ گری مثل قدر اندازی اور پٹہ بازی وغیرہ کے مہارت کمال رکھتا ہے اور اکثر گوالیار میں نوکر رہا ہے فائز ملازمت ہوا مہاراجہ نے بہت خوش ہو کر خلعت پانچ پارچہ کا مع ایک دو شالہ کے مرحمت کیا اور دو دو پارچہ اُس کے ہمراہیوں کو عنایت ہوا۔

24 تاریخ اکتوبر کو بہ تقریب روز مبارک دسہرہ کے کار پردازان ریاست نے ایوان پھول باری کو طرح طرح کے فرشوں سے آراستہ کیا اور شیشہ آلات سے درو دیوار کو رونق دی۔ علی الصباح مہاراجہ بہادر جواہر برج سے محل میں تشریف لے گئے اور بعد ادائے مراسم پرستش کے ایوان پھول باری میں رونق افروز ہوئے۔ ارکان سلطنت باریاب مجرا ہوئے نذریں حسب معمول گزریں سرداروں کو بموجب دستور کے خلعت ہوئے محتاجوں کو انعام دیا افسران سپاہ کے تئیں حکم ہوا کہ حسب معمول سوار اور پیادوں کے تئیں (کذا) آراستہ کر کے سہ پہر کے وقت مقام اکہڈ پر حاضر کریں یہ حکم دے کر داخل محل ہوئے۔ تیسرے پہر بہت سے توڑک اور عظیم شان سے ہاتھی پر سوار ہو کر مقام اکہڈ میں رونق افروز ہوئے۔ اُس وقت قینون صاحب مسوق الذکر بھی ہم رکاب تھے سپاہ نے حسب معمول سلامی اتاری بعد ازاں تماشائے آتش بازی سے محفوظ ہوئے اور چار گھڑی رات گئے طرف قلعہ کے مراجعت کی۔

باغ سرکاری

بوٹیک باغ واقع کلکتہ میں جہاں انواع واقسام کے درخت لگائے جاتے [ص 3 کالم 2] ہیں بہت نیشکر پیدا ہوا ہے جس کا طول 16 فٹ اور 14 فٹ تک یعنی (کذا) پانچ گز انگریزی اور اسی انداز پر موٹا (کذا) فروخت ہوئے اور بہت باقی ہیں۔

شہتوت کے درخت جس کے کیڑے سے ریشم پیدا ہوتا ہے اب نہایت تخمہ وہاں لگائے گئے ہیں اور بہترین قسم ریشم وہاں پیدا ہوگا۔

درخت سن شہراپا کا اور نیلا کی بہت پود لگائی گئی ہے یہ سن نہایت تحفہ اور نرم ہوتا ہے اور بہت مستحکم واضح ہو کہ سرکار نے صرف واسطے بہبودی ہندوستان کے انواع واقسام کے درخت لگائے ہیں اور روز بروز پود ہر ایک ملک کے درختوں کی لگائی جاتی ہے سو سائٹی مقرر (کذا)۔

اخبار متفرقہ

واضح ہو کہ دریا ہائے قہار میں جہاں پتھر بڑے بڑے پہاڑوں کے ہوتے ہیں وہاں اونچے اونچے پہاڑ پر عظیم الشان ایک جگہ بناتے ہیں کہ رات کو روشنی اُس پر رہتی ہے تاکہ جہاز والے روشنی دیکھ کر آگاہ ہو جاویں اور اُن کے جہاز ٹکرنہ کھاویں سو اُس جگہ کو لائٹ ہاؤس کہتے ہیں۔ چونکہ یہ لفظ اکثر استعمال میں آنے والا ہے جہاں کہ جہاز وغیرہ کی اس قسم کی خبر لکھی جاوے اس لیے ایک دفعہ شرح اس کی کردی گئی کہ اب جہاں یہ لفظ آوے تو حاجت اس کے بیان معنی کی نہیں ہو سائیں و ناظرین کو بہ مجرد زبان پر آنے اُس کے معنی خیال میں فوراً آویں گے اور صرف ایک لفظ (لائٹ ہاؤس) لکھنا کافی ہوگا اور ہر دفعہ میں چار سطریں بہ عبارت طول و طویل لکھنی نہیں پڑیں گی لکھنے والوں اور دیکھنے والوں اخبار کو بہت آسانی ہوگی اور اسی طرح اکثر جتنے عقیل و آزمودہ کار مصنف ہیں اور اس میں ایک فائدہ اور بھی ہے کہ لوگ ان الفاظوں سے آگہی پاتے ہیں لیکن بعض نا تجربہ کار نوآموز مصنف اخبار بہ سبب اپنی جہالت کے ایک گروہ کثیر عقلا پر ایسے امر معقول میں طعنہ کرتے ہیں سبحانہ ما عظیم شانہ کس کس طرح کی صنعتیں اور ترقیاں علوم و فنون میں بہ باعث کوشش ہمارے حاکمان زمان کے بہ عنایت فیضان صانع حقیقی کے ظاہر ہوتے ہیں کہ آج تک نہیں ظہور میں آئیں جزیرہ جمائیکا میں ایک (کذا) فٹ کا بلند ایک (لائٹ ہاؤس) لوہے کا بنا ہے کہ سب لوگ تعجب کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں بنا۔

ہالینڈ میں مسٹر ریگاڈ صاحب باشندہ برسل نے ایک لوہے کا مکان بنایا ہے دیواریں اُس کی بیچ میں سے خالی ہیں اُس میں نلیاں بنا دی گئی ہیں واسطے نکلنے گرم ہوا کے اور مکان سے منزلہ ہے سترہ کمرے اچھے خاصے رہنے کے ہیں اس مکان کی برآوردیاری سے ظاہر ہے کہ (کذا) (کذا) 21 روپے میں ایک گھر ایسا بن سکتا ہے اگر ہشتی اتنی وسعت [ص 4 کالم 1] ارتفاع کا بنایا جاوے تو 11570 میں ایک گھر ایسا بن سکتا ہے (کذا) مکان کا جو تو لا گیا تو 22330 من کا ہے۔ فائدہ اس مکان کا استحکام اور آرام یہ کہ بہ سہولت ایک جا سے دوسری جا جا سکتا ہے سو پچاس کو چالیس پچاس میل اسے لے جا سکتے ہیں۔

اسپین کے ملک میں بیچ پہاڑوں کے طرف مشرق کے ایک گڑھا عمیق نکلا ہے کھانوں میں معلوم ہوا کہ بہت مدت ہوئی کہ رومیوں نے وہ کھان کھودی تھی اور مدت تک کام میں لائے سو تین آدمی اب اُس میں اترے اور چار طرف اُس میں رستہ پایا پختہ پتھر کا بعد غور کے پایا کہ وہ چاندی اور سونے کی کھان ہے اور اس قدر ہے اُس میں کہ

کبھی وہاں کی دولت تمام نہ ہووے۔ بحکم وہاں کے حاکم کے نکالنا شروع کیا گیا۔

دریائے ٹمس کے نیچے جولندن میں مدت سے پل بن رہا تھا سو تمام ہوا یہ پل بڑی کوشش سے تیار ہوا ہے جو یہاں کے لوگوں سے ناممکن ہے یہ طفیل ہے ترقی علوم و فنون کا اور ایک ادنیٰ نتیجہ ہے، سویز کے بادشاہ نے حکم جاری کیا ہے کہ خرید و فروخت غلاموں کی موقوف ہو جاوے اور جو کوئی ایسا کام اب کرے گا تو سزا پاوے گا۔

طرف جنگوں شمالی کان کان کے جو بمبئی کے پاس واقع ہے دو تو میں معلوم ہوئیں۔ ایک کا نام وارا لیس ایک کا نام ٹوڈ لیس۔ ڈاکٹر ولسن صاحب جو وہاں وارد ہوئے انھوں نے دریافت کیا کہ دونوں گروہ مذہب خود سر رکھتے ہیں۔ ماہ ستمبر 1834 میں بیچ ایک گاؤں قوم ہنود کے دو تین آدمی وارا لیس میں سے باسن بیچنے آئے بال سیاہ بدن کوتیل ملا ہوا گفتگو مرٹھی اُن سے پوچھا ڈاکٹر صاحب ممدوح نے کہ تم ہنود ہو اور اور سوال کیے جواب دیا کہ ہم ہندو سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے پادری ہمارا علیحدہ ہے اور بستیاں چند روزہ یعنی چند روز ایک جگہ بستے ہیں پھر کہیں اور جاتے ہیں۔ 1839 میں صاحب ممدوح طرف مشرق کے دارمان میں گئے جو سورت بمبئی کے بیچ میں واقع ہے پھر گروہ مذکور یعنی وارا لیس میں جا ملے پھر اُس نے اکثر سوال کیے تو یہ جواب پائے کہ ہم نام اپنی بیویوں کا کبھی نہیں لیتے دوسرے شخص بتلا دیتے تھے۔ بی بی صاحب ہاتھ آتی ہے جب 9 روپے آٹھ آنے قیمت دیتے ہیں یہی رسم ہے نہ دس دیں نہ پانچ روپیہ ایک بی بی سے زیادہ نہیں کرتے ایک ہی کو مشکل سے کھانا کھلاتے ہیں جب جو رو نافرمانی کرتی ہے تو مارتے پٹتے ہیں بقدر قصور کے اپنے لڑکوں کو کبھی نہیں مارتے پڑھنا لکھنا نہیں سکھلاتے لکڑی کا ٹنا پانی لانا سکھلاتے ہیں پرستش کرتے ہیں واکیا کا یعنی حاکم شیروں کی اور پوجا بے میں دیتے ہیں اُسے مرغی کا بچہ اور بکریاں اور ناریل توڑتے ہیں اُس کے سر پر اور بدن پر تیل ڈالتے ہیں اور خفا ہوتے ہیں اُس سے تو دھمکاتے ہیں۔ [ص 4 کالم 2] بعضے وقت جب کہ ہماری حاجت روا نہیں کرتا (کذا) اور شراب کا اس گروہ کو بہت شوق ہے۔ کانٹوڈ لیس بھی ویسے ہی ہیں اور کھانا بھی خراب کھاتے ہیں۔ بندرو غیرہ جو جانور ہو کھا جاتے ہیں اُن کی رسومات شادی کی بہت سادہ ہیں ایک چونکا سرب بیچ دو لہا دلہن کے سر پر رکھ کے شادی کر لیتے ہیں قیمت بی بی کی دو روپیہ اور اپنے تئیں جادوگر سمجھتے ہیں یہ درخت کو خوب رنگ کے پوجتے ہیں۔

روس

ولایت کے اخبار حال کی رو سے ظاہر ہے کہ اب سلطنت روس کی زمین ولایت بیالیس لاکھ سچاس ہزار میل کی مربع میں ہے واضح ہو کہ ہمارے پون کوس کا ایک میل ہوتا ہے۔ سو بیس لاکھ میل زمین تو یورپ میں ہے اور باقی ایشیا میں یہ نواں حصہ ہے تمام زمین دنیا کا۔ وہاں چھ کڑور تیس لاکھ آدمی ہیں جن میں پانچ کڑور دو لاکھ یورپ میں باقی ایشیا میں اور یہ آبادی دو گنی ہے نسبت جزیرہ ہائے انگلستان کے لیکن پہلا (کذا) آبادی کا اوپر اس قدر سطح زمین کے

ہے جو ساٹھ دفعہ زیادہ ہے جزیرہ ہائے مذکور سے پھر دولت اس ولایت کی کیا ہے آمدنی شاہِ روس کو ایک کڑور ستر لاکھ پچاس ہزار روپیہ سال یعنی تیسرا حصہ آمدنی انگلستان کا۔ تمام آبادی روس میں سے چار کروڑ چالیس لاکھ غلام ہیں جو کہ زمین کے ساتھ بیچ ہوتے ہیں فوج پانچ لاکھ لیکن حال تمام نمود ہے طاقت اتنی نہیں جتنی نمود ہے۔

نہر

واضح ہوتا ہے کہ آئرلینڈ کورٹ آف ڈائریکٹرز نے ارادہ کیا ہے کہ دریائے گنگ میں سے نہر کھدوائی جاوے جس کا کہ مدت سے تذکرہ تھا اور واسطے شروع کرنے اس کام کے حکم دیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ نہر بہ اہتمام کپتان کاٹلی صاحب کے جلد تیار ہوگی جو کہ موجد اس کے ہیں اور جنھوں نے کہا تھا کہ یہ بخوبی بن سکتی ہے اور اس سے بہت مفاد حاصل ہوگا کہتے ہیں کہ یہ نہر میان دو آب سے الہ آباد تک جاوے گی۔ کپتان موصوف بہت دانا اور مدبر ہیں اور یقین ہے کہ وہ صرف اپنی تنہا کوشش اور تدبیر سے بوجہ احسن اُسے انجام دیں گے۔

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جو گھوڑیاں کپتان لارنس صاحب کی ماہ اپریل گزشتہ میں متھرا میں سے چوری گئی تھیں وہ دست یاب ہوئیں کہتے ہیں کہ یہ سراغ بہ باعث مہربانی کرنیل صدر لین صاحب کے حاصل ہوا ہے۔ سنا گیا کہ آج کے روز قریب سوا مہینے بعد ڈاک کابل کی یہاں پہنچی۔

باہتمام پنڈت موتی لعل کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21 نومبر 1841 یوم یک شنبہ

اشتبہار

[ص 1 کالم 1]

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہے اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومہ الذیل بھیج کر منگالیں انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ آئندہ تک تمام وکمال تیار ہو جاوے گا۔

احکام

مرزا کلب حسین جو قانون نویں 1833 کے رو سے ضلع اٹاوہ میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اُس کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی 15 تاریخ سے ایک مہینہ کی رخصت عنایت ہوئی ڈبلیو پی (کذا) کڈن صاحب مراد آباد کے حج کو بجائے ماہِ آئندہ کے جیسا کہ حکم نامہ مورخہ 17 جولائی گزشتہ میں مندرج ہے ماہِ حال میں ہی مقام پریسڈنسی کو جانے کے لیے اجازت عنایت ہوئی جمال الدین گوڑگانوں کے صدر امین کو ایامِ دسہرہ کی تعطیل تک 15 روز کی رخصت مرحمت ہوئی۔ مولوی محمد علیم الدین خان آگرہ کے صدر امین اعلیٰ بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے مع دسہرہ کی تعطیل کے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی جس تاریخ سے کہ صدر امین اعلیٰ موصوف اپنے مقام سے روانہ ہوگا اسی دن سے محسوب ہوگی جو رخصت ماہِ ستمبر کی چوتھی تاریخ 1841 کے حکم نامہ کے رو سے ایچ ٹی (کذا) صاحب میرٹھ کے اسپیشل کمشنر کو عنایت ہوئی تھی سو ماہِ گزشتہ کی 29 تاریخ سے اُس کے ایامِ باقی کی رخصت منسوخ ہوئی جو رخصت پکتان اے۔ سی۔ رینی سپاٹو کے پولیٹی کل اجنٹ کے اسٹنٹ کو حکم نامہ مورخہ نویں ماہِ اکتوبر گزشتہ کے رو سے پہلی تاریخ ماہِ ستمبر تک عنایت ہوئی تھی سو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے اُس پر اپنی حصولِ صحت کے لیے سمندر پر جانے کے واسطے اٹھارہ مہینے کی اجازت اور مرحمت ہوئی۔ رخصت مذکورہ ماہِ اکتوبر مرقومہ بالا کی آٹھویں تاریخ سے محسوب ہوگی۔

کتب قوانین زبان اردو میں انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئی ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں جو بعد تیار ہونے کے خریدیں

مکناٹن صاحب کے	3 روپے	4 روپے
اصول دھرم شاستر	3 روپے	4 روپے
ایضاً ایضاً آئین محمدی	3 روپے	4 روپے
[ص 1 کالم 2]		
اردو ترجمہ سراجی کا مولوی سید محمد کا کیا ہوا	3 روپے	4 روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسٹنٹ مجسٹریٹ گائیڈ	4 روپے	5 روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین	7 روپے	9 روپے

دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

دہلی

اس صاحب ڈپوٹی کلکٹر اس ہفتہ میں یہاں داخل ہوئے اپنے آفس میں کام کرتے ہیں۔ 20 تاریخ کو امیر دوست محمد خان داخل ہوئے دہلی میں اکثر صاحب لوگ بھی دیکھنے کو گئے۔ سنا گیا کہ یہاں کے صاحب مجسٹریٹ نے واسطے اپنے بھائی ایف گبسن کے درخواست کی تھی کہ تا آنے کالوپن صاحب کے یہاں کام فوج داری کا کریں سو وہ آئے ہیں ہفتہ میں اغلب ہے کہ منظوری بھی اُن کی ہوگئی ہو۔

پولیس سپسن صاحب کلکٹر مجسٹریٹ حصار کے اپنے ضلع کو جاتے تھے باہر کشمیری دروازہ کے ڈیرہ کیا تھا اس ہفتہ میں دو دفعہ پیہم ان کے ڈیرہ میں چوری ہوئی سنتے ہیں کہ آخر الامروہ جلد چلے گئے ایک کوچہ میں ایک دن اور ایک رات میں تین قفل ٹوٹے اس ہفتہ میں ایک غریب پنڈت کتابت پیشہ جس نے بڑی محنت سے (کذا) کھانے پینے کے جمع کیے تھے وہ بھی چوری ہو گئے اور کچھ سراغ نہیں نکلا۔

آگرہ

خبر ہے کہ لفٹنٹ گورنر بہادر یوم دو شنبہ کو بریلی سے روانہ ہوں گے اور بائیسویں تاریخ تک انوپ شہر میں پہنچیں گے اور 29 تاریخ رونق بخش آگرہ ہوں گے۔ افواہ سنا جاتا ہے کہ بجائے آگرہ ہل لارڈ آکلینڈ صاحب لارڈ ایلن برا صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے ہوں گے۔ صاحب والا مناقب کمانڈر انچیف صاحب کانپور میں تھے اور خبر تھی کہ 18 تاریخ تک فتح گڑھ میں تشریف لے جاویں گے اور چوتھی تاریخ ماہ آئندہ تک آگرہ میں تشریف لاویں گے۔

15 تاریخ نومبر کو مہاراجہ والی بھرت پور متھرا میں داخل ہوئے صاحب مجسٹریٹ اور صاحب کمان افسر تین

کوس تک واسطے استقبال کے گئے متصل صدر بازار کے توپ خانہ اپسی نے سلامی اتاری کہتے ہیں کہ سواری مہاراجہ کی بہت تجمل سے تھی وقت اترنے مہاراجہ کے پھر سلامی اتاری۔

کابل

[ص 2 کالم 1]

حال جھگڑے اور لڑائی کا ساتھ مشرقی غلز یوں کے اور مہمات سپاہ کا اُس سبب سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ بہ باعث ادا کرنے تنخواہ تنخواہ داروں حضرت شاہ شجاع الملک کے آمدنی سالانہ میں ایک لاکھ ستر ہزار کم ہوتا تھا سو اُس کے پورا کرنے کے لیے مسٹر ڈبلیو مکناٹن کے صلاح کاروں نے ظاہر کیا کہ یہ کمی چاہے کہ ہووے بھرتی کئی کئی وجہ معاش مقررہ سرداران کو ہستان اور مشرقی غلز یوں میں سے سو چالیس ہزار روپے ان کے اُس مقررہ سالانہ میں سے وضع کیا گیا جو کہ پیشتر سے ان کو مرحمت ہوتا تھا اس لیے کہ کابل سے جلال آباد تک راہ کو جاری رکھیں اور مسافروں اور سودا گروں کو کسی نوع ایذا نہ دیں اور سرداروں نے جو اس بات کے قبول کرنے میں انکار اور تکرار کی تو ان کو نگاہ اہانت اور حقارت سے دیکھنے لگے نظر بریں انھوں نے ارادہ لینے عوض اُس رنج اور طعنہ کا کیا جو کہ نسبت ان کی عمل میں آیا تھا اور فوراً ایک قافلہ کو جس کے ساتھ قریب ہزار روپیہ کے اسباب اور مال تھا لوٹ لیا ڈاکیں روک لیں اور آمد و رفت اور خط و کتابت درمیان کابل اور ہندوستان کے بند کردی سرولیم مکناٹن صاحب نے ان کی اس ادا کو بہت ناپسند کیا اور جنرل لفنسٹن صاحب کو یہ فہمائش کی کہ رجمنٹ 35 پیادگان ہندوستانی اور دو توپوں کو طرف جلال آباد کے بھیجیں اور سپاہ مذکورہ خا رجود اعدا سے رسد صاف کرتی جاوے۔ القصہ رجمنٹ مذکور نے کل ایک چھوٹی منزل طے کی تھی اور مقام بدکاک میں پہنچی تھی کہ وہاں اسے بہ مجبوری ٹھہرنا پڑا اس لیے کہ درہ میں سپاہ غلز یوں کی مجتمع تھی چنانچہ دوسرے دن رات کے وقت اسی جگہ قوم مذکور نے رجمنٹ مذکور پر حملہ کیا اور رجمنٹ مذکور میں قریب تیس آدمیوں کے کشتہ اور مجروح ہوئے۔ 11 تاریخ ماہ گزشتہ کو رجمنٹ 13 پیادگان لائٹ کی نے کابل سے کوچ کیا اور 12 تاریخ دونوں رجمنٹوں نے شامل ہو کر درہ مذکور کو فتح کیا اور رجمنٹ 35 نے تو کابل خورد میں ایک مقام مستحکم کا قبضہ کیا اور رجمنٹ 13 اولٹی بدکاک کو پھر گئی مخالف رات تک تو درہ میں تھے بعد ازاں تیرنیں کی طرف مراجعت کی۔ 17 تاریخ ساڑھے نو گھنٹہ رات گئے غلز یوں نے رجمنٹ 35 پر پھر شب خون مارا لفظ صحت جیکسن صاحب نے زخم کاری کھائی اور بارہ سپاہی مارے گئے اور سولہ یا اٹھارہ آدمی زخمی ہوئے مگر آخر کار سپاہ ظفر پناہ انگریزی نے بہت کوشش سے پھر انھیں درہ تیرنیں تک ہٹا دیا اسی تاریخ وہ فوج بھی جو کہ زومت میں بھیجی گئی تھی پھر آئی اور 19 تاریخ سپاہ مذکور مع توپوں اور سپاہ کو ہستان کے رجمنٹوں مذکورہ ہائے بالا سے آن ملیں اور 22 تاریخ یہ سب سپاہ طرف درہ تیرنیں کے بڑھیں اور بہ مجرد پہنچنے کے جنرل سیل صاحب نے دیکھا کہ تمام بلندیاں اور قلعہ اور باغ وغیرہ سب بندو تچیوں اور مسلح آدمیوں سے [ص 2 کالم 2] معمور تھے الغرض سپاہ نے ان پر حملہ کیا اور

بلندیوں پر سے انھیں ہٹا دیا مگر بہ باعث ہو جانے رات کے لڑائی موقوف کی گئی اور سپاہ انگریزی نے ایک اچھے مقام پر قیام کیا اور دشمن خاص قلعہ تیرنن میں بھاگ گئے۔ 23 تاریخ سرداران قوم مذکور نے پیغام صلح بھیجا اور معاملہ کیا اور یرغمال اور چار ادواب کا بھیجا 26 تاریخ سپاہ انگریزی نے طرف جلال آباد کی کوچ کیا پہلی ہی منزل میں ایک گروہ کثیر مخالفوں نے پچھلے گار سپاہ انگریزی پر حملہ کیا لیکن سواران اور اتواب انگریزی کے گولوں نے انھیں پاس آنے نہ دیا۔ آگے اس سے قوم مذکور جو کہ پری درہ میں بھی مقیم تھی اس نے درہ کو تھل میں پچھلے گارڈ پر پھر حملہ کیا اور ایک سپاہی کور جنٹ 13 کے مارڈالا اور ایک افسر اور کئی سپاہی سپاہی زخمی ہوئے۔ 29 تاریخ ماہ مذکور کو وہاں سے بھی فوج انگریزی آگے بڑھی لیکن دونوں طرف سپاہ کے وہ لوگ بھی بلندیوں پر گھات میں چلے جاتے تھے اس میں سپاہ ظفر پناہ ایک کھوہ کے پاس پہنچی جس کے پرے دشمنوں نے ایک دیوار بطور فصیل تابعد تیار کی اور اس کی پناہ میں بندوقیں لے لے کر کھڑے تھے۔ فوج نصرت موج نے اس درہ کو بھی ان وحشیوں سے خالی کروایا مگر انھوں نے پچھلے گارڈ پر پھر ہلہ کیا اور بہت آدمی قتل کئے اور اسباب لوٹ لے گئے اس لڑائی میں ایک سوسولہ آدمی مع چار افسروں کے قتل اور مجروح ہوئے وہاں سے سپاہ انگریزی کوچ کر کے سرخاب میں پہنچی اور پھر کسی نے اسے نہیں ستایا مگر کابل سے سرخاب تک سپاہ انگریزی میں سے دو سو پچاس آدمی مع چار افسروں کے کشتہ اور زخمی ہوئے سردار نکا و کا اس جنگ و جدل میں گویا کہ ایک بڑا سردار سرکشوں کا تھا تین سو آدمی تو اس کے ساتھ کے تھے اور تین سو اور قوموں میں سے جمع کر لیے تھے کرذیل اور قوم اور ام نے بھی اس کی بہت مدد کی۔

گندمک

وہاں کی ایک چٹھی کے مضمون سے بھی حال مرقومہ بالا ثابت ہوتا ہے صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ بہ باعث کسی بے تدبیری کے تمام ملک دشمن ہو گیا ہے ہم مقام گندمک میں پڑے ہیں یہ جگہ کابل سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے اور ان منزلوں کے طے کرنے میں کوئی منزل بغیر نقصان سخت کے طے نہیں کی گئی خصوصاً 28 تاریخ ماہ گزشتہ کو بہت سپاہ ضائع ہوئے اور علاوہ اس کے سب منزلوں میں مخالف بہت ستاتے رہے اور بلندیوں پر سے بندوقیں سر کرتے رہے۔ پچھلے گارڈ ہیں سے بہت آدمی مارے گئے وڈہیم صاحب جو کہ ایک بلندی پر کھڑے ہوئے کچھ حکم سپاہ کو دے رہے تھے ان کو دشمنوں نے بندوق سے مارڈالا ان کے ساتھ دو آدمی اور بھی مارے گئے صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ ان آٹھ منزلوں میں تین افسر مارے گئے اور نو زخمی ہوئے اور سپاہیوں ولایتی اور ہندوستانی میں سے 233 آدمی کشتہ اور زخمی ہوئے [ص 3 کالم 1] چنانچہ کئی سواران میں سے مارے گئے اور آگرہ اخبار سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ پچاس ہزار روپیہ کپتان پانچر صاحب کا اور کچھ مال اسباب ولیم کنائن صاحب کا مع تمام اسباب سپاہ کے خیر یوں نے لوٹ لیا اور کپتان پولسن بی صاحب نے زخمی کئے کاری کھائے۔

کابل کے اخبار سے واضح ہے کہ اس طرف اب بلوہ لوگوں کا اس قدر نہیں ہے جو کہ سابق میں تھا بلکہ وہ لوگ بتدریج ہٹتے جاتے ہیں اور اکثر لوگ وہاں کے حاکموں کے پاس پیغام اطاعت قبول کرنے کا پیش کرتے ہیں لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ ارباب گورنمنٹ اب کے ان کے عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں کریں گے اور تدارک اس گروہ بدعہد کا بخوبی عمل میں لاویں گے۔

بنارس

اس طرف کی چھٹیوں سے واضح ہے کہ نیپال کی طرف سے ارباب حکومت کو کچھ خطرہ ہے چنانچہ افسران رجمنٹ 46 کو حکم ٹھہرنے اس مقام کا ہے اور میجر گرڈلسٹن صاحب نے بہ موجب حکم کے پکتان برٹ صاحب کو حکم کیا ہے کہ اپنے گروہ کے ساتھ رجمنٹ مذکورہ میں شامل ہو جاویں اور رجمنٹ 17 پیادگان ہندوستان جس نے کہ طرف (کذا) پور کے کوچ کیا تھا اس نے بھی حکم مراجعت کا طرف نیپال کے ہے اور توقع ہے کہ چند روز میں رجمنٹ 51 بھی اسی جگہ پہنچ جاوے گی اور پہلی رجمنٹ ہندوستانی نے چوتھی تاریخ اوپر کی طرف کوچ کیا ہے۔ سگولی کے اخبار سے بھی آثار جنگ ہویدا ہیں۔

اسکول

واضح ہوتا ہے کہ مسٹر ہوکسن صاحب کا اسکول یعنی مدرسہ کی بہت جلد ترقی ہوتی جاتی ہے اکثر ذی رتبہ صاحبان، مفصل اس کے مدد کرنے میں متوجہ ہوتے جاتے ہیں سنا جاتا ہے کہ مسٹر جی آر کلارک صاحب اور میجر۔ جے۔ ولکسن صاحب رزیڈنٹ ناگپور نے بھی اس کے اخراجات میں مدد کی مگر ولکن سن صاحب نے بہ نسبت کلارک صاحب کے بہت روپیہ دیا ہے اور کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ بھی اغلب ہے کہ اس میں شریک ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ اب تک روپیہ چندہ کا زیادہ پندرہ ہزار روپیہ سے ہو گیا ہے۔

ہگلی

چند روز ہوئے کہ قریہ مال پنڈی علاقہ ضلع ہگلی میں ایک رات ایک گروہ نے قریب تین سو غارت گروں کے مسلح ہو کر ایک دولت مند کے گھر پر حملہ کیا اور نقد و جنس جو کچھ ہاتھ آیا اٹھالیا لیکن اس کی خوش اقبالی سے اس رات ایک ہمسایہ کے ہاں بہ تقریب شادی محفل رقص و سرور آراستہ تھی اور تماشا شائی بہت جمع تھے سوان لوگوں نے غل غارت گروں کا سنا اور واسطے تدارک کے دوڑے اگرچہ غارتگر بھاگتے جاتے تھے لیکن وہاں کے لوگوں نے بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور قریب ندی موسومہ بجلی کے مقابلہ ہوا طرفین سے سات آٹھ آدمی مارے گئے آخر الامر چوکیدار اور وہاں کے لوگ ان پر غالب آئے غارتگروں نے [ص 3 کالم 1] تاب نہ لا کر اپنے تئیں ندی میں پھینک دیا اور جو زخمی ہو گئے تھے وہ گرفتار (کذا) عند الاظہار ان سے معلوم ہوا کہ نرائن سنگھ نامی ان کا سرگروہ ہے اور اس

غارنگر (کذا) ان کا شریک تھا اب مقدمہ صاحب مجسٹریٹ ضلع ہنگلی کے ہاں درپیش (کذا) چنانچہ صاحب موصوف خود بھی واسطے تحقیقات کے گئے تھے دیکھا (کذا) بعد تحقیقات ان کے لیے کیا تجویز ہوتا ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

صاحب اخبار انگریزی کلکتہ افواہ لکھتے ہیں کہ دھرم سہائے کلکتہ نے جو کہ ایک سوسائٹی یعنی محفل ہے ہنود کی اور جس کا ذکر سابق بھی ہم نے درج اخبار کیا ہے ایک قانون اس مضمون کا جاری کیا ہے یا جاری کرنے کو ہیں کہ بیپ ٹرم یعنی صرف مذہب مسیحائی میں آجانا کافی باعث نہ ہوگا واسطے کھودینے ذات کے جب تک کہ وہ عیسائیوں کے کھانا نہ کھاوے سو در صورت جاری ہونے کے اس میں شک نہیں کہ یہ آئین واسطے مذہب مسیحائی کے بہت مفید ہوگی۔

اخبار مدراس سے واضح ہے کہ عرب پھر مائل پر خاش ساتھ سپاہ انگریزی کے ہیں ایک گروہ نے تین سو آدمیوں کے سپاہ راجہ کو خارج کر کے آپ قلعہ پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ان کی تنبیہ کے واسطے کچھ سپاہ مع توپوں کے ناگپور سے بھیجی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ قلعہ بہت مضبوط ہے اور بہت خونریزی ہوتی معلوم ہوتی ہے.... باشندوں شہر ناسک نے ایک اخبار میں ایک عرضی درج کی ہے درباب ظلم مسٹر ریوس کلکٹر مجسٹریٹ جن کو کہ وہ الزام گاؤ کشی اور نکالنے استخوان ہائے بوسیدہ ایک سنیا سی کے ایک مٹھ میں سے مع اور امورات کے جو کہ خلاف مذہب ہنود کے ہیں لگائے ہیں اور عرضی میں یہ بھی درخواست ہے کہ ارباب بورڈ انگریزوں خصوصاً پادریوں کو شہر کے باہر رہنے کا حکم دیوں۔ اخبار مدراس سے واضح ہے کہ سرحدات نواب نظام الملک میں قریب چار ہزار عربوں کے جمع ہوئے ہیں۔

- چھتیاں جو مقام رنگون سے کلکتہ میں آئی ہیں ان سے کچھ حال مفصل (کذا)
- لائی کا نہیں ثابت ہوتا ہے لیکن سب (کذا)
- نہیں لڑیگا اگرچہ وہ اپنے قلعہ کو مستحکم کرتا (کذا)
- ظاہر ہوتا ہے کہ سردار نواز خاں جس کو کہ (کذا)
- قلات پر بٹھایا تھا اور جو کہ اب بہ باعث (کذا)
- جائینی سے محروم ہوا ہے اس کی اب پنشن مقرر ہوگی (کذا)
- وہ بہت ناراض ہے لفٹنٹ (کذا)
- 13 تاریخ نومبر کو وفات پائی کہتے ہیں کہ جو (کذا)
- واسطے دفن کرنے کے بھوپال میں لے گئے تو (کذا)
- نمناک جنازہ صاحب موصوف کے ہمراہ تھے (کذا)

(کذا) میں مسٹر ریس نامی ایک صاحب پر ایک فقیر نے واسطے خنجر مارنے کے حملہ کیا تھا۔ لیکن خوش اقبال اپنے سے صاحب مذکور بچ گیا فقیر پکڑا گیا اور محکمہ فوجداری سے (کذا) چھ مہینے کی قید ہوئی۔

قدھار کے خطوط سے واضح ہے کہ رجنٹیں 16 اور 42 اور 43 تین منزل کے فاصلہ پر اس طرف کابل کے پہنچی ہیں لیکن پچھلے اخباروں سے واضح ہوتا ہے کہ برف زمین پر کئی فیٹ گہری جمع ہو گئی ہے اور تمام ملک دشمن ہو رہا ہے۔

ایک سوسائٹی یعنی محفل کلکتہ میں مقرر ہوا چاہتی ہے واسطے قرض دینے غریب غربا کے۔ ایک روز بروقت جمع ہونے دھرم سبھا سوسائٹی کے بابو موتی لعل سیل نے بیس ہزار روپیہ دیا اس لیے کہ یہ روپیہ کسی کوٹھی میں جمع رہے اور اس کے سود میں ان خاندانوں اور رائٹوں کی پرورش کی جاوے جو کہ مفلس اور محتاج ہیں اور اس کار خیر میں اوروں کو بھی ترغیب کی جاتی ہے۔ اندور کے خط سے واضح ہے کہ ایک گروہ پانچ چھ ہزار سواروں مرہٹہ کا قریب مقام دھولیا کے نمودار ہوا لیکن نہیں معلوم کہ کس مطلب سے آئے تھے اور ایک ہزار آدمی قوم بھیل کے بھی قریب ۲۰ میل کے فاصلہ پر چھاوئی منو سے آگئے تھے لیکن بغور پہنچے تھوڑی سی سپاہ انگریزی کے متفرق اور پریشان ہو گئے۔

رجنٹ 210 پیادگان ہندوستانی جو کہ نوین تاریخ الہ آباد سے آگرہ میں پہنچی تھی بہ سبب بارش کے وہیں ہے اور خبر ہے کہ رجنٹ مذکور پھر طرف مغرب کے بھیجی جاوے گی مولین کے ایک خط سے واضح ہے کہ تھارا وادلی راجہ برہمانے ایک سفیر ارباب گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے تاکہ وساطت اس کے گورنمنٹ سے ازادہ صلح کا ظاہر کرے لیکن بعضوں کی رائے یہ ہے کہ بھیجنا سفیر کا اس واسطے ہے کہ حال فوج انگریزی کا دریافت کرے۔ اسی خط سے واضح ہوتا ہے کہ کپتان ہوف صاحب جو کہ رنگون میں گورنمنٹ کی طرف سے بھیجا گیا تھا اُسے دربار مہاراجہ میں جانے کا حکم نہیں ہوا۔ الا اس حال میں اجازت تھی کہ جو تیاں اتار کے جاوے اور قواعد آداب دربار کے بجالاوے سو اس سبب صاحب موصوف دربار میں نہیں گئے اور منتظر ہیں کہ اس باب میں گورنمنٹ سے کیا حکم صادر ہوتا ہے راجہ مذکور ایک بڑا بیڑا کشتیوں کا تیار کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی (کذا)

(کذا) جمع ہونے کا کڑوں کے ایک گروہ رجنٹ

(کذا) کا بھیجا گیا ہے اور انہیں حکم ہے کہ بہت جلد

(کذا) پر کا کڑاں مذکورین کچھ صدمہ نہ پہنچادیں

(کذا) تاریخ نومبر کو سبھی میں جاویں گے

(کذا) بہت خوب ہوا ہے اب توقع فصل ربیع کی بہت ہوگی

(کذا) بتیس 32 سیر تک ہے اور روٹی بھی بہت سستی

(کذا) کے بکتی ہے اگر ان دنوں تجارت ہی کی جاوے

(کذا) فائدہ عظیم متصور ہے

[ص 4 کالم 2] خط — صاحب سپرنٹنڈنٹ دلی اردو اخبار سلمہ

مضمون چٹھی درباب رائڈ عورتوں کے جو پرچہ اخبار گزشتہ میں اپنے مندرج کیا تھا مفصل دیکھا گیا دلائل جو ان صاحب نے لکھی ہیں البتہ درست نہیں لیکن اس باب میں کوشش اور جان کا ہی جتنی کی جاوے محض لا حاصل ہے کیونکہ یہ بات مذہبی ہے یعنی منع ہونا دوسری شادی کا مذہب ہنود میں ان کی شرع کے رو سے شرعی بات کسی مذہب کی دلائل عقلی ظاہری سے ممتنع ہے کہ اٹھائی جاوے۔ بہتیری باتیں ہر ایک مذہب میں ہیں کہ حسب ظاہر دلیلوں عقلیہ کے غیر مرغوب اور ناپسند معلوم ہوتی ہیں اور میں بہت تعجب میں ہوں کہ وہ برہمن صاحب جو خلاف مذہب اور (کذا) معتبر فرقہ ہنود کے اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں وہ کون جنس ہیں زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ مختلف بھی نہیں ہے۔ یعنی کسی چھوٹے بڑے عالم اس گروہ کے نے اس میں اختلاف بھی نہیں کیا جو کہا جاوے کہ کسی ایک کے فتوے بموجب یہ بات ہو میں جانتا ہوں کہ یہ فرضی برہمن ہوں گے اور اگر بالفرض وہ کوئی برہمن ہیں تو انہیں لازم ہے کہ سند کسی اشلوک اور پستک یا قول کسی مہاپرش کے سے لاویں یہ نہیں کہ چلتے چلتے یوں ہی ایک پستک ماردی ہر چند از روئے عقیدہ چھاپہ خانوں کے سب مصنفوں کو لازم ہے کہ ایسی مذہبی بات پر کبھی اعتراض نہ کریں اور ہم جانتے ہیں کہ آپ نے اپنی رائے کچھ نہیں لکھی نقل مضمون درج کیا ہے لیکن ہماری دانست میں مذہبی باتوں کے اعتراضات کی نقل بھی نامناسب ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ظاہر ہے کہ اس کے اظہار کے لیے وسعت اخبار اور ذریعہ پریس مطبع نہیں چاہیے وسعت صحن مساجد اور مقام منبر اس کے واسطے بس ہے فقط الر اقم۔

گوالیار

واضح ہوتا ہے کہ مہاراجہ جھنکوراؤ سندھیہ بہادر ابھی بیمار ہیں کسی طبیب کے علاج معالجہ سے صحت نہیں ہوتی ہے۔ کسی شخص نے سرداروں میں سے عرض کیا تھا کہ حکیم کاظم علی خاں ساکن بڑودہ حکیم حاذق ہیں مگر دو لاکھ روپیہ واسطے خرچ کے طلب کرتا ہے اور پانچ ہزار روپیہ مہینہ بابت تنخواہ کے چاہتا ہے اگر حکم ہو تو اسے بلو الیس حکم ہوا کہ ہنڈولی بھیج کر انہیں طلب کریں۔ خط صاحب رزیڈنٹ کا متضمن فتح ہونے ایک جزیرہ چین کے اور ہاتھ آنے بہت سے اسباب اور سات ضرب توپ کے ملاحظہ ہوا سو حکم ہوا کہ اکیس کارتوس بابت شلک خوشخبری فتح کے توپ خانہ

سرکاری سے سرہوں۔ عرض ہوئی کہ بہ باعث تیاری سڑک پختہ کے جو کہ بمبئی سے ازراہ گوالیار تا باگرہ تیار ہوتی ہے
مکانات اور باغات وغیرہ چھاوئی لشکر مہاراجہ کو بہت مضرت متصور ہے سو خط بنام صاحب رزیڈنٹ بہادر کے جاری
ہوا کہ سڑک کو چھاوئی سے بہ تفاوت بنادیں۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

حج کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی 25 تاریخ سے ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی صاحب موصوف اگر اس سے پیشتر کوئی اور انتظام مشتہر نہ ہو تو اپنے عہدہ کے امورات مرجوعہ کو ایکٹنگ صدر امین اعلیٰ کے تفویض کرے گا سیون جیمس میجر صاحب جو پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی بیسویں تاریخ یا جس تاریخ سے کہ صاحب موصوف اپنے مقام سے روانہ ہو دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی ڈیوڈ بروک مورین [ص 1 کالم 2] صاحب علی گڑھ کے ایکٹنگ حج کو اپنی عدالت کے امورات مرجوعہ کو صدر امین اعلیٰ کے تفویض کرنے کا حکم ہے۔ محمد عطا اللہ خاں حصار کے صدر امین اعلیٰ کو رخصت دسہرہ کے ایام تعطیل کے لیے ماہِ دسمبر گزشتہ کی چھٹی تاریخ کے حکم نامہ کی رو سے مرخص ہوئی تھی سوا سی کی درخواست سے منسوخ ہوئی۔

کتب قوانین زبانِ اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کے اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں جو بعد تیار ہونے کے خریدیں ہے

4 روپے	3 روپے	مکناٹن صاحب کے
		اصول دھرم شاستر
4 روپے	3 روپے	ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے
4 روپے	3 روپے	اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے
5 روپے	4 روپے	اسکپ وڈ صاحب کا اسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ
		پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین
9 روپے	7 روپے	دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک
		جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بیجے۔

خط درباب علم

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ

تھیں علم پر مدت سے بہت بحث اور تکرار ہو رہی ہے اور ہر ایک نے اپنی رائے ظاہر کی۔ صاحبان جنرل کمیٹی جو علوم و فنون سکھلانے کے لیے ہیں ان کی رائے دو طرح کی تھی یعنی دو گروہ ہیں تھیں ایک گروہ کی تو یہ رائے کہ عربی اور فارسی سکھلائی جاوے اور دوسرے گروہ کی یہ رائے ہوئی کہ انگریزی سکھلائی جاوے اس کے ذریعہ سے عام

خلاق علوم اور فنون انگریزی سے فائدہ اٹھادیں گے۔ پہلی گروہ کی دلیل یہ تھی کہ روپیہ اسی ملک والوں کا بھی تو اسی ملک کے علم سکھلانے میں صرف کیا جاوے تو بہتر ہے۔ دوسروں کی دلیلوں میں یہ دلیل قوی ہے کہ چون ہندوستان کے لوگ بیشتر علوم اور فنون سے ناواقف ہیں جو کہ انگریزوں نے بسبب مشق اور عمل کے ان میں بہت ترقی دی ہے مثلاً ریاضی وغیرہ اور بعضے علم جو کہ ہندوستان میں رواج بھی نہیں رکھتے ان کو انگریزوں نے ایجاد کیا ہے مثلاً علم انکشاف حقایق اشیا مثل آتش و باد وغیرہ جس سے صنایع و انواع و اقسام کے ظہور میں آئے اور بہت بہبودی اور ترقی ملک اس سے متصور ہے تو اگر لوگ انگریزی سیکھیں گے تو اس کے وسیلہ سے تمام علوم و فنون مذکور کا علم حاصل کریں گے اور اپنے ملک کے لوگوں کو اپنی زبان میں بخوبی سکھلائیں گے اور تمام خلاق عام بخوبی اکتساب علم کریں گے [ص 2 کالم 1] چنانچہ ظہور رائے گروہ ثانی کا غالب رہا یعنی اسی سبب بہت روپیہ مدرسہ ہائے انگریزی پر صرف کیا جاتا ہے اور جا بجا انگریزی مدرسہ مقرر ہوئے اور مدرسہ ہائی عربی اور فارسی کی کساد بازاری ہو گئی لیکن اکثر صاحب لوگوں کی رائے یہ ہے کہ سکھانا انگریزی زبان کا کچھ فائدہ نہیں رکھتا ایک مدت عمر تو صرف واسطے سیکھنے زبان اور محاورہ انگریزی کے صرف ہونی چاہیے۔ تب طاقت اور قوت علوم اور فنون سیکھنے کی حاصل ہو اور ظاہر ہے کہ علوم اور فنون طرح طرح کے جو انگریزوں نے کمال مصروفیت سے قطع نظر ترقی علوم سابقہ کے ایجاد کیے ہیں کس قدر یونانیوناً متزاید ہیں خود ان کی عمر اس کے سیکھتے سیکھتے ملتکشی نہیں۔ چہ جائے کہ عام تمام ملک میں پھیلا دیں جو کہ مقصود اصلی ہے سرکار کا یعنی سرکار کو مقصود ہے کہ علی سبیل العموم تمام ملک میں لوگ سے کہیں اور ترقی عقل اور علم کی سب کسی کو نصیب ہووے تو اس صورت میں بہترین حصول مقصود سرکاری یعنی رفاہ عام یہ ہے کہ جتنی کتابیں علوم و فنون انواع اقسام کی زبان انگریزی میں ہیں بذریعہ صاحبان ذی علم انگریزی عربی فارسی کے جو تکمیل علم و فضل دونوں علموں میں رکھتے ہیں ترجمہ کی جاویں۔ زبان اردو میں کمال صاف اور آسان طور پر اور وہ پھیلائی جاویں ملکوں میں تو البتہ سب چھوٹے بڑے اس سے آسانی فائدہ اٹھادیں زبان سیکھنے کی محنت سے محفوظ رہیں اور فی الواقع نظر غور سے دیکھئے تو بادشاہان سابق نے ترویج علوم عربی و فارسی کی کتنی چاہی اور مدرسہ مقرر کیے کتابیں صد ہا تصنیف کرائیں سب کچھ کیا لیکن اگر شمار کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کتنے عالم فاضل عربی فارسی کے معدود ہوئے اور کتنے جاہل رہے اور چند روز بعد پھر کیا حال ہو گیا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اپنے ملک کی زبان کو ہر ایک شخص خوب سمجھ سکتا ہے اس کی اپنی زبان میں جو بات اسے سمجھاؤ تو خوب مطلب کو پہنچ سکتا ہے یقین ہے کہ کتابیں اردو میں جو ہوں گی تو بہترے لوگ تو خود پڑھ کے سمجھ سکتے ہیں بہترے ایسے ہیں کہ بعض مسائل مشکل کسی اپنے سے بہتر اپنے ہی ملک والے سے بہ آسانی سمجھ لے سکتے ہیں بہترے جو کچھ بھی پڑھے لکھے نہیں وہ بھی تھوڑے دنوں میں لکھنا پڑھنا اپنی زبان میں بہ آسانی حاصل کر سکتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس رائے سے بہتر دوسری رائے واسطے رفاہ اور بہبودی عام کے کوئی نہیں ہووے گی چنانچہ کالج دہلی میں اکثر مدرسوں نے ترجمہ اردو میں کیے ہیں یقین ہے کہ اگر یہاں کے دولت مند لوگ بھی وہ کتابیں

خریدیں اور لوگوں میں رواج دیں تو بہت ترقی یہاں بھی متصور ہیں فقط۔ الراقم مہ

خط قانون پر

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ

گورنمنٹ گزٹ مورخہ 16 نومبر 1841 میں جو 27 ستمبر 1841 کا پہلی دفعہ پڑھا ہوا مسودہ قانون کا درباب فوجداری کے مندرج ہے اُس کی چوتھی اور پانچویں دفعہ پر جو کچھ سے لکھا ہے سو حسب ذیل مرقوم ہے۔

- خلاصہ دفعہ (کذا) بمقدمات بطریق دفعہ 3 کے طلب کیے جاویں ان میں نظامت عدالت اور صاحب عدالت کو سزائے مجوزہ عدالت تابع کی زیادہ کرنی یا جو رہا ہو اُس کو سزا دینے کا اختیار نہیں۔

- خلاصہ دفعہ پانچ یہ کہ سیشن جج یا مجسٹریٹ یا جوائنٹ مجسٹریٹ کو اپنی عدالت [ص 2 کالم 2] تابع سے ان کے طریق کی تجویز درستی کے بابت خاطر جمع کو مقدموں کی رونداد کی طلب اور ملاحظہ کا اختیار ہے مگر سوائے نظامت کے احکام یا احکام سزا کی منسوخی جائز نہیں جب تک کہ متخاممین کی طرف سے حسب ضابطہ قانون ہذا کے اپیل نہ ہووے۔

3- میں نہیں دیکھتا فائدہ تام اس قاعدہ کا کہ مقدمہ طلب کیا جاوے تو کیوں نہیں زیادتی یا سزا دینے کا اختیار ہو عدالت اعلیٰ کو جب کہ اسے اختیار ہے احکام مناسب نافذ کرنے کا۔ بسا اوقات کمی سزا یا رہائی ہو جاتی ہے کارستانی اہل کاروں سے یا رعایت بعضے حاکموں کی سے جو ہندوستانیوں سے اخلاص اور ملت رکھتے ہیں اور یہ بات کچھ ناممکن اور محال نہیں اکثر تجربہ نے اس بات کو ظاہر کیا ہے اور نفس الامر میں یہ بات بھی خلل انداز انتظام اور انجام کو باعث مضرت عام کی ہوتی ہے۔

4- میری دانست میں ترمیم ان دونوں دفعوں یعنی دفعہ چار اور پانچ کی مناسب ہے خصوص دفعہ پانچ کی ترمیم تو بہت مناسب اور ضرور ہے اس واسطے کہ محکمت عدالت تابع مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کے محکمت صدر امین اور منصف لوگوں کے ہوتے ہیں جو بیشتر خالص ہندوستانی اور بعضے ہندوستانی اور ولایتی ملے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ مانی ہوئی جانی بوجھی بات ہے اور تجربہ کی گئی ہے کہ یہاں کے لوگ اگر بالفرض حد جانبر سے قدرے قلیل محترز بھی ہوں تو بھی روئے ورعایت دوستی اور اخلاص کی اور ہم جنسی اور ہم زبان کی کبھی نہیں کام اس حفظ ایمان سے انھیں کرنے دیتی جو کہ اصل حقیقت میں انھیں واجب تھا اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کے ہم قوم ہم شہر ہم زبان رہتا اور جینا انھیں مشکل کر دیں اور ملاقات اور دیکھنا اپنے اقربا اور دوستوں کا انھیں محال ہو جاوے یعنی زندگانی ان کی تلخ ہو جاوے تو ثابت ہوا کہ لامحالہ بالضرور اس قسم کی رویت اور رعایت ان سے سرزد ہونی عجب نہیں بلکہ ضرور کہا جاوے کہ ہووے بیشتر متخاممین اس ملک کے جاہل کیا شہر کے کیا دیہات کے اب تک نہیں سمجھتے کہ اپیل کیا

چیز ہے ایک محکمہ سے جہاں قید ہوگئی یا حکم ہوا پھر وہ اسی کو حکم قطعی الحکم الحاکمین کا جانتے ہیں بعضے لوگ جن کا کوئی قرابت دار شہر کارہنے والا جانب کار کسی عملہ یا مختار کار کار کا ہو تو البتہ وہ اپیل جانتے ہیں۔ اس صورت میں اجازت واسطے منسوخی احکام یا احکام سزا عدالت تابع کے صاحبان مجسٹریٹ کو بدون اپیل کرنے متخامین کے بھی اگر تجویز ہووے بیچ دفعہ پانچ مرقومۃ الصدر کے تو نظر بروجوات مفسر الصدر بہتر معلوم ہوتی ہے۔ بعضے اس ملک کے تجربہ کار لوگوں سے جو تکرار اور بحث اسی بات پر پیش ہوئی تو انھوں نے بھی اس رائے کو پسند رکھا آئندہ صاحبان لے جس لیٹوڈی پارٹمنٹ بہتر سے غور فرماویں گے۔ الراقم م.ب

کابل

صاحب مہتمم اخبار دہلی گزٹ بموجب چٹھی مقام گندم مورخہ 19 ماہ حال کے چند افواہیں ایسی لکھتے ہیں کہ باعث تردد اور تفکر کی ہوئی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ سامعین کو ان کے سننے سے بہت رنج ہوگا اول یہ کہ سرالکزیٹر صاحب کے مارے جانے میں کوئی ان کے اطلاع دینے والوں میں سے شک نہیں رکھتا اور اس 3 کالم 1 اس میں شک نہیں کہ وہ جھگڑا اور لڑائی جس کا ذکر ہفتہ گزشتہ میں درج اخبار ہوا تھا وہ تمام ان صاحب کے مرنے کے بعد ہوا۔ دوسری یہ کہ ایک گروہ کثیر نے قزلباشوں کے کمپ انگریزی پر مقام سیاہ سنگ میں حملہ کیا لیکن نہایت سختی سے شکست دیے گئے حتیٰ کہ ان میں سے بہت کم زندہ رہے۔ تیسری یہ کہ چھاؤنیوں اور بالا حصار پر افغانوں نے بہت مجموعی ایک حملہ کیا مگر یہاں سے بھی ان کو شکست ہوئی اور ان کے بہت آدمی مارے گئے۔ چوتھی یہ کہ قزلباشوں نے کوہستانوں کو اس ارادے سے بلایا تھا کہ شاہ شجاع الملک کی مدد کر کے انگریزوں کو افغانستان سے نکال دیں لیکن جب کہ انھوں نے دریافت کیا کہ شاہ ممدوح انگریزوں کی طرف ہیں تو پھر الٹے پھر گئے۔ پانچویں یہ کہ توپ خانہ بالا حصار سے شہر پر فائر ہو رہے ہیں اور بڑی بڑی عمارتیں منہدم اور تباہ ہوگئی ہیں چھٹی یہ کہ رجمٹ 44 ویں اور پانچویں پیادگان ہندوستانی نے ایک حصہ شہر کالوٹ لیا لیکن یہ خبر محل اعتماد نہیں ہو سکتی اور علاوہ ازیں اور افواہیں بھی ہیں ایک یہ کہ افغانوں نے کابل چھین لیا اور دوسری یہ کہ سرو ولیم مکناٹن صاحب بہادر کو پکڑ لے گئے اور مار ڈالا۔

تبت ولد اخ

اس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ زور آور سنگھ پہاڑوں پر سے واسطے فتح مغربی تبت کے گیا۔ آٹھ برس ہوئے جو سکھوں نے لداخ کو لے لیا تھا جس کا دار الخلافہ لیہ ہے ایک سو پچاس میل طرف مشرق کے کشمیر سے سردار لداخ نے سرکار کمپنی سے مدد چاہی تھی مور کراف صاحب کی معرفت لیکن اس زمانہ میں سرکار کو دست اندازی اتنی دور دراز کی ولایتوں میں منظور نہیں تھی سو سکھوں نے اس ملک کو لے لیا جو کہ قریب دو سو میل کے شمال سے جنوب کو

اور قریب دو سو پچاس میل کے مشرق سے مغرب کو ہے اُس کے مشرق کو ہے ضلع چانتان کا اور وہ اصل جگہ ہے جہاں کے بکریوں کی پشم کی شال بنتی ہے یہ تعلق میں ہے چین کی سلطنت کے۔ بہانہ سکھوں کے حملہ کا یہ ہے کہ سب پرانے اقرار کے پشم صرف لداخ کے لوگوں کے ہاتھ بکتی تھی سو وہاں کے باشندوں نے انکار کیا لداخ والوں کے ہاتھ بیچنے کا سو اس سبب سے زور آور سنگھ سپہ سالار سکھوں کا چڑھ گیا اور حملہ کیا اور لیہہ کے مقام جملہ تک فوج گئی جو کہ سرحد پر نیپال کے علاقہ کے ہے اسی طور سے قریب تین سو میل کے وہ ولایت فتح کر لی ہے اور اس طرف ہمالیہ پہاڑ کے سکھ اور نیپالی ملے ہیں۔ لاسادار اختلاف تبت کے حاکم نے کچھ قصد مدافعت کا نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ مشرق اور درمیان والے لوگ ناراض ہیں۔

قانون اجاڑہ

ایک قانون بنا ہے درباب اجاڑہ گائے بھینس وغیرہ کے اس میں تجویز ہے کہ واسطے ہر ایک اجاڑہ کے دو سو روپیہ جرمانہ لیا جاوے۔ ظاہر کیا جرمانہ سخت معلوم ہوتا ہے یہ بات مانی ہوئی ہے کہ زیادہ تر سختی قانون کی انجام کو باعث مسدودی اجرا اس کی متصور ہے۔ اور اجاڑہ بہت ہوا کرتا ہے اگر مقدار نقصان اجاڑہ سے دو تین یا چار حصہ المضاعف جرمانہ قلیل اجاڑہ میں ایک حد تک مقرر کیا جاوے اور زیادہ تر نقصان میں زیادہ تر سزا جرمانہ مقرر کی جاوے تو ظاہر ہے کہ مناسب تر ہووے۔

ڈاکخانہ گوالیار

[ص 3 کالم 2]

سابق جو حال ڈاکخانہ گوالیار کا مجمل لکھا گیا اب مفصل اہل طرف کے اخبار سے ظاہر ہوا کہ سینٹل داس رام دیال دہلی والوں نے 22 جولائی سنہ حال کو موتیوں کا پارسل دہلی سے روانہ کیا تھا بنام رادھا کشن پنالعل کے گوالیار کو سو گوالیار کے ڈاکخانہ میں موتی نکالے اور پھر اس کی جگہ ڈالے گئے سبحان اللہ اعظم شانہ بقول اہل ہند کے جتنا چھانواتا کر کر اہو باوجود یکہ اتنی تحقیقات اور چھان بین ہوتی رہتی ہے اس پر یہ پتھر پڑتے ہیں پاس ایمان اور خوف عزت اپنا اہل کاروں کو کچھ نہیں رہا۔ عند تحقیقات خوشحال چیرا سی ڈاک نے گواہی دی کہ اس نے پارسل کھولتے اور موتی نکالتے اور یہ سب پتھر پڑتے دیکھے اور گنگا زین، بابو قاسم علی، منشی کنکبہن صاحب کرانی پر شادی چیرا سی کانوں سے بہر اسب اس کام میں ملے ہوئے تھے قصہ طول طویل ہے غرض خوشحال کی گواہی سے ان لوگوں کا یہ حال کھلا اور کچھ پر شادی چیرا سی سے بھی ظاہر ہوا کہ انجام کار اس کے نتیجہ نے ان کو یہ غم دکھلایا کہ بابو منشی کرانی بہر اچیرا سی سب موقوف ہوئے اغلب ہے کہ بہ سبب گواہی صرف ایک شخص کے فقط موتیوں پر اکتفا ہوا نہیں تو سزا بھی ہوتی۔

اخبار مقامات مختلفہ

باشندے شہر مولین کے باعث تیار یوں لڑائی کے جو کہ گردان کے ہو رہی ہیں بہت تشویش میں ہیں اور اس خبر کو

بہت بے بنیاد اور بے سرو پا بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے نتیجوں سے ہمیں بہت نقصان ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا جہاز دھانی جو کہ سودا گروں بمبئی کے نے تیار کروائی ہے وہ دریا میں چھوڑا گیا۔ شہزادہ روس جو کہ سفر پنجاب سے ممانعت کیا گیا ہے اس کا نام سائٹی کوف ہے۔ واضح ہوتا ہے کہ لام سپاہ کا جو کہ سگولی میں بندھا تھا وہ ٹوٹنے کو ہے۔ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اب کے دفعہ گور دھن کے میلہ میں تیس ہزار آدمی جمع ہوتے تھے اور 12 تاریخ گھاٹوں پر بہت تجل سے روشنی ہوئی۔ اخبار انگلش مین سے جمع و خرچ انڈیا ٹریڈری یعنی خزانہ کلکتہ کا بیچ سال گزشتہ کے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چار لاکھ 35 ہزار 23 روپیہ کی سال مذکور میں کمی ہوئی ہے آمدنی 216751148 روپیہ تھی اور خرچ ہندوستان میں 194257074 روپیہ کا تو باقی روپیہ آمدنی کا اور وہ روپیہ جو کہ زیادہ خرچ ہو گیا ہے وہ انگلستان میں بابت تنخواہ داروں وغیرہ اخراجات متعلقہ ہندوستان کے صرف ہوا ہے انواہا دریافت ہوتا ہے کہ راجہ دھیان سنگھ دربار لاہور میں سے بھاگ گیا اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سپاہ مہاراجہ کی محاذی فیروز پور کے آن پڑی ہے۔ ایک چٹھی سے اس فوج انگریزی میں کی جو کہ پشاور کو جاتی ہے ظاہر ہوتا ہے کہ کپتان ایچ لارنس صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے پل کشتیوں کا اور سڑکیں بہت خوب تیار کیں ہیں باوجودیکہ اس میں بہت کم روپیہ خرچ کیا ہے۔ ہر ایک رجمنٹ کو چھاؤنی فیروز پور کے حکم ہے کہ مستعد رہیں اس واسطے کہ ان سے عنقریب کوئی کام لیا جاوے گا۔ [ص 4 کالم 1] اور ایسا ہی حکم سپاہ چھاؤنی لدھیانہ کو بھی ہوا ہے رجمنٹ 64 پیادگان ہندوستان 20 تاریخ کوچ کرنے کو تھی لیکن پھر یہ ارادہ ہوا کہ 18 تاریخ کو ہی کوچ کرے چنانچہ رجمنٹ مذکورہ نے مع توپ خانہ اور سپاہ سپر مینا اور سواروں کے 18 تاریخ طرف مقام کسور کی کوچ کیا اور ایک چٹھی ساتویں رجمنٹ کی طلب میں بھی آئی ہے اور چونکہ اونٹ وغیرہ بار برداری بھی موجود ہے تو اغلب ہے کہ 20 تاریخ وہ بھی روانہ ہوگئی ہوگی۔ واضح ہوتا ہے کہ درمیان فیروز پور اور لدھیانہ کے رستالنتا ہے ایک ہندوستانی صاحب نے بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے اصول فن پیمائش زمین کو انگریزی ترکیب پر۔ یہ کتاب بنگال میں بہت فائدہ بخشے گی۔ تعجب ہے کہ ہندوستانی اردو زبان میں کوئی ترجمہ نہیں کرتا کہ یہاں کے لوگوں کے لیے بھی فائدہ ہووے۔ میجر ٹاڈ صاحب جو ہرات میں تھے بسبیل ڈاک اس مہینے میں بیچ کلکتہ کے پہنچے۔ کنرل ٹو صاحب کا 6 تاریخ اس مہینے کی کلکتہ میں دیوالا نکلا بہت افسوس ہے کہ بہترے لوگوں کا اس سے نقصان ہوگا بے پور کے خطوط سے واضح ہے کہ راو لہو صاحب مصاحب راج بہت بیمار تھے اور امراض اس طرح کے متضادہ تھے مدت مدید سے اس کا دفع مشکل تھا اکثر طبیب عاجز آگئے تھے اور صحت نہیں ہوتی تھی لیکن آخر الامر حکیم محمود علی خان صاحب سے رجوع ساتھ معالجہ کے کی سوڈیٹھ مہینے علان ان کا کیا تھا تو عنایت الہی سے صحت کامل ہوگئی اور 11 نومبر سنہ حال کو غسل صحت کیا۔ کہتے ہیں کہ بہت خوشی اور شادی ہوئی اور مجلس خوشی اور شادمانی کی منعقد ہوئی حکیم صاحب موصوف کو خلعت بیش قیمت پانچ پارچہ کا دو شالہ سات سو روپیہ کا اور تھان انگر کھا سونے رنگ تین سو روپیہ کا علاوہ اس کے مندیل دو سو روپیہ کی دو پٹہ ڈیڑھ سو روپیہ

کا مندیل دو سو روپیہ کی دو پٹہ تین سو روپیہ کا کٹا جس پر تین سو روپیہ کا سونا لگا ہوا ہے بطریق انعام عطا کیا۔ اخبار کلکتہ سے واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے والی پنجاب سے کچھ عہد و پیمان کیے ہیں کہ ایک کنٹینٹ سپاہ سکھوں کی جمع کی جاوے اور افسر اس کے انگریز ہوویں اور یہ سپاہ سرحدات شمال مغربی پر رہا کرے اس سے سپاہ انگریزی جو کہ وہاں گئی ہے ہندوستان میں مراجعت کر سکا کرے گی لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ سپاہ تنخواہ کہاں سے پایا کرے گی۔ اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کا ارادہ نہیں کہ درباب اس حملہ کے جو کہ سکھوں نے چین پر کیا ہے کچھ مداخلت کریں۔ سگولی کے خط سے واضح ہوتا ہے کہ سفیر راجہ برہما کانپال کو گیا ہے دیکھا چاہیے کہ اب نیپال اور مردمان ملک برہما اور سکھ جو کہ آپس میں ملیں ہیں کیا تجویز برخلاف سرکار انگریزی کے کریں گے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ 1834 میں ایک سرکلر آرڈر یعنی حکم گشتی درباب ممانعت کے صاحبان سول کو عاریت لینے کشتی اور ہاتھی اور اور چیزوں کے ہندوستانیوں سے جاری ہوا تھا اب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکم کشتی مذکور کسی چھپے ہوئے احکام صدر دیوانی اور نظامت عدالت میں نہیں پایا جاتا ہے اور نہ اب تک کبھی [ص 4 کالم 2] اس حکم کی تعمیل ہوئی ہے لوگوں میں۔ انڈیا اسٹیم کمپنی نے ایک جہاز دخانی ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا کلکتہ میں خریدا ہے اس واسطے کہ بذریعہ اس کے اسباب اور چھٹیوں اور مسافروں عازم انگلستان کو کلکتہ سے مصر تک پہنچائیں خبر ہے کہ سر اڈورڈ رائن صاحب چیف جسٹس اور دووار کا ناتھ ٹھا کر اور صاحب لوگ بھی اسی کشتی پر روانہ ہوں گے ماہ جنوری آئندہ میں۔ اندیشہ جو کہ راجہ برہما کی طرف سے تھا اب وہ سب دور ہو گیا ہے اور فوج کو جو کہ بجلد ہی تمام اس طرف روانہ کی گئی تھی واپس طلب کیا ہے۔ اگر اخبار اکشر مورخہ 23 نومبر سنہ حال سے بھی ظاہر ہے کہ ایک خط میرٹھ میں پہنچا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ افغانوں نے ایک بلوہ عظیم کیا ہے کابل کا محاصرہ کر لیا ہے اور سرالکزی نڈر برنس یا تو مارے گئے یا زخمی ہوئے ہیں۔ بمبئی کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مقام ناسک میں بموجب حکم وہاں کے مجسٹریٹ کے شہر میں گاؤ کشی ہوئی تھی سو بہت بلوہ ہوا پانچ سو برہمن وہاں سے بمبئی میں چلے گئے چنانچہ انھوں نے وہاں کے گورنر کو ایک عرضی استغاثہ پیش کی ہے دیکھا چاہیے کیا حکم ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مقام مذکور اہل ہنود میں ایک بڑا معبد ہے اور جب کہ یہ مقام گورنمنٹ کے قبضہ میں آیا تھا تو یہ شرط ہو گئی تھی کہ ان کے شہر میں کوئی شے خلاف ان کی مرضی کے نہیں عمل میں آوے گی۔

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ہیلسن برن صاحب نے عہدہ جلیلہ گورنری ہندوستان کو نہیں قبول کیا اور کہتے ہیں کہ غالباً یہ عہدہ سرسی ٹی مگلف صاحب کو پیش کیا جاوے گا اور سر آرسی جیکسن صاحب متوقع گورنری مدراس کے ہیں۔ ہاؤس آف کامنس یعنی تیسرے درجہ میں پارلیمنٹ ملکہ محترمہ فرماں روائی انگلستان کے 20 تاریخ ستمبر کو ڈاکٹر بورنگ صاحب نے ایک عرضی اس مضمون کی پیش کی کہ تحقیقات مقدمہ راجہ ستارا کی بخوبی کی جاوے اور اگر راجہ موصوف بے گناہ ثابت ہووے تو اس کی ریاست اور حکومت اسے پھر مرحمت ہووے۔ ہفتہ گزشتہ میں ہم نے

کچھ مجمل حال جاری ہونے ڈاک بگھی کا الہ آباد سے کانپور تک درج اخبار کیا تھا اب حال مفصل اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ڈاک بگھی مذکور ایک گھنٹہ میں دس میل انگریزی طے کرتی ہے کانپور سے الہ آباد تک فاصلہ ایک سو تیس میل کا ہے یہ بگھی اسے تیرہ گھنٹہ میں طے کرتی ہے مگر اس میں کوئی دو چار لختوں کا فرق بھی ہو جاتا ہے۔ تین تین کوس پر ڈاک چوکی مقرر کی گئی ہے اور ہر چوکی پر چھ 6 گھوڑے رکھے ہیں بگھیاں بھی بہت ہلکی بنائی ہیں یعنی ایک من دس سیر وزن میں اور وزن پارسلوں کا کچھ کم و زیادہ دو من سے ہوتا ہے خبر ہے کہ ماہ آئندہ سے اور مقاموں میں بھی بنارس سے دہلی تک جاری ہو جاوے گی۔ واضح ہوتا ہے کہ اب کے دو ہندو بھی ارادہ روانگی انگلستان کا رکھتے ہیں ایک بابو دوار کانا تھا ٹھا کر اور دوسرا بابو رادھا پر شاد خلف بابو رام موہن متونی جو کہ سابق انگلستان میں گیا تھا دریافت ہوتا ہے کہ بہ باعث استماع آوازہ فساد افغانستان کے کلاک۔

5 ص

تمہ دہلی اردو اخبار

جلد 4

28 نومبر 1841 یوم یکشنبہ

نمبر 249

[5 ص کالم 1]

صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ نے تین رجنوں پیادگان (کذا) حکم روانگی مقام مذکور کا دیا ہے اور جوابدہی اس کی اپنے ذمہ رکھی ہے۔

منشی اموجان جو مدارالمہام مختار کل سرکار راجہ صاحب والی الور کے ہیں بہت احتشام و تجمل سے واسطے شادی اپنے لڑکے کے رخصت لے کر اپنے گھر دہلی میں آئے۔ تحقیق سنا گیا کہ راجہ صاحب کی چشم عنایت بہت اس مختار پر ہے حکم دیا ہے رخصت کے وقت تاکید سے کہ شادی اس طرح پر کرنا کہ بخوبی نام ہو اور روپیہ کا کچھ صرفہ اور اندیشہ نہ کرنا۔ کہتے ہیں کہ انتظام بھی اس جگہ کا اس شخص نے ایسا کیا ہے کہ کبھی نہیں ہوا چونکہ یہ لڑکین سے نظم و نسق انگریزی سے مہارت رکھتا ہے اسی طور پر وہاں کا انتظام کیا اور بہت نیک طرح سے انجام دیا رعایا بھی بہت راضی ہے اور راجا بھی بہت خوش۔ اکثر اپنے بھائی اور چچا اور بعضے دوستان دلی کو حکومتیں دے رکھی ہیں جو بموجب خواہش اور حفظ اتحاد اور اتفاق رائے کے بہت خوبی سے بے طمع سے کام کرتے ہیں۔ یہ وجہ بڑی ہے حسن انتظام کی خصوص ایک بھائی محمد فضل اللہ نام فاضل منتخب ہے منٹائے روزگار ہے یقین ہے کہ اگر اس کی رائے بموجب کام جاری رہے گا تو روز بہ روز حسن انتظام کو ترقی ہوگی اس شخص نے کالج سرکاری دہلی میں بھی بہت مدت تک پڑھا ہے علم ریاضی ہندسہ وغیرہ میں ایک چنا ہوا مشہور اسکالر تھا۔

سنا گیا کہ ولی عہد بہادر کی تعداد از دواج نے اب ساٹھ سے قدم آگی کورکھا چند اشخاص اس قبیل کے جمع ہوئے ہیں کہ وہ ہر ہفتہ ایک نئے قبیلہ کی مصلحت دیتے ہیں۔ اور درس مذمت تقویم پارینہ ہر لمحہ جاری رکھتے ہیں وہاں کی حالات روزمرہ جو اندرونی معلوم ہوئی ناگفتہ بہ ہے ایک خط بہت طول طویل آیا ہے ہم اس دفعہ درج نہیں کر سکتے بسبب اس کے کہ مضامین عالیہ علمی اور قانونی بہت آگئے ہیں۔

رائڈ عورتوں کی شادی

ولکن سن صاحب رزیڈنٹ سہور کے نے ایک رسالہ انگریزی میں درباب شادی رائڈ عورتوں کے اور درباب نقصان اور فائدہ نہ کرنے اور کرنے شادی کے چھاپا ہے۔ ایک بڑے پنڈت ناگپور صاحب رتبہ اور بیٹے وزیر متونی راجہ ناگپور کے نے بھی اس باب میں ایک کتاب لکھی ہے اور انھوں نے بہت دلیلیں واسطے اس کے لکھی ہیں اور اپنی قوم کی عورتوں کے واسطے بہبودی چاہتا ہے اور لوگوں کو نقصان اور برائیوں سے آگاہ کرتا ہے جو کہ بہ باعث ممانعت شادی رائڈوں کے واقع ہوتی ہیں یہ پانچ دلیلیں وہ لایا ہے۔ اول یہ کہ امر اس مقصود کو خدا کے فوت کرتا ہے جو کہ بیچ پیدا کرنے عورات کے تھا۔ دوم یہ کہ ان کے اخلاق پسندیدہ اور نیکیاں اور عصمت ساتھ بدی اور بد چلنی کے مبدل ہو جاتی ہیں۔ سوم یہ کہ شادی نہ کرنے سے یہ اکثر واقع ہوتا ہے کہ اسقاط حمل بہت ہوتے ہیں اور لڑکے بھی پیدا ہوتے ہیں تو وہ ہلاک کیے جاتے ہیں۔ چوتھی کہ پرورش کرنا اور رکھنا ان کا بیچ ایک معزز اور نیک حالت کے واقع کرواتا ہے ایک ہمیشہ کی بے فائدہ اور خرچ ان کے ماں باپ اور مرہیوں کو۔ پانچویں یہ کہ چونکہ یہ رائڈین بسبب ان سخت قاعدوں کے خراب اور بدکار ہو جاتی ہیں تو یہ بے شک و شبہ اور عورات کو بھی اپنا جیسا کر لیتی ہیں جن کے ساتھ یہ صحبت رکھتی ہیں اور علاوہ اس کے واسطے ان کی دلیل کے یہ بات ہے کہ یہ سب کسی قوموں میں مسلم یعنی مانی ہوئی بات ہے کہ پیدائش عورتوں کی نسبت مردوں کے ناقص ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ باوجود زیادتی تکمیل مردوں کے عورتوں سے مرد ہرگز اس مشکل کے متحمل نہیں ہو سکتے جس مشکل میں کہ عورتیں بسبب نہ حکم پانے شادی کے زیر بار مشکلات رہتی ہیں یعنی مردوں کو تو اجازت ہے کہ جتنی شادیاں چاہیں کریں تو اس واسطے کہ یہ مرتکب بدکاری کے نہ ہوں اور اجازت ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اجازت نہ ہوتی تو یہ متحمل رکنے کے نہ ہوتے اور برا کام کرتے پھر غور کیا چاہیے کہ جب مردوں کا باوجود زیادتی تکمیل کے یہ حال ہے تو عورتوں کا کیا حال ہوگا جو کہ ناقصات العقل ولدین اور تمام باتوں میں مردوں سے کمزور پیدائش ہیں اور کیونکہ متحمل اس بارِ عظیم کے ہو سکیں جس کے متحمل ان کے کامل تر نہ ہو سکیں۔ اور سو اس کے جس حالت میں کہ شادی رائڈ عورتوں کی منع تھی اس حالت میں ایک امر اس طرح کا جائز اور جاری تھا جس سے یہ بے چاریاں آفت سے اس جہان کی اور خرابیوں سے جن کے پیش آنے کا ڈر ہے چھوٹ جاتی تھیں یعنی بہ مجرد مر جانے خاوند کے سستی ہوتی تھیں جلائی جاتی تھیں اور اب وہ بات

ممنوع کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ جلانا جواب منع کیا گیا ایک دافع اور حافظ تھا ان کی ان مشکلوں اور بے کاری کا جو خاوند کے مرنے اور منع ہونے دوسرا خاوند کرنے سے لاحق ہوتی تھیں یعنی یہ جلادینا ایک بڑا علاج تھا تو اب چونکہ وہ علاج منع ہو گیا تو اب یہ پھر بے علاج رہیں کوئی علاج اب بہتر نہیں سوا اس کے کہ ان رائنڈوں کو خاوند کرادیا جاوے جیسے مرد جو رو کر لیتے ہیں۔ اکثر لوگ واسطے رفع کرنے ان برائیوں کے تذکرے کرتے ہیں چنانچہ موتی لعل سبل نام ایک بابو نے کلکتہ میں دس ہزار روپیہ واسطے اس شخص کے جو کہ رائنڈ عورت سے شادی کرے مقرر کیا ہے اور سنا جاتا ہے کہ حال میں ایک شخص راضی بھی ہوا ہے اور چونکہ رسم مدت کی اور عام ہے تو اغلب ہے کہ مدت ہی میں موقوف ہووے گی جب تک لوگ بخوبی علم اخلاق سے آگاہ نہ ہوں گے اور قرار واقعی ان کی فہم و ادراک کو ترقی نہ ہوگی تب تک یہ کسی ناپسندیدہ پرانی بات کا ترک پسند نہیں رکھیں گے۔ اب کہ پرچہ اخبار میں گنجائش زیادہ لکھنے کی نہ تھی انشاء اللہ آئندہ کو بلکہ ہمیشہ اس باب میں لکھا جاوے گا۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو دس روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

5 دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب یہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومہ الذیل بھیج کر منگالیں انشاء اللہ دو چار روز میں تمام وکمال تیار ہو جاوے گا بالفعل قیمت 3 روپے۔

احکام

صاحبان صدر دیوانی عدالت نے شاماچرن بازرجی بیلپور کے منصف کو ضلع بریلی سے بدل کر قادر بخش متونی کی جگہ میرٹھ میں منصف مقرر کیا۔ ڈاکٹر ایچ فاکز صاحب ممالک مغربی کے سرکاری باغوں کا مہتمم مقرر ہوا۔ ایلفر ڈ پیٹر کری صاحب ریلف جان ٹیلر صاحب کے ایام رخصت میں یا جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو مرزا پور کے جج کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ روبرٹ بزوک مارگن صاحب میرپور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ جارج بیلنٹ صاحب علی گڑھ کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو پہلی تاریخ ماہ آئندہ سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ فریڈرک بیب گنہس صاحب مقام حصار کی خدمات مامورہ کو طامن ہنری سمن صاحب کے تفویض کر کے اڈورڈ ٹامس کالون صاحب کی ایام غیر حاضری میں جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر دہلی کے ہوئے۔ مائیکل پیکنہیم اجور تھ صاحب سہارنپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹر اور مہتمم بندوبست کو ماہ آئندہ کی پہلی تاریخ کو بمبئی جانے کے لیے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ اڈورڈ تھارنٹن صاحب مظفر نگر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو ولایت جانے کی تیاری کرنے کے لیے چھٹی تاریخ سے دو مہینے کی رخصت ہوئی۔ ای اے ریڈ صاحب گورکھ پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کو ماہ جنوری 1842 کی پہلی سے 21 تاریخ تک رخصت عنایت ہوئی۔ جے ایچ واکر صاحب قانون نویس 1833 کی رو سے گوڑگانوہ میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا۔ ڈبلیو منکسن صاحب مقام الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی واسطے تیاری کرنے روانگی کلکتہ کے۔ ایچ ایچ ٹامس صاحب مقام الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کا کام کرنے کے لیے بحال و

برقرار رہا۔ ٹی پی اوڈاک صاحب ایم جے ٹیرنی صاحب کی رخصت میں یا تا صدور حکم ثانی علی گڑھ کے سول اور سیشن جج کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ ڈبلیو اڈکناوی صاحب تا صدور حکم ثانی فتح پور کے سول اور سیشن جج کا کام کرنے کو مقرر ہوا۔ سی سی جیکسن صاحب تا صدور حکم ثانی فتح پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ مسٹرایف اور ویلس صاحب ممالک مغربی کے اکاؤنٹنٹ جنرل کو جو رخصت 7 تاریخ کے حکم نامہ کے [ص 1 کالم 2] رو سے عنایت ہوئی تھی اس پر بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے 15 ماہ نومبر تک اور بھی مرحمت ہوئی۔

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں جو بعد تیار ہونے کے خریدیں ہے

مکناٹن صاحب کے	3 روپے	4 روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3 روپے	4 روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3 روپے	4 روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4 روپے	5 روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7 روپے	9 روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکز ہے پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ ڈبلیو میں ہیں لکھ بھیجے

کابل

صاحب آگرہ اخبار انگریزی از روئے ایک چٹھی مقام فیروز پور کے تمام حال کو بلوہ افغانستان کے جو کہ ہفتہ گزشتہ میں لکھا گیا تھا ثابت کرتا ہے اور جو کچھ زیادہ لکھتا ہے وہ بھی واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے مندرج ہوتا ہے۔

جنرل سیل صاحب نے مسٹر کلارک صاحب پولیٹی ایجنٹ لدھیانہ کو لکھا ہے کہ اگر فوراً کچھ سپاہ واسطے مدد کے نہ بھیجے تو میں ہتھیار کھول بیٹھوں گا۔ جلال آباد میں ان کو جس قدر رکھنا ملتا تھا اب اس سے چوتھائی ملتا ہے تمام ملک دشمن ہو گیا ہے اور درمیان کابل اور جلال آباد کے آمد و رفت اور خط و کتابت بند ہے کابل میں آٹھ یا دس افسر انگریزی مارے گئے ہیں سرکشوں نے ایک کو فرزند ان عظیم شاہ میں سے بادشاہ مقرر کیا تھا اور اکثر لوگ شاہ شجاع الملک کے خاندان میں سے بھی اس کے شامل ہو گئے ہیں سب کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ شاہ ممدوح بھی اس فتنہ انگیزی

میں شریک تھے اس امید سے کہ گورنمنٹ کی متابعت سے آزاد ہو جاویں۔ ایک صاحب کرنال میں سے اطلاع دیتے ہیں کہ 19 رجنٹ پیادگان ہندوستانی 29 تاریخ نومبر کو اور تیسری رجنٹ بفس کی 30 تاریخ کوچ کرنے کو ہے واسطے فیروز پور کے بموجب درخواست مسٹر کلارک صاحب بہادر کے جنھوں نے کہ دو برگٹ طلب کئے ہیں اور اغلب ہے کہ آگرہ اور مہرہٹہ سے بھی کچھ سپاہ متحرک ہوگی۔ مسٹر کلارک صاحب کی ایک چٹھی بنام لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ میں آئی 27 تاریخ کو چنانچہ چٹھی مذکور کمپ صاحب ممدوح میں بھیجی گئی جو کہ درمیان کول اور متھرا کے ہیں۔ آمد و رفت اور [ص 2 کالم 1] خط کتابت کابل سے قندھار تک مسدود ہے کیونکہ پہلی تاریخ کی چٹھیاں وہاں کی آئی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ اس تاریخ تک وہاں خبر بلوہ افغانوں کی نہیں پہنچی تھی اور مقام درہ بولان کی چٹھیاں بھی 22 تاریخ اکتوبر تک کی پہنچی ہیں بعد اس کے کوئی چٹھی نہیں پہنچی۔ قندھار میں اکرم خان کو مارڈالا۔ صاحب اخبار لکھتا ہے کہ اس وقت میں موقع ظاہر کرنے ایسی سختی کا نہ تھا۔ ایک اور چٹھی سے فیروز پور کی یوں ظاہر ہوتا ہے کہ چٹھیاں مکناٹن صاحب کی کابل سے جنرل سیل اور لفٹنٹ میکسن کونویں تاریخ تک کی آئی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ فتنہ مذکور دوسری تاریخ شروع ہوا اور نویں تاریخ تک فرو نہیں ہوا بریگیڈیر شلٹن صاحب مع ایک کمپنی چوالیس رجنٹ کے اور دو رجنٹوں پیادگان ہندوستانی اور ایک رجنٹ شاہ کے بالا حصار میں تھے اور باقی سپاہ مع صاحب سفیر انگریزی کے کمپ میں تھے۔ سرکشوں کا کابل پر قبضہ ہو گیا ہے فہرست ان لوگوں کی جو کہ مارے گئے ہیں یہ ہے سرالکزیڈر برنس صاحب اور ان کا بھائی کپتان سوین صاحب وینس صاحب اور ریبان صاحب رجنٹ 44 ملکہ کے مول صاحب اور ویلر صاحب سیلسمری صاحب اور بروڈنٹ صاحب شاہ کے ملازم گورڈن صاحب اور روبرٹ سن صاحب رجنٹ 47 پیادگان ہندوستانی کے۔ جنرل سیل صاحب بہت جلد مدد مانگتے ہیں صاحب موصوف صرف چھ روز کا سرانجام خوراک کا رکھتے تھے وہ بھی اس طرح کہ چوتھائی خوراک دیویں اور تمام ولایت مستعد اور سلع ہے علی مسجد پر بھی خیر یوں [نے] حملہ کیا ہے اور ڈاکیں لوٹ لی ہیں ایک اور اخبار سے حال ماری جانے ریٹری صاحب کا بھی معلوم ہوتا ہے اور لفٹنٹ مسٹر صاحب انجینئر کے نے بھی زخم شدید کھائے ہیں یہ صاحب بھی لکھتے ہیں کہ جنرل سیل صاحب جلال آباد میں ہی ہیں اور سامان جنگ اور رسد کالان کے پاس نہیں رہا لیکن کچھ سامان لڑائی کا ان کے پاس جنرل اویطویلیہ صاحب ملازم سرکار لاہور نے بھیجا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ فوج سکھ بھی بھیجی گئی ہے یا نہیں کس لیے کہ تمام خیربری بھی مستعد پر خاش ہیں۔ رجنٹ بفس اور رجنٹ 19 پیادگان ہندوستانی حتی الامکان بہت جلد کوچ کرتی جاوے گی اور نویں رجنٹ پیادوں ملکہ کی اور ایک رجنٹ پیادگان ہندوستانی کی میرٹھ سے بھی کوچ کرے گی۔ ایک اور اخبار سے بھی حال مرقومہ بالا ثابت ہوتا ہے سوائے مارے جانے انسانوں روہنس صاحب رجنٹ 37 پیادگان ہندوستانی کے کیونکہ اس رجنٹ میں کوئی صاحب اس نام کے نہیں ہیں اور سوائے حال قتل روبرٹ سن صاحب کے جو کہ رجنٹ 33 کے ساتھ ہیں میرٹھ میں مگر یہ غلطی ناموں میں پڑ گئی ہوگی کیونکہ اب بھی سنا جاتا ہے کہ دو افسر رجنٹ 37 میں سے کام

آئے ہیں رجمنوں ساٹھویں اور چونٹھویں پیادگان ہندوستانی اور کچھ سواروں ہندوستانی کے آگے سامان جنگ اور رسد بھی بھیجی گئی ہے جنرل سیل صاحب کو عنقریب رسد پہنچ جاوے گی اور مورچہ بندی کیا ہوا کمپوز جس میں کہ شاہ شجاع الملک اور سر ولیم مکناٹن صاحب نے پناہ لی ہے اس میں سامان جنگ اور خوراک کا باافراط ہے چار مہینے تک کا۔ سوآن کو چنداں خوف نہیں ہے۔ الغرض طرح طرح کی متوحش افواہیں سنی جاتی ہیں ایک یہ ہے کہ کپتان روڈ برن صاحب درمیان غزنین اور کابل کے ڈیڑھ سو آدمیوں سے مارے گئے اور [ص 2 کالم 2] دو صاحب اور بھی ایک روز پیشتر بلوہ مقام کابل کے نکلے تھے اور پانچ سو سپاہی بھی ان کے ہمراہ تھے سو اگرچہ غلز یوں نے افسران مذکورین کے قتل کرنے میں بہت کوشش کی اور کچھ روپیہ بھی سپاہ انگریزی کو اس لیے دینا کیا لیکن افسران مذکورین بہ باعث دیانت اور شجاعت اپنے سپاہیوں کے بچ گئے مگر ان میں سے پانچ سپاہی مارے گئے اور اگرچہ یہ لوگ چودہ روز تک مقام تزیں میں روکے گئے لیکن آخر کار بائیس گھنٹہ کے کوچ پیائی نے انھیں تعاقب سے دشمنوں کے آزاد کروایا۔

کاروان سرکاری نے بھی 18 تاریخ ماہ حال کو فیروز پور سے مع آٹھ لاکھ روپے اور سامان جنگ اور رسد وغیرہ کے ستلج سے عبور کیا ہے اور رجمنٹ 42 ہندوستانی نے بھی مع رجمنٹ تیسویں کے دریائے مذکور سے عبور کیا۔ واضح ہوتا ہے کہ کوہستانی جو کہ پہلے قزلباشوں کے شریک نہیں ہوئے تھے آخر کار وہ بھی شامل ہو گئے۔

ایک اور خبر تازہ یہاں پہنچی ہے اور غالباً سچ ہے کہ 11 تاریخ نومبر کو ایک جنگ سخت درمیان سپاہ انگریزی اور افغانوں کے ہوئی جس میں کہ سپاہ انگریزی فتح مند ہوئی ہے اور ان سے وہ دونوں توپیں پھر چھین لیں جو کہ انھوں نے پہلی لڑائی میں لے لی تھیں۔ ایسا خیال کیا گیا ہے کہ قوم غلزی انگریزوں کی طرف ہو جاوے گی۔ 15 تاریخ ماہ گزشتہ کو انھوں نے جنرل سیل پر حملہ کیا لیکن صاحب ممدوح نے انھیں شکست فاش دی اور ہٹا دیا اور اگرچہ بیسویں تاریخ کو خبر ایک اور حملہ کی تھی لیکن صاحب موصوف نے کچھ خوف نہ کیا کیونکہ انھوں نے شہر پر قبضہ کر لیا تھا اور غلبہ بہت رکھتے تھے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سرانجام ضروریات پشاور سے بھی پہنچ گیا ہے۔ سچ خبر سرالکوزینڈر برنس صاحب کے مارے جانے کی لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے کمپو میں پہنچی ہے اور مشہور ہے کہ لفٹنٹ ریٹری صاحب پولیٹی کل ایجنٹ ترکستان بھی مارے گئے ہیں۔ ایک گروہ قزلباشوں کے نے مورچہ بندی کئے ہوئے کمپو پر بھی حملہ کیا تھا لیکن اینڈرسن صاحب کے سواروں نے مکرر متواتر انہیں شکستیں دیں اور پانچویں رجمنٹ سواروں کی نے انہیں بے تیغ کیا۔

چلین

ایک جہاز مقام مکاؤ سے بیسویں تمبر کو چلا ہوا آیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقام امواہ کو بے شک و شبہ سپاہ انگریزی نے فتح کر لیا ہر چند چینیوں نے اپنی دانست میں بیچ استحکام مقام مذکور کے محنت اور مشقت کی تھی لیکن وہ جلد مسخر ہو گیا اور زیادہ آٹھ سو توپوں اور بڑے بڑے ذخیروں میگزین اور سامان جنگ کو ان کے سپاہ انگریزی نے

غائب کر دیا فوج انگریزی میں سے کل دو آدمی مارے گئے تو منڈارن جو کہ سرکردگی اپنے حاکم کے لڑنے کو آئی تھی بہ موجب اپنے قدیمی قاعدہ کے سب سے پہلے میدان جنگ سے بھاگ گئے مگر بعض سپاہی چینیوں کے خوب لڑے اور توپیں سر کرتے رہے آخر کا سپاہ نصرت پناہ نے ان کے عقب سے باڑیں ماریں اور انھیں سب کو مار ڈالا۔ فوج انگریزی بعد منہدم کرنے قلعوں امواء کے طرف شمال کے بڑھی اور میجر جان اسٹون اور چھ سو سپاہی رجمنٹ انگریزی اور رجمنٹ 18 پیادوں ہندوستانی کو مع چند گولہ اندازوں تو پناہ مدراس کے [ص 3 کالم 1] تفنگ و توپیں چھوڑ گئے تاکہ باعانت جہازوں ڈروند اور پائی لیڈس کے مقام امواء میں چینیوں کا پھر دخل نہ ہونے دیں۔ کہتے ہیں کہ بیڑہ جہازوں کا طرف شمال کے گیا ہے اور جزیرہ چوزان سے سویل انگریزی کے فاصلہ پر ہے اور اسی سبب ایسا ثابت ہوتا ہے کہ افواہ فتح ہونے جزیرہ چوزان اور تنگ پوکی سچ ہوگی اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ افواج انگریزی جاڑے کے موسم میں تو امواء اور چوزان میں رہے گی لیکن ماہ مارچ میں طرف پکن دار الخلافہ چین کے روانہ ہوگی۔ اس جہازی اور خشکی کی سپاہ کی سرداری میں سرولیم پارکر اور سرہیف گف تھے۔

سندھ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ میجر اور ٹریم صاحب 14 تاریخ اکتوبر کو ہمراہی کرنیل انگلینڈ صاحب اور بقیہ رجمنٹ 41 اور دو کمپنیوں اکیویں رجمنٹ پیادگان ہندوستان کے مقام سٹریٹیجی جو رپن پنچے اور خبر تھی کہ دادر میں پنچے گئے۔ دو کمپنیاں رجمنٹ ملکہ کی جن کو کہ حکم روانگی سندھ کا تھا وہ 23 تاریخ اکتوبر کو حیدرآباد میں تھیں اور خبر تھی کہ ابتدائے نومبر میں سکھر میں پنچے گی وہ نو آدمی جن پر کہ قتل کا الزام گر اس کٹوں کے تھا ان پر جرم ثابت ہوا ہے سو یقین ہے کہ ان سے قصاص لیا جاوے گا۔ تو پناہ بنگال کا 28 تاریخ اکتوبر کو ازراہ بھاگ سکھر کو جاوے گا۔ امیر خیر پور بھی سدا راہ ہوتا ہے اس لیے کہ اسے شامل ہونے سے شکار پور کے کچھ رنج پنچا ہے لیکن میر رستم خان اسے حسن اخلاق سے پیش آتا ہے جو کہ اس نے بروقت پہلے دفعہ جانے سرالکوینڈر برنس کے ظاہر کئے تھے سنا جاتا ہے کہ مقام کچی خان قلات کو دی گئی ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بیگم بیگمات شاہ شجاع الملک میں سے جو کہ بہن یا بیٹی دوست محمد خان کی ہے وہ بھی سرکشوں کی مدد ہے۔

دہلی

3 تاریخ کو بتقریب عرس سلطان جیو صاحب کے بڑا میلا سلطان نظام الدین میں ہوا حضور والا بھی حسب معمول ساتھ تزک و احتشام معمولی کے گئے کھڑی سواری سنا گیا کہ سمپسن صاحب کا اسباب جس کا چوری کا حال سابق لکھا گیا تھا اہالی پولس پر صاحب مجسٹریٹ کی بہت تاکید تھی سو کچھ اسباب نکلا اس طرح پر کہ چوراز خود ڈال گئے باہر شہر کے گرد پیش کوٹھی صاحب مجسٹریٹ کے کہتے ہیں کہ اہالی پولس کی اس میں بہت کوشش عمل میں آئی۔

اس ہفتہ میں ایک جوہری ریشم والا کی برات بڑی دھوم سے ہوئی ہر چند ہنود میں آرائش وغیرہ کا بہت تجل ہوتا ہے لیکن اس کے ہاں چار چیزیں زیادہ ایجاد کی تھیں جو کسی کے ہاں اس شہر میں آج تک نہیں ہوئیں اس سبب سے تمام رئیس امیر و غریب شہر کے واسطے دیکھنے کے گئے تھے ایک میلہ بڑی دھوم کا ہو گیا تھا کہتے ہیں کہ عید کا بھی اتنا ہجوم نہیں ہوتا۔ اشیائے ذیل جو سوائے معمولی تجل کے جدید تھیں یہ ہیں جھرنہ لکڑی کا نقل جھرنہ قطب صاحب کی مع تمام بارہ دریوں وغیرہ کے نقار خانہ نقل تخت طاؤس کی نقل کوٹھی مارکین صاحب جو لکھنؤ میں ہے نقل سواری نواب گورنر جنرل صاحب مع سواران و پیادگان جو قواعد کرتے جاتے تھے۔

[ص 3 کالم 2] بندوبست

یکم اور دویم اور سویم ماہِ حال کو برڈ صاحب بہادر سینئر ممبر صدر بورڈ کا اجلاس درباب بندوبست پر گنہ جنوب خاص دہلی کے صاحب کلکٹر بہادر کے گھر پر رہا صاحب بندوبست پانی پت بھی حاضر تھے ہر چند سال گزشتہ میں انھیں ممبر کے اجلاس میں بہت جد و کد سے بموجہ مسٹر گرانٹ صاحب کلکٹر اور جے ایچ ٹیلر صاحب مہتمم بندوبست خاص دہلی کے بہت تحقیقات حال ہو کر منظوری اس بندوبست کی سنی گئی تھی لیکن اب بسبب ضروری غور نسبت بعضے دیہات کے جن کا حال بعد بندوبست بسبب باقی وغیرہ کے زیادہ تر کھلا پھر کر دیہہ وارد دیکھا گیا سنا گیا کہ قریب آٹھ نو ہزار روپیہ کے تخفیف نسبت دیہات بارانی وغیرہ کے ہو جاوے اور 4 تاریخ کو حال دیہات پر گنہ شمال بھی دیکھا گیا کچھ تخفیف اغلب ہے کہ ان میں بھی ہوئی صاحب مہتمم بندوبست گوڑگانوہ بھی اپنے علاقہ کے کاغذ لے کے دہلی میں آئے تھے انھوں نے خود پیش کیا سو منظور ہوا۔

خط صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ

درباب علم جو خط تمہارے پرچہ اخبار میں دیکھا گیا فی الواقع رائے ان صاحبوں کی اور کار سپانڈنٹ کی جو متضمن تجویز ترجمہ ہونے کتب انگریزی کی اردو میں ہے بہت درست معلوم ہوتی ہے یہاں کے لوگوں نے بھی جو علوم و فنون سے رغبت رکھتے ہیں اتفاق اپنی رائے کا ظاہر کیا اور میری بھی یہی رائے ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ اگر درس مدرسوں میں بھی اسی طور پر جاری ہوگا تو بہت ترقی مدرسوں کی بھی ظاہر ہوگی۔ میں نے جو دیکھا تو اب لڑکے بہت کم آتے ہیں کالج میں جب سے کہ تنخواہ سب لڑکوں کی نہیں مقرر ہوئی اور صرف چند اسکالر ہوتے ہیں۔ بلکہ میں خیال کرتا ہوں کہ سوائے ان کتابوں علوم و فنون کے کام کچھ یوں کا بھی اگر طالب علموں کو مثل تحریر اظہارات پروانہ روبکاری وغیرہ بھی سکھلایا جاوے تو بہت بہتر ہووے کس واسطے کہ باوجودے کہ مدرسہ کے طالب علم باوصفی کہ کچھری والوں سے علم میں بدرجہا زائد ہوتے ہیں لیکن چونکہ کار کچھری سے ناواقف ہوتے ہیں تو اول نظر میں حاکموں کے نزدیک بھی ناواقف تصور کئے جاتے ہیں اور عہدہ جلیل نہیں پاتے اور جب کہ تنخواہ بھی مدرسوں میں

نہیں اور کچھریوں میں نوکری بھی نہیں ہوتی اور اکثر لوگ مفلس محتاج ہیں تو کس امید پر کہاں سے کھا کر تحصیل علم کریں اس صورت میں بہت مناسب ہے کہ مدرسہ میں تحریرات کاغذات کچھری بھی سکھلایا جاوے اور صاحبان کچھری بھی ان کے غور ملحوظ رکھیں تو بیشک ترقی علوم زیادہ تر متصور ہے الراقم محمد ہادی۔

علی گڑھ

صاحب والا مناقب لفتنٹ گورنر صاحب بہادر آگرہ مع اپنے لشکر 25 تاریخ ماہ گزشتہ کو از راہ علی گڑھ آگرہ کو روانہ ہوئے ایک بڑا گروہ سپاہیوں کا واسطے بھرتی رجمنٹ گوروں اور بفس اور نویں رجمنٹ ملکہ کے 24 تاریخ ماہ مذکور کو علی گڑھ میں پہنچا اور 27 تاریخ کو (کذا)

پولیس

[ص 4 کالم 1]

نقل صاحب سلطان الاخبار بموجب ارقام صاحب زبدة الاخبار در باب آئین تراشی تھانہ داروں کے نقل مجلس ہو رہی ہے وہ لکھتا ہے کہ تھانہ داران مملکت انگریزی علی الخصوص داروغگان 24 پرگنہ نے قوانین اپنی طرف سے تراشے ہیں یعنی انواع واقسام کی اذیت رعیت کو دیتے ہیں اور برخلاف قوانین کونسل کے عمل میں لاتے ہیں تفصیل اس کی بہت طول طویل لکھی ہے خلاصہ یہ کہ جہاں کہیں نقب یا چوری ہوتی ہے تو صاحب مال مسروقہ مجبور کیا جاتا ہے واسطے اخفائے واردات کے یعنی اس کو خوف دلایا جاتا ہے کہ در صورت اطہار کے بتلائے بلائے عظیم اور بے عزت کیا جاوے گا اور جو کوئی کہنا نہیں مانتا تو برا بھلا سنتا ہے قید سے ڈرایا جاتا ہے بلکہ وہ خود متہم کیا جاتا ہے کہ خود نقب تو نے دی ہے اور اس علت سے قابل چالان و سزا ہے حتیٰ کہ اس سے اور ہمسایوں سے اس کے اس دھمکی سے روپیہ لیتے ہیں یہاں تک اب نوبت ہے کہ لوگ اس ڈر کے مارے زبان پر حرف چوری کا نہیں لاتے اور حکام کچھ انتظام نہیں کرتے۔ اور صاحب سلطان الاخبار چاہتا ہے کہ سب وقائع نگار دیار و امصار کے حال تھانہ داروں کا لکھیں کہ وہاں کے تھانہ دار بھی اس قسم کے قانون تراشے ہیں یا مخصوص یہ حال بنگالہ ہی میں ہے صاحب زبدة الاخبار اپنے ہاں لکھتے ہیں کہ میں نے بنگال بھی دیکھا اور ہندوستان بھی دیکھا تھانہ داران ہندوستانی اس قدر جو رو تعدی نہیں کرتے جیسا کہ تھانہ دار بنگال ہر فرد ہے اور نہایت بدی سے انہیں یاد کیا حقیقت میں یہ ہے کہ بہ مقتضائے قول شاعر فارس نہ ہر زن زن است وز ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکساں نکر و حکم قطعی بالکلیہ تو ہرگز کہنا نہیں چاہیے خدا کی خدائی معمور ہے سب جگہ سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں اکثر ناخدا ترس اور بعضے خدا ترس اور انواع واقسام کی حالتیں تجربہ روزمرہ کا ظاہر کرتا ہے بقول شاعر مذکور ہر گلی رارنگ و بوئے دیگر است بعضے اس قسم کے ہیں کہ نقب کو کندیدگی کتے اور چوہے اور گھونس کی ظاہر کر کے چوری چھپاتے ہیں بعضے خانگی چوری بتلاتے ہیں بعضے ادھر ادھر کے ساکنین کو مجرم ٹھہرا دیتے ہیں بعضے بد معاشوں پر خواہ مخواہ مدعا پہنچا دیتے ہیں لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہاں عدم

واردات حسن انتظام اہالی پولیس کا زیادہ تر گنا جاتا ہے جو وہ لوگ اس میں کوشش کرتے ہیں کہ صرف مدعی ہی کے پیچھے لپٹ پڑتے ہیں جیسا کہ سلطان الاخبار سے ظاہر ہوتا ہے اس طرف نام گرفتاری مجرمان میں کوشش زیادہ سنی جاتی ہے اور انواع و اقسام کی صورتوں سے گرفتاری مجرمان اقراری اکثر سنی جاتی ہے اور بعضے افسران پولیس کی خاصیت یہ ہے کہ سال مسروقہ کے بدلے کوئی چیز ہم شکل اس میں کی کسی کے گھر میں ڈال دی اور اس گھر والے کو جا پکڑا اگر وہ مال دار ہوا تو اپنا کام کیا چیز کو مدعی سے انکار کر دیا کہ سچ اس کی نہیں تھی اور جو وہ غریب مفلس ہوا تو مدعی کو دم دیا کہ اس چیز کو اپنا کہہ دو تو سارا اسباب نکلے گا اور اس غریب کو گرفتار کر لیا سرکار میں سرخ روئی ظاہر کی کہ مجرم مع مدعا کے گرفتار لائے اس کے بدلے میں مورد تحسین و آفریں حکام سے ہوئے اور سچ ہے کہ حکام کی بلا جانے وہ غیب دان نہیں جو جانیں کہ اصل قول فعل [ص 4 کالم 2] اس افسر کے کیا ہیں اور علاوہ اس کے مشہور ہے کہ حکام کے کان ہوتے ہیں وہ کیا جانیں۔ ترتیب مقدمہ سے جو صورت ظاہر ہوئی ویسا انھوں نے جانا اور علاوہ اس کے بیش تر افسران پولیس کا جو ایک قسم کے دونوں ہیں ایک اور طریقہ ہے کہ بسبب حکومت کے ان سے خوب بن آتا ہے وہ یہ ہے کہ عزت داران شہر سے یا اور عوام سے جو کہ حاکم پاس پہنچ سکتے ہیں بے غرضانہ کہو دیا کہ فلانا افسر بہت خوب ہے فلانی واردات جو واقع ہوئے نفس الامر میں حال اس کا یوں ہے فلانا نے افسر نے اس میں یوں کوشش کی یوں دیانت کی لیکن لوگ اس دیانت کے سبب سے اس کے مخالف ہو گئے غرض انواع و اقسام کی بھلائی کی اور دیانت کی بات حاکم کے کان تک پہنچادی پھر حاکم اسے کیا کرے جب رئیس اور معزز اور عوام سے ایک بات سنے تو اسے کیوں کر چھوٹ جانے پھر اگر کوئی مظلوم کیسی ہی طرح سے شکایت بیان کرے تو وہ صاحب الغرض کہلاوے اور اس کا کہنا کب اثر کرے۔ غرض سوائے اس کے طرح طرح کے جوڑ توڑ عمل میں آتے ہیں پھر حکام کیا کریں ہاں حکام کو لازم ہے کہ مدعی اور مد عالیہ سے کو اہوں سے انکشاف حالات بطور خود خفیہ طور پر بھی عمل میں لادیں اور تنہا ہر ایک غریب و مالدار کی سنیں اور تحقیقات مقدمہ میں تحریرات مصنوعی اہالی پولیس کو اڈل لائے محض سمجھ کر خود حتی الوسع پیروی مقدمہ کریں اور کسی افسر کے حق میں کہنا رئیس و امیر کا وحی آسمانی نہ سمجھیں جب ان حضرات کی غلط اندازی سے محفوظ رہیں اور کچھ مظلوم اپنی داد پہنچیں لیکن یہ امر بہت مشکل ہے اتنا دل و دماغ ہر ایک حاکم کو کہاں اور سچ ہے کہ اگر ہر ایک مقدمہ میں اس قدر پیروی ہو تو کام کیوں کر چلے لیکن یہ بھی ہے کہ اگر دو چار مقدموں میں اس طرح کی کوشش ہو کر دو چار افسروں کو حاکم سزا بھی دے دیں تو پھر سب کو کچھ عبرت ہو جاوے۔

عرب

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں پھر درمیان عربوں اور فرانسیسیوں ایلیجرس کے بہت لڑائی ہوئی عربوں نے قریب تر ایلیجرس کے جا کر لڑائی مانگی فرانسیسی بھی میدان میں نکل آئے اور لڑائی شروع کی دیر تک ہنگامہ لڑائی کا گرم رہا

فرانسیسیوں میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور عربوں سے پانچ سو آدمی تہ تیغ ہوئے شام کے وقت لڑائی موقوف ہو گئی اور دونوں لشکرا اپنے اپنے مقام پر ہٹ گئے رات کو افسران فوج فرانس نے پیغام صلح کا بھیجا عربوں نے قبول نہیں کیا دوسرے دن پھر لڑائی ہوئی مگر معلوم نہیں کہ آخر کو کون غالب رہا۔

واضح ہو کہ سردار سپاہ عرب کا سید عبدالقادر ہے جو کہ پہلے حاکم جزیرہ الجیرس کا تھا مگر فرانسیسیوں نے جریرہ مذکور اس سے چھین لیا ہے چنانچہ لڑائی فرانسیسیوں اور سید عبدالقادر کی مدت سے چلی آتی ہے اور یقین ہے کہ جب تک اس کا ملک اس کے ہاتھ نہ آوے گا تب تک وہ لڑائی سے باز نہ آوے گا ہر سال دو تین دفعہ لڑائی درمیان سید موصوف اور فرانسیسیوں کے لڑائی ہو جاتی ہے۔

باہتمام پنڈت موتی لال پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

12 دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

ایچ وینسٹ ٹارٹ صاحب حدود ممالک مغربی کے ایجنٹ گورنر جنرل کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے 21 تاریخ جولائی سے 19 ستمبر تک شملہ پر جانے کے لیے رخصت عنایت ہوئی۔ ڈبلیو منکلٹن صاحب مقام الہ آباد کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو جو رخصت 22 ماہ حال کے حکم نامہ کی رو سے پریسی ڈنسی کو جانے کے لیے مرحمت ہوئی سو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے تصور کرنی لازم ہے۔

حکم لفٹنٹ گورنر بہادر

1۔ ممالک مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کی مرضی ہے کہ جمیع عہدہ داران سرکاری کو سرشتہ کا کام تفویض کرنے یا لینے کے وقت صحیح کہنا لازم ہے کہ جمیع قوانین اور گزٹ اور تفسیر قوانین کی کتاب اور جمیع سرکیولر ہائے مطبوعہ اور اسی طرح کی اور کتابیں جو کہ گورنمنٹ نے سرشتوں کے کام کے لیے عنایت کیں صحیح و سالم ہیں۔ جمیع عہدہ داروں کو لازم ہے کہ کتب سرکاری مذکورہ کو جیسی وصول ہوئی تھیں ویسی ہی اور بموجب اُس رسید کے جو کہ سرشتہ کا کام لینے کے وقت انہوں نے لکھ دی تھی اُس صاحب کو جو کہ ان کے کام پر مقرر ہو تفویض کریں۔ سرشتہ کا کام تفویض کرنے اور لینے کے وقت کتب دفتر کی بابت ایک فہرست مفصل دی اور اس کی رسید یعنی اور جس صاحب نے کہ سرشتہ کا کام لیا اس کو جو رپورٹ کہ وہ گورنمنٹ کو ارسال کرے اس میں امور مذکورہ کے بجالانے کے بابت بھی اطلاع دینی لازم ہے۔ لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے مشتہر ہوا۔ آراین سی ہملٹن ایکٹنگ سکرٹری۔

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

قیمت واسطے خریداران کے جو پیش ازتار ہونے کے خریدیں جو بعد تار ہونے کے خریدیں ہے

4 روپے

3 روپے

مکناٹن صاحب کے اصول دھرم شاستر

4 روپے	3 روپے	ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے
4 روپے	3 روپے	اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے
5 روپے	4 روپے	اسکپ وڈ صاحب کا اسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ
		پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین
9 روپے	7 روپے	دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

مقدمات خاندان شاہی

ایک دستور العمل مجوزہ گورنمنٹ درباب حکومت عدالت دیوانی فوجداری بیچ مقدمات [ص 1 کالم 2] خاندان سلطانی اور قلعہ مبارک کے مورخہ 7 اکتوبر 41ء جاری ہوا ہے منقسم ہے چند دفعہ پر بسبب عدم گنجائش عبارت طویل کے خلاصہ حسب ذیل مرقوم ہے۔ خلاصہ دفعہ اول انتظام عدالت دیوانی فوجداری اندرون قلعہ مبارک متعلق حکومت بادشاہی سے رہے اور حضور والا سنگین مقدمات میں ایجنٹ سے مشورہ کریں گے۔ حاکمان عدالت کو قلعہ میں کچھ تعلق نہیں، دوم قلعہ والے جب باہر ہوں گے تو سوائے مفصلہ ذیل بے شک زیر حکم عدالتیں ہوں گے، سوم بادشاہ اور ولی عہد اپنی ذات سے حکم عدالتین سے اور بیٹے اور بھائی بادشاہ حال اور سابق کے حکم عدالت فوجداری سے نہ دیوانی سے باہر ہیں اور حکم فوجداری ان پر جاری ہوگا معرفت ایجنٹ دہلی کے جو نظر رکھے گا عزت ان لوگوں کی۔ چہارم جو دیوانی میں قلعہ والوں پر جو باہر رہتے ہیں ہوگی سو معرفت ایجنٹ کے جوابدہی ہوگی پانچویں بادشاہ اختیار رکھتے ہیں زندگی تک جائداد (کذا) تعلق سلطنت میں اور حاکم ہیں بیچ مقدمہ عطیہ سلطانی کے جو اپنی طرف یا پہلے بادشاہوں کی طرف سے ہے اور جو لوگ اس طرح کے عطیہ کا دعویٰ رکھتے ہیں وہ بادشاہ کو درخواست دیں گے واسطے تجویز کے بے واسطہ یا بواسطہ ایجنٹ کے نہ عدالت دیوانی میں اور اس میں فیصلہ حضور والا نافذ ہوگا اور عدالت دیوانی اس پر عمل کرے گی اور اجرا کرے گی اور سب دعوے اس عطیہ کے سوا بادشاہ پر یا ان پر جن کو بخشش سلطانی ہے سماعت ہوں گے عدالتوں میں اور فیصل ہوں گے مثل مقدمات کے چٹھی جو حکم عدالتوں سے بموجب اس دستور العمل کے جاری ہوں گے قلعہ کے رہنے والوں پر اجرا اس کا معرفت ایجنٹ کے ہوگا۔

فوت کرنیل جیمس اسکرو

تحقیق سنا گیا کہ 4 تاریخ اس مہینے کی نوبے رات کو صاحب موصوف چانچک مر گیا دو بجے دن کو کچھ شکایت آثار تپ کی تھی معلوم ہوتا ہے کہ اصل خلل ہیضہ کا تھا رات کو دو اقعے کی لی سوائے ڈاکٹر (کذا) کے کوئی نہ پہنچا۔ خلق

عام اور فیاضی اور شجاعت اور لیاقت نام ان صاحب کی شہرہ آفاق ہے محتاج بیان کی نہیں ہندوستانی امیر و غریب کا ماباپ تھا اس کے مرنے سے بھی بڑا تباہ ہو گیا بہت لوگ اس صاحب سے پرورش پاتے تھے

قندھار

وہاں کی چٹھی سے واضح ہے کہ سپاہ جنرل ناٹ صاحب کی جو کہ مقام لیہری میں گئی تھی وہ پہلی تاریخ نومبر کو آنے کو تھی اور رجمنٹیں 16 اور 42 اور 43 پیادگان ہندوستانی کی چند روز میں ازراہ شکار پور ہندوستان کو مراجعت کریں گی۔ رجمنٹ 13 ملکہ کی اور رجمنٹ 35 پیادگان ہندوستانی واسطے فتح کرنے کسی قلعہ کے جو کہ درمیان کابل اور جلال آباد کے واقع ہو گئیں ہیں لیکن ابھی کچھ حال وہاں کا نہیں معلوم ہوا ایک اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل موصوف نے بھی کچھ واسطے مکہ فوج کابل کے قندھار سے بھیجی ہے (کذا)۔

کابل

[ص 2 کالم 1]

مضمون سے ایک چٹھی کابل کے حال بے تدبیری اور بے انتظامی صاحبان پولیٹی کل بہت دریافت ہوتا ہے ایک مثال ان کی بے تدبیری کی یہ ہے کہ انھوں نے کسریٹ یعنی گودام اور اسباب تو پختانہ کو شہر کے اندر رکھا تھا جو کہ آخر کار سرکشوں کے ہاتھ لگ گیا اور سپاہ انگریزی بغیر اس کے بڑی بلا میں مبتلا ہو گئی۔ مارا جانا سرالکزیٹڈر برنس اور اور افسروں کا آفیشیل چھٹیوں سے بھی ثابت ہوتا ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ دو بدو میدان جنگ میں مارے گئے کہ دشمنوں نے ان پر غافل پا کر حملہ کیا اور قتل کیا یقین ہے کہ پچھلی حالت ہی ان پر گزری ہوگی کیونکہ مارا جانا اس قدر افسروں کا معرکہ میں ایک دفعہ ہی ناممکن معلوم ہوتا ہے کچھ عجب نہیں کہ اس طوفان بے تمیزی اور سرکشی کی ہوانے قندھار اور بامیان میں بھی اثر کیا ہو اور وہاں بھی چند افسر کام آئے ہوں اور سچ یہی ہے کہ جب کہ افسروں کے پاس کافی سامان لڑائی اور خوراک کا نہ ہو تو وہ اپنے خالی ہاتھ پاؤں سے کیا کام کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ یا تو وہ اطاعت مخالفوں کی قبول کریں یا مفت ان کے ہاتھوں سے مارے جاویں اور بلوائے عام میں کچھ عجب نہیں جو افغان سپاہ شاہ شجاع الملک کے بھی انھیں ہتھیاروں سے جو کہ گورنمنٹ نے ان کے ہاتھ دئے ہیں افسران انگریزی کو ہلاک کریں اس میں شک نہیں کہ اس طرف لوگ گورنمنٹ سے مذہبی اور ملکی دونوں طرح کا کینہ رکھتے ہیں اور کہتے کہ ان کافروں نے اس ظالم بادشاہ کو ہمارا حاکم بنایا ہے اور شکست ہائے متواتر اور نقصان اپنے سے بھی غضب ناک ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قندھار تو تاپہنچنے مکہ اور مدد کے تھا بنا جاسکتا ہے لیکن اگر دشمنوں نے بامیان پر حملہ کیا تو اس کا روکنا بہت مشکل ہے۔ القصہ وہاں کافی سپاہ کا بھیجنا پر ضرور ہے چنانچہ تین رجمنٹیں تو ابھی روانہ کی گئی ہیں اور اغلب ہے کہ اور بھی بھیجی جاویں گی بہو جب حکم لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر یا کمانڈر انچیف

صاحب کے اور اغلب ہے کہ ایک فوج معقول بہ موجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے بھی بھیجی جاوے گی اگر نواب ممدوح عنقریب امیر دوست محمد خان کو وہ ملک پھر نہ دے دیں گے اور اپنی سپاہ کو نہ بلا لیں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ کرنیل وائلڈ صاحب رجنٹ 3 اور رجنٹوں 53 اور 60 اور 64 کے برگیز ہوں گے بہ باعث اپنی لیاقت کے یہ صاحب مہم جو دھ پور میں بھی عہدہ برگیز کار کھتے تھے۔ پچھلے اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کپتان اسپولس وڈ صاحب رجنٹ شاہ کے بھی مارے گئے سنا جاتا ہے کہ کلارک صاحب پولیٹی کل ایجنٹ لدھیانہ نے اکثر خطوط تعلقہ داروں کے اکی سرداروں قوم سکھ کے اس مضمون کے گرفتار کئے ہیں کہ اس وقت انگریزوں پر حملہ کرنے کا موقع ہے کیونکہ کابل میں بھی ان پر بلوہ عظیم ہے۔

تبت ولدان

ایک معتبر کار سپانڈنٹ کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زور آور سنگھ متوسل والی لاہور نے مقام مذکورین چینیوں سے شکست کھائی اور طرف لداخ کے اٹے پھر آتے ہیں اور سپاہ چین کی ان کا تعاقب کرتی آتی ہے چنانچہ سردار مذکور ان سے معاملہ کیا چاہتا ہے لیکن اہل چین بموجب اپنے قدیمی قاعدہ جاہلیت کے اس کے سوالوں کو نہیں سنتے منظور کرنا تو بہت دور ہے چھ سات ہزار سپاہ سردار مذکور کا تعاقب کرتی آتی ہے سوا اغلب ہے کہ سردار [ص 2 کالم 2] مذکور لداخ تک نہیں پہنچنے پاوے گلاہر علاوہ اس کے زور آور سنگھ کو یہ بھی تردد ہے کہ سرکار لاہور سے اسے بقید تاریخ حکم ہے کہ فلانی تاریخ تک لداخ میں پہنچے اگر اس میں قصور کرے گا تو راجہ گلاب سنگھ اسے بطور ایک سرکش کے گرفتار کر کے واسطے سزایابی کے بھیج دیں گے اور یہ نتیجہ اس کا ہے کہ اس نے 15 تاریخ اکتوبر کو بعضے اضلاع کما یوں کو خراب کیا تھا چنانچہ سرکار لاہور نے گورنمنٹ کو کہا ہے کہ اگر سردار مذکور تاریخ مذکور تک لداخ میں نہیں تو اس کی سزا وہی کا اختیار میں تمہیں دے دوں گا سو سردار مذکور ہر طرف سے سخت مشکل میں ہے۔

اودھ

آگرہ اخبار سے ظاہر ہے کہ کرنیل لو صاحب رزیزنٹ نے جو واسطے ولایت جانے کے رخصت لی تھی سو بالفعل روانگی اپنی موقوف رکھی اور یہ اس باعث سے ہے کہ مسٹر کلیئر اور لو صاحب نے جو دیوالا نکالا اس میں ان کا بڑا روپیہ ڈوب گیا اور نظر بریں صاحب ممدوح رہ گئے کہ پھر روپیہ جمع کر لیں۔ شاہ اودھ نے بھی تین لاکھ روپیہ واسطے خریدنے کچھ اسباب کے ٹرنیان مذکورین کے پاس بھیجا تھا سو ان کے دیوالا نکلنے سے بہت رنج شاہ ممدوح کو بھی ہوا صاحب اخبار لکھتا ہے کہ مقام مذکورین دروازہ اخذ و جر کھلا ہوا ہے اور غدر رنج رہا ہے کرنیل موصوف اگرچہ بہت نیک نام اور متدین تبتائی زمانہ ہیں لیکن نہایت سادہ ہیں قابل عہدہ رزیزنٹ کسی ہندوستانی دربار کے نہیں ہیں اگرچہ انھوں نے کسی سے ایک جہ بھی نہیں لیا ہے لیکن یہ سب جانتے ہیں کہ ان کے پہلے فشی الطاف حسین نے تیرہ

لاکھ روپیہ یہاں سے پیدا کیا تھا اور اب بھرون بابو پانچ لاکھ روپیہ کا آدمی ہے رفتہ رفتہ بتدریج اس شخص نے بھی ڈیڑھ لاکھ روپیہ انھیں دیوالیوں کے ہاں کھویا ہے مشرف الدولہ جو کہ صرف 18 مہینے سے نائب مختار وزیر ہیں اس نے سترہ لاکھ روپیہ جمع کیا ہے چند روز ہوئے کہ درون سنگھ نے اسے 82 ہزار روپیہ اور فقیر محمد خان نے 58 ہزار اور ابو طالب خان نے تیس ہزار روپیہ بطور نذرانہ دیا تھا اور علی ہذا القیاس اوروں نے بھی دیا تھا حتیٰ کہ کل روپیہ نذرانہ کا چھ لاکھ جمع ہوا تھا اور پھر بھی صاحب رزیدنٹ اسے دیانت دار تصور کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جس دن مشرف الدولہ مذکور نے یہ حال سنا کہ کرنیل موصوف نے ارادہ روانگی ولایت کا موقوف کیا تو وہ بہت خوش ہوا۔

کوئٹہ

اس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمپ اینجنسی ابھی دادر میں ہی ہے اور نصیر خان اور کرنیل سٹیسی صاحب ایک تھوڑے سے فاصلہ پر ہیں ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ درستیاں جو کہ خان قلات کر رہا ہے درہ میں بہت امن وامان پیدا کریں گی کہتے ہیں کہ خان موصوف سب کا عزیز ہو رہا ہے۔ ایک رجمنٹ سواروں کی نے ایک رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی نے کوئٹہ سے طرف مقام سبی کے کوچ کیا ہے لیکن سبب کوچ کا نہیں معلوم ہوتا۔ قندھار کی چٹھیاں جو کوئٹہ میں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ رجمنٹیں بنگال کی اور کمپنیاں تو پخانہ کی پانچویں تاریخ نومبر کو قندھار سے کوچ کریں گی اور [ص 3 کالم 1] بیسویں تاریخ کوئٹہ اور 9 تاریخ دادر میں پہنچیں گی۔

ہنگولی

واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور کی طرف ایک شخص جو کہ اپنے تئیں آپا صاحب مشہور کرتا ہے مقام مہاپور میں بیچ اجتماع سپاہ کے مصروف ہیں اس طرح کہ مقام مذکور میں اس نے ایک وکیل اپنا بھیجا ہے اس نے تیس روپیہ شاہراہ سوار کا اور پندرہ روپیہ مشاہرہ پیادوں کا مقرر کرنا شروع کیا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ قریب دو تین ہزار آدمیوں کے اس نے جمع کر لیے ہیں۔ منواؤں کی تنبیہ کے واسطے کچھ سپاہ اور توپیں ہنگولی اور ایلیچ پور سے روانہ ہوئی ہیں۔

ترجمہ خط

واضح ہو کہ ایک شخص نے خط شاہ اودھ کو لکھا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے آپ کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ ہوویں کہ چھ لاکھ روپیہ سالانہ جو کہ واسطے امورات مخفیہ اور بنام نہاد صاحب رزیدنٹ اور ان کے اسٹنٹوں اور سکریٹریوں گورنر جنرل اور ان لوگوں کے جو کہ کچھ اختیار کلکتہ میں رکھتے ہیں آمدنی ملک میں سے وضع کیا جاتا ہے وہ صرف غلط اور بے سرو پا ہے چاہیے کہ آپ یاد رکھیں کہ اس روپیہ میں سے ایک سبب بھی واسطے مطلب مذکور کے نہیں کام آتا لیکن ان لوگوں کے جیبوں میں جاتا ہے جو کہ درمیان آپ کے اور صاحب رزیدنٹ کے گفتگوئے معاملات اور انجام

امور میں سرگرم ہیں اور اگر آپ اس بات میں کچھ شک رکھتے ہوں تو آپ کرنل لوصاحب رزیڈنٹ حال سے رجوع کیجیے تو اس راست بیانی کا آپ کو یقین ہو۔ چونکہ آپ ہر ایک طرح کا خرچ کم کرتے جاتے ہیں اور ساتھ اس خیال کے آپ سپاہ کو گھنٹاتے ہیں اور ان لوگوں کو موقوف کرتے ہیں جنہوں نے کہ آپ کے واسطے اپنا خون بہایا ہے تو اس طرح کے اخراجات پر نگاہ رکھنی اور اس زر کو بھی اپنی آمدنی میں شامل کرنا آپ کے واسطے کچھ بہتر نہ ہوگا۔ علاوہ اس کے اور بہت سی باتیں ہیں جس کے بیان پر میں جاری رہ سکتا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ حالات کبھی نہیں آپ کے کانوں تک پہنچیں گے آپ کے ملازمین کے طور اس پرانی انگریز مثل کو سچ ثابت کرتے ہیں کہ سچ کبھی نہیں ایک تخت تک پہنچتا کچھ شک نہیں کہ عملہ گان صاحبان رزیڈنٹ اور پولیٹی کل ایجنٹوں کے اس قسم کے رئیسوں سے اسی طرح پر روزمرہ کام کرتے ہیں اور ہمارے ملک کے اکثر عقلمند اکثر راجہ اور نواب علی قدر حال پرستش اور خدمت گزاری میں بارگاہ عملہ گان مذکور کے بدل و جان مصروف رہتے ہیں وہ نصیحت پکڑیں اس بات کو کہ انھیں اپنا گھر لٹانے کا اختیار ہے عملہ کو چاہیں سودیں ان کے اپنے لیے اور یہ ان کی ریاست ہے کہ کبھی ظاہر نہ کریں لیکن ان کو لازم ہے کہ صاحبان رزیڈنٹ یا ان کے اسٹنٹ وغیرہ کے نام سے کبھی ایک جہ نہ دیوں اور اگر دیوں تو بڑے بے وقوف ہوں جو خود ان سے ظاہر نہ کریں وہ خود ان سے ہم کلام ہوتے ہیں جو چاہیں کہہ سکتے ہیں اس میں بہت فائدے ہیں ایک یہ کہ اگر وہ صاحب درحقیقت نہیں لیتا تو وہ ان کی دانست کی تہمت بے دینتی سے رہائی پاوے گا ایک یہ کہ اس جھوٹے خیانت کار عملہ کا حال ظاہر ہوگا ایک یہ کہ ان کا روپیہ ناحق جو جاتا تھا نہ جاوے گا۔ [ص 3 کالم 2] اور اگر وہ صاحب جس کے نام کا دیا ہے فی الحقیقت لیتا ہے تو وہ ان سے اپنا لینا ظاہر کرے گا اور ان سے آنکھ اس کی خود ہمیشہ چھپکی رہے گی جو کچھ ہوگا بغیر کاٹ تصور کے اس کی جیب میں ہوگا

سگولی

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 15 ماہ گزشتہ کے بموجب صاحب اخبار کلکتہ لکھتا ہے کہ راجہ نیپالی کو کوئی سوال پیش کیا گیا تھا اور بجز اس سے وہ بات کروایا جاتے تھے سو چونکہ وہ امر محض خلاف مرضی راجہ کے تھا اس واسطے بخیاں اس کے یہ امر آخر کو باعث تکرار اور جھگڑے کا ہوگا۔ راجہ موصوف مع تین رجمنٹوں کے اپنے دار الخلافہ سے اٹھ کر اور اب مقام سبولیاہ میں مقیم ہے جو کہ سگولی سے سولہ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں لفٹنٹ ولیمس صاحب اسٹنٹ صاحب رزیڈنٹ کے انھیں فہمائش کرتے ہیں واسطے مراجعت کرنے کے ان کے دار الخلافہ کو جب کہ لفٹنٹ موصوف راجہ کے نزدیک پہنچے تو نہایت خوش اخلاقی سے اس نے اپنے مقام کو بدل ڈالا جب تک کہ اسٹنٹ مذکور بھی اپنی جگہ پر چلے آئے جو کہ درمیان سرحدات اور پہاڑوں کے ہے کہتے ہیں کہ ارادہ راجہ کا واسطے سفر بنارس کے مہم ہے اور اگر لفٹنٹ موصوف راجہ کو فہمائش نہیں کر سکیں گے تو اغلب ہے کہ کچھ سپاہ سرحدات پر بھیجی جاوے گی۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب لٹنٹ گورنر بہادر آگرہ 2 تاریخ کو اس مہینے کی مع کمشنر فرینکو صاحب کے داخل آگرہ ہوئے اور چوتھی تاریخ کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے پہنچنے کی بھی خبر تھی کہتے ہیں کہ صاحب موصوف اور ان کے ہمراہی بلوائی کابل کی خبر سن کے بہت ملول ہوئے ہیں۔ مسٹر ٹامسن صاحب بہادر سکرٹری جو کہ سابق میں سکرٹری لٹنٹ گورنر بہادر کے خبر تھی کہ وہ بھی میرٹھ اور دہرہ دون اور منصوری سے دورہ کر کے آگرہ میں مراجعت کریں گے مطلب ان کا دیکھنا حال محالات کے بندوبست کا تھا۔ خبر تھی کہ کرنیل اسپیرز صاحب بہادر ریزیڈنٹ گوالیار پانچویں تاریخ داخل آگرہ ہوں گے۔ مئی میں 30 تاریخ نومبر کو پریٹ سواران گھڑچڑھ انگریزی کی سامنے لٹنٹ گورنر بہادر کے عمل میں آئی صاحب موصوف ملاحظہ قواعد سے بہت خوش ہوئے۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اکرم خان کو توپ سے باندھ کر اڑا دیا۔ ایک پشاور کی چٹھی مورخہ 17 ماہ گزشتہ سے واضح ہے کہ جنرل سیل صاحب شہر جلال آباد میں بند ہیں اور سرانجام ضروریات بھی ان کے پاس خوب نہیں ہے اور مخالف کسی کو اندر جانے نہیں دیتے اور محاصرہ کئے ہوئے پڑے ہیں۔ کپتان لپ ٹروٹ صاحب جو کہ طرف پشاور کے روانہ ہوئے تھے اور پھر بلائے گئے تھے وہ پھر مع اسباب تو پختانہ کے روانہ ہوئے اور پہلا مقام پشاور میں کریں گے۔ رجنٹ 33 پیادگان ہندوستانی نے چوتھی تاریخ اور نویں رجنٹ ملکہ کے نے 2 تاریخ مراٹھا سے کوچ کیا نویں رجنٹ پیادگان ہندوستانی کی طرف دہلی کے روانہ ہوئی اس واسطے کہ یہاں بدستور تین رجنٹیں رہیں۔ [ص 4 کالم 2] کرنیل روس صاحب ایجنٹ جے پور داخل آگرہ ہوئے۔ کپتان ہملٹن صاحب 34 رجنٹ پیادگان ہندوستانی کی بجائے کپتان ریٹی صاحب کے اسٹنٹ پولیٹی ایجنٹ شملہ کے ہوں گے تا ایام غیر حاضری صاحب مذکورہ بالا کے۔ اخبار سے ظاہر ہے کہ ہندوستانی چھاپہ خانوں میں کلکتہ کے یہ حال ہو رہا ہے کہ لوگوں کے خانگی راز دریافت کر کے انھیں اس کے چھاپ دینے سے ڈراتے ہیں اور جب تک کہ انھیں کافی روپیہ واسطے چھپانے اس راز کے نہ دیں جب تک اس کے چھاپنے کے ارادہ سے باز نہیں آتے۔ مقام ندیک کی چھٹیوں سے واضح ہوتا ہے کہ ایک کشتی دخانی گم ہو گئی اور اس کے راکب مع چند افسروں اور ڈاکٹر کے چینیوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے اور ایک چھوٹی کشتی اور بھی دریائے فور موسا میں گم ہو گئی۔ مولین کی چھٹیوں سے ظاہر ہے کہ بالفعل تھارا وادلی شاہ برہما سے لڑائی ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے کچھ جھگڑا فساد نہیں کرنا لیکن متحرک ہونے سپاہ انگریزی سے ہوشیار رہتا ہے اور قلعوں کو مستحکم کرتا رہتا ہے۔

اخبار مدراس سے ظاہر ہے کہ سپاہی رجمنٹ 2 پیادگان ہندوستانی کے بہ ارادہ مولین کشتی پر سوار ہوئے تھے لیکن انھیں حکم گیا کہ اٹے پھر آویں اور سبب اس کا یہ ہے کہ راجہ نے سوالوں کو نواب گورنر جنرل بہادر کے منظور کیا ہے سوال یہ ہے کہ راجہ ممدوح اس قدر روپیہ گورنمنٹ کو ادا کرے جو کہ بہ باعث اس کے آنے کے رنگون میں صرف ہوا ہے اور آئندہ کو اپنی سپاہ بطریق کمک سفیر انگریزی کے پاس پہنچے۔

میجر اوٹریم صاحب اور قوموں کو ہی میں سوال و جواب ہو رہے ہیں صاحب مذکور واسطے اقرار کروانے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ لوگ اسباب انگریزی کو لوٹانہ کریں اور ملک میں امن و امان رکھیں۔ خبر تھی کہ وہ حبشی غلام گل محمد خان کا جس نے کہ لفٹنٹ لوڈی صاحب کو مار ڈالا تھا 28 تاریخ اکتوبر کو مارا جاوے گا۔ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمعدار سرکش عربوں کے نے 10 تاریخ ماہ گزشتہ کو پھانسی پائی لیکن سنا جاتا ہے کہ وہ بہت دلیری کے ساتھ مرانہ اپنے ہاتھ بندھوائے اور نہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے پھانسی گروائی اور راجہ ان کا واسطے دوام کے جیل خانہ احمد آباد میں قید کیا گیا ہے اور 94 آدمیوں کو جلا وطنی کا حکم ہے۔

نہر

دہلی گزٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بموجب حکم کے کپتان بیکر صاحب نے ایک رپورٹ پیش کی ہے اس باب میں کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ ندی گھگر اور ستلج کے پانی سے کس طرح حاصل ہو سکتا ہے واسطے بہبودی زراعت کے۔ بعد تحقیقات اور پیمائش کے صاحب ممدوح نے تین تجویزیں سرکار میں پیش کی ہیں اول روکنا پانی ندی گھگر کا ضایع ہونے سے کہ ادھر ادھر نہ خراب جاوے نہر لانے میں اور اس میں خرچ تیس ہزار روپیہ ہوگا اور اس سے فائدہ فی الفور ضلع حصار اور بھٹیانہ کو ہوئے گا۔ نفع اس صرف سے فیصدی 80 ہر سال میں یا کل چوبیس ہزار روپیہ ہر سال میں۔ دوسری۔ لانے کو ایک نہر ستلج سے لدھیانہ اور فیروز پور کے درمیان سے [ص 4 کالم 2] اس میں پچاس ہزار روپیہ صرف ہوگا اور نفع کی تعداد ابھی نہیں باندھی لیکن چونکہ یہ نہر ان جگہ جاوے گی جہاں پانی نایاب ہے سوائے کنویں کے جن میں دو سو فٹ گہراؤ پر پانی ہے تو اس میں شک نہیں کہ انجام کو بہت فائدہ ہوگا۔ تیسری۔ لانے کو ایک بڑی نہر ستلج سے بارہ کوس پرے روپڑے سرہند کے مغرب کو ہوتی ہوئی اور کچھ اور آگے دو شاخوں میں تقسیم کی جاوے گی ایک شاخ تو جنوب کو حصار کے علاقہ میں اور دوسری سرکاری علاقہ اور سکھوں کے سرحدوں میں ہوتی ہوئی ستلج میں جاگرے گی۔ اس نہر کے کھودنے میں پچیس لاکھ روپیہ کی برآورد خرچ کی ہے اور انجام کو 30 فیصدی سالانہ فائدہ ہوگا کیونکہ یہ شمار کیا گیا ہے۔ اس نہر کے پانی سے چھ لاکھ بیگھ زمین کو فائدہ ہوگا جو خراب اور افتادہ ہے۔ یہ تدبیر اگر سرکار اختیار کرے گی تو فقط خاص سرکار ہی کو فائدہ نہیں بلکہ لوگوں کو بھی بہت فائدہ ہوگا اور آبادی بہت ہو جاوے گی قحط سالی جو اکثر ہوتی ہے رفع ہو جاوے گی اجناس بیش قیمت بہت پیدا ہوں گی۔

بوٹینک باغ

ڈاکٹر فاکر صاحب معین ہوئے ہیں بعدہ جنرل سپرینڈنٹ باغ بوٹینک سرکاری بیچ شمال مغربی اضلاع کے جو سہارنپور اور منصورہ میں ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ صاحب بہت تجربہ کار اور اس فن میں منتخب روزگار ہیں۔ ایک جزیرہ اونٹا ہٹ کے درمیان دو آب بہت کثرت سے ہوئی ہے اور نفع دو سو روپیہ فی صدی دیا ہے۔ مال گزاروں کو فائدہ بے شمار ہوگا قیاس کیا چاہیے کہ جن کی زمین نہری اور ڈہری زرخیز ہے اگر وہ اس قسم کی زراعت کریں گے تو کس قدر فائدہ ان کو حاصل ہوگا یہ کتنا بڑا احسان ہے ہمارے حاکموں کا کہ کس کوشش سے اس قسم کے پودہ بڑھاتے ہیں تاکہ اس ملک کے لوگوں کو ترقی ہووے اور ان باغوں میں اور بھی طرح طرح کی درخت کی پودے اور اجناس کی جس کی زراعت سے فائدہ کثیر ہووے سب قسم کی پودے جو کوئی وہاں جا کے دیکھنا چاہے تو دیکھے معلوم ہوگا کہ کس قسم کے اجناس ہے باڑی سنی وغیرہ کثیر الفائدہ انواع و اقسام کی ہیں اگر اسے دیکھیں اور مہارت حاصل کریں تو ظاہر ہو کہ کتنا فائدہ ہوتا ہے۔

کمانڈر انچیف

واضح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف یوم دو شنبہ 13 تاریخ ماہ حال کو دہلی کی طرف مقام آگرہ سے روانہ ہوں گے چھٹی تاریخ ماہ حال کو صاحبان سول اور ملٹری آگرہ نے صاحب ممدوح کی ضیافت کی اکثر صاحبان ذیشان مثل کرنیل اسپیرز صاحب وغیرہ کے رقص و دعوت میں شریک تھے۔

سر ولیم مکناٹن صاحب

اخبار بمبئی سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب موصوف 16 تاریخ اکتوبر تک کابل سے نہیں روانہ ہوئے تھے خبر ہے کہ ایک کشتی دُخانی واسطے لینے صاحب موصوف کے کراچی میں بھیجی جاوے گی اور جب صاحب موصوف جائیں گے تب روانہ ہوں گے۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو دس روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

19 دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

جے پی کبنس صاحب پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے (کذا) تاریخ سے کہ وہ اپنا کام کسی اور کو تفویض کرے 30 تاریخ ماہ نومبر 1843 تک رخصت عنایت ہوئی۔ طامس پیری اوڈ کاک صاحب پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا ایڈورڈ تھارنٹن صاحب مظفرنگر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بمبئی جانے کے لیے تاکہ ولایت جانے کے لیے تیاری کرے اپنے عہدہ کا کام جے بی مل صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے تفویض کرنے کا حکم ہوا۔

اشتہار

اسٹنٹ گانڈ ایک کتاب تھی انگریزی میں جو بہت مفید ہے واسطے علاقہ فوجداری کے اہالی عملہ صدر اور مفصل اور مختار کار اور اہل مقدمہ سب کے واسطے وہ بطور نقشہ کے ایک کتاب وڈ صاحب کی بنائی ہوئی تھی اور تمام امور فوجداری میں حوالہ دفعہ قانون کا ہر امر میں مفصل مع سزا وغیرہ کے ہے اور علاوہ اس کے جس باب میں سرکلریا تعبیرات صدر نظامت صادر ہیں وہ سب مندرج ہیں سو ماسٹر حسینی کالج دہلی کے مدرس نے اردو میں بہت خوبی سے ترجمہ کیا ہے اس چھاپہ خانہ میں چھپ رہی ہے قریب تیسرے حصہ کے چھپ چکی ہے جس کی صاحب کو خریدنا منظور ہو مہتمم پاس درخواست بھیجیں جو اب درخواست کرے اس کے لیے قیمت چار روپیہ جو بعد تیاری کے خریدے اس کے لیے 5 روپیہ منکلن صاحب نے کچھ سوال اہل اسلام سے بطور اعتراض کے کیے تھے اور جواب میں لکھنؤ میں مولوی سید میرن صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے سو یہاں چھپتا ہے بہت خوب ہے قیمت واسطے درخواست دینے والوں حال کے 6 آنہ اور بعد تیاری 8 آنہ

نمبر تین سرکلر صدر بورڈ رو نیو جو اب درخواست کرے تو قیمت ہے بعد تیاری کے 3 روپیہ 8 آنہ

500 روپے

ایک مکان گزراعتقاد خان میں قریب پنجہ شریف بلکا ہے قیمت

1000 روپے

ایک زمین افتادہ معہ چار دیواری اور عمارت شکستہ گزراعتقاد خان

130 روپے	ایک مکان جس میں حجرہ اور دالان ہے گزرا ایضاً قیمت
3 روپے	کتابیں جو اس چھاپہ خانہ میں تیار ہیں
4 روپے	باغ و بہار بخط نستعلیق قیمت
3 روپے	صحیفہ کاملہ.....
5 روپے	حلیۃ المتقین خوشخط
14 روپے	(کذا) اللہ جمایل خوشخط
8 آنہ	(کذا) الہ مترجم و محشی و مذہب امامیہ
6 روپے 8 آنہ	رسالہ صرف موسوم بہ تقام
3	[ص 1 کالم 2] گلستان بخط نستعلیق
	سرکلر آرڈر نمبر دو و صدرہ صاحبان صدر بورڈ رو نیو کاغذ کشمیری پر

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

قیمت واسطے خریداران کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں		جو بعد تیار ہونے کے خریدیں
3 روپے	مکتاثن صاحب کے	4 روپے
3 روپے	اصول دھرم شاستر	4 روپے
3 روپے	ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	4 روپے
3 روپے	اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	4 روپے
4 روپے	اسکپ وڈ صاحب کا اسٹنٹ بمسٹر ایٹ گانڈ	5 روپے
7 روپے	پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین	9 روپے
1841 تک	دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	
جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔		

دہلی

یک شنبہ گزشتہ کو ساتویں رجمنٹ سواروں کی بسرکردگی کرنیل مسڈنمین صاحب کے چانچک میرٹھ سے یہاں آگئی اور جتنا تعجب یہاں کے لوگوں کو ان کے یکا یک آنے سے ہوا اتنا ہی ان کو ہمارے زندہ ہونے سے تھا کیونکہ ان کی

زبانی معلوم ہوا کہ ان کورات کو یہ حکم ہوا تھا کہ دہلی پر کچھ بلائے عظیم نازل ہے ابھی بلا توقف دہلی کو روانہ ہو جاویں چنانچہ افسر لوگ نہ تو اپنے وابستوں سے ملنے پائے اور نہ کچھ تیاری کرنے پائے اور سپاہی بھی پال پر تل اگاڑی پچھاڑی کچھ نہ لانے پائے سب اس چانچک کوچ کا کچھ نہیں معلوم ہوا کہ پہلے تو اس قدر جلدی کی اور پھر یہاں آ کے آٹھ روز کا مقام بولا۔ فوت۔ نواب حیدر حسن خان نے 17 تاریخ اس مہینے کی وفات پائی دریا پر غسل میت ہوا پھر حضرت شاہ مردان میں دفن ہوئے سنا گیا کہ ان کی اور نواب حامد علی خان کی جوان کے ہم زلف ہیں بہت بگڑی ہوئی تھی ان کی وصیت تھی کہ نواب حامد علی خان اور ان کے ہاں کا کوئی آدمی جنازہ پر بھی نہ آوے سو کہتے ہیں کہ کوئی نہیں گیا۔

کمانڈر انچیف صاحب مدوح نے اپنے یوم مقررہ روانگی سے دو روز پہلے ہی اکبر آباد سے کوچ کیا۔ سب اس کا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نویں تاریخ کو صاحب مدوح کے پاس کچھ نوشتہ کلکتہ سے آیا تھا سو خبر ہے کہ آج کل میں دائرہ دولت صاحب مدوح رونق افروز سواد دہلی ہوگا۔

کابل

اس طرف کے ایک معتبر اخبار سے ان سابق کی افواہوں میں بہت اختلاف معلوم ہوتا ہے جو کہ تھیں کہ سپاہ انگریزی پر عرصہ بہت تنگ ہے اور دشمن انہیں گھیرے ہوئے پڑے ہیں اور بہ باعث شدت موسم سرما ان کے پاس مدد نہیں پہنچ سکے گی۔ اب جلال آباد کی چھٹیوں سے ظاہر ہے کہ چودہویں تاریخ کی لڑائی کے بعد سے سپاہ انگریزی کو کسی نے نہیں ستایا ہے روز بروز ان کے مورچے مضبوط ہوتے جاتے ہیں اور گودام اور میگزین زیادہ ہوتا جاتا ہے دشمن بھی ان کے قریب آتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے اور جلال آباد میں ایک چھٹی کابل کی مورخہ 19 نومبر کی آئی ہے اس سے بھی امن و امان معلوم ہوتا ہے اور ایک اور افسر انگریزی نے اپنی چھٹی مورخہ 26 نومبر میں مقام مذکور سے صاف لکھا ہے کہ ہماری سپاہ اور بھٹرا اور مویشی سب بالا حصار میں آرام سے بیٹھے ہیں اور تین مہینے کا سرانجام ضروریات کا پاس رکھتے ہیں فوج بھی بہت تندرست اور چاق ہے اور جب تک کہ ہندوستان سے مدد پہنچے گی تب تک وہ اسی جگہ کو تھامے رہیں گے۔

کاروان انگریزی

وہ پہلا کاروان رسد وغیرہ ضروریات اور سامان جنگ کا جو فیروز پور سے روانہ ہوا تھا اس میں سے چھٹیاں 27 ماہ گزشتہ تک کی آئی ہیں اس تاریخ تک کاروان مذکور مقام مالٹا میں تھا اور پشاور کو کوچ کرتا جاتا تھا لیکن یہ خبر تھی کہ رجمنٹ 30 اور رجمنٹ 53 اس کاروان سے آگے بڑھ جاویں گی۔ واضح ہوتا ہے کہ 27 تاریخ ماہ مذکور کو ہی لفٹنٹ بروٹ صاحب کا بہ کمال جلدی کاروان انگریزی کو چھوڑ کر مع میگزین وغیرہ اسباب جنگ کے واسطے (کذا) جنرل

سیل صاحب کے برگٹ کے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہم راہی سپاہ کو حکم دیا کہ منزل بیس پچیس کوس سے کم نہ ہوئے اس چھٹی سے واضح ہے کہ خبر بھیجتے بہت سی سپاہ کی افغانستان میں ہے اس میں نویں رجمنٹ ملکہ انگلستان کی اور سپاہ بھی ہوگی۔

ہنگولی

واضح ہو کہ وہ سپاہ جو کہ واسطے سزا دی اس شخص کے جس نے کہ اپنے تئیں آپا صاحب مشہور کیا تھا گئی تھی اسے کوئی مہم عظیم نہیں پیش آیا اور وہ اب الٹی پھر آئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کے تین ہزار سپاہ جمع کرنے کی خبر بھی کچھ بے سرو پا تھی شاید کہ اس سے چوتھائی بھی نہیں جمع کئے تھے مگر البتہ کچھ آدمی قلعہ اون میں جمع ہوئے تھے سو ایک روز انہوں نے ان سواروں پر حملہ کیا جو کہ آگے بھیجے گئے تھے لیکن جب کہ تمام سپاہ ان کی طرف چلی تو خبر ان کے نزدیک آنے کی سن کے رات کے وقت بھاگ گئے اور باوجود تلاش تمام کے نہیں معلوم ہوئے کہ کس طرف چلے گئے مگر سنا جاتا ہے کہ مغرب کی طرف مقام مذکور کے روپوش ہو گئے ہیں اور خوف سے سپاہ ظفر پناہ کے متفرق اور پریشان ہو گئے ہیں۔ اس لڑائی میں آٹھ آدمی ان کے مارے گئے اور سواران انگریزی میں سے ایک جمعدار نے کئی زخم کاری کھائے تھے سورات کے وقت مر گیا دو چھوٹی توپیں اور کچھ گاڑیاں جو کہ وہ لوگ قلعہ میں چھوڑ گئے تھے سو وہ سپاہ انگریزی کے ہاتھ لگیں اور یہ گویا کہ سرکش مذکور کا [ص 2 کالم 1] تو پخانہ تھا الغرض اس طرف صرف ایک کمپنی واسطے محافظت کے رکھی گئی اور باقی سپاہ پھر آئی۔

کونسل کلکتہ

واضح ہوتا ہے کہ صاحب رجسٹر عدالت نظامت اور دیوانی عدالت نے ایک خط مورخہ 22 اکتوبر سنہ حال بشمول نقل رپورٹ ارباب کمیٹی امتحان منصفوں اور امیدواروں عہدہ منصفی کے کونسل میں بھیجا تھا سو نویں تاریخ نومبر کو حضور ارباب کونسل میں پڑھا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اول ماہ جولائی 1841 سے لغایت 13 ماہ مذکور کے امتحان بعض منصفوں اور امیدواروں عہدہ منصفی کا اضلاع بنگالہ میں ختم ہو چکا ہے اور 43 آدمیوں کو ان میں سے سند قابلیت کی مرحمت ہوئی ہے۔

جے پور

اس طرف کے خطوط سے واضح ہوا کہ راول شیونگھ مصاحب راج جے پور 22 ماہ گزشتہ سنہ حال کو مقام ساموہ سے جو دارالریاست امیر مدوح کا ہے اور جے پور سے 12 کوس غرب کو ہے 13 گھڑی دن چڑھے جے پور میں بڑے تہل سے واسطے شریک ہونے شادی ٹھا کر پھمن سنگھ کی بیٹی کے داخل ہوئے سابق میں جو حال عطاء خلعت وغیرہ کی حکیم سید محمود علی خان صاحب کو پیش گاہ راول جیو سے بعد غسل صحت کے درج ہوا تھا اور تفصیل عطا مندرج

ہوئی تھی ادھر صاحب زبدۃ الاخبار نے اور تفصیل لکھی تھی کہ علاوہ اس کے بخشش ہوئی سواب سوا اس کے 23 نومبر کو والدہ ماجدہ راول جیو صاحب نے ایک دو سالہ بہت بیش قیمت حکیم صاحب موصوف کے ڈھیوڑی پر بلا کے کندھے پر ڈالا اور خبر ہے کہ ٹھا کر کچھن سنگھ اور اور سب امیر اپنے حوصلہ بموجب خلعت اور انعام دیں گے۔ اور اب لوگوں نے وہاں کے قصیدہ اور بکت اور دوہرہ تعریف میں حکیم صاحب کے کہے اس علاج کے شکر یہ میں۔

فیروز پور

ایک چٹھی لفٹنٹ بیرنگ ٹن صاحب کی جو کہ پانچویں رجمنٹ سواروں کی میں ہیں بنام کسی ان کے دوست کے مقام مذکور الصدر میں آئی ہے اس سے حال مصائب اور مقابلہ سخت اور پیش آئے مشکلات کا اثنائے راہ میں ایک تھوڑی سی سپاہ انگریزی کو جو کہ مقام پٹی لاک سے پشاور کو آتی تھی واضح ہوتا ہے اس طرح کہ بیچ طے کرنے ان منزلوں کے اس سپاہ نے بہ باعث متواتر حملوں دشمنوں کے بہت تکلیفیں اور صد مات اٹھائے اور بہت مشکل سے جانبر ہوئی ان کو یہ منزلیں کہ اتھفت خوان رستم کے نہ تھیں۔ القصہ مختصر حال یہ ہے کہ یہ سپاہ مشتمل تھی سپرنٹنڈنٹ سرجنٹ ایٹون اور کپتان پونسبی صاحب اور لفٹنٹ بیرنگ ٹن اور سواروں رجمنٹ دوسری اور دو سو سپاہیوں رجمنٹ کپتان فرس صاحب اور دو لیڈیوں سے سو یہ تھوڑے سے آدمی ہزاروں مسلح مخالفوں میں سے بہ کمال شجاعت نکل آئے۔ اس ترکیب سے کہ سپاہی رجمنٹ مذکورہ کے تو سب سے آگے رہے اور افسران موصوفین مع لیڈیوں کے بیچ میں اور سوار سب کے پیچھے کہتے ہیں کہ سواروں نے بڑا کام کیا اور بہت شجاعت دکھلائی۔ [ص 3 کالم 1] (کذا) زوری قوموں مذکورین کے گورنمنٹ سے بھی نوبت بہ جنگ وجدل پہنچی گرد و نواح میں ملک نظام کے غارت گروں نے ہر طرف..... بہت (کذا) اندازی شروع کی ہے اور اکثر فوج نظام موصوف کی ان پر متحرک ہوئی۔ چھٹی تاریخ ماہ حال کو گورنمنٹ کرنیل بلیر صاحب (کذا) مع چھ سکوڈرن یعنی رسالہ سواروں کے واسطے (کذا) افضل پور کو گئے تھے۔ شہرت ڈوب جانے لفٹنٹ (کذا) محض نے سپروپا تھی سواران متعینہ ہنگولی کو حکم ہے کہ بجائے اس سپاہ کے جو کہ کرنیل بلیر صاحب کے ساتھ گئی ہے جاوے۔ صاحب اخبار بمبئی افواہ لکھتے ہیں کہ لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ از راہ لاہور فیروز پور کو جاویں گے اور دسویں رجمنٹ سواروں کی ان کے ہمراہ رہے گی۔ ایک اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ نواب نظام کو اطلاع دی گئی کہ اگر وہ اپنے گھر اور دربار کی بے انتظامی مہمات کا نظم و نسق کرے گا تو حال راجہ ستارا کا نسبت اپنی بھی تصور کرے اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ ہاونت داری نے گورنمنٹ بمبئی کو اطلاع دی ہے کہ اگر گورنمنٹ دیوان حال متعینہ اپنے کو جو کہ بہت نافرمان بردار ہے اور ریاست پر بہت تسلط رکھتا ہے نہ موقوف کرے گی تو میں اپنی ریاست سے مستعفی ہو کر بغیر منظور کرنے پنشن یا جاگیر کے کسی ضلع میں ہندوستان کے چلا جاؤں گا۔ واضح ہو کہ والی حیدرآباد سندھ نے شکار پور گورنمنٹ کو دے دیا صرف پانچواں حصہ اس کا

گورنمنٹ امیران سندھ کو دیا کرے گی۔ پانی پت میں ایک مہاجن کے گھر میں 12 تاریخ ماہ گزشتہ کو کوئل ہوئی اور اسباب ایک سو ساٹھ روپے کا چوری گیا چور گرفتار آئے اور صاحب مجسٹریٹ نے حکم تین برس کی قید کا دیا۔

بریلی

خان بہادر خان صدر امین ضلع خاص بریلی کے نے جس کے امتحان لیاقت کے واسطے حکم حکام صدرالہ آباد کا قیام صاحب بیج کے آیا تھا امتحان لیاقت نے دیا اور استعفیٰ گزارا اس سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ خان موصوف کو اپنی کمالیت قانون دانی کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ضلع مین پوری میں بیج تعلقہ تھا نہ پھون گاؤں کے 15 تاریخ ماہ گزشتہ کو درمیان زمینداروں موضع مجیب پور کے آپس میں کچھ نزاع ہو گئی پھر سنگھ اور جھنڈا سنگھ دو نامی آدمی بہت زخمی ہوئے۔

بھرت پور

کار پردازان ریاست کو حکم ہے کہ بموجب دستور قدیم کے سامان دسہرہ کا تیار کریں نواب غلام محی الدین خان دہلوی کے تیس خلعت سات پارچہ کا عنایت کر کے رخصت دہلی کی مرحمت فرمائی اور ازراہ رفقاء پوری [ص 3 کالم 2] فوجدار گوردھن سنگھ کے تیس سردار رسالہ ترک سواروں کا کیا۔ 15 تاریخ ماہ گزشتہ کو مسٹر ایوٹ اور مسٹر واصلی صاحب افسران پلٹن (کذا) اکبر آباد سے وارد بھرت پور ہوئے اور موتی جھیل کے کنارے پر خیمہ کیا اور واسطے ملاقات مہاراجہ کے گئے اور ایک ایک ساعت تک کچھ گفتگو ادھر ادھر کی کر کے بتواضع عطر و پان رخصت ہوئے ان دنوں ایک شخص نے ایک عرضی مسیٰ پچھمن سنگھ جمعدار ہرکاروں کی طرف سے جو کہ سرکار گوالیار میں نوکر ہے اور قدیم سے پرگنہ بیانہ علاقہ بھرت پور میں رہتا ہے حضور مہاراجہ میں پیش کی۔ اس میں لکھا تھا کہ مہاراجہ نے ناحق اہلکاران سابق کو نظر بند رکھا ہے تمام کام ریاست کے بند ہو رہے ہیں اور مصدی کو جاگیر داران آچین کے بھی ناحق نظر بند کر رکھا ہے۔ القصہ ملاحظہ عرضی سے مہاراجہ کی رائے متین یہ آیا کہ عرضی جعلی ہے کیونکہ صرف تین روز ہوئے کہ مصدی مذکور کو نظر بند کیا تھا پس خیال کیا کہ تین دن کے عرصہ میں کیونکہ یہ خبر گوالیار تک پہنچی اور وہاں سے عرضی جمعدار کی آئی الغرض قاصد نے تھوڑے سے تہدید میں بیج حال بیان کر دیا کہ جاگیر داران آچین نے یہ عرضی بھیجی ہے چنانچہ بموجب اس کے اظہار کے جاگیر دار کو بھی طلب کیا اس نے بھی اقرار کیا اور مہاراجہ نے دونوں جاگیر دار اور قاصد کو نظر بند رکھا ہے اپنی کچھ سزا ان کے لیے تجویز نہیں ہوئی ہے اغلب ہے کہ سزائے سنگین ملے کیونکہ جرم جعل کا ثابت ہے۔

گوالیار

پیشتر از روئے ایک اخبار اس نواح کے حال مقید ہونے سواران یکہ گوالیار کا منجملہ لکھا گیا تھا لیکن اب حال مفصل

اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ اڑھائی برس سے اڑھائی سو سواری کہ منجملہ چار سو سواروں نواب ہمت بہادر کے بعثت حق تلفی اپنی کے متابعت سے نواب موصوف کے انکار کر کے نالش رشوت ستانی نواب مذکور کی حضور مہاراجہ میں کی تھی چنانچہ بعد تحقیقات کے قریب ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ کے نواب مذکور کے ذمہ نکلا تھا اور مہاراجہ کا بہت عتاب ہوا تھا اور سواران مذکورین سپرد گرو جی دادا کے ہوئے تھے بعد اڑھائی برس کے مستعبتوں کو حکم ہوا تھا کہ نواب موصوف سے صلح اختیار کریں انہوں نے عرض کی تھی کہ ہم کو سوائے انقیاد حکم کے کوئی علاج نہیں ہے لیکن اس شخص کے تعلقہ میں رہنا جس کی بددیانتی اور بد معاملگی ثابت ہو گئی ہے سبب بربادی ہم غیبوں کا ہے وہ ہماری بے عزتی کرتا ہے قصہ بعد ازاں نواب مذکور نے طرح طرح سے بترغیب و تحریص سوا سو آدمیوں کو ان میں سے اپنی طرف کر لیا اور جو کہ راضی نہ ہوئے انہیں طرح طرح کی تکلیف مدد فرج وغیرہ کی طرف سے پہنچانی شروع کی بعضے متحمل اس تکلیف کے نہ ہو کر فرمان بردار ہوئے [ص 4 کالم 1] اور جب کہ باقی مستعبتوں پر شدت تکلیف کی بعد نہایت پہنچی تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم چند وجہوں سے اطاعت نواب کی قبول کرتے ہیں اول یہ کہ جس قدر روپیہ اُس نے ہماری تنخواہ میں سے غبن کیا ہے ہمیں بلاوے اور اگر یہ (کذا) تو سامنے نواب کے ہم مظلوموں کی تسلی کی جاوے اور اگر یہ بھی نہ ہووے تو ہماری تنخواہ ہمیں عنایت کر کے ہمیں رخصت فرماویں چنانچہ حکم تنخواہ کا صادر ہوا ابھی نوبت تقسیم تنخواہ کی نہیں پہنچی تھی کہ 3 تاریخ رجب کو عجیب حادثہ واقع ہوا یعنی چار گھڑی دن چڑھے دو مرہٹہ یوں توابع ہمت بہادر میں سے اور دو یکہ نواب خان گرو جی دادا میں سے اور پانچ اور مرہٹہ غیر ملازم ایک بننے کی دوکان پر سامنے حویلی حاجی دادا کے کچھ گفتگو کر رہے تھے اس میں دادائے موصوف گھر سے نکل کر بسواری میانہ قصد دربار رکھتے تھے اس اثنا میں دو آدمیوں نے یکہ ہائے مذکورین میں سے چاہا کہ واسطے عرض حال کے قریب میانہ کے آویں خاص بردار وغیرہ جو کہ قریب میانہ کے تھے قریب آنے سے انہیں منع کرنے لگے اور بُرا بھلا کہا آخر نوبت تلوار پر پہنچی۔ دو کہار اور نو آدمی ہمراہیان دادا صاحب میں سے زخمی ہوئے اور یکوں میں سے ایک آدمی زخمی ہوا اور چار مارے گئے مگر دادا صاحب موصوف بچ گئے بغور وقوع اس واقعہ کے چھ پلٹین اور چالیس توپیں یکوں کے ڈیروں پر پہنچی گئیں اور بے تدارک اور تحقیقات کے حکم فائر کرنے توپوں کا صادر ہوا اس وقت کرنیل جان پپٹ صاحب واسطے تدارک سپاہیوں یکہ کے پہنچے اور حال دریافت کیا انہوں نے بے قصوری اپنی ظاہر کی کرنیل موصوف نے ان کے قتل سے دست بردار ہو کر فرمایا کہ اگر فیصلہ میرا منظور رکھو تو میں تمہارے واسطے سرکار سے کچھ التماس کروں ان یکوں نے جواب دیا کہ اگر پاس ہماری عزت کا ملحوظ رکھ کر کچھ تجویز فرماؤ گے تو ہمیں قبول ہے کرنیل موصوف نے دربار میں جا کر حقیقت حال عرض کی اور بموجب صلاح مشیران دربار کے پھر اُس معرکہ میں پہنچ کر طرح طرح کی تدبیروں سے سلاح ان کے لیے اور بعضوں کو تو پختانہ میں اور بعضوں کو حویلی انباجی میں قید کر لیا بعدہ بموجب حکم سرکار کے ان ساٹھ آدمیوں میں سے تیس آدمیوں کو پابہ زنجیر کر کے قلعہ پاوا گڈھ میں قید

کیا اور تیس آدمیوں کو قلعہ چندیری میں بھیج دیا اور باقی توپخانہ میں قید ہیں اور بعضے بھاگ گئے اور چند آدمی جو کہ جا بجا مسلح بیٹھے تھے انھوں نے پندرہ روز تک حراست سپاہ میں بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ ان کے باب میں حکم ہوا تھا کہ انھیں بعد ضمانت لینے کے چنبل سے پار اتار دیں۔

انگلستان

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ 22 تاریخ جون کو حسب الحکم ملکہ علیا جناب فرمانفرما کے پارلیمنٹ یعنی بڑی کونسل سابق موقوف ہوگئی [ص 4 کالم 2] اور واسطے مقرر کرنے ایک نئی پارلیمنٹ کے حکم جاری ہوا سبب موقوفی پارلیمنٹ سابق اور تقرر پارلیمنٹ جدید کا اس طرح معلوم ہوتا ہے (کذا) تین برس سے اکثر ملکوں سے مثل کناڈا اور مصر اور چین وغیرہ کے لڑائی (کذا) ستائیس کروڑ روپیہ زر آمدنی سرکار سے زیادہ خرچ ہو گیا اور ادا کرنا اس قدر زرخیر کا بہت مشکل معلوم ہوا وزیروں نے انگلستان کے یہ صلاح کی کہ بموجب دستور سلطنت کے اشیائے تجارت پر جو کہ اور ملکوں سے آتی ہیں محصول زیادہ کر دیں تاکہ اس ذریعہ سے جو روپیہ کہ بیچ لڑائیوں کے صرف ہوا ہے ادا کیا جاوے۔ ارباب ہاؤس آف کامنس یعنی وکلایے رعایا جن کا درجہ کہ پارلیمنٹ میں تیسرا ہوتا ہے اور جن کی منظوری بغیر کوئی امر جاری نہیں ہو سکتا انھوں نے اس باب کو نقصان صریح اپنے موکلوں کا تصور کر کے اس حکم کے جاری ہونے میں مزاحمت کی مگر وزرائے سلطنت انگلستان کے اس میں فائدہ اپنا سمجھ کے نہ مانا لیکن تمام پارلیمنٹ نے رعایت وکلایے مذکورین کی ملحوظ رکھ کر سوال وزیروں کا نامنظور کیا چارنا چار وزیروں نے واسطے حاصل کرنے اپنے مطلوبوں کے سوائے موقوفی پارلیمنٹ اور تقرر نئی پارلیمنٹ کچھ علاج نہ جانا اور نئی پارلیمنٹ بنانے میں بہت کوشش کی سو بموجب ان کی صلاح کے ملکہ معظمہ نے خود رونق افروز پارلیمنٹ ہو کر اسے برخاست کر دیا اور واسطے مقرر کرنے نئی پارلیمنٹ کے حکم دیا۔

جگناتھ پوری

مقام مذکور میں ایک معابد بزرگ ہنود میں سے ہے اب کے سال ایک قطرہ بھی مینہ کا نہ برسا اور آثار قحط کے نمایاں ہیں اور جو لوگ کہ راہوں دور دراز سے واسطے پرستش کے آئے تھے انھوں نے گرانی غلہ کی طرف سے بہت تکلیف اٹھائی اور بہت غریب غریبہ باعث نہ پانے قوت لایموت کے بھوکے مر گئے اور اکثر آدمی بیضہ وبائی سے بھی راہی ملک عدم ہوئے۔

قسنطنیہ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں عبدالجید خان سلطان روم نے بہ باعث سرزد ہونے کسی خطا کے بہت غصہ ناک ہو کر تمام وزیروں قدیم کو یک قلم موقوف کر دیا لیکن کچھ سبب اس قدر عتاب سلطانی کا ظاہر نہیں ہوا۔

کیپ

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں ایک روز اہل کیپ نے بہ گمان چورون دریائی کے ایک جہاز کو روکا جہاز یوں نے مقابلہ کیا طرفین سے خوب گولا چلا آ خرش اہل کیپ بہت مارے گئے اور اکثر زخمی ہوئے اور بہت سے بھاگ گئے اور ان کی کشتی بھی تباہ ہو گئی۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

26 دسمبر 1841

احکام

[ص 1 کالم 1]

ڈبلیو ایف طامن صاحب علی گڑھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔ جے ایس ڈمرگو صاحب گورکھ پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا، آر لی مورگن صاحب میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا مگر جب تک کہ حکم ثانی صادر نہ ہو بدایوں کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ حکم ہذا کے رو سے صاحب موصوف کے حمیر پور میں مقرر ہونے کا حکم مورخہ 16 تاریخ ماہ حال کانپور ایچ اس ریون صاحب جب تک کہ حکم ثانی صادر نہ ہو میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔ لٹننٹ جیمس سلیمن صاحب انسداد ڈکیتی کے صاحب کشنر کے اسٹنٹ کو اضلاع مفصلہ ذیل میں جوائنٹ مجسٹریٹ کے عہدہ کا اختیار تفویض ہوا صاحب موصوف جو اختیار اس کو انسداد ڈکیتی کے صاحب کشنر کے زیر حکم حاصل ہے اس کے سوا ہر ایک ضلع کے صاحب مجسٹریٹ کے زیر حکم اختیار مرقومہ بالا بھی رکھے گا۔ بریلی، مراد آباد، پبلی بھیت، شاہجہاں پور، بجنور، بدایوں سی ٹی لیباس صاحب حمیر پور کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بمبئی جانے کو ماہ جنوری کی پہلی تاریخ سے دو مہینے کی اور علاوہ اس کے اپنے ہی کام کے لیے ولایت جانے کو ایک سال کی رخصت عنایت ہوئی۔ آرا ایم برڈ صاحب صاحبان صدر بورڈ کے ممبر کو کارسار سے استعفیٰ گزرانے کے واسطے کلکتہ جانے کے لیے تین مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی۔ اے یو سی پلوڈن آگرہ کے کی پرمٹ کے کلکٹر کو جو رخصت 27 تاریخ ماہ مارچ 1841 کے حکم نامے کی رو سے مرحمت ہوئی تھی اس پر بذریعہ چھٹی ڈاکٹر 4 تاریخ ستمبر 1842 تک اور بھی عنایت ہوئی ڈبلیو ایچ بین سن صاحب مراد آباد کے جج ہوئے اور مسٹر آرنو صاحب اعظم گڑھ کے جج مقرر ہوئے، ایچ بی بیرنگٹن صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر ہوئے مگر جو پور کے جج کا کام کرتے رہیں گے، ایس ج اسمتھ صاحب گورگانوہ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا۔ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر اس جہاز کی روانگی کی تاریخ سے جس پر ڈبلیو پی او کڈن صاحب ولایت جانے کے لیے سوار ہوں گے آغاز ہوگا۔ سی ٹی جیکسن صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا ڈبلیو ایس ڈونی تھرون صاحب فتح پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ جیمس لین

صاحب بندیل کھنڈ کے ایڈیشنل سیشن جج کا کام کرے گا۔

کتب قوانین زبان اردو میں انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں جو بعد تیار ہونے کے خریدیں

مکناٹن صاحب کے	3 روپے	4 روپے
اصول دھرم شاستر		
[ص 1 کالم 2] ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3 روپے	4 روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3 روپے	4 روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4 روپے	5 روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7 روپے	9 روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

پولیس

خدا خیر پیش کرے ان دنوں میں عجب طرح کی بدمعاشیاں شہر میں ہوتی ہیں بقول اہل ہند کو چراغ تلے اندھیرا۔ بھوجلا پہاڑی کے پولیس کے پاس دن دھاڑے صراف کی دوکان میں سے تھیلی زیور کی ایک بدمعاش ڈھپہ مار کر لے جاہر چند وہ پکڑا گیا لیکن لوگوں کو نہت خوف ہے کہ جب پولیس کے پاس دن کو یہ جرأت چوری بلکہ سرزوری کی ہوتی ہے تو رات کو غریب رعایا کا خدا حافظ۔ ان تھانہ دار صاحب کی زیارت کیا چاہیے جن کا یہ رعب اور بندوبست ہے وہ رات کو انتظام چوری کا خوب کرتے ہوں گے۔ جیسا بدمعاشی کا شہر میں ان دنوں زور شور ہے کم سنا گیا بہت مشہور ہے کہ خاص بازار اس شہر میں بڑا بازار ہے وہاں عین وقت آمد و رفت لوگوں میں دن کے وقت دوکان میں سے صراف کی روپیہ چھینا جاوے تو اور گلی کوچہ کا کیا خیال کیا جاوے کچھ عجب نہیں کہ یہ شہر تلاوڑی سے فوقیت لے جاوے۔ اہل کاران پولیس اگر خود پاک صاف ہوں تو ایسی جرأت بدمعاش نہ کریں۔

دہلی

پندرہویں 15 تاریخ اس مہینے کی ایک رسالہ ساتویں رجمنٹ سواروں کا اور ایک کمپنی لائٹ پیادوں کی بسرکردگی کپتان جے ہنٹ صاحب رجمنٹ لائٹ پیادوں کے خزانہ دو لاکھ چالیس ہزار روپے کالے کر میرٹھ سے یہاں

پہنچے اور اسی دن کپتان پامر صاحب مع ایک کمپنی رجنٹ 48 کے علی گڑھ سے چھ لاکھ روپے لے کر داخل ہوئے۔ 17 تاریخ پانچ لاکھ آسٹی ہزار روپے بحراست کپتان فورس کے آگرہ سے آیا۔ سنا گیا کہ نویں تاریخ تین کمپنیاں تیسری رجنٹ لائٹ پیادوں کی بسر کردگی کپتان پرل صاحب کے یہاں پہنچی واسطے لے جانے خزانہ کے طرف شمال مغربی اضلاع کے اور یوم سہ شنبہ کو بیس لاکھ ستر ہزار روپیہ بحراست کپتان موصوف کے یہاں سے فیروز پور کو روانہ ہوا۔ یوم چہار شنبہ کو صاحب والا مناقب کمانڈر انچیف صاحب بہادر رونق افروز سواد دہلی ہوئے۔ برگڈیر ہنر صاحب اور اور افسران برگٹ واسطے صاحب ممدوح کے محفل رقص ناچ گھر میں آراستہ کی اور خبر ہے کہ ساتویں رجنٹ لائٹ کیولری اور کپتان لارنس صاحب کے تو پخانہ ایسی کی موجودات اور قواعد کل صبح کے وقت ملاحظہ کی جاوے گی اور صاحب ممدوح سہ شنبہ کو یہاں سے کوچ کریں گے کہتے ہیں کہ صاحب ممدوح نے میگزین وغیرہ کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

جلال آباد

[ص 2 کالم 1]

مقام مذکور سے چھٹیاں 30 نومبر اور تیسری دسمبر تک کی آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہِ غلزی اور قوم شنواری قریب تین ہزار آدمیوں کے تین میل کے فاصلہ پر سپاہِ انگریزی سے ایک مقام میں جمع ہوئے اور اکثر پرانے قلعوں پر قبضہ کیا اور چند آدمیوں کو آگے بھیج کر سپاہِ انگریزی پر بارش تیر و تفنگ کروائی لیکن سپاہِ منصورہ نے کچھ خیال نہ کیا اس ارادہ سے کہ جب یہ ہیئت مجموعی میں آگے آویں تو ان سب کو سزائے معقول دی جاوے اور جب کہ ایک طرف سے اس طرح لڑائی جاری تھی دوسری طرف سے غلہ اور آٹا وغیرہ ضروریات بے دغدغہ واسطے صرف سپاہ کے قلعہ میں آتا رہا اور راہیں مقام رول اور علی باغان کی بھی جاری تھیں پہلی تاریخ ماہ حال کو دشمنوں کے پاس اور کمک بھی پہنچ گئی تب انھوں نے جمع ہو کر تین طرف سے شہر پر توپ و تفنگ سر کرنی شروع کی بجز دیکھنے اس حال کے آٹھ سو پیادہ اور دو سو سوار مع دو توپوں کے کامل دروازہ سے باہر نکل آئے خوب زد و خورد ہوئی۔ آخر کار سپاہِ منصورہ نے انھیں اپنے آگے سے ماندر یوژ بھیڑوں کے بھگا دیا حتیٰ کہ بعضے ان میں سے پریشان حواس ہو کر دریا میں گر پڑے سوارانِ انگریزی نے بھی سو آدمیوں کو ان میں سے تہ تیغ بے دریغ کیا بعد ازاں کپتان ایبٹ صاحب نے کنارہ پر دریا کے توپیں لگا کر گولہ مارے چنانچہ ان لوگوں میں سے جو کہ دریا میں کھڑے تھے اکثر تو مارے گئے اور اکثر راہِ پایاب گم کر کے ڈوب گئے پھر دشمنوں کے سواروں نے سپاہِ انگریزی کے عقب سے ان پر حملہ کیا لیکن فوراً ادھر سے پھر توپ سر ہونی شروع ہوئی اور ایک دو کے مرتے ہی وہ لوگ پھر بھاگ گئے اور تمام سپاہِ عزیز خان کی متفرق اور پریشان ہو گئی اور شاہ نواز خان لوغان اور ایک اور سردار مع تین سو آدمیوں کے مارے گئے۔ القصد اغلب ہے کہ اب پھر یہ لوگ کبھی نہیں سپاہِ انگریزی کو اذیت پہنچاویں گے۔ سپاہِ انگریزی میں چھ ہفتہ کا سامان خوراک وغیرہ کا موجود تھا چنانچہ تا پہنچنے مدد فیروز پور کے اس میں سے بہت باقی تھا۔ برگڈیر وائلڈ صاحب کی سپاہ

ساتویں تاریخ ماہِ حال کو جھلم میں پہنچی تھی لیکن راہ میں خیریت رہی۔

کوئٹہ

اس طرف کی چٹھی کے مضمون سے حالِ قندھار اور درہ بولان کا اس طرح واضح ہوتا ہے کہ سردار گدو خان جس نے کہ مہمِ پکتان ویر صاحب میں بہت کارہائے نمایاں کیے تھے اور جس کی ذات سے بہت فائدہ صاحبانِ متعینہ افغانستان کو پہنچتا تھا وہ شخص درمیانِ راہِ قندھار اور قلاتِ غلزی کے 45 آدمیوں سے مارا گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ شخص واسطے پہنچانے چٹھیوں کے غز نہیں سے طرفِ قلاتِ غلزی کے روانہ ہوا تھا۔ مخالف ایسی تلاش اور جستجو قاصدوں کی رکھتے ہیں کہ کوئی نامہ بر راہ سے سلامت نہیں گزر سکتا آمدورفتِ کابل اور غز نہیں اور قندھار کی بند ہے لیکن صاحبِ چٹھی لکھتا ہے کہ برگٹ انگریزی قندھار سے آمدورفتِ غز نہیں کی [ص 2 کالم 2] جاری کی ہوگی کیونکہ 13 تاریخ نومبر کو وہ قلاتِ غلزی میں پہنچا اور ہر روز ایک منزل طے کرتا جاتا ہے باوجود یہ کہ راہ میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں علاوہ سختی موسم سرما اور برف کے۔ قندھار میں بالفعل امین ہے اگر درانیوں کی طرف سے خاطر جمع نہیں ہے اور کوئٹہ میں کاکڑوں کی طرف سے بھی اندیشہ ہے کیونکہ قول و فعل اور ایمان پران کے کچھ اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ میجر اوٹوٹیم صاحب کی کوشش مافوقِ تعریف و توصیف سنی جاتی ہے۔ نصیر خان کو صاحبانِ ذیشان یقین اپنا دوست تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لڑکا ہونہار ہے آخر کار یہ شخص گورنمنٹ کا یار و مددگار ہوگا کیونکہ اس وقت میں بھی اس نے حتی المقدور بیچ اعانت سپاہِ انگریزی کے تصور نہیں کیا۔ میجر لیچ صاحب برگٹ مذکور کے نے کرنیل مکارن صاحب کو واسطے فتح کرنے قلعہ اولان رباط کے بھیجنا چاہا تھا لیکن صاحب مذکور نے انکار کیا کہ میں کوچ میں سپاہ کے بدون حکم کے نہیں تاخیر کروں گا۔

کابل

کوئی خبر تازہ مقام مذکور الصدر سے نہیں آئی ہے لیکن 19 تاریخ ماہِ گزشتہ تک کی خبریں جلال آباد میں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالف دروں میں اب تک علم بغاوت بلند کر رہے ہیں اور ان کے قلعوں اور دشوار گزار پناہوں اور گھاٹیوں سے نکالنے کے واسطے دس ہزار سپاہِ جرار بالضرور چاہیے۔ تب البتہ رستہ صاف ہو جاوے گا اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ سردیم مکناٹن صاحب بہادر نے یہ ارادہ کیا ہے کہ واسطے مخالفوں کے بجائے ہتھیار کے زر صرف کرنا مناسب ہے۔ جنرل الفنسٹن صاحب اور سردیم مکناٹن صاحب چھاؤنی میں ہیں مگر برگڈیر شلٹن صاحب اور بادشاہ بالا حصار میں ہیں۔

چین

اس طرف کے اخبار سے 24 تاریخ اکتوبر تک کا حال اس طرح پر معلوم ہوتا ہے کہ سپاہِ انگریزی نے جزیرہ چوزان

اورنگ پوٹھ کیا ہے لیکن چونکہ جزیرہ مذکورہ اول میں فرمانفرمائے چین نے بہت سی سپاہ رکھی تھی اس سبب وہاں چار دن تک جنگ سخت واقع ہوئی۔ اہل چین یہ بھی مشہور کرتے ہیں کہ چچا فغفور چین کا بصرہ سفارت پلینی پوٹھ شیزری یعنی مہتمم و مختار کل انگریزی مہم چین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ واسطے درستی سوال و جواب اور فیصلہ نزاع کے۔ واضح ہو کہ قریب جزیرہ جوزان کے بیڑہ جہازان گورنمنٹ کا ایک با مخالف سے پریشان ہو گیا اور ایک کشتی دُخانی جس میں کہ مہتمم موصوف تھے گم ہو گئی لیکن ابھی اس خبر کے سچ ہونے میں شک معلوم ہوتا ہے۔ تجارت بدستور اسی حالت میں ہے جیسے کہ تھی۔ قوم منڈارن میں پھر دشمنانہ پیش آتی ہے آمدورفت دریا کی متصل دریا کے بند کر دی ہے۔

کلکتہ

11 تاریخ اس مہینے کی کسی رشتہ دار نے خزانچی جنرل ٹریڈری کے بڑی دعا بازی کی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ان دنوں ایک روز شخص مذکور بازار میں گیا اور صرافوں کو اطلاع دی کہ گورنمنٹ پرانی مہریں بیچتی ہے سو چار پانچ ساہوکاروں نے [ص 3 کالم 1] ان کے خریدنے کا اقرار کیا اور ہمراہ شخص مذکور کے جنرل ٹریڈری میں گئے اور ساڑھے تین لاکھ روپیہ کے بینک نوٹ اس کے حوالے کیے اس توقع میں کہ ان کے عوض ہمیں مہریں ملیں گی بعد بہت سے انتظار اور نہ جواب آنے مہروں کے انہوں نے بے قرار ہو کر لوگوں سے سبب آنے شخص مذکور کا پوچھا دریافت ہوا کہ وہ اپنے گھر چلا گیا وہ لوگ از بس اضطراب اس کے پیچھے واسطے تلاش کے دوڑے لیکن وہ روپوش ہو گیا تھا باوجود بہت سی تلاش کے دستیاب نہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ انہیں ایام میں شخص مذکور نے معرفت صرافوں کی بہت نوٹ لیے لیکن یہ بہت تعجب ہے کہ اس قدر روپیہ جنرل ٹریڈری میں سے نکلا اور کچھ حال اس کا نہ کھلا لیکن اس صورت میں شک نہیں کہ سب ٹریڈری کی جمع و خرچ میں بھی کمی ہوئی ہوگی۔

انگلستان

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لارڈ ایلن برا صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے اور خبر تھی کہ 15 تاریخ نومبر کو روانہ ہوں گے اور لارڈ فٹس ہمرٹ عہدہ گورنری مدارس پر مقرر ہوں گے۔ لارڈ ایلن برا صاحب کے ہمراہ کپتان ہمرٹ نیڈی سکریری اور لٹننٹ کول ول اور لٹننٹ ڈرنڈا انجینئر ز بنگال کے ایڈی کمپ اور ایک صاحب اور بورڈ آف کنٹرول مین سے بہ عہدہ پرائی ویٹ سکریری مقرر ہوں گے اور لارڈ فٹس جرنل صاحب بجائے لارڈ ایلن برا صاحب کے پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول کے ہوں گے۔ ملکہ معظمہ فرمان فرمائی انگلستان نے ساتویں تاریخ اکتوبر کو حکم برخواستگی کا دیا ہولغایت گیارہویں نومبر تک۔ ٹاور لندن میں جو کہ بطور برج ایک عمارت عالی قدیمی ہے آگ لگ گئی ایک ضلع تمام جل گیا قریب تین لاکھ سلاخ کے جو کہ اس میں چنے ہوئے تھے ضائع ہو گئے مگر اتنی خیر ہو گئی کہ جواہر خانہ ملکہ کا بیج گیا القصہ تمام ایک کروڑ روپیہ کا اسباب جل گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ آگ کسی کاریگر کی بھٹی میں سے لگی تھی۔

اخبار مقامات مختلفہ

اکثر خبریں متضمن کوچ سپاہ کے پریسی ڈنسی بمبئی سے سنی جاتی ہیں لیکن ابھی کوئی حکم نہیں ہوا ہے اکثر چھٹیاں کلکتہ سے وہاں گئی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں یہ تحقیق کیا گیا ہے کہ آیا بھیجنا سپاہ کا در صورت ضرورت کے افغانستان میں مناسب ہے یا نہیں چنانچہ سپاہ سندھ کی یہی ٹھہرائی گئی ہے اور کہتے ہیں کہ ایک ترب تو پختانہ اپسی کا اور رجمنٹ 22 پیادگان ملکہ کے پونا سے جاوے گی لیکن ابھی کچھ قطعی نہیں ٹھہرا ہے کچھ خوف سرولیم مکناٹن اور ان کے ہمراہیوں کی طرف سے معلوم ہوتا ہے۔

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بیچ درستی راہوں بمبئی اور آگرہ کے بہت ترقی ہوئی ہے اور توقع ہے کہ عنقریب اس راہ میں آمد و رفت جاری ہو جاوے گی اور اغلب ہے کہ گیرا گھاٹ سوکا بھی آ خر ماہ جنوری تک کھل جاوے گا اور تین بنگلہ واسطے مقاموں کے بنائے جاویں گے۔

نگلین جو تھارام صاحب و مختار سابق راج جے پور جو کہ بعلت خون راجہ کے قلعہ [ص 3 کالم 2] چنار گڑھ میں مقید تھا مر گیا۔

نویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو حکم ہے کہ بنارس سے طرف شمال مغربی اضلاع کے روانہ ہووے اور واضح ہوتا ہے کہ رجمنٹ 22 کو بھی حکم روانگی افغانستان کا پہنچا ہے۔

کرنیل پامر صاحب کمانڈنٹ اور پولیٹی کل ایجنٹ غزنین نے جنرل ناٹ صاحب کو لکھا ہے کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ تمام ملک مستعد پر خاش ہے۔ اخبار موسومہ ٹائٹس سے واضح ہے کہ سر رجمنٹ شیکسپیر صاحب ساتھ عہدہ رزیڈنسی ہرات کے سرفراز ہوئے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ سر جان مکلیل صاحب چوتھی اکتوبر کو تہران میں پہنچے اور دربار میں شاہ ایران کے ان کی بہت تعظیم و تواضع عمل میں آئی۔ تین ہزار گھوڑے بلاؤ بوشہر اور بصرہ وغیرہ سے واسطے روانگی بمبئی کے جہاز پر چڑھائے جانے کو ہیں۔

آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ گورنمنٹ نے واسطے زیادہ رکھنے سپاہ کے ارادہ کیا ہے اگرچہ اس باب میں ان کی نارضا مندی تھی اور بلحاظ مقدمہ شاہ شجاع الملک کے بھی کچھ تبدیلی ہونے کو ہے۔ پریسی ڈنسی مدراس سے اکثر رجمنٹوں کو حکم روانگی چین کا ہے واسطے ملک سرہف گف صاحب کے اور کچھ ہنڈیان بھی انگلستان سے روانہ ہونے کو ہیں رجمنٹ 98 بھی بجائے جانے کے جزیرہ ماریشس کو طرف چین کے بھیجی جاوے گی اور لوازمہ ضروریات موافق خرچ دس ہزار آدمیوں کے کئی مہینہ کا جہازوں پر ارسال کیا جاوے گا۔

پلٹن سر مور کو حکم ہے کہ بھو رسدور حکم بریلی کو روانہ ہو جاوے اور کرنیل نیگ صاحب کو جب کبھی ضرورت ہو تو ایک برگٹ اور منگوا سکتے ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ میجر جنرل سر رورٹ آرتھ ناٹ صاحب کمانڈنٹ سپاہ میرٹھ یا تو بہ سرداری ایک سپاہ کے فیروز پور میں رہیں گے یا طرف شمال و مغرب کے بھیجے جاویں گے۔

اخبار کلکتہ سے حال مفصل اس روپیہ کا جو کہ بابوموتی لعل سبل نے اجلاس دھرم سبھا سوسائٹی میں دیا تھا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ بابو نے مذکور نے بیس ہزار روپیہ اجلاس سبھائے مذکور میں جمع کیا اور اس کے دیکھا دکھی اور امیروں اور تو نگروں نے بھی موافق اپنے مقدور اور توفیق کے ذخیرہ مذکور میں اپنا روپیہ شامل کیا مطلب جمع کرنے اس ذخیرہ سے یہ ہے کہ اس کے سود سے ان ذی عزت ہندوستانیوں کو جو کہ بہ باعث مفلسی کے تباہ اور تکلیف میں ہیں فیض پہنچے اور یہ روپیہ ایک ذریعہ ہووے۔ واسطے جاری ہونے ان کے کاروبار کے اور رہائی دلوانے کے انہیں مفلسی سے مگر مطلب خاص یہی ہے کہ ان بڑے بڑے خاندانوں کو ہی اس سے فائدہ ہو جو کہ کبھی دولت مند تھے اور اب انقلاب زمانہ سے مفلس اور تباہ ہو گئے ہیں۔

دریافت ہوتا ہے کہ بہ باعث (کذا) صاحب پولیٹی کل ایجنٹ بھوپال کے انتظام تقرر عہدہ بطور مفصلہ ذیل ہوا ہے۔ کپتان ایچ ڈبلیو ٹریولین صاحب پولیٹی کل ایجنٹ بھوپال میجر ایف ایچ سنڈس صاحب پولیٹی کل ایجنٹ مہد پور کپتان ڈبلیو رڈل صاحب اسٹنٹ رزیڈنٹ ناگپور کے، لٹننٹ ڈبلیو ایف ایڈن صاحب اسٹنٹ اوّل صاحب رزیڈنٹ اندور کے اور کوانٹ ڈبلیو ابلگر ڈ اسٹنٹ دویم مقام مذکور کے۔ خبر ہے کہ چھٹی اور نویں رجنٹیں پیادگان ہندوستانی کی طرف فیروز پور کے روانہ ہوں گی۔ رجنٹ نویں 17 تاریخ کو اس مہینے کی الہ آباد میں تھی اور اغلب ہے کہ آخر جنوری تک یہاں آ پہنچے گی کپتان باکترن صاحب کمریٹ سندھ کو ہنگام بلوہ کابل کے ان کے گماشتہ نے اپنے گھر میں چھپا لیا تھا اور اس طرح وہ مارے جانے سے بچ گئے تھے لیکن انجام کار یہ حال کھل گیا اور صاحب موصوف پکڑے گئے لیکن متمدروں نے اس شرط سے اقرار ان کی جان بچانے کا کیا کہ وہ ان تمام چھٹیوں کا ترجمہ کر دیں جو کہ ان کے پاس تھیں سو اغلب ہے کہ صاحب موصوف کے حق میں وہی ترجمہ سم ہو جاوے گا کیونکہ ایک طالب علم مدرسہ انگریزی لدھیانہ کا بھی ان لوگوں کے پاس گرفتار ہے وہ لوگ اس سے بھی ترجمہ کروائیں گے اور چونکہ وہ طالب علم کم استعداد ہے تو بیشک دونوں کے ترجمہ میں اختلاف ہوگا اور انجام کو ان کی بدگمانی و بال جان صاحب موصوف کی ہوگی اس نظر سے کہ اس نے ترجمہ مطابق چھٹیوں کے نہیں کیا۔

واضح ہوتا ہے کہ کاروان انگریزی نویں تاریخ ماہ حال کو کوہستان میں بہ امن و امان پہنچا اور دریائے جھیل سے ساتویں تاریخ عبور کیا تھا صرف ایک دو اونٹ تلف ہو گئے پنجاب کے لوگ ان سے بہت خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں اور رسد وغیرہ ضروریات بہت افراط سے اور ارزاں بہم پہنچتی ہے آٹا پی روپیہ ایک من اور گہوں دو من سے اڑھائی من تک نرخ رکھتا ہے علیٰ ہذا القیاس اور اجناس کی قیمت کا نرخ بھی تصور کیا جاسیے۔

کابل لاہور

اس طرف کے خطوط سے جو ایک ہمارے دوست کو آنے واضح ہے کہ مہاراج والی لاہور کی وفاداری اور مضبوطی بچ

دوستی کے جیسا کہ چاہیے سرکار کمپنی سے ظہور میں آئی ہے۔ ہر چند ان کے اہلکار اور مشیر ریاست بہت مانع بھی آئے لیکن انہوں نے کچھ نہ مانی اور نہ مانتے ہیں۔ کابل کے لوگوں سے جو مصیبت یہاں کے لوگوں پر پڑی اور کوئی نجات پا کر بیچ آیا تو ان سے والی لاہور کے علاقے میں امان پائی اگر والی لاہور دست گیری نہ کرتا تو زیادہ مشکل پڑتی اور قول اس کا یہی ہے کہ ایسے وقت میں جہاں تک مجھے بنے گا میں مدد اور خاطر داری میں کمی نہیں کرنے کا جس خدا نے مجھے ریاست دی ہے اگر اس کو میری ریاست رکھنی ہے تو کبھی میری ریاست کوئی نہیں کھوسکتا۔ بڑے وقت میں کام آنا بہت بہتر ہے اور صاحبان انگریز بھی دوستی کے پختہ ہیں کیا ایسے وقت کو بھول جاویں گے۔ کہتے ہیں کہ بعضے صاحب لوگ جو اس طرف سے [ص 4 کالم 2] تباہ ہو کر آتے ہیں تو پشاور میں چین پاتے ہیں۔ اس دفعہ جتنی دقت اہلکاران سرکاری کو پیش آئی کسی وقت میں نہیں دیکھی لیکن یقین ہے کہ اب جو فوج سرکار پہنچے کیا قرار واقعی کابل والوں کا دم بند کرے گی اور اس وقت وہ دم دبا کر چوہے کابل ڈھونڈتے پھریں گے اور جیسا کہ اس طرف کے زن و مرد سے پیش آئے ہیں اس کا وبال پیچھے سے انہیں معلوم ہوگا۔

خط — صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ

سنا گیا کہ برڈ صاحب سنیئر ممبر صدر بورڈ کے آگے جو کاغذ بندوبست پر گنہ جنوب و شمال خاص دہلی کا پیش کیا گیا تو 188 گاؤں پر گنہ جنوب اور پر گنہ شمال میں واسطے تخفیف کے ظاہر کیے گئے۔ کہتے ہیں کہ کل 31320 روپیہ کی تخفیف دونوں پر گنوں میں ہوئی۔ نام دیہات تحقیقی کا جو مفصل دیکھا گیا تو واضح ہوا کہ ہماری دانست میں بعضے دیہات میں تو فی الواقع تخفیف مناسب ہوئی لیکن بہ نظر اس تخفیف کے بعضے اور دیہات میں بھی تخفیف لازم تھی جو نہ ہوئی اور اکثر میں کمی محض زائد ہوئی۔ ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ وہ واقف کار سٹلمنٹ آفیسر جس کے آگے قانون گو بھی کان پکڑتے تھے ایسے وقت میں موجود نہ تھا جو کہ چاہیے تھا۔ ہم کو یاد ہے کہ 1825 سے اس افسر نے تین تین راس ضلع کے ہر ایک گاؤں میں جا کر کیس تھیں اور نفس الامر میں یہ تشخیص جو کوشش اور جانکاہی سے اس افسر نے کی تھی دوسرے کو جب تک یہ واقفیت نہ حاصل ہو کیونکر کر سکتا ہے۔ اگر غور سے خیال کیا جاوے تو حقیقت میں تشخیص ایسی نہیں تھی جس میں تخفیف واجب تھی۔ صرف تخفیف دیہات کو ہی اور بارانی میں نظر بر فراخ حوصلگی سرکار اور رفاہ رعایا البتہ مضائقہ نہیں رکھتی گو کہ بکھری ان کی بھی ان کی حقیقت دیکھ کر تجویز کی تھی اور جو خیال عدم بارش کا کیا جاوے کہ جس سال بالکل بارش نہ ہوے تو کم سے کم کوئی جمع وہاں سے وصول نہیں ہو سکتی۔ ہم بہت تعجب کرتے ہیں کہ موضع ساڈھورہ خورد دیہہ نہری چاہی موضع پوٹھہ خورد نہری علی ہذا القیاس موضع مہم پورہ جہاں گیارہ ایکڑ فیصدی آبی مزدوعہ پر موضع کھوڑ پنجاب جہاں 15 ایکڑ فیصدی آبی اور اوجوہ جہاں گیارہ ایکڑ فیصدی آبی ہے اور علی ہذا القیاس چاند پور وغیرہ ایسے بہت دیہات ہیں تخفیف جمع ہوئی اور موضع مجاہد پور جہاں 19 ایکڑ

فصدی آبی مزروعہ پر اور بختاور پور پر گنہ شمال اور موضع آبی اور دریا پور پر گنہ جنوب اور اس قسم کے دیہات میں کچھ تخفیف نہیں ہوئی۔ جن کی آبی بہت کم ہے ان سے جہاں تخفیف ہوئی ہم کو یاد ہے کہ خود صاحبان بورڈ رونیو کی ہدایت تھی کہ سابق کی جمعیں بہترے دیہات میں کم زیاد ہیں گو کہ ایک قسم کے اور حیثیت کے ہیں تو مقصود سرکار کا مساوی قاعدہ پر سب کی جمع کرنی ہے کہ کمال انصاف سے سب رعایا ایک طرح پر رہے اور تشکیص مذکور اسی طرح پر کی گئی تھی۔ کچھ تعجب نہیں کہ اس قسم تخفیف غیر تربیتی سے اکثر ان لوگوں کو گراں معلوم ہوگا جن سے اچھے گاؤں والوں کو تخفیف ہوئی اور انھیں نہ ہوئی اور انجام کار باعث نقصان سرکار ہووے واقف کار مال کے کام کسی اور ماہر اس علاقہ کے جو اس حال کو سنتے ہیں تعجب کرتے ہیں کہ چاند پور میں تخفیف ہو اور مجاہد پور میں نہیں۔ ہماری دانست میں نظر ثانی افسران حال کو واسطے غور و تامل کے اس باب میں پر ضرور ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ نظر او پر حال اور حیثیت دیہہ کے اور یہ کہ روپیہ کس طرح اس کا وصول ہوتا رہتا ہے بہت زیادہ ملحوظ رکھنی چاہیے نہ نظر او پر جمع گزشتہ پوسٹہ کے۔ فقط الرام م

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹرو پبلشر چھاپہ ہوا

مقدمہ

از

پروفیسر خواجہ احمد فاروقی

دہلی اُردو اخبار، شاہ جہاں آباد دہلی کا پہلا اُردو اخبار ہے جس کے مطالعے سے مومن و غالب، شیفتہ و آزرده اور ذوق و ظفر کا سارا ماحول اپنی پوری حشر سامانیوں کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور ہم اس جامِ جم میں دو دنیاؤں کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں، جس میں ایک اُبھرتی ہوئی ہے، دوسری ڈوبتی ہوئی۔ یہ اخبار کب جاری ہوا، اس کے متعلق مختلف بیانات ہیں: مارگریٹا بارس نے لکھا ہے کہ وہ 1838 میں شروع ہوا۔ پروفیسر اشتیاق حسین قریشی نے اس کی تاریخِ اجرا 1837 قرار دی ہے۔ محمد حسین آزاد نے لکھا ہے: ”1835 سے دفاتر سرکاری بھی اُردو ہونے شروع ہوئے۔ چند سال کے بعد کل دفتروں میں اُردو زبان ہو گئی۔ اسی سنہ میں اخباروں کو آزادی حاصل ہوئی...“

1836 میں اُردو کا اخبار دہلی میں جاری ہوا اور یہ اس زبان میں پہلا اخبار تھا کہ میرے والد

مرحوم کے قلم سے نکلا۔¹“

مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر، دہلی اُردو اخبار کے اڈیٹر تھے اور وہ خود بھی اس سے وابستہ رہ چکے تھے، اس لیے ان کا بیان اہم ہے۔ لیکن اس کا دوسرا ٹکڑا کہ یہ اُردو کا پہلا اخبار تھا، صحیح نہیں۔ جامِ جہاں نما کی موجودگی میں یہ شرف دہلی اُردو اخبار کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یوں گارساں دتاسی نے سراج الاخبار کو دہلی کا پہلا اخبار قرار دیا ہے²، حالانکہ وہ 1841 میں شائع ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح مولوی ذکاؤ اللہ نے سید الاخبار، دہلی کو اولیت کا درجہ دیا ہے اور اس کا سال آغاز 1838 ٹھہرایا ہے۔ یہ بیان بھی ساقط الاعتبار ہے۔ اس بحث سے قطع

نظر، مرزا غالب کے ایک خط سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ دہلی اُردو اخبار 1837 میں ضرور نکل رہا تھا۔ وہ چودھری عبدالغفور سرور کو لکھتے ہیں:

”جناب چودھری صاحب، آج کا میرا خط کاسے گدائی ہے، یعنی تم سے کچھ مانگتا ہوں۔ تفصیل یہ کہ مولوی محمد باقر دہلوی کے مطبع میں سے ایک اخبار ہر مہینے میں چار بار نکلا کرتا ہے مسمی بہ اُردو اخبار۔ بعض اشخاص سنین ماضیہ کے اخبار جمع کر رکھا کرتے ہیں۔ اگر اچھا آپ کے یا آپ کے کسی دوست کے یہاں جمع ہوتے چلے آئے ہوں تو اکتوبر 1837 سے دو چار مہینے کے آگے کے اوراق دیکھے جائیں جن میں بہادر شاہ کی تخت نشینی کا ذکر مندرج ہو۔ بے تکلف وہ اخبار چھاپے کا بجنہ میرے پاس بھیج دیجیے۔“

مولانا محمد حسین آزاد کے اس بیان کی تائید کہ دہلی اُردو اخبار 1836 سے نکلنا شروع ہوا، قاسم علی جن لال ڈاکٹر عبدالسلام خورشید 4 اور مولانا امداد صابری 5 نے بھی کی ہے۔

یہ ہفتہ وار اخبار 20x30\4 کے سائز پر چھپتا تھا۔ قیمت ماہ وار دو روپے اور سالانہ بیس روپے تھی۔ اس کا پہلا نام اخبار دہلی تھا لیکن یکشنبہ 10 مئی 1840 (نمبر 168 - جلد 3) سے اس کا نام دہلی اُردو اخبار ہو گیا۔ کاغذ قدرے سفید اور کتابت قدرے جلی اور کشادہ ہو گئی۔ 12 جولائی 1857 نمبر 28 جلد 19 سے اس کا نام اخبار الظفر ہو گیا۔ اخبار کا نمبر اور جلد کا شمار وہی رہا جو دہلی اُردو اخبار کا تھا۔ اور یہ کھل کر انگریزوں کی مخالفت اور بہادر شاہ ظفر کی حمایت کرنے لگا۔ لیکن جہاد آزادی کی ناکامی اور سلطنتِ مغلیہ کی تباہی کے ساتھ بالآخر اس اخبار کی زندگی بھی 13 ستمبر 1857 کو ختم ہو گئی۔

دہلی اُردو اخبار کے مالک و مدیر مجتہد العصر مولانا محمد باقر، خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق کے ارادت مندوں میں سے تھے۔ وہ علم و فضل ہی میں بڑا پایہ نہیں رکھتے تھے بلکہ دربار شاہی میں بھی اُن کو بڑا اور خور حاصل تھا۔ میں نے جیون لال کے روزنامے 1857 کا اصل نسخہ لندن میں پڑھا ہے، اس میں کئی جگہ مولوی محمد باقر کی باریلی حضور کا ذکر ہے اور ان ہدایات کی صراحت ہے جو انہوں نے بادشاہ کے دستوں کو خزانہ شہنشاہی کی حفاظت کے سلسلے میں دی تھیں۔

مولوی محمد باقر، دہلی کالج میں استاد رہ چکے تھے۔ انہوں نے پرنسپل ٹیلر کو فارسی پڑھانی تھی اور وہ ان کی مسیحی سرگرمیوں سے واقف تھے۔ دہلی اُردو اخبار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ سرشتہ داری اور تحصیل داری کے علاوہ محکمہ بندوبست میں سپرینٹنڈنٹ کے عہدے پر بھی کام کر چکے تھے۔ 1857 کی بغاوت سے قبل اس اخبار کا

رویہ انگریزوں کے خلاف معاندانہ نہیں، متحیرانہ تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کی حیرت، مخالفت میں بدل گئی۔ ہم نے دہلی کالج میگزین کا قدیم دہلی کالج نمبر 1853 میں شائع کیا تھا اور اس میں پہلی دفعہ مولوی محمد حسین آزاد کی نظم تاریخ انقلاب افزا، دہلی اردو اخبار سے لے کر چھاپی تھی۔ اس کے آخری شعر یہ ہیں:

کو ملک سلیمان و کجا حکم سکندر
 کو سلطوت حجاج و کجا صولت چنگیز
 نہ شوکت و حشمت ہے نہ وہ حکم نہ حاصل
 کو رستم و سہراب و کجا سام و زریاں
 کو حکمت لقمان و کجا علم فلاطوں
 ہوتا ہے ابھی کچھ سے کچھ اک چشم زدن میں
 ہے کل کا ابھی ذکر کہ جو قوم نصاریٰ
 تھی صاحب علم و ہنر و حکمت و فطرت
 اللہ ہی اللہ ہے، جس وقت کہ نکلی
 سب جو ہر عقل ان کے رہے طاق پہ رکھے
 کام آئے نہ علم و ہنر و حکمت و فطرت
 یہ سانحہ وہ ہے کہ نہ دیکھا نہ سنا تھا
 نیرنگ پہ غور اس کے جو کیجے تو عیاں ہے
 ہاں دیدہ عبرت کو ذرا کھول تو غافل
 آنکھیں ہوں تو سب کھل گئی دنیا کی حقیقت
 عبرت کے لیے غلق کی یہ سانحہ بس ہے
 کیا کہیے کہ دم مارنے کی جائے نہیں ہے
 حکام نصاریٰ کا بدین دانش و بینش

شاہان اولی العزم و سلاطین جہاں دار
 کو خان ہلاکو و کجا نادر خون خوار
 کس جا ہے جہاں اور کہاں ہیں وہ جہاں دار
 اس معرکے میں کٹدے ہے اک ایک کی تلوار
 خیل حکما و علمائے اولی الابصار
 ہاں دیدہ دل کھول دے اے صاحب ابصار
 تھی صاحب اقبال و جہاں بخش و جہاں دار
 تھی صاحب جاہ و حشم و لشکر جزار
 آفاق میں تیغ غضب حضرت قہار
 سب ناخن تدبیر و خرد ہو گئے بیکار
 پورب کے تلنگوں نے لیا سب کو یہیں مار
 ہے گردش گردوں بھی عجب گردش دوآر
 ہر شعبہ تازہ میں صد بازی عیار
 ہیں بندیہاں اہل زبان کے لب گفتار
 مت کچھ دلا اس کا بھروسا کبھی زہار
 گر دیوے خدا عقل سلیم و دل ہشیار
 حیراں ہیں سب آئینہ صفت پشت بدیوار
 مٹ جائے نشاں خلق میں اس طرح سے یک پار

اس واقعے کی چابی جو آزاد نے تاریخ

دل نے کہا: قل قاتلوا اولی الابصار

۱۲۷۳ھ

(دہلی اردو اخبار مورخہ 24 مئی 1857)

یہ نئے بڑھتی ہی جاتی ہے۔ 31 مئی 1857 کے اخبار میں لکھتے ہیں:

” (انگریزوں) کے تکبر نے ان کو قہر الہی میں مبتلا کیا۔ انا اللہ لا محب المتکبرین۔ اب کہاں ہیں انگلش مین اور فرٹڈ آف انڈیا..... اور وہ لن ترانیاں۔ حکمت و حکومت و اناؤں انگلستانیوں کی... آیا نہیں جانتے تھے کہ للہ الحکمتہ الباغتہ ولہ الحکم الہ والملک و ہوالعزیز القدر الملک المتقدر العلی الکبیر۔

مر او را رسد کبریا و منی
کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی“

مولوی محمد باقر کی شہادت کن حالات میں واقع ہوئی؟ اس کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے لکھا ہے، 1857 کے ہنگامہ و آشوب میں ”بہ ہزار دقت ٹیلر صاحب کالج کے احاطے میں آئے اور اپنے بڑھے خانساں کی کوٹھری میں گھس گئے۔ اس نے انہیں مولوی محمد حسین آزاد کے والد کے گھر پہنچا دیا۔ مولوی محمد باقر سے ان کی بڑی گاڑھی چھنتی تھی، انہوں نے ایک رات تو ٹیلر صاحب کو اپنے امام باڑے کے تہہ خانے میں رکھا لیکن دوسرے دن جب ان کے امام باڑے میں چھپنے کی خبر محلے میں عام ہو گئی تو مولوی صاحب نے ٹیلر صاحب کو ہندوستانی لباس پہنا کر چلا کیا۔ مگر ان کا بڑا افسوس ناک حشر ہوا۔ غریب بیرام خاں کی کھڑکی کے قریب جب اس جج دھج سے پہنچے تو لوگوں نے پہنچان لیا اور اتنے لٹھ برسائے کے بچارے نے وہیں دم دے دیا۔ بعد میں مولوی محمد باقر صاحب اس جرم کی پاداش میں سولی چڑھا دیے گئے اور ان کا کوئی عذر نہ چلا۔ مولوی حسین آزاد کا بھی وارنٹ کٹ گیا تھا۔ مسٹر ٹیلر کے مارے جانے میں ان کی بھی سازش خیال کی گئی اور ان پر بھی قوی شبہ تھا۔ مگر یہ راتوں رات نکل بھاگے اور کئی سال تک سرزمین ایران میں بادیہ پیمائی کرتے رہے۔ جب معافی ہوئی تو ہندوستان واپس آئے۔“⁶

مولوی ذکاؤ اللہ، آغا محمد باقر اور جہاں بانو نقوی⁷ کے بیانات اس سے قدرے مختلف ہیں۔ لیکن سب اس پر متفق ہیں کہ مولوی محمد باقر کو پرنسپل ٹیلر کے قتل کے الزام میں موت کی سزا دی گئی۔

سیاست سے قطع نظر، دہلی اُردو اخبار کی ادبی اہمیت بھی ہے۔ اول تو یہ کہ مولوی محمد باقر اور مولوی محمد حسین آزاد اس کے دامن سے وابستہ تھے جن کی علمی حیثیت مسلم ہے۔ دوسرے غالب، ظفر، ذوق، حافظ غلام رسول ویران، میرزا نور الدین خلف میرزا سلیمان شکوہ، میرزا جواں[☆] بخت، میرزا حیدر شکوہ اور نواب زینت محل

☆ متن میں جہون بخت تحریر ہے۔

کے متعلق اس میں بے مثل مواد ملتا ہے۔ ان اوراق کے مطالعے سے ہم غالب کی زندگی کو سماج کے ایک بڑے نقشے میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وہ بشری کم زوریاں جو غالب شکنی کے سلسلے میں گنائی جاتی ہیں، وہ دراصل ان کے طبقے اور سماج کی عام کم زوریاں تھیں، جن میں ان کی ذاتی مجبوریوں اور اقتصادی دشواریوں نے اور اضافہ کر دیا تھا۔ مے و قمار سے ان کا تعلق کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں۔ وہ جوئے کے الزام میں ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ معتبوب ہوئے تھے۔ 15 اگست 1841 کے اردو دہلی اخبار میں لکھا ہے:

”سنا گیا ہے کہ ان دنوں تھانہ گذر قاسم جان میں مرزا نوشہ کے مکان سے اکثر نامی قمار باز پڑے گئے مثل ہاشم علی خاں وغیرہ کے..... کہتے ہیں کہ بڑا قمار ہوتا تھا لیکن بہ سبب رعب اور کثرت مرداں کے یا کسی طرح سے کوئی تھانے دار دست انداز نہیں ہو سکتا تھا، اب تھوڑے دن ہوئے یہ تھانے دار قوم سے سید اور بہت جری سنا جاتا ہے، مقرر ہوا ہے۔ یہ پہلے جمعہ دار تھا۔ بہت مدت کانو کر ہے۔ جمعہ داری میں بھی یہ بہت گرفتاری مجرموں کی کرتا رہا ہے۔ بہت بے طمع ہے۔ یہ مرزا نوشہ ایک شاعر نامی اور رئیس زادہ نواب شمس الدین خاں قاتل ولیم فریزر صاحب کے قرابت قریبہ میں سے ہے۔ یقین ہے کہ تھانے دار کے پاس بہت رئیسوں کی سعی اور سفارش بھی آئی لیکن اس نے دیانت کو کام فرمایا۔ سب کو گرفتار کیا۔ عدالت سے جرمانہ علی قدر مراتب ہوا۔ مرزا نوشہ پر سو روپے۔ نہ ادا کریں تو چار مہینہ قید۔ لیکن بلان تھانے دار کی خدا خیر کرے، دیانت کو تو کام فرمایا انہوں نے لیکن اس علاقے میں بہت رشتے دار متمول اس رئیس کے ہیں، کچھ تعجب نہیں کہ وقت بے وقت چوٹ پھٹ کریں اور دیانت ان کی وبال جان ہو۔ حکام، ایسے تھانے دار کو چاہیے کہ بہت عزیز رکھیں۔ ایسا آدمی کم یاب ہوتا ہے۔“⁸

مئی 1847 کا واقعہ اسیری اس کے بعد کا ہے جس کے متعلق منشی کریم الدین نے لکھا ہے:

”ان ایام میں یعنی درمیان 1847 کے ایک حادثہ ان پر جانب سرکار سے بڑا پڑا، جس کے سبب ان کو بہت رنج لاحق ہوا۔ عمران کی اس میں قریب ساٹھ برس کے ہوگی۔“⁹

لیکن اس سے غالب کی شاعرانہ عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ان کی عظمت کے گوشے وہاں روشن ہوتے ہیں جہاں وہ شخصیت اور گرد و پیش سے اٹھ کر کائنات کی وسعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور یہی وہ منزل ہے جہاں ان کے اشعار تیر نیم کش بن جاتے ہیں۔

8 ستمبر 1852 کے دہلی اُردو اخبار میں اس مشاعرے کا ذکر ہے جو میرزا سلیمان شکوہ کے بیٹے میرزا نور الدین نے اگست 1852 میں منعقد کیا تھا۔ اس مشاعرے میں غالب نے اپنی مشہور غزل ”سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں“ سنائی تھی جو آج بھی زبان زدِ خلّاق ہے۔ بہادر شاہ ظفر نے طرح میں یہ غزل پیش کی تھی۔

چار آنکھیں تیری، اپنی آفت جاں ہو گئیں

تیری اس کی جگر سے پار مڑگاں ہو گئیں

دہلی اُردو اخبار کا ذکر غالب کے خطوں میں، بہادر شاہ کے مقدمے میں اور گارساں دتاسی کے لیکچروں میں موجود ہے، جو اس کی اہمیت کے شاہد ہیں۔ اس سے زبان و ادب کی رفتار معلوم ہوتی ہے اور تاریخ کے بہت سے گوشے ایک ڈائری کی شکل میں ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔

ان امور کے پیش نظر ہم شعبہ اُردو کی طرف سے دہلی اُردو اخبار کے ان تمام پرچوں کو من و عن چھاپنا چاہتے ہیں جو نیشنل آرکائیو یا ادارہ ادبیات اُردو حیدرآباد دکن یا ذخیرہ قاسم علی بجن لال عثمانیہ یونیورسٹی میں محفوظ ہیں۔ اس وقت قسط اول کے طور پر 26 جنوری 1840 سے 20 دسمبر 1840 کے پرچے پیش کیے جا رہے ہیں جو نیشنل آرکائیو نئی دہلی سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان میں پہلا پرچہ سید معین الدین کے اور آخری موتی لال پرنس اور پبلشر کے اہتمام میں شائع ہوا ہے۔ افسوس ہے کہ اس فائل سے مندرجہ ذیل پرچے غیر حاضر ہیں، لیکن تا تمام بھی اللہ آمین کر کے رکھنے کے قابل ہیں:

۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۴، ۱۸۲، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۸۸۔

1847 کی جلد میں قرآن مجید ترجمہ مولانا عبدالقادر اور شیفۃ کے تذکرہ نگار بے خار کا اشتہار ہے اس

جلد کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُردو نثر میں بے شمار لفظ انگریزی کے داخل ہو گئے تھے۔ ذیل میں ایک مختصر سی فہرست پیش کی جاتی ہے:

آکزلری — ڈکشنری — اجنٹ — مجسٹریٹ — جنٹ — ڈیپوٹی — سارٹی فلکٹ — کار سپانڈنٹ — پارلیمنٹ — سرکلر — اسکالر — اجنٹی — رجمنٹ — سپرنٹنڈنٹ — پولیس — اسٹانپ — پولیٹی کل ڈیپارٹمنٹ — پلان — روبی — لفٹنٹ — سٹوڈنٹ — کپتان — ایمرلد — روینو — پنشن — کلکٹر — سکرٹری — کمینڈر — جوری اسیر — کسریٹ — سیشن — برگٹ

بعض ناموں اور لفظوں کا املا آج سے مختلف ہے:

مہرٹہ۔ بنٹی۔ مندراس۔ اوریسہ۔ گوا۔ گورکھ (GORKHA) باروت۔ جمع اور اضافت کے بارے میں آزادی تھی مثلاً اتواپ (توپ کی جمع)، چٹھیات صدر، کیدان پلاٹن، امورات، نوٹ ہائے جعلی، صاحب چٹھی، بابوے مذکور، کثرت بھٹریہ، برہمنان مذکورین۔

ابھی اردو نثر فارسی کے غلبے سے آزاد نہیں ہوئی تھی۔ یہ فقرے ملاحظہ ہوں:

جب نوبت بہتالش ہوئی۔ تماشائے رقص رقصان پری پیکر۔ اگر وہ دست آویز غیر کامل القیمت پر لکھی گئی ہوتی۔ نظر برو جوہات چند در چند۔ خصومت بحدے تھی۔ باعث انقضاے مدت مقررہ گورنری ہندوستان۔ درباب امتحان متوقعین عہدہ ہائے منصفی کے۔

1840 کی جلد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پورا ایشیا مغربی استحصال کی وجہ سے اقتصادی کرب میں مبتلا تھا۔ قلعہ مبارک میں تنخواہیں بہت دیر میں تقسیم ہوتی تھیں اور لوگ اس کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ دہلی اردو اخبار کی 1840 کی جلد 3 میں لکھا ہے:

”بسبب الغیث اور فریاد تنخواہ داروں کے مرزا شاہرخ بہادر کو تاکید ہوئی کہ تنخواہ تقسیم کی جاوے۔ سو کچھ لوگوں کو تقسیم ہوئی اور بعضے بیچارے پھر باقی رہے۔ مختار کو لوگ بہت دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ نواب تاج الدین حسین خاں کو ازراہ مرحمت سلطانی ایک جریب عنایت ہوئی۔ قرضخواہوں نے جو رستے میں گھیرا تھا سو مرزا شاہرخ بہادر نے حکم دیا کہ قلعہ کے دروازے کے اندر گھسنے نہ پاویں اور بلکہ نیاز علی کے واسطے بھی، لیکن حضور سے ارشاد ہوا کہ قرض خواہوں کو ممانعت قلعہ کی نہ کرنی چاہیے اور درستی ان کی کرنی چاہیے۔“

سیاسی بحران کی یہی کیفیت ایران میں بھی تھی۔ اسی جلد میں ایک جگہ ایران کے بارے میں لکھا ہے:

”وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ امورات اندرونی اور بیرونی ممالک ایران بہت خراب حالت میں ہیں۔ شاہ ایران نے بجز دہنچنے کے اصفہان میں، چار سو آدمیوں کو گرفتار کیا۔ چنانچہ اون میں ایک پیرزادہ بھی ہے اور جب کہ بادشاہ ہرات میں تھے تو یہ پیرزادہ بھی سرکشوں کے ساتھ تھا اور بسبب اس سرکشی کے، ناظم اصفہان نکال دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ان آدمیوں کے واسطے سزائے سخت تجویز ہوگی۔“

اس اخبار میں مقامی بدانتظامی اور چوریوں کا بھی ذکر ہے۔ 19 اپریل 1840 کے اردو اخبار نے

کلکتہ کے بارے میں لکھا ہے:

”دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں میں ہنگامہ چوری کا وہاں ایسا گرم ہے کہ شہریوں نے رات کو سونا ترک کر دیا ہے، ہر شب چور دو لٹمنوں کے گھروں میں آ کے جو کچھ نقد جنس پاتے ہیں لیجاتے ہیں اور ارباب پولیس سے کچھ تدارک اوس کا نہیں ہو سکتا، ظاہر اچوروں سے سازش رکھتے ہیں وگرنہ ممکن نہیں ہے کہ ہر شب بے سازش پاسبانوں اور ارباب پولیس کے چوری کرنے میں جرات کر سکیں۔“

17 مئی کا اردو اخبار قندھار کی بد انتظامی کے بارے میں لکھتا ہے:

”وہاں کے خطوط سے دریافت ہوتا ہے کہ مابین قندھار اور کابل کے کئی ہفتوں سے راہ آمد و رفت مسدود ہے۔ شاہ عالیجاہ شجاع الملک ماہ جولائی میں ارادہ جانے قندھار کا رکھتے ہیں۔ اس جگہ زرخ غلہ بہت گراں ہے لیکن توقع ہے کہ یہ فصل بہت خوب ہووے۔ شرابیں وغیرہ اسباب انگریزی یہاں بہت کم بہم پہنچتا ہے اور باعث یہ ہے کہ باعث بے انتظامی راہ اور خوف لٹ جانے کے کوئی سوداگر اسباب نہیں لے جاتا۔“

دہلی اردو اخبار مندرجہ ذیل اخباروں سے خبریں اخذ کرتا تھا:

”اخبار لدھیانہ، زبدۃ الاخبار، اخبار الکبیر، آگرہ اخبار، ساچار درپن، جام جہاں نما، آئینہ سکندر اور اس میں بہت سلیقہ برتا تھا۔ کئی جگہ اس کا ذکر ہے کہ ”باشندگان خیوا اکثر آدمیوں کو روسیوں میں سے، ساتھ تحریص و ترغیب اپنے ملک میں لا کر بہ تقریب غلاموں کے بیچ ڈالتے ہیں۔“

2 فروری 1840 کے اردو اخبار میں لکھا ہے:

”عرصہ ایک سال کا گزرتا ہے کہ ترکان جنگجو نے قریب دس ہزار آدمیوں کے جمع ہو کر اور متوطنان روس پر حملہ کر کے کئی ہزار لڑکوں اور لڑکیوں کو مع عورتوں کے بطور قیدیوں کے اپنے ملجھی و ماوئی میں لے جا کر بطور غلاموں کے بیچ ڈالا۔ شاہ روس نے بجز دسنے اس خبر کے والی بخارا کو لکھا کہ اپنی رعایا کو اس کام سے باز رکھو۔ والی بخارا نے جواب میں لکھا کہ اکثر پرگنہ جات کو ہستان ہمارے علاقے سے خارج ہیں اور قدیم سے بردہ فردشی ان کا پیشہ ہے۔“

دہلی اردو اخبار میں حضور والا کے عنوان سے بہادر ظفران کے خاندان اور قلعة معلیٰ کی خبریں شائع ہوتی

تھیں۔ ان خبروں کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انگریز روز بروز دخیل ہوتے جاتے تھے۔ اور بادشاہ کو طرح

طرح سے ذلیل کرتے تھے۔

9 فروری 1840 کے اردو اخبار میں لکھا ہے:

”مرزا شاہ رخ نے عرض کی کہ صاحب سکرتر بہادر بابت پیشکش حضور والا کے پچاس ہزار روپیہ نقد اور پچاس ہزار روپیے کی اٹھدیاں دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ صاحب کلاں بہادر اور صاحب سکرتر بہادر کے نام شقہ جاوے کہ مابدولت کو اٹھ اتیاں یعنی منظور نہیں ہیں۔“

بادشاہ نے حکیم احسن اللہ خاں کو خطاب عنایت فرمایا۔ اس پر دہلی اردو اخبار رائے زنی کرتا ہے:

”حکیم احسن اللہ خاں کو خلعت چھ پارچہ کا تین رقم جو اہرمعہ خطاب عمدۃ الحکماء معتمد الملک حاذق الزماں حکیم احسن اللہ خاں بہادر ثابت جنگ مرحمت ہوا اور حکیم مذکور بجائے حکیم شرف الدین خاں کے واسطے خاص.... حضور والا کے سرفراز ہوئے۔ کہتے ہیں کہ حکماء ہندوستانیوں میں یہ حکیم بہت تیز ذہن اور سلیم الطبع تجربہ کار ہیں۔ پہلے والی جھجر کے وہاں تھے۔ وہاں ان کا بہت اعتماد تھا۔ لیکن ایک ظریف نے بطور ظرافت یوں بیان کیا کہ تذکار عمدگی حکمت اور صداقت اور اعتماد جو خطاب میں مفہوم ہوتا ہے یہ تو مطابقت ظاہر ہے مگر بہادری اور ثبوت جنگ کا ثبوت نہیں معلوم، صرف وزن شعر ہے یا یہ کہ المعنی فی لفظن الشاعر کہا جاسیے۔ ظاہر حال میں تو یہ امر وضع الشیء علی غیر محلہ معلوم ہوتا ہے۔ ہاں اور محاسن متعلقہ طبابت جو کہیے سو اس شخص کے حق میں بجائے لیکن یہ ظرافت اون ظریف کی فراخ حوصلگی اور علو ظرافت سے باہر معلوم ہوتی ہے۔ اول تو یہ عنایات شاہانہ ہے یہ ضرور نہیں کہ مخاطب خطاب بجمیع الفاظ حرفاً حرفاً مطابق واقع ہی ہووے، دوسرے کسٹمل کہ ایسا ہی واقع میں بھی ہووے۔ ثبوت اس کے خلاف کا بھی تو نہیں ہے۔ اور تناسب بہادری اور جنگ واسطے حکیم کے کچھ ممنوع نہیں ممکن ہے کہ ایک شخص بصفات متعدد موصوف ہووے۔ اور علاوہ اس کے یہ بات کیا بہادری اور ثابت قدمی سے باہر ہے کہ حکیم قدیمی سالہاے سال کا جو مدت ہاے مدید سے مزاج داں حضور والا کا ہو، وہ پس پا ہو جاوے اور ماضی پڑے اور یہ شخص غالب آوے اور اس شخص کا غلبہ ہو۔“

دہلی اردو اخبار نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستانی جو نئی تعلیم سے بہرہ ور ہیں، وہ انگریزوں سے

بہتر کام کر کے دکھاتے ہیں:

”ہندوستانی عملہ ناحق بدنام ہے۔ اگر ان کی تنخواہ بھی قرار واقعی ہو جاوے، اختیار ٹھہر جاوے مثل

عملگاہ انگریزی کے موقونی بحالی ان کی منحصر ہو حاکمان ذی اقتدار پر نہ ہر یک کلکٹر، مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر ان نو آموز جواں عمروں پر، تو جو اوصاف انگریز لوگ انگریزوں کے بیان کرتے ہیں وہ انہیں ہندوستانیوں میں ظہور پکڑیں۔ دیکھو کہ صدر امینان اعلیٰ جو متصف ہیں ان باتوں سے جو کہ اوپر بیان کی گئیں، وہ کس دیانت سے نیک نامی سے کام کرتے ہیں اور کارگزاری اکثریوں کی اس میں شک نہیں کہ بدرجہا فائق پائی جاتی ہے بہترے انگریز ان ہیوٹی صورت سے۔“

دہلی اُردو اخبار کا انتخابی ذہن تھا اور وہ مغرب کی اچھی چیزوں کے خیر مقدم کے لیے تیار رہتا تھا۔ اس نے مغربی طب کو مشرقی طب پر ترجیح دی ہے۔ 20 ستمبر 1840 کے اخبار میں ایک خط شائع ہوا ہے اس کا اقتباس

ملاحظہ ہو:

”میں نے ایک مریض کا حال دیکھا کہ کوئی شخص دیکھنے والا اوس کو نہ کہتا تھا کہ یہ شخص جیتا رہے گا اور ڈاکٹر نے اس کا علاج کیا، فوراً اچھا ہو گیا۔ منسل حال اس کا یہ ہے کہ ایک غریب مفلس سا آدمی اچھا صحیح سالم بازار میں دیکھا کہ دفعۃً قریب ہلاکت کے ہو گیا یا ایک منہ سے کف جاری ہونے لگے۔ توقع اوس کی زندگی کی کسی کو نہ تھی، مردہ میں اور اس میں کوئی فرق نہ تھا۔ اور پھر تحقیق ہوا کہ کوئی مرض مثل صرع وغیرہ پہلے سے بھی اوسے نہ تھا، تھانے دار نے فوراً اوس کو ڈاکٹر صاحب کے پاس جو اسپتال سرکاری میں علاج کرتے ہیں، پہنچایا۔ ڈاکٹر صاحب نے فوراً اوس کی فصد کی، بجر فصد کے اوس نے آنکھیں کھول دیں اور بات چیت کرنے لگا۔ پھر اوردوا بمقتضای مصلحت وقت جو مناسب جانی، ڈاکٹر صاحب نے اوسے دی، غرض وہ مریض اچھا ہو گیا۔ اب موجود ہے۔ الحاصل کہ ہر چند زندگی اور موت خدا کے اختیار ہے لیکن اگر اس مریض کی اجل پہنچی ہوتی تو کسی ہندوستانی طبیب صاحب کے ہاتھ پڑتا، وہ پنڈول سونگھاتے، نخلخہ بنواتے کیوڑہ گلاب پلاتے اور جو قرابادین و شفا میں واسطے ظاہر ہونے ایسی علامتوں کے لکھا ہوتا، عمل میں لاتے۔ ایک گھڑی بھر میں مریض کو عقوبات دنیاوی سے مٹھوا دیتے۔“

اس اخبار سے مغلوں کے آخری دور کی تمدنی زندگی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ 19 اپریل کا اُردو اخبار

رقطر از ہے:

”واضح ہوتا ہے کہ بابو کور چرن نامی ایک شخص ہیں اور موری میں کہ متصل اندول کے واقع ہے رہتے ہیں سوانہوں نے شراد اپنی والدہ مرحومہ کا بڑی دھوم دھام سے کیا۔ قریب سولہ ہزار روپیہ

کے اٹھدیاں اور چونیاں فقیروں اور محتاجوں کو تقسیم کیں۔ قصہ کوتاہ بہ تحقیق دریافت قریب پچاس ہزار روپیہ کے اس کار دھرم میں صرف کیے۔“

24 مئی 1840 کا اقتباس ملاحظہ ہو:

”آرائش محل بیگم صاحبہ اب تک بدستور بیمار ہیں معالجہ بطور اطبا کے ہوتا ہے، صد ہا ملانوں اور مشایخوں کو کھانا کھلایا گیا اور بہت سا چاندی سونا اور لوہا اور ست نجا اور گاؤ میٹس اور مادہ گاؤ سیاہ وغیرہ حیوانات اور اجناس و اقسام خیرات کیے گئے مگر کچھ تخفیف اور فائدہ متصور نہیں ہوتا۔“

31 مئی کے اخبار میں فرزند تولد ہونے کی رسم ملاحظہ ہو:

”عرض ہوئی کہ مرزا شاہ رخ کے گھر میں فرزند پیدا ہوا، حضور انور نے گیارہ کشتیاں پارچہ پوشاکی اور دو سو پچاس روپیہ نقد واسطے فرزند موصوف اور اس کی والدہ کے مرحمت کیے اور داروغہ تو شکخانہ کو حکم ہوا کہ ایک جوڑا زنا نہ واسطے بیگم صاحبہ کے اور پانچ جوڑے معہ دوسرہ مقیشی کے واسطے اون کے فرزند کے بھیج دو۔“

26 تاریخ ماہ مذکور کو مرزا شاہ رخ کے ہاں تشریف لے جا کر تقریب تولد فرزند رقص طوائف کا ملاحظہ

فرمایا۔ مرزا موصوف نے گیارہ خوان بن سپاری کے نذر گزارے۔“

لیکن اقتصادی بے چینی روز بروز بڑھتی ہی جاتی تھی جس میں انگریزوں کی پالیسی کو بڑا دخل تھا۔ یکم

مارچ 1840 کا اردو اخبار، کٹک کے بارے میں لکھتا ہے:

”ایک خط اوس سمت کے سے واضح ہوتا ہے کہ بسبب کی بارش کے وہاں قحط غلہ ہو رہا ہے اور ہزار ہا آدمی طعمہ اجل ہوئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور علاوہ ازیں چچک اور دبائے ہیضہ اور تپ، غارت باشندوں میں کی نہیں کرتا اور بہت خلقت مرتی جاتی ہے۔“

یہی اخبار آگے چل کر اوڑیسہ کا حال بیان کرتا ہے:

”از روئے خط ایک دوست کے دریافت ہوتا ہے کہ بسبب قحط غلہ کے وہاں کے غریب غربانے پیشہ غارتگری اور راہ زنی کا اختیار کیا ہے اور زیادہ تر ظلم یہ ہے کہ جس کو لوٹتے ہیں او سے جان سے بھی ہلاک کرتے ہیں اور یہ حال بلا سوسے پوری تک ہے اور ایسے مقامات میں جہاں آمدورفت کم ہے۔“

17 مئی کا اخبار آگرہ کی گرانی کے بارے میں لکھتا ہے:

”بیشتر یہاں کے لوگوں کو اُمید قوی تھی کہ غلہ ارزاں ہو جاوے گا لیکن خلاف قیاس وقوع وقوع میں آیا یعنی نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے اور دو ہفتہ سے وہائی ہیضہ بھی جاری ہے چنانچہ کئی آدمی اس اثناء میں مر گئے..... بھیڑیوں کا اس جگہ پر غلبہ ہے اگرچہ زمان حال میں کسی لڑکے بالے کو نہیں لے گئے ہیں مگر راتوں کو گردنواح میں چھاوٹی اور شہر کے چلاتے پھرتے ہیں۔“

اقتصادی بد حالی کے ساتھ ساتھ انگریزوں نے ہندو مسلمانوں اور شیعہ سنیوں میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی اور کئی جگہ فسادات بھی ہوئے جن کی تفصیل دہلی اُردو اخبار میں درج ہے۔ ان اخباروں کے مطالعے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زمانہ قطعی طور پر زوال اور انحطاط کا نہیں تھا۔ سیاسی زوال کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں انصاف، بہادری، غیرت و حمیت، رعایا پروری، ادب نوازی کی صد ہا مثالیں مل جاتی ہیں۔

31 مئی کا اُردو اخبار لکھتا ہے:

”خوش خبری ہووے محتاج معافی داران دس بیگھہ یا کم دس بیگھہ زمین والوں کو کہ صدائے مظلومیہ اُن مظلوموں کی، حاکمانِ با انصاف کے کان میں پہنچی اور اثر پذیر ہوئی۔ ان حضرات کی رائے اور فہمید اور کوشش کا حال تو معلوم، جیسی ان کی عقل ہے پیشتر لکھا گیا، لیکن یہ صرف اثرِ ہمت ہے ادن رحم دلوں کا جنہوں نے سرکار کے گوش زد کیا اس ظلم کو، اور سرکار نے رحم کیا۔“

20 دسمبر کا اُردو اخبار لکھتا ہے:

”اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بعلت کثرت مریضوں کے طبیب لوگ معالجے اور مداوا سے ان کے تنگ آگئے ہیں اور فرصت دم لینے کی نہیں رکھتے اس لیے پیش گاہِ ارباب کونسل سے یہ ایما ہوا ہے کہ ایک دارالشفاء اور اثناء راہِ چیت پور میں تعمیر کریں اور وہاں طبیب مقرر کیے جاویں۔ اون صاحبوں نے جن سے کہ کام مدرسوں کا تعلق رکھتا ہے حضور ارباب گورنمنٹ میں درخواست کی ہے کہ لاکھ روپے سالیانہ جو کہ واسطے مصارف مدرسوں کے ملتا ہے اکتفا نہیں کرتا۔ اگر دو لاکھ روپیہ مرحمت ہوا کریں تو ارباب مدارس کو فارغیابی حاصل ہووے، سو درخواست مذکور واسطے منظوری کے گئی ہے۔“

29 مارچ کا اُردو اخبار مراد آباد کے بارے میں لکھتا ہے:

”ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں سے دس کوس کے فاصلے پر ایک مقام ہے اس کا نام ہے امر وہ، اب کے عشرہ محرم میں وہاں بہت شہرہ تھا کہ دنگہ فساد قرار واقعی ہووے اس واسطے کہ وہاں مولوی سعادت نامی ایک صاحب ہیں پیش نماز شیعہ مذہب، سو گروہ اہل سنت جماعت نے قصد فساد کا اون سے کیا تھا اور مستعد فساد کے ہوئے تھے لیکن صاحب مجسٹریٹ اور اسٹنٹ

مجمثریت عشرہ محرم میں خود امر وہہ میں گئے اور اس طرح کا انتظام کیا کہ بسبب حسن انتظام اون کے، شعلہ فساد اٹھنے نہ پایا اور امن رہا..... کہتے ہیں کہ صاحب مجمثریت اور ایسٹنٹ وہاں کے بہت مستعد اور انصاف دوست ہیں۔“

مسٹرنٹ راجن کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ 1844 سے 1848 کے درمیانی عرصہ میں دہلی اُردو اخبار کی اشاعت 69 سے 79 تک پہنچ گئی تھی۔ جو اس زمانہ میں جبکہ لاکھوں کروڑوں کی بات کی جاتی ہے عجیب معلوم ہوتی ہے۔

سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ اخبار اپنے مخالفوں کے خلاف بھی لکھتا ہے اور ان معززوں کی شرفا پر ذاتی حملے کرتا ہے جو اس کے مذہبی خیالات سے متفق نہیں۔ تاہم اس کو موجودہ زمانے کے صحافی نقطہ نظر سے جانچنا غلط ہوگا۔ اس کی پوری تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ دہلی اُردو اخبار نے نہ صرف اُردو صحافت میں بلکہ جہادِ آزادی میں بڑا حصہ لیا ہے۔

شعبہ اُردو

دہلی یونیورسٹی، دہلی

15 اگست 1972



حواشی:

- 1- محمد حسین آزاد: آب حیات، طبع لاہور 1950، ص 26
- 2- خطبات گارساں دتاسی، اورنگ آباد، 1935، ص 31
- 3- Islamic Culture, Jan 1950, P.16 (Vol. 24, No.-1)
- 4- ڈاکٹر عبدالسلام خورشید: صحافت پاکستان دہند میں، مطبوعہ 1963، ص 103
- 5- امداد صابری: تاریخ صحافت اُردو، جلد 2 حصہ اول، مطبوعہ دہلی، ص 28
- 6- ڈاکٹر عبدالحق: مرحوم دہلی کالج، دوسرا ایڈیشن، 1945، ص 61
- 7- جہاں بانو نقوی: محمد حسین آزاد، ص 7
- 8- دہلی اُردو اخبار مورخہ 15 اگست، 1841 نیشنل آرکائیوز آف انڈیا
- 9- تذکرہ کریم الدین، ص 378



